Rahmani, Muhammad Ya'sub
Haqiqat-i Mirza



الحمد للہ والمنہ

کہ رسالہ

حقیقت مرزا

جس مین مرزا غلام احمد قادیانی کی حقیقت ناواقف مسلمانونکی اطلاع کیلیے
بیان کیگئی ہے - کہ مرزا صاحب کو محض صاحب شریعت نبی ہونے کا
دعوے نہین تھا - بلکہ نعوذ باللہ ان کو خدا کا بیٹا اور اس سے
بھی بڑھکر خدا ہونے کا دعوی تھا - آخر مین مرزا صاحب کے قصیدہ
اعجازیہ کی صرفی نحوی عروضی غلطیان بھی
دکھلائی گئی
ہین
۱۲

منشی سراج الدین محمد رحمانی پرنٹر پبلیشر کے

مطبع [illegible] مونگیر مین چھپا



برادران اسلام [illegible] اور افسوس کی جگہ ہے کہ دشمنان اسلام
آج اسلام کی بیخ کنی کے لئے کس طرح اور کیسی کیسی انتھک اور بلیغ کوششین
کر رہے ہین اسکے خلاف ہمارے بھائی مسلمان ہین کہ خواب غفلت مین گہری
نیند سوتے ہین۔ نہ انکو اسکا خیال ہے کہ کتنے یتیم بچے ہمارے عیسائیونکے
شکار ہوتے اور کتنے جاہل مسلمان آریہ سماج کے دام تزویر مین پھنسے اور شدھی ہوے
اور کتنے بیخبر مسلمان قادیانیون کے پرفریب جال مین آکر محمد رسول اللہ
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو چھوڑ کر مرزا غلام احمد صاحب
کے غلام بنے۔

مسلمانو۔ اس خواب غفلت سے بیدار ہو اور کمر ہمت باندھو اور دامے
درمے قدمے سخنے خدا اور اسکے پیارے رسول کیلئے اسلام کی
مدد کرو۔ اور روپے فراہم کرکے متعدد انجمن ہاے التبلیغ قائم کرو۔ اور
انمین ایسے علماے ربانی رکھے جائین جو مذاہب باطلہ کا تقریرا
وتحریرا رد کرین اور مختلف زبانون مین اسکی اشاعت کرین و
اسلام کی سچی تعلیم کو پیش کرین۔

اب ان دشمنان اسلام کی سعی بلیغ کو ملاحظہ فرمایئے عیسائیونکو

دیکھئے کہ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے صرف کرکے طمع اور لالچ دیکر جاہل اور مفلس مسلمان اور انکے بچون اور عورتوں کو عیسائی بناتے ہیں۔ حالانکہ جنکے مذہب کا اصل اصول تثلیث (یعنی تین خدا) اور کفارہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود معصوم اور نبی ہونیکے اپنی گنہگار امت کے عوض میں جہنم میں بھیجے جائیں جس سے انکی امت ہمیشہ کے لئے جہنم سے آزاد ہوکر جو چاہے کرے نہ قیامت کا بازپرس نہ جہنم کا ڈر) ہو ایسے عقیدے کے لوگ اسلام اور مسلمانوں اور خالص توحید پرستوں پر حملہ کریں یہ ہمارے اسلام کی سچی تعلیم سے غفلت کا نتیجہ ہے۔

اسی طرح ہمارے پڑوسی آریہ ہیں جنکی بے انتہا کوششوں پر نظر کیجئے کہیں اپنا کالج بناکر فن مناظرہ کی تعلیم دیتے ہیں اور انکے ساتھ قرآن مجید پر اعتراض کرنا سکھاتے ہیں اور روپے صرف کرکے تبلیغ کے ذریعہ سے جاہل مسلمانوں کو شدھی کرتے ہیں۔ خدا کی شان نظر آتی ہے کہ جنکے مذہب کا بانی دیانند سرستی اپنی معتمد کتاب ستیارتھ پرکاش میں یہ لکھے "سوال۔ ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں؟ جواب۔ نہیں کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اسکا انصاف جاتا ہے اور تمام انسان نہایت پاپی ہو جاتے ہیں" (ستیارتھ پرکاش باب ساتواں صفحہ ۲۴۹ مطبوعہ دفتر مشتہری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔

اس مذہب کے پیرو مسلمانوں کو شدھی کریں نہایت افسوس

جنکا ایشور اپنے بھگتون یعنی بزرگون کے پاپ کو معاف نہین کرسکتا ہے اور معاف کرنے سے بے انصاف ہوجاتا ہے یعنی پاپی ہوجاتا ہے وہ دوسرونکو شدھی کرکے اسکے پہلے پاپ یعنی گناہ ایشور سے معاف کراکر ایشور ہی کو پاپی ٹھہراتا ہے۔

پھر تھوڑی دیر کیلئے مرزائیون پر نظر ڈالئے اور ان کے جوش اور سرگرم کوششونکو دیکھئے اپنا کالج قائم کرکے انگریزی تعلیم کیساتھ اپنے جدید مذہب کی تعلیم دیتے ہین قرآن مجید کا اپنے خیال خام کے موافق انگریزی مین ترجمہ کرکے اسکی اشاعت کرتے ہین اور مشنری کثیر کرکے یورپ وغیرہ مین اپنے جال پھیلاتے ہین۔ اور لوگونکو دھوکا دیکر تبلیغ اسلام کے بہانے سے روپیہ وصول کرتے ہین حالانکہ انکے جدید نبی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایسے عقیدے اور اقوال ہین جو ہرگز کسی مسلمان کے نہین ہوسکتے۔ اس جگہ مین مختصر مرزا صاحب کے اقوال کو انکی کتابون کے حوالے سے لکھتا ہون۔

(۱) مرزا صاحب خدا بھی ہین اور اس کے بیٹے بھی اور انہون نے نیا آسمان اور نئی زمین بنائی۔

" خدا قادیان مین نازل ہوگا۔

" اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن)"

مین نے خواب مین دیکھا کہ مین بعینہٖ اللہ ہون۔ مین نے یقین کرلیا کہ مین وہی ہون" اسی حال مین (جبکہ مین بعینہٖ خدا تھا) مین نے اپنے دلمین کہا کہ ہم کوئی نیا نظام دنیا کا بنادین یعنی نیا آسمان اور نئی زمین بنادین پس مین نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی تشکل مین

بنائی جسمین کوئی تفریق اور ترتیب نہ تھی۔ پھر مین نے آسمین جدائی
کر دی۔ اور جو ترتیب درست تھی اس کے موافق انکو مرتب کر دیا اور مین
اسوقت اپنے آپکو ایسا پاتا تھا گویا مین ایسا کرنے پر قادر ہون پھر
مین نے ورلا (یعنی ادھر والا) آسمان بنایا اور مین نے کہا انا زینا
السماء الدنیا بمصابیح۔ پھر مین نے کہا ہم انسان کو مٹی کے خلاصے سے
بناوینگے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ و ۵۶۵)

(۲) مرزا صاحب نے اہل دنیا کی نیکی و بدی لکھی اور خدا سے اسپر سرخی
روشنائی سے دستخط بھی کرا ہی لیا۔

"ایک میرے مخلص عبد اللہ نام پٹواری غوث گڈھ ریاست پٹیالہ
کے دیکھتے ہوئے اور انکی نظر کے سامنے یہ نشان الٰہی ظاہر ہوا کہ اول
مجھکو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ مین نے بہت سے احکام قضا و قدر
کے اہل دنیا کی نیکی و بدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستون
کے لئے لکھے ہین اور پھر تمثیل کے طور پر مین نے خدائے تعالیٰ کو
دیکھا۔ اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھدیا کہ اسپر دستخط کردین
مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتین جنکے ہونیکے لئے مین نے ارادہ کیا ہے
ہو جائین۔ سو خدائے تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کردئے
اور قلم کے نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اسکو جھاڑا۔ اور معاً جھاڑنے
کیساتھ ہی اس سرخی کے قطرے میرے کپڑون اور عبد اللہ کے
کپڑون پر پڑے۔ اور چونکہ کشفی حالت مین انسان بیداری سے
حصہ رکھتا ہے اسلئے مجھے جبکہ ان قطرون سے جو خدائے تعالیٰ
کے ہاتھ سے گرے اطلاع ہوئی ساتھ ہی مین نے بچشم خود ان

قطرون کو بھی دیکھا۔ اور میں رقت دل کیساتھہ اس قصے کو میان عبداللہ کے پاس بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں اسنے بھی وہ تر بتر قطرے کپڑون پر پڑے ہوئے دیکھہ لیئے۔ اور کوئی ایسی چیز ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اُس سُرخی کے گرنیکا احتمال ہوتا اور وہ وہی سُرخی تھی جو خدائے تعالٰی نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی۔ ابتک بعض کپڑے میاں عبداللہ سنّوری کے پاس موجود ہیں جن پر وہ بہت سی سُرخی پڑی تھی اور میاں عبداللہ زندہ موجود ہیں۔ اور اس کیفیت کو حلفاً بیان کر سکتے ہیں کہ کیونکر یہ خارق عادت اور اعجازی طور پر امر تھا"

(تریاق القلوب صـ ۳۳)

ناظرین یہ ہے مرزائیوں کے جدید نبی کا معجزہ اور ان کے خدا کا مضحکہ خیز کرشمہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی بارگاہ بھی کسی کلکٹر و کمشنر کا اجلاس تھا جس میں پیشکار بنکر مرزا صاحب درخواست خود ساختہ لیکر منظوری کی دستخط کرانیکو تشریف لیگئے تھے اور حاکم بھی نعوذ باللہ ایسے تمیز دار کہ قلم جھاڑ کر سُرخی سے سبکے کپڑے تر بتر کر دیئے پھر پیشکار صاحب پر تو شاید جلدی میں دستخط کرانیکا رنج ہوا ہو۔ مگر عبداللہ بیچارے کا کیا قصور تھا تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیرا۔ خدا ایسے خرافات سے بہت برتر ہے۔

اسپر بھی مولوی ثناءاللہ نے جب عبداللہ سے حلفاً پوچھا تو اسنے حلف لینے سے انکار کر دیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ ۲۷ نومبر

سنہ ۱۶ء کو اس میاں عبداللہ گواہ نے ہمارے سامنے اس کشف پر قسم کھانے سے انکار کر دیا۔ (حاشیہ عقائد مرزا ص ۵

(۳۳) مرزا صاحب کا دعوٰی نبوت و رسالت

"ہمارا دعوٰی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں خدا تعالیٰ جسکے ساتھ ایسا مکالمہ اور مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھکر ہو اور اسمیں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اُسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں + ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کے گواہی دے چکے ہیں۔ اسلئے ہم نبی ہیں (اخبار بدر قادیان مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۲ کالم ۱

(۳۴) جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا اسلئے وہ مومن نہیں ہے۔

"جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں میری امت میں بھی مسیح موعود آئیگا۔ اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا۔ اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔ اور عمداً خدا تعالیٰ کی نشانیوں کو رد کرتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے" (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳۔

مرزائیو ٹھنڈے دل سے سوچو اور بتاؤ کہ وہ کون آیت کلام مجید کی
مسیح موعود کے بارہ مین ہے کہ جسکی تکذیب سے مسلمان کافر ہو جائے
اور جو مرزا صاحب نے کسی آیت کو کھینچ تان کر اپنے اوپر منطبق کیا ہو تو
اُن کے منگھڑت معنی کے انکار سے کوئی کیونکر کافر ہو سکتا ہے۔
اور دکھاؤ کہ کون صحیح حدیث آنحضرت کی ہے جسمین یہ پیشگوئی ہے کہ
مسیح ابن مریم موعود امتی امت مین آئیگا اور پھر وہ حدیث بھی متواتر
ہونی چاہئے جسکا منکر کافر ہو مین یقین کے ساتھ کہتا ہون کہ تم ایسے
ہرگز نہین دکھا سکتے اور اسے بھی دیکھو کہ تمہاری تاویل ظلی و بروزی
وامتی نبی کیسی بے معنی ہے جبکہ مرزا صاحب مستقل نبوۃ اور رسالت کا
دعوی کر رہے ہین مسلمانوں متوجہ ہو کر سنو معجزات انبیا علیہم السلام کے
دعوی کی گواہ ہوتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جو لوگون
نے جمع کیے ہین وہ بمشکل تین ہزار ہوتے ہین اور جدید نبی امتی زبان
سے اپنے نشان یعنی معجزات کا تین لاکھ سے زیادہ ہونا بیان کرتے
ہین زیادتی کو چھوڑ کر صرف تین لاکھ کو لو تو مرزا صاحب آنحضرت سے
سو گنا بڑھ گئے۔ مرزائیو کیا اب بھی امتی نبی کہو گے ؟ ہرگز نہین۔

(۵) مرزا صاحب نے قرآن کے معنے صحابہ اور تمام امت محمدیہ
کے خلاف بیان کیا۔ قرآن مجید مین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے
پیشگوئی کی تھی مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد
مین بشارت دینے والا ہون ایک رسول کی کہ جو میرے بعد آنیوالا
ہے جسکا نام احمد (صلعم) ہوگا۔
صحابہ کرام کے زمانہ سے آج تیرہ سو برس تک تمام مسلمان یہ سمجھے

آئے اور لکھتے آئے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت پر پوری ہوئی اور
آپکا نام احمد ہے لیکن مرزا صاحب غلام احمد ہو کر یہ لکھتے ہین
" وہ احمد مین ہون یعنی حضرت عیسیٰ نے میرے حق مین
بشارت دی تھی " ازالۃ الاوہام صفحہ ۶۷۳ اول طبع
ناظرین انصاف سے دیکھین کہ کسقدر گستاخی مرزا صاحب نے کی کہ
غلامی کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنے آقا کی جگہ پر غاصبانہ قبضہ
کرنا چاہا ان ھذا الشئ عجیب -
اس جگہ مین نے صرف پانچ عقیدے مرزا صاحب کے اونکی کتابوں سے
دکھائے اور ایسے سیکڑون عقیدے انکے ہین جو اسلام و مسلمانوں
کے خلاف ہین اسکے علاوہ انبیا کی تنقیص اور توہین انکا شیوہ
ہے - دافع البلا مین عیسائیون سے مخاطب ہو کر مرزا صاحب
یون کہتے ہین -
" اے عیسائی مشنریو اربنا المسیح مت کہو - دیکھو کہ آج تم مین
ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھکر ہے "

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو   اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور مرزا صاحب نے اسی پر بس نہ کیا بلکہ سید المرسلین خاتم النبیین
کی شان مین گستاخی کی اور ان کے عظیم الشان معجزہ قرآن
مجید کی تحدی (بے مثل اور بے نظیر ہونے) کو توڑنا چاہا
چنانچہ مرزا صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام اعجاز احمدی
رکھا ہے اور اسمین ایک قصیدہ پیش کیا ہے جسکا نام قصیدہ
اعجازیہ ہے اسمین کا شعر مع مرزا صاحب کے ترجمے کے یہ ہے :

۳۴۸ لہ خسف القمر المنیر وان لی

اسکے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا

غسا القمران المشرقان اتنکر

اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کریگا

ناظرین انصاف سے دیکھئے کہ مرزا صاحب نے آنحضرت کیلئے چاند گہن کا معجزہ لکھا۔ اور اپنے لئے چاند گہن اور سورج گہن کا معجزہ تجویز کرتے ہوئے اپنے مخاطب یعنی مسلمانوں سے کہتے ہین کیا اب بھی تو انکار کریگا۔ اب مین یہان یہ دکھانا نہین چاہتا کہ حقیقت مین خسوف آنحضرت کا معجزہ تھا یا نہین۔ صرف یہ دکھاتا ہون کہ مرزا صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذ الاشان مین کیسی بے ادبی اور گستاخی کرتے ہین ترجمہ مین آپکے لیے اُن کے لئے نہین لکھتے بلکہ "اسکے لیے" لکھتے ہین۔ اور آپ کی شان پر اپنی شان کو بڑھا کر مسلمانوں سے کہتے ہین کہ جسکا ایک نشان ظاہر ہوا اسپر تو ایمان لاتے ہو۔ اور جسکے دو نشان یکے بعد دیگرے ظاہر ہوئے ہون اُس سے انکار کرتے ہو۔

اب اسکو بھی دیکھئے کہ مرزا صاحب قرآن مجید کی تحدی کو کسطرح نعوذ باللہ باطل کرتے ہین ذیل مین معہ اُن کے ترجمہ کے لکھتا ہون۔

۳۴۹ وکان کلام معجز ایۃ لہ

اور منجملہ معجزات مین سے معجزانہ کلام بھی تھا

کذالک لی قول علی الکل یبہر

اسیطرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہے

ناظرین مرزا صاحب کی گستاخی دیکھئے۔ پھر حضور کی شان مین

اسکے،، لکھا اور کہتے ہیں کہ جسطرح حضور کے لئے معجزانہ کلام قرآن مجید تھا اسیطرح میرے لئے یہ قصیدہ اعجازیہ ہے۔
قرآن کیا بلکہ تمام انبیا کے معجزانہ کلام ہوں تو مرزا صاحب کا معجزانہ کلام سب پر غالب ہے نعوذ باللہ من ذلک الھفوات ہمارے محترم جناب مولٰنا غنیمت حسین صاحب مخدوم چکی مونگیری (جو علاوہ فضل علمی کے بڑے ادیب ہیں جنکی ادبی قابلیت تمام صوبہ بہار میں مسلم ہے۔ اور عربی کے مستند شاعر ہیں) آپ کا کلام بلاغت نظام فصحائے عرب کی یاد دلایا ہے چنانچہ مولٰنا ممدوح نے مرزا صاحب کے اس مصنوعی اعجاز کو دو طرح پر باطل کیا ہے اور دونوں کو دو حصوں میں لکھا ہے پہلے حصہ کا نام ابطال اعجاز مرزا حصہ اول ہے۔ اس میں تھوڑی تمہید ہے جس میں قرآن مجید کا سچا اور دائمی معجزہ دکھاتے ہوئے مرزا صاحب کا عجز ظاہر کرکے پھر اُن کے قصیدہ اعجازیہ کی تنقید کی ہے اور اچھی طرح پر اُن کے اعجاز کی قلعی کھولدی اور اس کی صرفی نحوی ادبی عروضی اور قوافی کی غلطیاں دکھائی ہیں اور سرقات مزید برآں ہیں چنانچہ مرزا صاحب کے قصیدے کے پانچسو بتیس ۵۳۲ اشعار ہیں اور غلطیوں کی تعداد بھی پانچسو بتیس ہی ہے تقریباً کوئی شعر انکا غلطی سے خالی نہیں ہے۔ قصیدہ کیا ہے چوں چوں کا مربا ہے اور یہ حصہ اسکا ۱۳۲۳ھ میں شائع ہوا ہے اور اسے رجسٹری کرکے خلیفہ قادیان مرزا محمود صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا اب ۱۳۴۲ھ ہے کسی نے مرزا صاحب کے اشعار سے ایک غلطی کو بھی نہ اٹھایا دوسرے حصہ ابطال اعجاز کی تمہید میں مرزا صاحب کے تینتیس ۳۳ جھوٹ گنائے ہیں اور یہ دکھایا گیا ہے کہ کن وجوہ سے مولٰنا کا قصیدہ مرزا صاحب کے مصنوعی معجزہ پر فائق ہے اس کے بعد چھ سو سترہ ۶۱۷ اشعار کا قصیدہ

عربیہ مع ترجمہ کے پیش کیا گیا ہے جو ۱۳۲۷ھ میں چھپکر
شائع ہوا ہے اسے بھی مرزا محمود صاحب خلیفہ قادیان کے پاس بھیجا
گیا اب تقریبًا چھ سال ہوئے اسپر بھی کسی نے کچھ نہ لکھا۔ چونکہ
یہ دونوں حصے ضخیم ہوگئے اور لوگ پورا دیکھنے سے گھبراتے
ہیں اور اونکی ہمتیں بھی قاصر ہیں اسلئے میں یہان پہلے چند موٹی موٹی
غلطیاں مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ کی دکھاتا ہوں۔ پھر چند
اشعار مرزا صاحب کے اور اپنے مع ترجمہ مقابلہ سے لکھتا ہوں حضرات
علمائے کرام اور ناظرین عظام انصاف سے اسے دیکھیں اور مرزا
صاحب کے اعجاز کی داد دیں مرزائی بھائیوں سے گذارش ہے کہ میری
دردمندی اور بہی خواہی پر نظر فرماکر ٹھنڈے دل سے اسے
دیکھیں اور غور کریں ؎

میرے دلکو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر — بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ میں نحوی ادبی غلطی

(۱) مرزا صاحب پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ علاقہ پنجاب پر اپنے
قصیدہ میں اظہار رنج وعتاب کرتے ہوئے گولڑہ کی زمین
پر لعنت کرتے ہیں مرزا صاحب کا شعر مع انکے ترجمہ کے یہ ہے۔

۴۰۲ فقلت لك الويلات يا ارض جولر
پس میں نے کہا ہے گولڑہ کی زمین تجھپر لعنت

لعنت بملعون فانت تدمر
تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت تک ہلاکت میں پڑیگی

عربی زبان مین ارض کا لفظ مونث ہے دیکھو سورہ ق والارض مددناھا والقینا فیھا رواسی وانبتنا فیھا من کل زوج بھیج اور مرزا صاحب ارض کے لئے صیغہ مذکر لاتے ہین تو اسکی مثال یہ ہوئی اوسکی باد آئی اور مان گیا -

ناظرین یہ ہے نبی کا انکا معجزہ -

(۲) ۴۸ ھنالک دعوا ربک بماوید ا

وقالوا اصلنا ارض سجز قتصد

ارض رجز اتفاقت موصوف کی صفت کیطرف ہے اور فصیح کلام مین نہین آتا اور ممنوع ہے البتہ کوفیون نے اسے جائز رکھا ہے جیسے صلوۃ الاولی مگر اس جگہ یہ بھی صحیح نہین کیونکہ صفت موصوف مین مطابقت چاہئے ارض مونث ہے اور رجز مذکر اسلئے کوفیون کے موافق بھی ارض رجز غلط ہے گویا یون ہوا ناشپاتی کی درخت -

(۳) ۴۸ فصار وابعد الس ماح دریہ

ویعلمھا احمد علے المدبر

یعلمھا مین ضمیر مونث مفعول ہے اسکا مرجع کیا ہے اور جو پہلے مفعول کیطرف پھرتی ہو تو مذکر چاہئے قاعدہ یہی ہے اسلئے یہ غلط ہے -

(۴) ۵۰ وقیل لاملاء الکتاب کمثلہ قول کا صلہ لام کے ساتھ آتا ہے لیکن لام مقولہ پر نہین لاتے بلکہ جسکو کہتے ہین اسپر لاتے ہین دیکھو قرآن مجید واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا وقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین اسلئے غلط ہوا مرزا صاحب یون ہی کہدیتے وقیل لہ امل الکتاب کمثلہ

ایسی غلطیاں مرزا صاحب کے قصیدہ میں سیکڑوں ہیں نمونہ کے طور
پر میں نے صرف چار دکھائے جسے مفصل دیکھنا ہو وہ ابطال
اعجاز حصہ اول دیکھے۔

مرزا صاحب کے قصیدہ میں قافیے کی غلطیاں

عیب اجارہ

۱۲۵ ولا تحسب الدنیا کناطف ناطفی
اتدری بلیل مسیرۃ کیف تصبح

مرزا صاحب کے قصیدہ کا قافیہ مُخَمَّر مُدَثَّر مُخَمَّر وغیرہ ہے اور آخر حرف
را ہے اس شعر میں را کو حرف بعید المخرج ح سے بدل کر حا کر دیا اس
غلطی اور عیب کو علم القوافی میں عیب اجارہ کہتے ہیں اس سے
تجنب اور پرہیز کرنا شعرا کے لیے ضروری اور فرض ہے اسکی
مثال ایسی ہے جیسے حالی کی مشہور مناجات ہے جسکا پہلا شعر
یہ ہے ع اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے ؛ امت پہ تری
آکے عجب وقت پڑا ہے۔ اسکا قافیہ دعا پڑا اسد اگلا ہے
اب اگر شاعر کسی شعر میں آگئے ہیں جاگے ہیں کہدے تو کسقدر
برا معلوم ہوگا۔

عیب اصراف۔

یعنی شعر کے آخر حرف کو جو پیش ہے وہ زیر سے بدل دیا
جیسے مُخَمَّرٌ کہتے کہتے مُخَمَّرِ اغرِ اکبرِ کہدیا شعرا اس
عیب سے بچنے کو بھی ضروری اور فرض سمجھتے ہیں مرزا صاحب

کے قصیدہ مین یہ عیوب بھی متعدد اور بہت ہین ملاحظہ ہو۔

۱۱۰ وانکان شان الامر ارفع عندکم
فاین بھذا الوقت من شان جولۃ"

جولۃ چاہیے۔

۱۵۰ ترکت طریق کرام قوم وخلقھم
جریت بمدّ عامدا للتحقر"

قاعدے سے تحقرا چاہیے۔ اس شعر کے پہلے مصرعہ کا وزن فاسد یعنی بے وزن ہے اور دوسرے مصرعہ مین عیب اصراف ہے۔ کہان تک گناؤن قصیدے کے اشعار کا چند نمبر شماری لکھدیتا ہون نمبر ۱۸۳ و نمبر ۲۹۴ و نمبر ۵۱۳ وغیرہ وغیرہ

عیب سناد التاسیس

۱۵ وکان جدال یطرد القوم بالضحی
الی خطۃ اوصی الیھا المعشر

اگر دوسرے مصرعہ مین معاشر پڑھین تو وزن صحیح مگر عیب سناد التاسیس ہے اور معشر پڑھین تو وزن فاسد ہے ملاحظہ ہو نمبر ۵۷ و نمبر ۱۷۶ وغیرہ

قصیدے مین اشعار بیوزن ہین یعنی وزن فاسد

نمبر ۸ و نمبر ۱۳ و نمبر ۲۷ و نمبر ۲۸ و نمبر ۳۶ و نمبر ۴۷ و نمبر ۱۰۸ وغیرہ وغیرہ کہان تک لکھون اکثر اشعار بے وزن ہین مثلاً نمبر ۸ واضحی اللیام اذ ادنا من ارضھم تقطیع وارض فولن

لیا ہم اذا مفاعلتن رہا سن فعولن اس مصرع میں فاعلن ایک
مصرع میں دو جگہ فساد وزن ہی جس پر خط کھینچ دیا ہے۔

سرقات۔ مرزا صاحب نے اپنے قصیدہ میں چند مشہور اور متقدمین
شعرا کے اشعار کو کہیں پورا شعر کہیں پورا مصرعہ چرا کر اپنا کر لیا۔

۱۳ وان لسانی الم عضا لم یکن له
اصالۃ عضب عود انہ ھو مشتہر

یہ حماسہ (ادب کی مشہور کتاب ہے) میں طرفہ بن العبد (صاحب
معلقہ ثانیہ) کا ہے اور یوں ہے۔

وان لسانی الم عضب الم یکن له حنثا علی عوداته الدلیل

مرزا صاحب نے صرف وھو مشتہر کہکر اپنا بنا لیا اور یہ بھی
غلط عربی ہے شعر کا صلہ علی نہیں آتا بلکہ با کے ساتھ آتا ہے
شعرا کہتے ہیں ہیچ ہے عیب را ستر باید۔

۲۰ وکان طوی کشحا علی مستکنة

افسوس حضرت نے کہاں اپنا دست دراز کیا لسان
العرب (یہ لغت کی مشہور کتاب ہے) میں مستکنہ کی لغت
میں عبید بن الطیب کا شعر اس طرح نقل کیا ہے وکان
طوی کشحا علی مستکنة فلا هو ابداها ولم یتجمجم
مرزا صاحب نے مصرع اولی پورا چرا لیا تھا شاباش مرزا جی کہ

۲۱ ولیل کموج البحر ارخی سدوله
بجلی بادراری کل من کان یبتغی

امرء القیس صاحب معلقہ اولی کا شعر اس طرح ہے۔

ویلیل کموج البحار رخی سدوله علی بانواع الھموم لیبتلی

مرزا صاحب نے واو کی جگہ بالکھکر ایک حرف بدلکر اس المثال کی صورت مسخ کردی اسپر بھی بالگانے سے کلام مہمل ہوگیا بلیل اگر مصرعہ سابقہ (فجاء لتکمیل الوری لیغزر) کے جاء کے متعلق ہے تو معنی یہ ہوئے کہ قرآن نعوذ باللہ تاریکی کو لایا۔ یہ ہے مرزا صاحب کا معجزہ اور اسی عجز پر دعوی ہے کہ قرآن کے اعجاز پر اُنکا معجزہ غالب ہے شرم شرم۔ ناظرین کل قیامت مین مرزا صاحب کا دامن ہوگا اور اُن شعرا کا ہاتھ اور بھی سرقے ہین اس مختصر مین کہان تک لکھون۔

مرزا صاحب کا جھوٹ

(۱) ۳۸۳ ولو کنت کذابا کما ھو زعمھم
لقد کنت من دھر اموت واقبر

ترجمہ مرزا صاحب = اور اگر مین جھوٹا ہوتا جیسا کہ انکا گمان ہے تو مین ایک مدت سے مرا ہوتا اور قبر مین داخل ہوتا ناظرین انصاف سے بتائے کہ آج دنیا مین جھوٹون کو عیش و آرام ہی یا فوراً ہی تباہ و ہلاک ہوتے ہین۔ مرزا صاحب نے تو نبوت کا دعوی کیا۔ ملاحدہ یورپ خدا کا انکار کرتے ہین اور پھر بھی دنیا مین چین کرتے ہین اور قرآن مجید مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے امھلھم ان کیدی متین کافرونکو مہلت دیجئے۔ مین جلد باز نہین میرا داو گہرا ہے۔ ناظرین غور فرمائین کہ جب کافرون کو مہلت ملی تو جھوٹے

اگر جھوٹ بولکر کچھ دن زندہ رہین تو کیا تعجب ہے -

(۱) ۲۹۶ - وان اک کذابا فکذبی یبید نی
وان اک من ربی فما لک تجیر

ترجمہ مرزا صاحب" اور اگر مین جھوٹا ہون تو میرا جھوٹ مجھے ہلاک کریگا - اور اگر مین خدا کی طرف سے ہون پس کیون تو بیہودہ گوئی کرتا ہے"

کسکو جھوٹ ہلاک کرتا ہے یہ مرزا صاحب نے لوگونکی چشم بصیرت پر خاک ڈالنا چاہا ہے - اگر جھوٹے ہلاک ہوا کرتے تو آج دنیا مین جھوٹ کا وجود نہوتا یہ مرزا صاحب تو طبیعی عمر کو بھی نہین پہونچے تھے جو مرے بہت جھوٹے دنیا مین موجود ہین اور ہو جو اپنی پوری عمر گذار کر یہان سے رخصت ہوئے -
ناظرین یہ ہے جدید نبی کا سیاہ جھوٹ -

(۳) ۲۹۸ تحام قتالی واجتنب ما صنعتہ
وانا اذا جئنا فانک اصدبر

" میری جنگ سے تو پرہیز کر اور اپنے بد کاموں سے الگ ہو جا اور جب ہم میدان مین آئینگے تو تو بھاگ جائے گا -

ناظرین مرزا صاحب مناظرہ مین ہمیشہ بھاگتے رہے - لاہور مین جب پیر مہر علی شاہ (جنکا ذکر اوپر ہوا ہے) نے مرزا صاحب کو دعوت مناظرہ دیا اور فریقین نے تاریخ وغیرہ مقرر کی جب تاریخ مقررہ پر شاہ صاحب لاہور پہونچے تو مرزا جی ندارد تار دیا گیا - مرزا صاحب کے مریدون نے منت وسماجت کی لیکن مرزا صاحب نے

ایسی جھکی لگائی کہ باید وشاید۔ ملاحظہ ہو اخبار النجم مورخہ ۱۳ رمضان
اور اتفاقاً ایک ہی مرتبہ نہوا مولوی ثناء اللہ صاحب بھی حسب وعدہ
مرزا صاحب قادیان تشریف لیگئے۔ مرزا صاحب کو بلایا مگر یہ
کب آنیوالے تھے حیلہ وحوالہ کرکے نکل گئے اور اپنی چاردیواری سے
باہر تشریف نہ لائے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے الہامات مرزا صفحہ ۱۲۳
تا صفحہ ۱۲۹ یہ ہین مرزا صاحب کے فرار اور بدبو جھوٹ۔ تعجب تو اس
جرأت پر ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی ہی مین
مرزا صاحب جھوٹ کی اشاعت کرکے چلتے ہوئے سچ ہے دروغ گوید
بر روئے ایشان۔ اور مرزا صاحب نے بقول خود اپنی موت سے
ثابت کر دیا کہ جھوٹے سچے کی زندگی مین اسطرح مرتے ہین۔

(۴۳) ۴۰۰ - وقد قیل منکم یاتین امامکم
وذلک فی القرآن نبأ مکرر

ترجمہ مرزا صاحب ۔۔ اور تم سن چکے کہ تمہارا امام تم مین سے ہی آئیگا۔ اور
یہ خبر تو قرآن مین کئی مرتبہ آچکی ہے مرزائی صاحبان بتائین کہ یہ
آیت قرآن مین کہان ہے "یاتین امامکم منکم"۔ اور دعوی
یہی کرر ہے۔ اور اگر نہین ہے اور ضرور نہین ہے تو مین آپکو
بصدق دلی اور بہی خواہی سے کہتا ہون کہ ایسے مفتری علی اللہ پر ایمان
لانے سے توبہ کیجئے اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔
ناظرین یہ ہین چودھوین صدی کے مسیح موعود کے سیاہ اور بدبو جھوٹ
اور افترا پردازیان نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات [illegible] قصیدے مین
مرزا صاحب کے اور بہت جھوٹے ہین لیکن اس مختصر مین کہانتک گنائون

ناظرین کرام - مین نے اسکے تمہید مین سولہ وجوہات لکھے ہین
جنکی بنا پر ہمارا قصیدہ مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ پر فائق اور بالا تر
ہے اس سے پہلے مرزا صاحب کا وہ شعر لکھ چکا ہون کہ جس مین
مرزا صاحب نے اپنے معجزانہ کلام یعنی قصیدہ کو تمام کلام معجز نظام
پر غالب کہا ہے اور اسی پر بس نہ کیا ضمیمہ نزول المسیح صفحہ ۳۶ سطر
اول مین لکھتے ہین "سو مین نے دعا کی کہ اے خدائے قدیر مجھے
نشان کے طور پر توفیق دے کہ ایسا قصیدہ بناؤن اور وہ دعا
میری منظور ہو گئی اور روح القدس سے ایک خارق عادت کی مجھے
تائید ملی اور وہ قصیدہ پانچ دن مین ہی مین نے ختم کر لیا"
پھر اسکے بعد لکھتے ہین "یہ ایک عظیم الشان نشان ہے"
ناظرین مرزا صاحب کے اقوال سے یہان چند باتین معلوم ہوئین
(۱) مرزا صاحب کا قصیدہ تمام معجزانہ کلام پر غالب ہے -
(۲) مرزا صاحب نے خدا سے دعا کی اور دعا انکی مقبول ہوئی - اور
روح القدس سے خارق عادت کی تائید بھی ملگئی -
(۳) اُن کے دعوی نبوت کی صداقت کیلئے یہ قصیدہ عظیم الشان نشان ہے -
ناظرین اب آپکو تعجب ہوگا کہ بدان شور اشوری این بے نمکی - پھر
اس قصیدہ مین سیکڑون غلطیان اس کے سوا سرقات اور جھوٹ
کیون لکھے گئے - مگر مجھے کچھ تعجب نہین کیونکہ یہ انوکھا اعجاز ہے چودہوین
صدی کے مسیح موعود اور مہدی موعود (معجون نامرکب کا)
جیسی ان کے کرایہ کی نبوت ویسا عاریت کا خدا اور بھاڑے

روح القدس تھے ویسا ہی معجزہ بھی ہی ماقدر اللہ حق قدرہٗ
مرزا صاحب نے اپنے قصیدہ مین حُسن مطلع کا کوئی لحاظ نہین کیا حالانکہ
عرب کی عادت قدیم اور جدید بھی تھی اور ہے کہ وہ ابتدا سے
قصیدہ کو مرغوب اور خوش کن اور میٹھے الفاظ اور مضامین
دلربا سے مزین کرتے ہین اور علم بیان مین اسکو حُسن مطلع کہا جاتا
ہے جسمین تغزل ہوتا ہے اور عشق او فراق کی دلفریب باتین
ہوتی ہین جسکی وجہ سے مخاطب کو اسکی طرف رغبت ہوتی ہے
اور ہمہ تن گوش بنکر اسکے سننے کا بغایت مشتاق ہوتا ہے۔
عربی کے تمام مشہور قصیدے اسی طرح پر لکھے گئے ہین اہل عرب
اسکو کمال عظیم شمار کرتے ہین عرب عربا سے لیکر مولدین کی قصائد
ملاحظہ فرمائے جسقدر اعلی درجہ کے قصیدے ہین کوئی اس سے
خالی نہین مرزا صاحب نے اسکا بالکل خیال ہی نہ کیا اور صد قصیدہ مین
واقعہ کو الفاظ شنیعہ سے لکھ مارا جس سے فطرت سلیم نفرت کرتی ہی
مثلاً مرزا صاحب نے اپنے قصیدہ کو ان الفاظ سے شروع کیا۔ دفا
مدمر اردا ضلیل اغرا موغر جسکے معنے ہوئے زخمی کو
مارا۔ ہلاک شدہ ہلاک کیا۔ برانگیختہ کیا۔ غصہ دلانیوالا۔
ناظرین دیکھیے اور غور فرمائیے کہ جب قصیدے کے اول شعر
مین چھہ الفاظ شنیعہ موجود ہین تو حسن مطلع کا کیا ذکر اور اسی پر مرزا
صاحب کی بدزبانی کو تمام قصیدہ مین قیاس کیجئے ع
قیاس کن ز گلستان او بہار او را۔ اور صدر قصیدہ مین اس
قسم کے الفاظ معیوب شمار کئے جاتے ہین کما بین فی موضعہ

بخلاف اسکے بحمد اللہ ہمارا قصیدہ نہایت دلچسپ و تغزل پر مبنی ہے جن حضرات کو ادب کا مذاق اور اشعار عربیہ کا ذوق سلیم ہے وہ اسکے دلفریب مضامین کی داد دیتے ہوئے ہمارے قصیدہ کو مرزا صاحب کے مصنوعی معجزہ پر فوقیت دینگے ناظرین ترجمہ کیطرف بھی توجہ مبذول رہے مرزا صاحب نے اپنے قصیدہ کا ترجمہ لفظی کیا ہے اور ہمارے قصیدہ کا مطلب سلیس اردو میں ہے اب میں دونوں قصیدوں کو معہ ترجمہ کے پیش کرتا ہوں۔

مرزا صاحب کے اشعار	مولوی صاحب کے اشعار
(۱) ایا ارض مد قد دفاک مدمر اے کی زمین ایک ہلاک شدہ کی تیری خستگی کیحالت مین تجھے ہلاک کیا	(۱) الا ھل رسول من سعاد بشیر کیا محبوبہ کا کوئی ایسا قاصد ہے جو اس عشق کی
وأرداک ضلیل و اغراک موذ اور بہت گمراہ کرنیوالے تجھے مارا اور ایک عصہ لانیوالے نے	بانجاز وعد کاد بالیاس ینذر مسرت بخش خبر دے جسکی ناکامی کا خوف ڈراتا ہے
(۲) دعوتک یا مقصد احبہ الذی تجھے ایک بھولے مقصد میرے سکار کو بلا لیا	(۲) الا ھل لبانات المتیم تقتضی کیا بندہ عشق کی حاجتیں کبھی پوری ہونگی
ثموت عدیراخذہ لا یعزد جسکا پکڑنا ذھاب کی مچھلی کیطرح بڑا کام ہے	وھل تنجلی عنہ الخطوب و یند اور کیا اسکی مصیبتیں کبھی دور ہونگی
(۳) وجاءک صحی ناصحین کا خوۃ اور تیرے دوست پاس جو بھائیوں کی طرح نصیحت تھے	(۳) اما لتباریح الغرام نھایۃ کیا محبت کی مصیبتوں کی کوئی انتہا ہے
یقولون لا تبغوا ھجوا و تصبروا اور کہتے تھے کہ ہوا و ہوس کیطرف مت دوڑو	وھل للاحی الحبیب تسفر اور کیا عاشق کی تیرہ بختی کیلئے صبح ہے
(۴) فضل اسارا کما اساری تعصب پس تم میں سے وہ لوگ جو تعصب کے قیدی ہے	(۴) فواد بہا لھا لقمر الیہ ماٰلھا محبوبہ کے فراق سے سخت مصیبت میں ہو

یریدون ان یعوی کذئب و یخنز — معنی و قلبی لم یزل یتفطر

انہوں نے چاہا کہ ایسا شخص تلاش کریں جو بھیڑیے کی طرح چیخے اور غرائے — اور ہمیشہ شکستہ خاطر رہتا ہوں۔

فجاءوا بذئب بعد جهد اذا بهم — اعلل نفسی بالرسول وانی

پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑیے کو لائے — معشوقہ کے قاصد کے آنے سے میں اپنے جی کو بہلاتا ہوں

و نعوی ثناء الله منه تطهرا — لاعلم حقا انه متعذرا

اور مراد ہماری اس سے ثناء اللہ ہے اور ہم ظاہر کرتے ہیں حالانکہ مجھے یقین ہے کہ یہ امر شوار ہے یعنی کہ وہ تیرا ناممکن ہے

ناظرین میں نے مشتے نمونہ از خروارے دونوں قصیدے کے پانچ پانچ شعر مقابلہ سے نقل کر کے آپکو دکھا دیا ہے اب آپ خود غور کریں اور انصاف سے دیکھیں کہ ہمارا قصیدہ کس قدر مرزا صاحب کے مصنوعی اعجاز سے بلند اور بالاتر ہے اور چونکہ مرزا صاحب کے قصیدہ میں تشبیب (صدر قصیدہ کو میٹھے الفاظ سے فراق و وصال کے مضامین سے مزین کرنا) نہیں ہے تو حسن تخلص (تشبیب سے مطلب کی طرف گریز کرنا) کہاں سے آئے اور محاسن شعریہ میں سے ہی اسکے خلاف ہمارے قصیدہ میں حسن تخلص اس خوبی سے آیا ہے جسے ماہرین فن ادب سمجھکر داد دینگے ناظرین کرام چلتے چلاتے چار شعر اور سن لیجیے۔

(۱۱) عجبت لها تدری بحالی و بالقلا

معشوقہ سے تعجب ہے کہ وہ میرے حال سے واقف ہے اور وصل

تواعدنی تترى و فی الحال تغدرا

کے وعدے بار بار کرتی ہے اور فوراً مکر جاتی ہے

(۱۲) و تزعم ان الوصل عیب یشینها

اور کہتی ہے کہ وصل اسے بدنام کر دے گا۔

وتوصل غیری خفیة ثم تنکر

اور اغیار سے پوشیدہ ملتی ہے پھر انکار کرجاتی ہے

(۱۳) واعجب من هذا نبوة شاعر

اور اس سے بھی عجیب تر اس شاعر کی نبوت ہے۔

یری الشعر اعجاز او بالنظم یفخر

جسکو شعر اور نظم پر فخر ہے اور اسکو معجزہ سمجھتا ہے۔

(۱۴) المریدر ان الله نزلا رسله

کیا اس احمق کو اسکی بھی خبر نہین کہ اللہ تعالی نے اپنے رسولونکو

عن الشعر فی التنزیل جاء یکسر را

شعر گوئی کی آلودگی سے پاک اور منزہ رکھا ہے علم تو قرآن مین کئی جگہ

اب آخر مین التماس ہے کہ ہلکا عیب بھی قصیدہ کو اعلی پایہ سے گرا دیتا ہے

چہ جائیکہ معجزہ اسکی تو بڑی شان ہے اور کسی عیب کا متحمل نہین ہو سکتا۔

دونون حصے ابطال اعجاز کے آپکو مہتمم مطبع رحمانیہ مخصوص پور مونگیر سے ملین گے۔

الملتمس

محمد یعقوب رحمانی

(۴۸۶)

الحمد للہ علی احسانہ کہ رسالہ حقنما

Rahmani, Abdul Latif

(یعنی)

چشمۂ ہدایت

Risalah-yi haqnama

(جسمیں)

مسیح قادیان کے اقراری ڈگریاں

(ہیں)

حسب امداد عالیجناب بابو محمد یعقوب صاحب رئیس شکری ضلع دربھنگہ

سنہ ۱۳۳۷ھ

(میں)

منشی سراج الدین پرنٹر کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا

(فریاد باردی)

طبع باراول ۲۰۰۰ قیمت ۵/

ضرور ملاحظہ فرمائیے

دنیا میں مذہب حقہ اسلام کے مٹانے والے متعدد گروہ مستعد ہو گئے ہیں، بعض علانیہ مخالف ہیں جیسے آریہ، جو اپنی گمراہی پھیلانے میں نہایت کوشاں ہیں اور بعض در پردہ مخالف ہیں جیسے گروہ بابی اور قادیانی احمدی اس آخری گروہ کا فتنہ تمام ہندوستان اور ملک افریقیہ میں بہت خطرناک ہے ہمدردان اسلام کو اسطرف کامل توجہ کرنی چاہیئے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے کو مسلمان کہکر اسلام کی بیخکنی کی ہے مگر الحمد للہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے حمایت اسلام میں ایسے لاجواب رسالے نکلے ہیں جنکی جواب سے تمام دنیا کے مرزائی عاجز ہیں کیونکہ ان رسالونمیں نہایت خوبی اور صاف بیانی سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا قرآنمجید کی آیات صریحہ توریت مقدس کے نہایت صاف بیان سے، ارشاد نبوی یعنی احادیث صحیحہ سے یہانتک کہ خود اُن کے متعدد اقراروں سے نہایت روشن کر کے دکھا دیا ہے اس کی صداقت کیلئے فیصلہ آسمانی ہر سہ حصہ اور دوسری شہادت آسمانی اور اس رسالہ حتمیہ ہدایت کا دیکھنا کافی ہے اگر چشم حق بین ہے، اور رسالوں کی فہرست علحدہ چھپی ہے۔ منگا کر دیکھئے۔

مسیح قادیان پر اقراری ڈگریاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ اللہ العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

دردمندانِ اسلام! اس وقت اسلام کے مٹانے کے لئے مخالفین اسلام کے علاوہ بہت مدعیانِ اسلام ہی کھڑے ہوگئے ہین اور اسلام کی اصلی صورت جو خدا ورسولؐ نے بیان فرمائی ہے اُسے مٹا کر اپنی فرضی اور خیالی صورت کو اسلام کہکر دوسرے مسلمانون کو اپنے خیال کی طرف بلاتے ہین، اور اس مین سرگرمی سے کوشش کررہے ہین، مگر ان مین سخت گمراہ اور اسلام کو اور مسلمانون کو نہایت مضرت رسان گروہ قادیانی ہے، یہ گروہ بظاہر اسلام کو مان کر مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے پر نجات کا مدار بتاتا ہے، اور مرزا صاحب کو صاحب وحی والہام کہتا ہے، مرزا صاحب کی حالت اُن کی تصانیف سے قابل اہل علم معلوم کرسکتے ہین اور خصوصاً اُنکی آخری تصانیف سے کہ اُنھین خدا ورسولؐ سے کچھ واسطہ نہ تھا، اُنھون نے اپنی جھوٹی باتون پر پردہ ڈالنے کے لئے خدا پر اور اُس کے رسولون پر بہت کچھ الزام لگائے ہین، اور کم علمون اور ناسمجھون کے لئے دام تزویر پھیلاکر

خدا کی قدرت و قدوسیت کو اور اُس کے برگزیدہ رسولوں کی عصمت کو خاک میں ملایا ہے، اور اُن کی عظمت و شان کو مٹایا ہے، اور مخالفین کو اعتراضات کا موقع دیا ہے، اس کی تشریح میں بہت رسالے نکلے ہیں، خصوصًا خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے، مگر افسوس یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنے مذہبی ضروری امور سے بھی تعلق بہت ہی کم ہے، اس عظیم الشان فتنہ کو مثل معمولی جھگڑوں کے سمجھکر کچھ توجہ نہیں کرتے، یہ خیال نہیں کرتے کہ ہمارا سچا اور مقدس مذہب اسلام ہمارے ہاتھ سے جاتا ہے، یہ خیال نہیں کرتے کہ ہمارا مذہب اسلام جو ہمیں دائمی عذاب سے نجات دینے والا ہے ہمارے بھائیوں کے ہاتھ سے چھینا جارہا ہے قادیانی ہماری ایمان کے سخت دشمن ہیں جانی و مالی ہر طرح کی کوشش برادران اسلام کے ایمان لینے میں ساری دنیا میں کر رہے ہیں، اور چونکہ جھوٹ بولنے اور فریب دینے کی انہیں خوب تعلیم دی گئی ہے اس لئے جس مقام پر جیسا موقع دیکھتے ہیں اُسی طرح کی جھوٹی باتیں بناکر اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، اور ناواقفوں کو فریب دیتے ہیں، مرزا صاحب کی حالت میں اور اُن کے جھوٹے دعوؤں کی تشریح میں بہت رسالے اہل حق نے لکھے ہیں، بعض کے نام لکھے جاتے ہیں،

فیصلہ آسمانی:۔ اس کے تین حصے ہیں، ہر ایک حصہ علیحدہ علیحدہ چھپا ہے اور ہر ایک لاجواب ہے،

(۱) پہلے حصہ میں اُن کی نہایت ہی عظیم الشان پیشین گوئی کا جھوٹا ہونا اس پُرزور تحریر سے دیکھایا ہے کہ مرزائیوں کو جائے دم زدن نہیں رہا علانیہ جھوٹ کو سچ بنانے میں جس قدر جھوٹ فریب مرزا صاحب نے اور اُنکی مریدین نے بنائے تھے اور بناتے ہیں سب کا جواب اُس میں دیا گیا ہے اور اس پیشین گوئی کے جھوٹا ہونے کے علاوہ مرزا صاحب کی اور شرمناک حالت

بھی دیکھائی ہے، اور اُن کے جھوٹے اقوال پیش کئے ہین، اب تیسری مرتبہ ۱۹۱۶ء مین ۱۱۶ صفحون پر چھپا ہے، مگر کوئی مرزائی اس کا جواب دے سکا اور نہ دے سکتا ہے،

(۲) دوسرے حصہ مین متعدد پیشینگوئیون کا جھوٹا ہونا

بیان کیا ہے، خصوصًا احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی کا غلط ہونا مرزا صاحب کے متعدد اقوال سے اور مختلف طریقون سے ثابت کیا ہے، اور حدیبیہ والی پیشینگوئی کی نسبت جو اُنہون نے غلط الزام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگایا تھا اُس کا نہایت شافی جواب دیا ہے، اور مرزا صاحب نے جو اپنی کامیابی کو اپنی صداقت کی دلیل قرار دیا تھا، اُس کا جھوٹا ہونا آیات قرآنی اور واقعات عالم سے ثابت کر کے دیکھایا ہے، اور جھوٹون کا دنیا مین بہت کچھ کامیاب ہونا روشن کیا ہے، خانقاہ رحمانیہ سے سب سے اول یہی رسالہ شائع ہوا ہے اس کے جواب مین مولوی عبدالماجد صاحب مرزائی نے حکیم نورالدین صاحب کی مدد سے ایک رسالہ لکھا تھا، مگر اُس کے جواب مین اہل حق کی طرف سے پانچ رسالے مشتہر ہوئے، جن مین اُن کے جھوٹ و فریب دیکھائے گئے ہین وہ یہ ہین، (۱) محکمات ربانی، (۲) انوار ایمانی، (۳) اغلاط ماجدیہ (۴) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱ (۵) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۱ و ۱۲، مولوی صاحب کو اور کسی دوسرے مرزائی کو ان کے جواب مین قلم اُٹھانے کی جرأت ہوئی،

اس فیصلہ کے جواب مین میان خلیل مرزائی نے بھی اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے، اس کا جواب بھی اُسی وقت لکھکر دہلی بھیجدیا گیا تھا صواعق الٰہیہ اُس کا نام ہے، مگر ایسے اتفاقات ہوئے کہ وہ اب تک طبع ہو کر نہین آیا اور زیادہ توجہ اُس طرف اس وجہ سے نہین کی گئی کہ جو کچھ اس مین لکھا گیا ہے

یہ پہلی مرتبہ ۱۳۲۸ھ مین چھپا ... تاریخی نام ... فیصلہ آسمانی ... ۱۳۳۲ھ

اُن باتون کا غلط ہونا متعدد رسالون مین صراحتہً اور ضمناً اچھی طرح بیان ہو لیا ہے، اگر کسی مرزائی کو انکار ہو تو جلسہ کر کے اپنے صدر انجمن بھاگلپوری سے وہ جواب پیش کرائے اور اہل حق مطبوعہ رسائل سے اُس کا غلط ہونا ثابت کرین گے، یہ کہنا کہ اُس کا جواب نہین دیا گیا محض غلط اور جھوٹ ہے

(۳) **فیصلہ آسمانی کا تیسرا حصہ ۱۳۳۲ھ** مین اسیم پریس امرتسر مین ۱۴۴ صفحون پر چھپا ہے، اس مین متعدد دلیلون سے مرزا صاحب کا جھوٹا بلکہ مخالف اسلام ہونا ثابت کیا ہے، اور اُن کی آٹھ پیشینگوییون کا جھوٹا ہونا دکھایا ہے، اور بالخصوص منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی اور احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی کو اس تفصیل سے بیان کیا ہے کہ اُسے دیکھکر پھر بجز تسلیم کے جائے دم زدن نہین رہی، مرزا صاحب کے جواب کو نہایت ظاہر نو دلیلون سے غلط ثابت کیا ہے، اور احمد بیگ کے داماد والی پیشینگوئی کا جھوٹا ہونا پانچ طریقون سے اس طرح بیان کیا ہے کہ اُس کے جھوٹا ماننے مین کوئی شک باقی نہین رہا، اور مرزا صاحب قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور توریت مقدس کے صریح بیان سے جھوٹے ثابت ہوئے، اس مضمون کے چند نصوص قرآنیہ اس حصہ مین مذکور ہین اور ایک لاجواب تحقیق وعدہ و وعید کے پورا ہونے کے متعلق لکھی ہے جو نہایت قابل دید ہے، اس کا جواب بھی کوئی مرزائی نہین دے سکا، اگر دیا ہو تو پیش کرے، زبان درازی کرنے اور جھوٹی اور بیہودہ باتین بنانے سے جواب نہین ہو سکتا،

(۴) **شہادت آسمانی** - یہ ۴۴ صفحون کا رسالہ ہے اس مین مرزا صاحب کے اُس نشان کو غلط ثابت کیا ہے جسے اُنہون نے نہایت زور اور بڑی عظمت سے اپنے لئے آسمانی نشان بنایا تھا، اور رسالون اور

اشتہاروں میں اُس کا غل مچایا تھا، اور کامل طور سے ثابت کر دیا ہے کہ سنہ ۱۳۱۲ھ میں جو گہنوں کا اجتماع رمضان شریف میں ہوا وہ امام مہدی کا نشان ہرگز نہ تھا، ایسے گہن بہت ہو چکے ہیں اور ہوتے رہیں گے، اگر یہ گہن مہدی کی علامت ہوتا تو سنہ ۱۳۱۱ھ میں امریکہ میں مسٹر ڈوئی کے دعوے کے وقت میں ہرگز نہ ہوتا، کیونکہ علامت اور نشان کے یہی معنی ہیں کہ جس کا نشان ہو اُسی کے ساتھ مخصوص ہو، اور کہیں نہ پایا جائے، مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ سنہ ۱۳۱۱ھ میں ایک جھوٹے مدعی کے وقت میں اور اُسی جگہ جہاں وہ جھوٹا مدعی موجود ہے اسی طرح کا گہن ہوا، اگر وہ مہدی کی علامت ہوتا تو اُس مدعی کے وقت میں اور اُس کے ملک میں ہرگز نہ ہوتا، اس کے علاوہ اُن کے فریب دکھائے ہیں، اور اُن کے وجود کو بیکار بلکہ مضر ثابت کیا ہے، سنہ ۱۳۲۰ھ میں یہ رسالہ چھپا ہے

(۵) دوسری شہادت آسمانی:۔ یہ ساڑھے سات جز کا رسالہ ہے یعنی ۱۲۰ صفحون کا، اس میں پہلی شہادت آسمانی کے بیان کی توضیح اور تقویت ہے، اور متعدد طور سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے سنہ ۱۳۲۳ھ میں چھپا ہے، یہ چوتھا برس ہے اتنے برسوں کے بعد مولوی عبد الماجد صاحب کا ایک رسالہ دو جز کا دکھائی دیا، مولف رسالہ نے نہ کسی کامل محدث سے حدیث پڑھی، اور نہ پڑھنے پڑھانے کا اُنہیں شغل رہا، ہمیشہ روٹی کمانی اور اردو فارسی پڑھانے میں مشغول رہے اور نہ جناب کے پاس کتبخانہ ہے جس کی وجہ سے کتب حدیث اور متعلقات حدیث پر کچھ نظر ہوتی، اس کے علاوہ جناب والا کو مقدمہ بازی کا بڑا شوق ہے، غالباً روزانہ کچہری میں حاضر رہا کرتے ہیں، اور بسا اوقات حکام کے سخت الزام بھی سنے ہیں

پھر آپ کو علمی تحریر سے کیا واسطہ، اور کچھ باتین بنا کر عوام کو خوش کر دینا بڑی بات نہین ہے، مرزا صاحب کے نشان کا دارمدار **دارقطنی** کی ایک روایت پر ہے، اُس کا جھوٹا ہونا متعدد طریقون سے اس رسالہ مین بیان کر دیا ہے، اُس کا صفحہ ۵۲ سے ۵۹ تک دیکھا جائے، یہ خوب خیال رہے کہ اُس روایت کا جھوٹا ہونا معمولی باتون سے ثابت نہین کیا ہے بلکہ بزرگون کے بیان سے، نقادین حدیث کی علانیہ تحریر سے، دوسری صحیح حدیث سے خود دارقطنی کی طرز تحریر سے، خود اُسی روایت کے الفاظ سے، اُسے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین کہہ سکتے، مگر اُن صفحات کو اگر آپ غور سے ملاحظہ کر کے مرزائی مولٰنا کے رسالہ آیات مہدی کو ملاحظہ کرین گے تو یقین کرین گے کہ جو کچھ صدر انجمن صاحب نے لکھا ہے اُس کے غلط ہونے کا اُنھین خود دلی اقرار ہے، مگر شرم اور بات کی پچ اُس کے اظہار سے مانع ہے، اگر کسی صاحب کو اس مین تردد ہو تو جلسہ کر کے مرزائی مولویصاحب کو بلائے اور دونون رسالے سامنے رکھکر اہل علم کو دیکھائے، سنائے اور پھر اُن سے حالت دریافت کرے، اور ذی علم خود دیکھ لیمین،

برادران اسلام! مین نہایت پختہ طور سے آپ پر ظاہر کرتا ہون کہ صرف اِن پانچ رسالون نے مسیح قادیانی کا جھوٹا ہونا قرآن مجید کے متعدد آیات صریحہ سے، احادیث صحیحہ سے، خود اُن کے اقرارون سے اُن کی حالت سے، اُن کے وجود کے بے سود ہونے سے، اُن کے علانیہ جھوٹ بولنے سے ثابت کر دیا ہے، اب غضب یہ ہے کہ ایسے شخص کو حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظل کہا جاتا ہے، بلکہ خود حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم قرار دیا جاتا ہے، اور کلام الٰہی مین اُسکی تعریف

بیان کی جاتی ہے (استغفراللہ) ایسے علانیہ کاذب کو حضرت سید المرسلین خاتم النبیین سے کچھ واسطہ ہو سکتا ہے؟ اگر ایسے شخص کو واسطہ ہو تو نبوت و رسالت بلکہ خدائی درہم و برہم ہو جائے، اور دہریوں کو بغلیں بجانے کا خوب موقع ملے، مذکورہ رسالوں کے علاوہ اور بہت لکھے گئے ہیں مثلاً **صحائف** رحمانیہ نمبر ا سے ۱۶ تک **صحائف محمدیہ** نمبر ا سے ۱۴ تک **حقیقت رسائل اعجازیہ** وغیرہ،

غرضکہ حجت تمام کر دی گئی ہے مگر بعض احمدی حضرات نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر مرزا صاحب کے اقرار سے اونھیں جھوٹا ثابت کر دیا جائے تو ہم اُنسے علیحدہ ہو جائینگے، اور اُنھیں جھوٹا جان لینگے، اس لئے راقم الحروف بنظر خیر خواہی اس رسالہ مین مرزا صاحب کے وہ اقوال جمع کر کے دیکھاتا ہے جن سے وہ اپنے نہایت صاف اور پختہ اقرارون سے جھوٹے ثابت ہوتے ہین، اور یہ وہ طریقہ فیصلہ کا ہے کہ عام و خاص ہر ایک سمجھ سکتا ہے کوئی بڑی قابلیت اور علم کی ضرورت نہین ہے،

اس مختصر تحریر مین دو طرح کے اقوال پیش کئے جائینگے **ایک** یہ کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا ہے اور جو کام مسیح موعود کا خود اُنہون نے متعدد جگہ اپنے رسالون مین بیان کیا ہے اُسکا شمہ بھی اُنکے زمانے مین اور اُن کے ذریعہ سے اس وقت تک ظہور مین نہین آیا، بلکہ اُس کے خلاف ظاہر ہو رہا ہے، اس لئے وہ اپنے بیان سے مسیح موعود نہین ہو سکتے بلکہ وہ اپنے اقوال سے جھوٹے ثابت ہوتے ہین،

دوسرے وہ اقوال ہین جن مین خود اُنہون نے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیا ہے، وہ اقرارات حسب ذیل ہین،

پہلا اقرار، ایام صلح مین لکھتے ہین "اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کیوقت اسلام دنیا پر پھیل جائیگا، اور ملل باطلہ ہلاک ہوجائینگی اور راستبازی ترقی کریگی، (صفحہ ۱۳۶) اس قول کو مکرر دیکھیے اس مین مرزا صاحب نزول مسیح کی تین علامتین بیان کرتے ہین، اور کہتے ہین کہ ان پر اتفاق ہوگیا ہے،

پہلی علامت یہ ہے کہ اُسوقت اسلام دنیا مین پھیل جائیگا"

یہ تو نزول مسیح کی علامت ہے، اب اُن کے نزول کا وقت معلوم کرنا چاہیے اُس کا جواب بھی مرزا صاحب دیتے ہین اور لکھتے ہین کہ ۱۸۹۱ء مین باعلام الٰہی یہ اعلان دیا گیا کہ آنے والا مسیح تو ہی ہے (تحفہ سالانہ یعنی رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء) اس قول سے معلوم ہوا کہ مسیح کا نزول تو نہین ہوا بلکہ خروج ہوا، کیونکہ زمین سے نکلنے والے کو نزول نہین کہتے ہین خروج کہتے ہین، اسی وجہ سے دجال کی نسبت حدیث مین خروج کا لفظ آیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اس خروج کے بعد سترہ برس تک مرزا صاحب نے کوشش کی مگر یہ فرمائیے کہ کیا نتیجہ ہوا بجز اسکے

دوسرا اقرار

سلہ اس کے بعد دوسرا اور تیسرا قول بھی ملاحظہ کیجئے جسے رسالہ اہلحدیث مطبوعہ یکم مارچ ۱۹۱۸ء مین فاتح قادیان صاحب نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کام کا پروگرام بصورت عہدہ مسیح موعود یون بتایا تھا جو اِن ہی کے لفظ مین ہم سناتے ہین (۳) هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ، یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور مین آئے گا، اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا مین تشریف لائینگے تو اُن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطاع مین پھیل جائے گا (براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ و ۴۹۹) یہ پروگرام مسیح موعود کا تھا لیکن جب مرزا صاحب خود ہی اس عہدے پر فائز ہوکر اپنے

کہ دنیا میں جس قدر اسلام پھیلا تھا اور اُس کے ماننے والوں کی تعداد تین چالیس کروڑ شمار کی جاتی تھی وہ نیست و نابود ہو گیا، اور اُس تین چالیس کروڑ میں سے تین چار لاکھ بقول آپکے رہ گئے، اور اسلام گویا مٹ گیا، اور وحدت قومی کا ظہور مطلق نہیں ہوا، سیاست ملکی کے عالمگیر غلبہ کا تو نشان بھی نہیں پایا گیا، اب اگر کوئی مرزائی محمودی یا کمالی اِس علانیہ بات سے انکار کرے تو بتائیے کہ مرزا صاحب کے خروج سے اسلام کہاں پھیلا، کون سی نئی دنیا ہے جہاں مرزا صاحب نے اسلام پھیلایا اُسے بتائیے، اور کون سے باطل دین کو مرزا صاحب نے ہلاک کیا؟ اور اگر نہیں بتا سکتے اور یقیناً نہیں بتا سکتے تو کیا وجہ ہے

کہ ان کے اس متفق علیہ قول کو مان کر اُن کے مسیح موعود ہونے سے انکار نہیں کرتے مسیح موعود کی جو کام اور جو علامت وہ خود بیان کر رہے ہیں وہ تو اُن میں نہیں پائی گئی، یا یہ بتائیے کہ عیسائی دنیا میں کس جگہ اسلام پھیلا، ہندوستان کے ہنود و آریہ کس قدر داخل اسلام ہوئے؟ اے عزیزو اِس کا کچھ جواب دے سکتے ہو ذرا سر جھکا کر سوچو اور شرمندہ ہو،

دوسری علامت یہ ہے کہ ادیان باطلہ مثلاً دین یہود و نصاریٰ و ہنود نیست و نابود ہو جائیں گے۔

ہوئے تو اس پروگرام میں کوئی تبدیلی کمی و بیشی کی نہیں فرمائی بلکہ اس کی مزید تشریح کرنے کو

تیسرا اقرار

صاف الفاظ میں اعلان فرمایا جو خود مرزائی الفاظ میں درج ذیل ہے فرماتے ہیں (۳) چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیا ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی، یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل

کہو بھائیو مرزا صاحب کی بیس پچیس برس کی کوشش سے کون باطل دین ہلاک ہوا، اور ہلاک ہونا تو بڑی بات تھی کسی باطل دین میں کچھ کمی دیکھائی جاوے مگر کوئی دیکھا نہیں سکتا، اب جو حضرات انھیں مسیح موعود مانتے ہیں وہ اس کا جواب دیں؟ مگر نہیں دے سکتے، اس کا حال بھی وہی ہے جو پہلی علامت کا ہے یعنی جس طرح پہلی علامت مرزا صاحب کے وجود سے نہیں پائی گئی اسی طرح یہ دوسری علامت بھی نہیں پائی گئی یعنی ایک باطل مذہب بھی اُن کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوا بلکہ ترقی ہے، البتہ نہایت افسوس و صدمہ کے ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ جس مقدس دین کے غلبہ اور اشاعت کا دعوے کرتے ہیں اُسے گویا نیست و نابود کر دیا، اور چالیس کروڑ مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ دیدیا، خواہ جس طرح دیا ہو،

تیسری علامت یہ بیان کی کہ راستبازی ترقی کریگی" — ہے جناب آپ یا اُن سے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی وجہ سے اُن کے وقت میں راستبازی میں ترقی ہوئی؟ آپنے اپنے تجربہ سے یا دوسروں کے تجربہ اور مشاہدہ سے یہ معلوم کیا کہ ساری دنیا کے علاوہ خود مرزا صاحب اور اُن کی خاص صحابی اور اُن کے عام پیرو راستباز صادق القول ہیں اُن میں راستبازی

اس فعل کی یہ تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں، اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی، جو قرب قیامت کا زمانہ ہے، اور اس تکمیل کے لئے اُسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اُسی کا نام خاتم الخلفاء پس زمانہ [illegible] کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور اُس کے آخر میں مسیح موعود اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جبتک وہ پیدا نہ ہولے، کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے، اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے

کی کچھ بھی بو پائی جاتی ہے؟ اس کے جواب میں ہر ایک سچا غیر متعصب یہی کہے گا کہ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! مرزا صاحب کے جھوٹے اقوال علانیہ دکھا دیئے گئے ہیں، (صحیفہ محمدیہ نمبر ۸ و ۱۳ ملاحظہ ہو) دوسری شہادت آسمانی صفحہ ۵۷ و فیصلہ آسمانی صفحہ ۳۲ و ۳۹ دیکھئے خود ان کے مریدین علانیہ ایسا جھوٹ بولتے ہیں کہ کسی پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا، اُن کے مولوی کچہری میں جا کر برسرِ اجلاس جھوٹ بولتے ہیں، ... پھر راستبازی کو ترقی کیا ہوئی، یہ وقت تو وہی ہے کہ جھوٹ اس قدر شائع ہو گیا ہے کہ اُسے عیب ہی نہیں سمجھتے، بلکہ اپنے مطلب کے لئے بہت جھوٹی باتیں بنانے والے کو بہت ہوشیار اور لائق سمجھا جاتا ہے،

بھائیو اب تو آپ معلوم کر چکے کہ مسیح موعود کی جو علامتیں خود مرزا صاحب نے اپنے قلم سے لکھی تھیں وہی اُن میں نہیں پائی گئیں، خیال کیجئے کہ باوجود اس شور و غل اور نشانات اور معجزات کے دعوؤں کے سو دو سو باطل مذہب والوں کو بھی انھوں نے داخل مذہب اسلام نہیں کیا حالانکہ تین قول اُن کے نقل کئے گئے جن کا حاصل یہ ہے کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے ساری دنیا میں اسلام پھیل جائیگا، اور مذاہب باطلہ ہلاک ہو جائیں گے، مگر آنکھ اُٹھا کر دیکھئے کہ دنیا کی کیا حالت ہے، معزز تعلیم یافتہ حضرات فرمائیں

اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ، یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اسکو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت اُن

کہ دنیا کے گروہ باطلہ میں سے کوئی گروہ ہلاک ہوا؟ آپ کا معائنہ آپکی دیانت ہرگز اس کا اقرار نہ کریگی بلکہ بے تامل یہی کہیگی کہ بلاشبہ کوئی گروہ باطل ہلاک نہیں ہوا، بلکہ کروڑوں کی ترقی ہوگئی، کیونکہ اس مسیح موعود نے تو دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو بجز چند لاکھ کے سب کو کافر قرار دے کر گروہ باطلہ میں شامل کر دیا، اور اسلام کو دنیا سے گویا خالی کر دیا، گروہ باطلہ میں سے سب تو کیا ہلاک ہوتے ایک آدھا گروہ بھی ہلاک نہیں ہوا؟ قوموں کا اختلاف روز بروز زیادہ ہو رہا ہے، خود مرزائی گروہ میں اختلاف ایسا ہوا کہ بہت تھوڑے زمانے میں ایک کے چار ہوگئے فرقہ بابی[1] اور گروہ بھائی[2] اور وہ جماعت[3] جو سارے جہان کے مذاہب کی کھچڑی بنا کر ایک نیا مذہب بنا رہی ہے مرزا صاحب کے وجود کے وقت موجود تھے اور اب ان کی ترقی ہو رہی ہے پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ جن کی چشم ظاہر اور دیدۂ دل کچھ بھی روشن ہیں وہ بے اختیار اس کا اقرار نہ کریں کہ بلاشک اور بلاشبہ مرزا صاحب اپنے کامل معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے اور مسیح موعود کی جو علامتیں متفق علیہ مرزا صاحب نے بیان کی تھیں وہ ان میں نہیں پائی گئیں اس لئے وہ اپنے پختہ اقرار اور مقرر کردہ معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے، مگر افسوس ہے کہ جماعت مرزائی اس نہایت روشن

سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں، یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا“ (چشمہ معرفت صہ ۸۲)

اہلحدیث - اس اقتباس سے جہاں مسیح موعود کا پروگرام معلوم ہوتا ہے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسیح موعود خود بدولت اعلیٰحضرت (مرزا صاحب) ہی ہیں پس اب ہم اس پروگرام کو دیکھتے ہیں. کیا مرزا صاحب اپنے کام میں کامیاب گئے؟ پروگرام کا

[1] [2] [3] تینوں گروہ اس وقت دنیا میں موجود ہیں ۱۲

دلیل پر نظر نہین کرتی اور میان محمود وغیرہ ایسے علانیہ کذب کے ماننے کے لئے ساری مسلمانون کو دعوت دیرہے ہین، اب اسی مضمون کی تائید اور تشریح مین اور اقوال ملاحظہ کیجئے،

چوتھا اقرار- جس مین مضمون مذکورہ کی کچھہ تشریح کرکے مخالفونکا منہ بند کرنا چاہتے ہین، اور اپنا اثر پھیلانے کے لئے حقانی گروہ کو خاموش کرتے ہین اور ضمیمہ انجام آتھم مین لکھتے ہین، اگر سات سال مین میری طرف سے خدا تعالے کی تائید سے اسلام کی خدمت مین نمایان اثر ظاہر نہ ہون اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے **ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے** یہ موت جھوٹے **دینون پر میرے** ذریعہ سے ظہور مین نہ آوے یعنی خدا تعالی میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام مین داخل ہونا شروع ہوجاوے، اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہوجائے، اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو مین خدا تعالی کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین اپنے تئین کاذب خیال کرلونگا"۔ (صفحہ ۳۲ سے ۳۵ تک)[1]

مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجانا ضروری ہے

ناظرین! مرزا صاحب نے پہلے قول مین لکھا ہے کہ مسیح کے وقت مین تمام ادیان باطلہ ہلاک ہوجائین گے، حاشیہ کے پہلے قول کا حاصل یہ ہے،

خلاصہ یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ مین دنیا کے تمام اطراف مین اسلام پھیل کر تمام قومی افتراقات اُٹھ جائین گے اور سب مختلف قومین ایک قوم (مسلمان) بن جائے گی، اب سوال بالکل آسان ہے کیا ایسا ہوگیا؟ کیا یورپ سارا مسلمان ہوگیا؟ کیا ہندوستان کی مختلف قومین مسلمان ہوگئین؟ آہ! کیا چھوٹی سی بستی قادیان ہی مین ایسا ہوا، کہ تمام قومین (ہندو - سکھ - آریہ - وغیرہ ایک مسلمان قوم بن گئے؟) آہ! کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جو آنکھ مین ملتا ہے (یعنی نہایت چھوٹی بستی کے مختلف مذہب کے لوگ بھی متفق ہوکر مسلمان نہین ہوئے) ہان عکس القضیہ تو ضرور ہوا کہ مسیح موعود

کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دین اسلام کا کامل غلبہ ہوگا (کامل غلبہ پر خوب نظر رہے) اور دوسرے قول میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں دنیا کی تمام قومیں ایک ہی مذہب پر ہو جائیں گی، یعنی سب مسلمان ہو جائیں گے پھر یہ لکھتے ہیں، کہ جھوٹے دینوں پر یہ موت میرے ذریعہ سے آئیگی، غرضکہ یہاں تک چار قول مرزا صاحب کے بیان ہوئے، جن کا حاصل یہ ہے کہ مسیح موعود کیوقت میں اُن کے ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور دین اسلام کو ایسا غلبہ ہوگا کہ دنیا کی تمام قومیں ایک ہو جائیں گی یعنی سب مسلمان ہوکر ایک قوم کہلائے گی، اس پر خوب نظر رہے، کہ اِن اقوال میں صرف ایک دین عیسائی یا موسوی کے نیست ونابود کرنے کا دعوی نہیں کرتے بلکہ تمام باطل دینوں کے نیست ونابود کرنے کا دعوے ہے، اور اُس کی ابتدائی حالت یہ بیان کرتے ہیں کہ ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے گا یعنی اسلام سے کوئی خارج نہ ہوگا، بلکہ ہر طرف سے اُس میں داخل ہوں گے یہ مقولہ غالباً ۱۸۹۰ء کا ہے، اس کے بعد دس برس سے زیادہ مرزا صاحب زندہ رہے ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں اُن کا انتقال ہے، اب انھیں مسیح موعود ماننے والے فرمائیں کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا مگر جو کام اُنکا بیان کیا تھا یا اُس کی ابتدائی حالت لکھی تھی کہ ہر طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع

(مرزا) کے آنے سے سابقہ مسلمان یعنی کل دنیا کے مسلمان کافر ہوگئے، کیونکہ مسیح موعود، (مرزا) کا فتوے ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ کافر ہے، (حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹)

یہاں تک مسیح موعود کے بیان میں مرزا صاحب کے تین قول ہوئے ایک اصل رسالہ میں اور دو حاشیہ میں پہلے قول میں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت میں ساری دنیا میں اسلام پھیل جائیگا دوسرے قول کا حاصل یہ ہے کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دین اسلام کا کامل غلبہ ہوگا۔ اس کا

ہو جائے گا اُس کا وجود پایا گیا؟ ذرا منہ سامنے کر کے جواب دیجئے، اِس بیان کے
بعد خاص دین عیسوی کی نسبت کہتے ہیں کہ عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے
اور دنیا اور رنگ پکڑ جائے تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے کو کاذب خیال
کروں گا۔ پہلے تمام ادیان باطلہ کے فنا ہونیکو لکھا تھا اُس میں عیسائی مذہب
کا فنا ہونا بھی آگیا تھا، مگر اُس کے بعد خاص طور پر اُس کا ذکر کرنا اِس غرض سے
معلوم ہوتا ہے کہ اِس وقت اکثر دنیا پر اُس کا غلبہ ہے اِس لئے یہ دیکھا ہے
کہ مسیح موعود کی وہ شان ہے کہ دنیا کے تمام بادشاہ اُن کے آگے سر نگوں
ہو جائیں گے، یعنی اسلام لا کر مسیح موعود کے مطیع ہوں گے، آخر جملہ بھی اسی
مطلب کا مؤید ہے، دنیا کا اور رنگ پکڑ جانا یہی ہوگا کہ اُس سے پہلے دنیا کفر
سے بھری تھی اُس وقت مرزا صاحب کی وجہ سے اسلام سے بھر جائیگی اِس
علانیہ اور روشن دعوے کے بعد قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر مسیح موعود کے مذکورہ
علامات کا ظہور میرے ذریعہ سے نہ ہو تو میں اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ لوں گا، اِس
قسم کے بعد مرزا صاحب گیارہ برس سے زیادہ زندہ رہے اور اُنھوں نے اپنی
آنکھوں سے خوب دیکھا کہ جو علامتیں مسیح موعود کی اُنہوں نے خود بیان کی تھیں وہ
اُن میں نہیں پائی گئیں اِس لئے اُنھیں اپنے دعوے سے دستبردار ہو جانا تھا

ثبوت مرزا صاحب آیت قرآنی سے بتاتے ہیں، تیسرے قول میں لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے وقت تمام
قومیں ایک ہی مذہب پر ہو جائیں گی، پھر اسی قول میں لکھتے ہیں کہ وحدت اقوامی کی خدمت
اسی نائب النبوۃ یعنی مسیح موعود کے عہد سے کی گئی ہے، اِس کے بعد آیت سے ثابت کرتے ہیں کہ
اللہ تعالے مسیح موعود کے ذریعہ سے اسلام کو ہر قسم کے دین پر غالب کر دیگا اور ایک عالمگیر
غلبہ اُس کو عطا کرے گا،

اِس کے بعد آیت مذکورہ کی تفسیر میں اِس بات کو متفق علیہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا کام

مگر افسوس کہ ایسا نہین کیا بلکہ اپنے جھوٹے دعوے پر قائم رہا اس لئے بالضرور
بموجب اپنے اقرار کے جھوٹے اور مفتری ہوئے، اور اب اُس مرزائی قسم کو
اکیس برس ہو گئے اور تمام مرزائی دیکھ رہے ہین کہ مسیح موعود کی جو علامتین
مرزا نے بیان کی تھین اُن کا ظہور کسی طرح نہ ہوا، مگر پھر بھی کذب پرستی کر رہے ہین
مہربانو! کچھ تو خیال کرو کہ جن باتون کے ظہور کا مرزا صاحب نے
اپنے ذریعہ سے بیان کیا تھا اُن کا ظہور کسی طرح ہوا؟ کوئی دین باطل فنا
ہوا؟ سب دیکھنے والے یہی کہین گے کہ ہرگز نہین ہوا، سب دیکھ رہے ہین کہ
یہود اپنے دین پر بدستور ہین، مذہب نصاریٰ کو ترقی ہے، آریہ
اور ہنود کا وہی زور ہے، بالفعل آرہ کا واقعہ اور ہنود کی جابجا شورشین
مرزا صاحب کو کیسا جھوٹا ثابت کر رہی ہے، وحدت قومی کا ظہور کہان ہوا
مرزا صاحب کی وجہ سے ادیان باطلہ کے لوگ کس وقت اور کس مقام پر
داخل اسلام ہوئے، یہ تو کچھ نہین ہوا، اس لئے مرزا صاحب کو اپنی قسم کو
سچا کرنا اور اپنے آپ کو جھوٹا سمجھنا ضرور تھا، اور اُن کے پیرؤن کو اُنسے
علیحدہ ہونا لازم تھا، مگر اُن کی شوخ چشمی اور کذب پر دلیری اس درجہ کو
پہنچ گئی تھی کہ باوجود اس اقراری ڈگری کے اپنی زبان سے اپنے جھوٹے
ہونے کا اقرار نہین کیا اور اس مدت کے بعد چار برس سے زیادہ زندہ
رہے، اب اُس میعاد کو بھی چودہ برس گذر گئے اور ادیان باطلہ ہلاک تو

یہ ہے کہ اُسکے ذریعہ سے ساری دنیا مین اسلام پھیل جائے اور ایک عالمگیر غلبہ اُسے حاصل ہو اور
دنیا مین ساری قومین مٹ کر ایک قوم مسلمان کی رہے، اور یہ کہتے ہین کہ یہ غلبہ جسمانی اور
سیاست ملکی کے طور پر ہوگا، اب مرزا کے مسیح موعود ماننے والے بتائین کہ اُن کے ذریعہ سے
اسلام کہان پھیلا؟ ۱۲

کیا ہوتے اُنھیں ترقی ہو رہی ہے مگر اُن کے مریدین اُن کی قسم کو پورا نہیں کرتے اور اب بھی اُنھیں جھوٹا نہیں سمجھتے، مگر اس میں شبہہ نہیں کہ اُن کی قسم اُنھیں جھوٹا بتا رہی ہے اور زمانے کی حالت اُنھیں جھوٹا کہہ رہی ہے خواجہ کمال کی جھوٹی اشاعت اسلام اور مفتی محمد صادق کا سبز عمامہ لندن میں بیٹھکر کچھ کام نہیں آسکتا، اور مرزا صاحب کو سچا نہیں کرسکتا، دعوے کا زمانہ گذر گیا اور مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے ہو گئے، لندن میں بیٹھکر مسلمانوں کو فریب دینے سے مرزا صاحب سچے نہیں ہو سکتے، اور اُنھیں مسیح اور مہدی ماننے والے اور اُنہیں رسول اور نبی اعتقاد کرنے والے دونوں گروہ جھوٹے اور جھوٹے کے پیرو ہیں، اگر صداقت کا دعوے ہے تو دکھائیں کہ مرزا صاحب کے وجود سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا مسلمانوں کو بجز مضرت جانی و مالی اور نقصان دینی اور دنیاوی کے کوئی فائدہ ہوا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، دنیا میں جس قدر کفار تھے وہ بدستور قائم رہے چالیس کروڑ جو مسلمان کا شمار تھا مرزا صاحب نے اُن سب کو کافر کر کے کفار کا شمار بہت زیادہ کر دیا، قادیانی گروہ تو نہایت صاف طریقہ سے سب کو کافر کہتا ہے، لاہوری جماعت خواجہ کمال وغیرہ بھی کافر سمجھتے ہیں، مگر ظاہر میں انکار کرتے ہیں، ہندوستان کی تعلیم یافتہ حضرات کو خوب بیوقوف بنایا ہے، خواجہ کمال نے تو اپنے رسالہ صحیفہ آصفیہ میں صاف صاف مرزا صاحب کو نبی اور خدا کا رسول اپنے خیال میں قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا ہے اور اُن کے منکر کو جہنمی ٹھہرایا ہے (صفہ ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۳۰ و ۳۱ دیکھا جائے) مگر اندنوں لاہوری امیر المومنین کا خط ایک احمدی نے دکھایا اُسمیں مرزا صاحب کا فتویٰ لکھتے ہیں اُسکا حاصل یہ ہے کہ ہمنے مسلمانوں کو کافر نہیں بنایا

جس عبارت پر خط ہے اُسے مکرر دیکھیے،

مرزا صاحب کے وجود سے بجز نقصان کے کوئی نفع نہیں

مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں سارے مرزائی ایک زبان ہیں بعض علانیہ بعض فریب سے،

مگر مسلمانون نے ہمین کافر کہا اِس لئے وہ خود کافر ہو گئے، حاصل یہ کہ چالیس
کروڑ مسلمان کافر ہو گئے، اب اُن کا کافر ہونا کسی وجہ سے ہو، مگر اِس مین
شبہہ نہین کہ مرزا صاحب کی وجہ سے کافر ہوئے، اور اُنھین کیوجہ سے
دنیا اسلام سے گویا خالی ہو گئی، نہ وہ ایسے جھوٹے دعوے کرکے مسلمانون
کو فریب دیتے نہ علماے اسلام اُن کے کفر کا اظہار کرتے،

اب وہ بتائین کہ آپ کے مسیح موعود نے تو اپنا کام یہ بتاتا ہے کہ ہماری وجہ سے
ساری دنیا مین اسلام کا غلبہ ہوگا، اور ایسا غلبہ بتایا ہے کہ ساری دنیا کی
قومین ایک قوم یعنی مسلمان ہو جائین گی اور اِس دعوے کو قرآن مجید
کی آیت سے ثابت کیا ہے، حاشیہ کا پہلا اور دوسرا قول دیکھا جائے، پھر یہ
کیسا اندھیر ہے کہ مرزا صاحب مسلمانون کو کافر بنا کر اسلام کو مٹا رہے ہین
اور کفر کا غلبہ دیکھا کر اپنے کو خود جھوٹا بتا رہے ہین، مگر افسوس ماننے والون
پر ہے کہ یہ دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور آفتاب روشن کو چھپانا چاہتے ہین
اور دن کو رات کہتے ہین، یہ ضمنی بات تھی اصل مدعا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے

مسیح موعود کا کام یہ بیان کیا ہے کہ اُس کے ذریعہ سے اسلام کا غلبہ ہوگا،
دنیا کی ساری قومین مسلمان ہو جائینگی، جتنے ادیان باطلہ ہین وہ فنا
ہو جائین گے اِس کے ثبوت مین چار قول نقل کئے گئے ایک پیغام صلح سے
دوسرا براہین احمدیہ سے تیسرا چشمہ معرفت سے، چوتھا انجام آتھم سے
ان اقوال کو پیش نظر رکھ کر پانچوان قول ملاحظہ کیجئے،

پانچوان اقرار - میرا کام جس کے لئے مین کھڑا ہوا ہون یہی ہے کہ
مین عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دون، اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دون
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کردون

پس اگر مجھسے کروڑ نشان بھی ظاہر ہون اور یہ علت غائی ظہور مین نہ آوے تو مین جھوٹا ہون، پس دنیا مجھسے کیون دشمنی کرتی ہے اور وہ انجام کو، نہین دیکھتی، اگر مین نے اسلام کی حمایت مین وہ کام کر دیکھایا جو مسیح موعود ومہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر مین سچا ہون، اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب گواہ رہین کہ مین جھوٹا ہون؛؛ مرزا صاحب کا یہ پانچوان قول ہے جس مین وہ مسیح موعود کا کام اور اُن کی علامت بیان کرتے ہین، مگر پہلے چارون اقوال مین تمام دینون کا ہلاک ہونا اور اسلام کا غلبہ ساری دنیا مین ہو جانا مسیح موعود کا کام بتایا تھا، اس قول مین خاص دین عیسوی کے ہلاک ہونے کی نسبت لکھتے ہین اور دعوے کرتے ہین کہ مین عیسی پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہون، اور اس لئے کہ بجای تثلیث کے توحید کو پھیلاؤن پہلے اقوال کو پیش نظر رکھ کر جب اس قول کو دیکھا جائے تو نہایت صاف طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب فرماتے ہین کہ میری کوشش اور میرے ذریعہ سے تثلیث کے ماننے والے موحد یعنی مسلمان ہو جائین گے، چونکہ تثلیث پرست تمام دنیا پر غالب ہو گئے ہین ساری دنیا مین عیسائیون کو غلبہ ہے، اُن کی سلطنت اور بادشاہت ہے اس لئے اس قول مین خاص دین عیسوی کے مٹانے کا دعوے کرتے ہین کیونکہ اسکے بغیر مٹائے ہوئے اسلام کو غلبہ نہین ہو سکتا، جس کا ذکر پہلے اقوال مین بار بار کیا ہے، اب اسلام کے غلبہ کی یہی صورت ہے کہ تثلیث پرست مسلمان ہو جائین، اور تثلیث کی جگہ توحید پھیل جائے، اسی کو مرزا صاحب حمایت اسلام اور مسیح موعود کا کام بتاتے ہین، اور اسی کام کے پورا ہو جانے کو اپنی صداقت کا معیار قرار دیتے ہین، اور یہ بھی کہتے ہین کہ اگر یہ کام مین نے

اپنی زندگی میں نہ کیا اور مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں"
اس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو اپنے قول کی صداقت پر کمال درجہ کا وثوق ہے، یہ بھی مد نظر ہے کہ اس قول کے پورا کرنے کے لئے کوئی شرط بھی مرزا صاحب نے نہیں بیان کی، اس کلام سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جس وقت یہ دعوی کر رہے ہیں اُس وقت تک یہ کام اُنہوں نے نہیں کیا تھا، کیونکہ پہلے وہ یہ کہتے ہیں کہ میں تثلیث پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں" اس کو خاص وعام سب سمجھتے ہیں کہ کام کے لئے کھڑا ہونیکے یہی معنی ہیں کہ ابتک کام کیا نہیں ہے بلکہ کرنے کے لئے مستعد اور آمادہ ہوئے ہیں اور آخر میں شرط کے ساتھ کہتے ہیں، اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دیکھایا جو مسیح موعود کو کرنا چاہیئے تھا تو میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ کیا اور مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں" اس جملہ سے اظہر من الشمس ہے کہ جسوقت مرزا صاحب یہ قول لکھ رہے تھے اُس وقت تک اُنہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا آئندہ اُس کے کرنے کا وعدہ کرتے ہیں، اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ وعدہ مرزا صاحب نے کب کیا ہے، اس کا تصفیہ حوالے سے بخوبی ہوتا ہے یعنی یہ قول ۱۹-جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کے اخبار البدر میں چھپا ہے جس میں مرزا صاحب کے اقوال برابر چھپتے تھے، اس قول کی تائید مرزا صاحب نے اپنے الہامی اعلان سے کی ہے جس کو انہوں نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۷ء کے آخر میں مشتہر کیا ہے اُس کی عبارت یہ ہے

میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے

سلہ یہ عبارت اُس اعلان کے صفحہ ۱۶ و ۱۷ کے حاشیہ میں ہے، اس عبارت نے کامل طور سے فیصلہ کر دیا کہ مسیح موعود کا جو کام ہے یعنی اُن کے ذریعہ سے تمام دنیا میں اسلام کا

حصہ میں مقرر ہے پوری ہو اس دنیا سے اٹھایا نہ جاؤں گا، کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اُس کا ارادہ رک نہیں سکتا؛

مرزا صاحب کو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا اس لیئے اُن کے حصہ میں حمایتِ اسلام کی خدمت مقرر تھی، اور حمایت اس طریقہ سے کہ تثلیث پرستوں کو مسلمان بنائیں، مگر یہ خدمت ۱۹۰۸ء تک پوری نہیں ہوئی تھی، اور یہ بھی اس قول سے نہایت ظاہر ہو رہا ہے کہ اُس خدمت کا پورا ہونا اپنی زندگی میں بتا رہے ہیں، اور الہام الٰہی سے کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا کام اپنی زندگی میں پورا کر دوں گا، جبتک میرا کام پورا نہ ہو گا میں ہرگز نہ مروں گا، کیونکہ یہ وعدہ الٰہی ہے، اور وعدہ الٰہی ٹل نہیں سکتا (یہ جملہ نہایت یاد رکھنے کے قابل ہے) یہ معلوم کر کے آپ یہ بھی معلوم کیجئے کہ اس قول کے کتنے دنوں بعد مرزا صاحب دنیا سے تشریف لیگئے ہیں، اور یہ وعدہ الٰہی پورا ہوا یا نہیں، مرزا صاحب کا انتقال ایسا امر نہیں ہے جس کی تاریخ وسن مشتہر نہ ہوا ہو، ۹۔مئی ۱۹۰۸ء میں جناب والا عالم برزخ میں بھیجے گئے یعنی مذکورہ اعلان میں جو وعدہ الٰہی ہوا ہو اُس کے پورے ایک سال کے بعد مرزا صاحب دنیا سے اُٹھا لیئے گئے، اب اس ایک سال میں مرزا صاحب کا کوئی کارنامہ ایسا دیکھا سکتا ہے جس سے اسلام کو غلبہ ساری دنیا میں ہو گیا ہو، **اے مرزائی احمدیو!** کیا اس کا جواب کچھ دے سکتے ہو؟ مگر تمہارا اکانشنس، اور

پھیل جانا وہ مرزا صاحب کی زندگی میں پورا ہو جائے گا، مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ پورا نہوا اور ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود کی جو علامت انہوں نے بیان کی وہ اُن میں نہیں پائی گئی، اور اپنے قول سے جھوٹے ثابت ہوئے ۱۲

معائنہ کیساتھ دلی حالت بے اختیار کہیگی کہ اس کا کوئی جواب نہین ہو سکتا اور مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے ثابت ہوتے ہین، اس لئے خیر خواہانہ مین دریافت کرتا ہون کہ آپ اپنے مرشد کے ارشاد کے بموجب اُن کے جھوٹے ہونے پر گواہی کیون نہین دیتے، اس مین آپ کو کیا عذر ہی، جس طرح آپ نے اُن کے کہنے سے اُنھین مسیح موعود مانا تھا اسیطرح اُن کے کہنے سے اُنھین جھوٹا ماننا آپ کو ضرور ہے، آٹھ نو برس سے آپ کانون مین تیل ڈال کر مُہر بدہان کیون بیٹھے ہین، کیا مرنا نہین؟ مین یہ تو نہین کہتا کہ آپ علمائے حقانی کی کسی دلیل کو ملاحظہ کرین مین تو آپکے مرشد ہی کے قول کو پیش کر رہا ہون، اور کہتا ہون کہ اسے مانیئے اور اپنی آیندہ کی حالت کو یاد کر کے خدا سے ڈریئے، اور جھوٹے سے علیحدہ ہو جیئے، طاغوت سے علیحدہ ہونا ایمان باللہ سے مقدم ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے، وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى، یعنی جو طاغوت سے علیحدہ ہوا اور اللہ تعالی پر ایمان لایا اُس نے مضبوط رسی تھامی، اس آیت مین ایمان باللہ سے پہلے طاغوت سے علیحدہ ہونے کا ارشاد ہے، اس کے بعد مین یہ چاہتا ہون کہ اس اعتراض کے جواب مین جو آپ کو دھوکا دیا گیا ہے، اُس کا ازالہ بھی صاف طور سے کر دون، تثلیث پرستی کے ستون توڑنے کی حقیقت آپ سے یہ بیان کی جاتی ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید سے مسیح کی موت خوب ثابت کر دی ہے اس لئے صلیب پرستی کا ستون ٹوٹ گیا افسوس ایسے عقل و فہم پر کہ ایسے غلط جواب سے آپ کی تسکین ہو جاتی ہے اور ذرا بھی تامل نہین کرتے، افسوس!

اول تو یہ نہین دیکھتے کہ مسیح علیہ السلام کی موت تو مرزا صاحبنے ازالۃ الاوہام مین ثابت کی ہے، یہ رسالہ مرزا صاحب کے اوائل تصانیف مین ہے اور ۱۸۹۱ء مین مشتہر ہوا ہے، اور مرزا صاحب کا یہ قول کہ مین عیسی پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہون، ۱۹۰۶ء کے آخر کا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سن تک وہ ستون ٹوٹا نہین تھا، بلکہ توڑنے کے لئے مستعد ہوئے تھے، اور مسیحؑ کی موت ثابت کئے تو پندرہ برس گذر گئے، اب اس کے لئے مستعد ہونا چہ معنی دارد، بیان سابق پر پھر غور کیجئے، اس قول کے بعد اُن کے الہامی اعلان سے یہ بھی ثابت کر دیا گیا کہ اپنے مرنے سے ایک سال قبل تک اُنہون نے کچھ نہین کیا تھا آئندہ کرین گے اس لئے یہ جواب مرزا صاحب کے الہام سے غلط ثابت ہوا

دوسرے یہ کہ موت ثابت کرنے سے عیسائیون کی تثلیث باطل نہین ہو سکتی، کیونکہ مرزا صاحبنے اگر موت ثابت کی تو قرآن شریف سے کی، پھر اس سے عیسائیون پر کیا الزام ہوا، عیسائی قرآن کو کب مانتے ہین، جو اس کے مضمون سے اُنہین الزام ہو سکے اور اس الزام سے اُن کی صلیب کیونکر ٹوٹ گئی، کیا قلم کے گھس گھس کرنے سے صلیب ٹوٹ سکتی ہے، ذرا شرم کرنا چاہئے صلیب ٹوٹنے کا مطلب تو اس سے پہلے خود مرزا صاحبنے اپنے متعدد اقوال مین بیان کر دیا ہے اُنھین مکرر دیکھو،

تیسرے یہ کہ موت کے ثبوت سے اُن کی تثلیث باطل نہین ہو سکتی، آپ اُنکی تثلیث کو نہین سمجھتے، عیسائی جس طرح خدا تعالیٰ کی ذات کو ازلی اور ابدی اعتقاد کرتے ہین اسی طرح تثلیث کو بھی سمجھتے ہین

حضرت مسیح کا جسمانی وجود تو اُنیس سو برس سے ہوا، اور تثلیث کا وجود اُنکے خیال میں ہمیشہ سے ہے، یہ نہیں ہے کہ جس وقت سے اُن کے جسم کا وجود ہوا اُس وقت سے تثلیث قائم ہوئی، اب اگر اُنھیں جسمانی موت آجائے تو اُنکی تثلیث اُسی طرح قائم رہیگی جس طرح سنہ ۱۹۱۸ء سے پہلے قائم تھی، کیونکہ اگر موت آئی تو جسم کو آئی، روح کو نہیں آئی، عیسائی حضرت مسیح کی روح کو خدا یا خدا کا جزء کہتے ہیں جسم کو نہیں کہتے، وہ روح جس طرح حضرت مسیح کے پیدا ہونے اور دنیا میں ظاہر ہونے سے پہلے موجود تھی، اور اُن کے نزدیک خدا کا جزء تھی، ویسے ہی اُن کے جسم کے فنا ہونے کے بعد بھی اُن کے خیال میں باقی رہے گی اور تثلیث جیسے اُن کے پیدا ہونے سے پہلے اُن کی روح کی وجہ سے تھی اُن کے مرنے کے بعد بھی اُن کے خیال میں قائم رہیگی، اُن کی پیدائش سے پہلے اور مرنے کے بعد میں کوئی فرق نہیں ہے، پھر اُن کی موت ثابت کرنے سے صلیب پرستی کا ستون کیسے ٹوٹ جائے گا، یہ نہایت ظاہر بات ہے، مگر مرزائیوں کی عقل پر ایسا پردہ پڑا ہے کہ انھیں نہایت روشن بات بھی نہیں سوجھتی،

ای عزیزو، اس پر یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محض ہدایت، اور گمراہی سے بچانے کے لئے ایک کاذب کے کذب کو اُسی کے علانیہ اقرار سے ظاہر کر دیا، اب اس پر بھی توجہ نہ کرنا بہت زیادہ موجب عتاب الٰہی ہو سکتا ہے اس پر غور کرو، اس قول میں مرزا صاحب نے دو دعوے کئے ہیں ایک یہ کہ بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں گا دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و شان دنیا پر ظاہر کروں گا، پہلے دعوے کا جھوٹا ہونا تو بخوبی ظاہر ہو گیا کہ انہوں نے توحید کہیں نہیں پھیلائی بلکہ چالیس کروڑ موحدوں کو کافر

بنا دیا، اب دوسرے دعوے کی حالت معلوم کیجئے جس سے کامل یقین ہو جائیگا
کہ مرزا صاحب نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مذمت و منقصت کی ہے
مگر اُس کے ساتھ : جھوٹے دعوے کرکے مسلمانوں کو فریب بھی دیا ہے،

مرزائی اقوال میں حضرت سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والثنا کی مذمت،

مرزا صاحب شاعر بھی تھے اس لئے ابتدا میں حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی ہے جس طرح شاعر کیا کرتے ہیں، اور خیالی
معشوق کی دلربائی بیان کرتے ہیں، اگرچہ ان کے دل کیسے ہی سخت ہوں،
اور عشق و محبت کی بو بھی اُن کے دل میں نہ ہو، اس کی صداقت مرزا صاحب
کی باتوں سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی منقصت
اور اپنی تعلی مختلف طور سے کی ہے، یہاں چند اقوال نقل کئے جاتے ہیں،

پہلا قول :- مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ جس نے مجھے نہ مانا۔
وہ کافر ادر جہنمی ہے، اس کی تشریح مرزا محمود نے اپنے رسالہ حقیقۃ النبوۃ
میں کی ہے وہاں دیکھئے، اس دعوے سے کمال منقصت حضور انور صلی اللہ
علیہ وسلم کی اس طرح ثابت ہوئی کہ امت محمدیہ کے کروڑوں افراد
جو آپ کو مان کر آپ کے طفیل سے جنت کے مستحق ہو چکے تھے تیرہ سو برس کے
بعد اُن کا غلام یہ کہتا ہے کہ میری وجہ سے وہ سب جہنمی ہو گئے، جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماننا اُن کے کام نہ آیا، یہ کیسی عظیم الشان
منقصت ہے کہ سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والثنا جن کی خاص صفت اللہ تعالیٰ
رحمۃ للعالمین قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے اُن کی اُمت اُن کے

جاں نثار جہنم میں ڈالے جائیں، اور ارشاد خداوندی اور عظمت نبوی پامال کردی جائے، یہی اظہار عظمت وشان حضرت محبوب رب العالمین ہے (استغفر اللہ)

دوسرا قول:۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ۔ میں خدا کی قسم کھا کر دعوے کرتے ہیں کہ اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہونچتے ہیں، اور اخبار البدر مطبوعہ جولائی ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں کہ جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے زیادہ ہیں، اور کوئی مہینہ نشانوں سے خالی نہیں گزرتا۔ اسمیں درپردہ یہ کہتے ہیں کہ میری عظمت وشان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حصہ سے بھی زیادہ ہے، کیونکہ تحفہ گلرویہ صہ میں لکھتے ہیں، کہ تین ہزار معجزے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے ان دونوں قولوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنی معجزات کو سو حصے زیادہ بیان کرتے ہیں، اب سمجھنے والے سمجھ لیں کہ یہ کیسی تحقیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرزا صاحب نے کی ہے کہ ایک غلام جس کے جھوٹ وفریب کا انبار دکھا دیا گیا ہے، وہ اپنی عظمت کو سو حصے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے بیان کرتا ہے اس سے زیادہ کسر شان اور کیا ہوگی،

تیسرا قول حقیقۃ الوحی صہ ۹۹ میں دعوے کرتے ہیں کہ مجھے الہام خداوندی ہوا، لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان وزمین اور جو کچھ اُس میں ہے کچھ پیدا نہ کرتا، جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیائے کرام اور اولیائے عظام

آئے اور انھیں مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا صاحب کے طفیل سے ہوا، تمام انبیاء اور اولیاء مرزا صاحب کے طفیلی اور زلہ رباہیں اس میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں، (نعوذ باللہ)

بھائیو! حضرت سرور انبیا کی عظمت وشان کو ملاحظہ کرو اور مرزا کی اس ہتک اور بے وقعتی کو دیکھو کہ ایک ادنے غلام ہوکر سرورِ دوجہاں علیہ صلوات الرحمٰن کو اپنا طفیلی کہتا ہے، اور پھر دعوے کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان ظاہر کروں گا، یہ کیسا علانیہ جھوٹ اور ناواقفوں کو فریب دینا ہے، اس قسم کے آٹھ اقوال رسالہ دعوے نبوت مرزا میں لکھے گئے ہیں، ناظرین اس میں ملاحظہ کریں،

بیان مذکور سے مرزا صاحب کی مسیحیت کا تو کامل طور سے خاتمہ ہوگیا، اور پورے طور سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے، اب ان کی مہدویت کا خاکہ اڑنا بھی ملاحظہ کرلیجئے، اس دعوے کے ثبوت میں جو انھوں نے آسمانی نشان کا بہت غل مچایا تھا اُسے تو دوسری شہادت آسمانی نے خاک میں ملادیا، اور ثابت کردیا کہ وہ اپنے بیان سے بالیقین جھوٹے اور سخت فریبی ہیں، یہاں میں ان کا ایک علانیہ فریب اور ایک وہ قول نقل کرتا ہوں جس میں انھوں نے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیا ہے مرزا صاحب کے اس آسمانی نشان کی بنیاد ایک موضوع اور جھوٹی روایت ہے جس کا جھوٹا ہونا پورے طور سے ثابت کردیا گیا ہے (دوسری شہادت آسمانی صفحہ ۵۵ و ۵۶ ملاحظہ ہو)

اب اس جھوٹی روایت کی صحت میں ضمیمہ انجام آتھم اور حقیقۃ الوحی میں بڑا زور لگایا ہے، مگر صرف علانیہ مغالطہ اور صریح فریب کے

اس کی صحت ہرگز ثابت نہیں کر سکے، اہل علم اور فہمیدہ حضرات ملاحظہ کریں
کہ اس معمولی گہن ہو جانے کے بعد مختلف طور سے یہ لکھا ہے کہ حدیث کی
صحت کو معائنہ نے ثابت کر دیا، کہیں کہتے ہیں کہ حدیث نے اپنی صحت
کو آپ ظاہر کر دیا، کہیں لکھتے ہیں کہ حدیث کی صحت کو چشم دید نے ثابت
کر دیا، اب اس میں زبردستی اور ابلہ فریبی کو دیکھا جائے کہ

تیرہ سو برس کے بعد معائنہ اور چشم دید سے حدیث کی صحت کیونکر ثابت ہو سکتی
ہے؟ اہل دانش غور فرمائیں کہ معائنہ اگر ہوا تو معمولی گہنوں کے
اجتماع کا ہوا، یہ فرمائیے کہ یہ کس نے معائنہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ان گہنوں کو امام مہدی کا نشان فرمایا ہے اس کا معائنہ تو وہی کر سکتا
ہو جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معائنہ کیا ہو اور عالم بیداری
میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا ہو، اور اس روایت کو بیان فرماتے سنا ہو
بغیر اس کے روایت کی صحت کا معائنہ بتانا صریح فریب نہیں تو کیا ہے، البتہ
اب ہم باواز بلند کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کے دجل و فریب کو اُن کی رسائل
کے معائنہ نے دیکھا دیا اور چشم دید نے ثابت کر دیا کہ وہ علانیہ فریب دے
رہے ہیں، جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے، اور مرزا صاحب کے فریب کا معائنہ ہے
یہ تو اُن کا فریب تھا، اب اُن کے دوسرے فریب کے ساتھ اُنکی اقراری
ڈگری بھی ملاحظہ کیجئے جس سے ظاہر ہو جائے کہ جس طرح وہ اپنے پختہ اقرار سے
مسیح موعود نہیں ہو سکتے بلکہ اپنے اقرار سے جھوٹے ہیں اسی طرح وہ مہدی بھی
نہیں ہو سکتے بلکہ اپنے اقرار سے اس دعوے میں بھی جھوٹے ہیں وہ اقرار ملاحظہ ہو

چھٹا اقرار۔ ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں، اگر یہ ظالم مولوی اس
قسم کا خسوف و کسوف کسی اور مدعی کے وقت میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں

اس سے بیشک میں جھوٹا ہو جاؤنگا" اس قول میں مرزا صاحب اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرتے ہیں، مگر اس شرط کے ساتھ کہ ۱۳۱۲ھ سے پہلے اس قسم کا خسوف و کسوف ہوا ہو، یعنی رمضان کے ۱۳- اور ۲۸- کو اور ان گہنوں کے وقت کوئی مدعی مہدویت و نبوت بھی ہوا ہو اب تمام مرزائیوں کی جماعت سے دریافت کیا جاتا ہے کہ آپکے مرشد نے ایک جھوٹی روایت کے سچا بنانے میں فریب دیا، پھر اُس کے مطلب کے بیان کرنے میں عوام کو فریب دیا، اِن فریبوں کی بنیاد روایت کے الفاظ سے ہو سکتی ہے، مگر مدعی کی شرط یعنی گہنوں کے وقت کوئی مدعی بھی ہو اُس وقت یہ گہن مہدی کی علامت ہو سکتے ہیں، اور اگر کوئی مدعی اُس وقت نہو تو یہ معمولی گہن ہیں، مہدی کی علامت نہیں ہیں، یہ کسی لفظ سے ثابت نہیں ہوتا اگر کوئی مدعی ہے تو بتائے جن حدیثوں سے مہدی کا آنا ثابت کیا جاتا ہے اُن میں تو ایسی علامتیں اُن کی بیان ہوئی ہیں کہ اُنھیں دعوی کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی، بلکہ وہ اپنے کو چھپانا چاہیں گے مگر اُن کے چہرے کے قدرتی انوار مسلمانوں کے دلوں کو ایسا ہی کھینچیں گے جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے، پھر انہیں دعوے کی کیا ضرورت ہوگی، رسالہ البرہان دیکھو، یہی وجہ ہے کہ اس روایت میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے صراحۃً یا اشارۃً یہ قید ثابت ہوتی ہو، اس لئے یہ قطعی بات ہے کہ اس روایت میں مرزا صاحب کا یہ یقینی تیسرا افترا ہے، اس کے بعد راقم اُن کی اقراری ڈگری کی شرط پورا کرنے کے لئے حوالہ پیش کرتا ہے ملاحظہ ہو،

دوسری صدی کے شروع یعنی ۱۰۰ھ میں طریف مدعی مغرب میں ہوا اور ۱۲۷ھ میں اُس کا بیٹا صالح مدعی ہوا، اور اُن دونوں کی

وقت میں اسی طرح کے گہن ہوئے، بلکہ صالح کے وقت میں دو مرتبہ ہوئے
جس طرح مرزا صاحب کے وقت میں دو مرتبہ ہوئے اور چوتھی صدی ہجری
میں ابو منصور عیسٰی مدعی ہوا، اُس کے عہد میں اسی طرح کے گہن ہوئے
دوسری شہادت آسمانی میں اس کی تفصیل اور تحقیق ملاحظہ کریں مظلوم
مرزا کے پیرو مرزا صاحب کے اس قول پر ایمان لائیں، اور اسمیں شک
نہ کریں، یعنی یقیناً سمجھیں کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے، کیونکہ اُنسے پہلے
کئی مدعی ایسے گذرے ہیں جن کے وقت میں گہنوں کا اجتماع اُسی طرح ہوا
جس طرح مرزا صاحب کے وقت میں ہوا، البتہ اس کے سمجھنے کے لئے کچھ
علم ہیئت کے جاننے کی بھی ضرورت ہے، کہیں غصہ میں آکر حواس باختہ
نہ ہو جائیے گا، دوسری شہادت آسمانی کے ساتھ رسالہ عبرت خیز بھی
دیکھ لیجئے گا، اُس میں بھی اُن مدعیوں کا ذکر ہے، اور تاریخ پر زیادہ نظر
وسیع کرنے سے اور نظیریں بھی ملیں گی،

یہانتک چھ قول مرزا صاحب کے نقل کئے گئے، اِن قولوں نے دو طرح
سے مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کیا، ایک یہ کہ مسیح موعود کا جو کام خود
مرزا صاحب نے بیان کیا تھا وہ اُنھوں نے ہرگز نہیں کیا اور جو علامتیں
اُنہوں نے مسیح موعود کی بیان کیں وہ اُن کے وقت میں نہیں پائی
گئیں، مثلاً متفق علیہ یہ بات بتائی ہے کہ اُس وقت تمام دنیا میں
اسلام پھیل جائے گا، اور ادیان باطلہ ہلاک ہو جائیں گے نہایت
ظاہر ہے کہ اِن دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی گئی اسلئے
اُنھیں کے قول سے اُن کا دعوے غلط ہوا، اور دوسرے یہ کہ
اُنہوں نے خود کہا کہ اگر صلیب پرستی کے ستون کو نہ توڑ دوں اور

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ظاہر نہ کردں تو جھوٹا ہوں، اور ثابت کردیا گیا کہ ان دونوں کاموں میں سے انہوں نے کچھ نہیں کیا، بلکہ حضرت سرور انبیاء علیہ السّلام کی نہایت تحقیر کی، اور مخالفین اسلام سے تحقیر کرائی، اس لئے وہ اپنے کامل اقرار سے جھوٹے ہوئے اس کا کوئی جواب نہیں دلیسکتا، اور ہرگز نہیں دلیسکتا،

اب اُن کے وہ اقوال نقل کئے جاتے ہیں جن سے اقراری جھوٹے ہونے کے علاوہ قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور آیات صریحہ اُن کے جھوٹے ہونے کے شاہد ہیں، منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی یقیناً جھوٹی[1] ہوئی، اور اُس کے ساتھ کم سے کم دس بارہ پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں جس کا ثبوت قطعی طور سے فیصلہ آسمانی کے پہلے حصہ میں اور تیسرے حصہ میں دیا گیا ہے، یہ وہ پیشین گوئی ہے جس کے جھوٹی ہونیسے مرزا صاحب نے دنیا پر ثابت کردیا کہ اللہ تعالےٰ کا پختہ اور قطعی وعدہ جھوٹا ہوگیا اور وعدہ

[1] اس پیشینگوئی کا اشتہار مرزا صاحب نے ۱۸۸۸ء کے شروع سے دینا شروع کیا تھا اور متعدد اشتہاروں میں اسکا غل مچایا تھا اور ازالۃ الاوہام میں اسکا ذکر اُن الہامی الفاظ سے کیا ہے جن سے بالیقین ثابت ہوتا ہے کہ یہ وعدہ ایسا پختہ اور حتمی ہے کہ بغیر پورا ہوئے رک نہیں سکتا، وہ الفاظ ملاحظہ ہوں،

(۱) احمد بیگ کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئیگی

اس میں لفظ انجام کار پر نظر رہے

(۲) لوگ کوشش کرینگے کہ ایسا نہو لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا

اس جملہ میں لفظ آخرکار مد نظر رہے

(۳) خدا تعالیٰ ہر طرح سے اُس کو تمہاری طرف لائیگا

اس جملہ میں لفظ ہر طرح پر غور کیجئے

ہی جھوٹا نہیں ہوا۔ بلکہ اُس کا فریب دینا یا عاجز ہونا ظاہر ہوگیا، کیونکہ مدتوں
ایسا قطعی وعدہ کرتا رہا اور کہتا رہا کہ ضرور پورا کردوں گا، کوئی اُسے روک
نہیں سکتا، اور پھر پورا نہ کیا، یا یوں کہو کہ پورا نہ کرسکا۔ اس پیشینگوئی کے
ساتھ احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوئی، یعنی ڈھائی برس کے
اندر اُس کے مرنے کی پیشین گوئی کی تھی، مگر اُس میں وہ نہ مرا اُس کے بعد بہت
جھوٹی باتیں بنائیں، حضرت یونسؑ پر جھوٹی پیشینگوئی کا افترا کیا[لہ]، اور اپنے مریدوں
کو دام میں رکھنے اور مسلمانوں کا منہ بند کرنے کے لئے دوسری پیشین گوئی انجام آتھم
کے صفحہ ۳۱ مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں اس طرح کی،

ساتواں اقرار۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی
داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اُس کی انتظار کرو، اگر میں جھوٹا ہوں
تو یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوگی، اور میری موت آجائیگی، اور اگر میں سچا
ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اِس کو بھی ایسا ہی پورا کردے گا، جیسا کہ احمد بیگ

(۴) اور ہر ایک روک کو درمیان سے اُٹھادے گا

(اِس میں مرزا صاحب کی شرط بھی آگئی اور وعید کا ٹلنا بھی آگیا اور معلوم ہوا کہ
اگر شرط وغیرہ کی روک تھی تو وہ بھی دور ہو جائگی)

(۵) اور اِس کام کو ضرور پورا کرے گا، کوئی نہیں جو اِس کو روک سکے،

(اِس الہامی جملہ نے کامل فیصلہ کردیا کہ منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح میں
ضرور آئیگی، کوئی شئے سے روک نہیں سکتی)

یہاں پانچ جملے نقل کئے گئے ہر ایک جملہ میں ایسا لفظ ہے جس سے حتمی طور سے وعدہ الٰہی ثابت ہوتا ہے کہ انجام کار
منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی مگر یہ وعدہ پورا نہ ہوا اور بموجب نص قطعی لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ[۲]
وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ کے مرزا صاحب یقیناً جھوٹے ثابت ہوئے ہم صرف اِس کے جواب کے لئے ہزار روپیہ گا

لہ یعنی مرزا صاحب نے [illegible] ... اس نص قطعی کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں اور جھوٹی باتیں بناتے ہیں ۱۲

اور آتھم کی پیشینگوئی پوری ہوگئی، اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہوجاتا ہے (یہانتک کہ بعض پیشینگوئیوں میں دنوں کے سال بنائے گئے ہیں) جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے اُسے روک نہیں سکتا" انتہی بلفظہ،

یہ مرزا صاحب کا بعینہ قول ہے اس میں چار جملوں پر میں نے ہندسہ دیا ہے، اِن میں پہلے اور چوتھے قول میں قطعی طور سے وہ ظاہر کرتے ہیں کہ محمدی کے شوہر کا میرے سامنے مرنا خدا کے علم میں قرار پاچکا ہے اُسکے خلاف نہیں ہوسکتا، اور کوئی سبب ایسا نہیں ہوسکتا جس کی وجہ سے اُس کی موت رک جائے اور میرے سامنے وہ نہ مرے کیونکہ پہلے اُسے تقدیر مبرم کہا ہے اور تقدیر مبرم اُسی کو کہتے ہیں جس کا ہونا علم الٰہی میں قطعاً قرار پاچکا ہو، یہ معلوم کرلینا چاہئے کہ اس کے معلوم کرنے میں انبیا کو غلطی نہیں ہوسکتی، البتہ اولیاء اللہ کو ہوسکتی ہے (مکتوبات امام ربانی دیکھا جائے) یعنی یہ ہوسکتا ہے کہ ایک شے کے ہونے کو اولیاء اللہ تقدیر مبرم سمجھیں، مگر درحقیقت وہ تقدیر مبرم نہ ہو، مگر جو خدا کا رسول ہے وہ تقدیر مبرم کسی واقعہ کو اُسی وقت کہیگا جس وقت خدا تعالیٰ نے اُسے اطلاع دی ہوگی، اسلئے اس کے بیان میں غلطی نہیں ہوسکتی، اگر ایسے بیان میں رسول غلطی کرے تو اُسکی تمام باتوں سے یقین و اعتبار جاتا رہے اور اس کو اجتہادی غلطی سمجھنا سخت جہالت ہے اور علماے محققین تو یہ لکھتے ہیں، کہ انبیا سے اجتہادی غلطی بھی نہیں ہوتی (شفا ملاحظہ ہو) اور چوتھے جملہ میں تو مرزا صاحب نے نہایت صاف طور سے کہا ہے کہ اس بات کا ظہور خدا کی طرف سے ٹھہر چکا ہے اُس کا ہونا ضرور ہے اب اگر مرزا صاحب کو

سچا ماناجائے تو بالضرور خدائے پاک کو جھوٹا اور وعدہ خلاف اور فریب دہندہ کہنا ہوگا، یا ماننا ہوگا، کہ وہ عالم الغیب نہ تھا عاجز تھا، کُن فیکون کا اختیار اُسے ہرگز نہ تھا، اور مرزا صاحب کو کُن فیکون کا اختیار دینا اور محمدی کا نکاح آسمان پر کر دینا مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ایک فریب تھا، کیونکہ مختلف طریقے سے وعدہ کی پختگی بیان کی مگر وہ پورا نہ کیا، اب اہل اسلام ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا صاحب کو سچا ماننے سے خدائے پاک پر اتنے الزامات آتے ہیں اب جس کا ایمان خدائے تعالیٰ پر اتنے عیوب کو قبول کرے وہ مرزا صاحب کو مانے، مگر مشکل یہ ہے کہ مرزا صاحب اسی قول میں اپنے صدق وکذب کا معیار بیان کرتے ہیں اور اُس معیار سے وہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں، اس کا حاصل یہ ہوا کہ مرزا صاحب اور اُن کا ملہم خدا دونوں اُن کے اقوال سے جھوٹے ٹھہرے وہ معیار دوسرے جملہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ مرے بلکہ میں اُس کے سامنے مرجاؤں اور اپنے سچے ہونے کا یہ معیار بتلاتے ہیں کہ اُس کی موت کی پیشین گوئی اسی طرح پوری ہو جس طرح احمد بیگ اور اتھم کی پوری ہوئی یعنی وہ میرے سامنے مرے، مدعی نبوت کا اس طرح کہنا اُسی وقت ہوسکتا ہے کہ خدا کی طرف سے اُسے یقینی علم دیا گیا ہو، مگر اس زور وشور کے دعوے کے بعد دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کا داماد مرزا صاحب کے سامنے نہیں مرا، بلکہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے آٹھ برس ہوگئے اور وہ ابتک زندہ ہے اس لئے مرزا صاحب کی یہ پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوئی، اور وہ اپنے قطعی اور یقینی اقرار سے جھوٹے ثابت ہوئے اور جو اپنے جھوٹے ہونے کی معیار اُنھوں نے بیان کی تھی اُسی کے بموجب وہ کاذب قرار پائے، اور جو اہونی

اپنے سچے ہونے کی معیار بیان کی تھی وہ اُن مین نہین پائی گئی اس لئے دو طرح سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے، اور معلوم ہوا کہ اس زور سے اُس کی موت کی پیشین گوئی کرنا اور اُسے علم الٰہی بنانا محض لوگون کو فریب دینے کی غرض سے خدا پر افترا کیا تھا، اور خیال کر لیا تھا کہ اگر اس کا ظہور ہو گیا تو ہزار دن مسلمان میرے اوپر ایمان لے آئین گے، اور اگر مین مر گیا تو جس طرح مین نے اپنی زندگی مین بہت سی پیشین گوئیون کے جھوٹے ہونے مین باتین بنائی ہین اور میرے ماننے والے میرے ماننے سے ہٹے نہین اسی طرح میرے بعد بھی ہو گا مگر اسے خوب سمجھ لینا چاہئیے کہ نبی کی تو بڑی شان ہے خدا تعالے اپنے کسی مقبول بندے کو بھی ایسا جھوٹا ہرگز نہین کرتا، اس لئے مرزا صاحب خدا کے مقبول بندے ہرگز نہ تھے، بلکہ جھوٹے، مفتری، فریب دینے والے اس قول سے ثابت ہوئے اس کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہے، دیکھا جائے کہ اُن کے تمام مریدین جواب سے عاجز ہین، اب جو اُن مین زیادہ پاجی ہین وہ بزرگون کو نائبان رسول کو گالیان دیکر خواب و خیال کو اپنا متمسک بنا کر اپنے جہلا مین پھیلاتے ہین اور انھین جہنم کی راہ پر قائم رکھتے ہین، مگر الحمد للہ ہمارے دعوے کی بنیاد کوئی خواب و خیال نہین ہے، بلکہ تمہارے نبی کے اقوال ہین آنکھین کھول کر دیکھو،

اسی قول کی تائید اور مذکورہ پیشین گوئی کی صداقت کا اظہار مرزا صاحب دوسرے قول سے کرتے ہین اور قدرت خدا اُن کے جھوٹے ہونے کے دلائل مختلف طریقون سے خلق پر ظاہر کرتی ہے اور اُن کے جھوٹ کو آفتاب کیطرح چمکا کر یہ دکھاتی ہے کہ دنیا مین ایسے انسان بھی ہین کہ دیکھتے ہوئے آفتاب نیمروز کو نہین دیکھتے، مرزائیون کا یہی حال ہے،

آٹھواں اقرار:- جس سے مرزا صاحب کے کذب کا فیصلہ ہوتا ہے یہ ہے

بقلم جلی لکھتے ہیں، یاد رکھو کہ اس پیشینگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا[۱]" اے احمقو، یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں، (۱) یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے؛ (۲) وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں (۳) وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا" (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴)

آخر کے تین جملوں پر خوب نظر رہے، جو مرزائیوں کی ساری باتوں کو غلط بتا کر مرزا صاحب کو یقینی جھوٹا ثابت کرتے ہیں، اس قول میں مرزا صاحب احمد بیگ کے داماد کی پیشینگوئی کے پورا ہونیکو دوسرے طریقہ سے نہایت زوردار الفاظ میں بیان کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اگر یہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا اس سے پہلے قول میں تو یہ کہا تھا کہ اگر وہ میرے سامنے نہ مرے تو میں جھوٹا ہونگا، یہاں اپنی برائی میں ترقی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر وہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا جھوٹے ہونے سے ہر بد سے بدتر ہونا نہایت سخت ہے اور مرزا صاحب کے لئے یہ جملہ زیادہ مناسب ہے، اور اس علام الغیوب حلیم نے اس جملہ کا مصداق انھیں ایسا ٹھہرایا کہ جائے دم زدن نہ رہی، کیونکہ مرزا صاحب کو احمد بیگ کے داماد کے سامنے موت دی اور اُن کی پیشین گوئی کو پورا نہ کیا، یہاں اس پیشینگوئی کے پورا ہونیکے وثوق پر اُس وعید کی پیشینگوئی کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ وعدہ الٰہی بہ نسبت وعید کے زیادہ قابل [illegible] اُس کے پورا ہونے پر اُنہیں زیادہ اطمینان ہوگا کیونکہ [illegible] جاسکے ہیں تو مرزا صاحب کا بڑا زور ہے مختلف طور سے اُنہوں نے

اس کا دعویٰ کیا ہے مگر وعدے میں بھی اُن کے داہنے فرشتہ یہ کہہ چکے ہیں
یَعِدُ وَلَا یُوْفِی، یعنی اللہ تعالیٰ کسی وقت وعدہ پورا نہیں کرتا، اس لئے
مرزا صاحب اس وعید کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں یعنی اُن وعدوں میں
نہیں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ پورا نہیں کرتا، اور وہ جھوٹے ہو جاتے ہیں بلکہ یہ سچا
وعدہ ہے ضرور پورا ہو گا، کوئی شرط وغیرہ اُسے روک نہیں سکتی،
بہرحال اس پیشینگوئی کے پورا ہونے پر مرزا صاحب کو نہایت وثوق ہے
اور کوئی چون وچرا کی جگہ باقی نہیں ہے، مگر اُن مرزائی مولویوں پر افسوس ہے کہ
باوجود ان اقوال کے پھر بھی یہ کہدیتے ہیں کہ پیشینگوئی شرطی تھی وہ اپنی عاجزی
اور خوف کی وجہ سے نہ مرا، اس لئے پیشینگوئی پوری نہ ہوئی، اے دل کے اندھو
دیکھو کہ تمہارے مرشد کس زور سے اُس کے مرنیکو خدا کا سچا وعدہ بیان کرتے ہیں
اور یہ معلوم کر لو کہ اللہ تعالیٰ جس وعدہ کو یا وعید کو اپنے رسول کے زبان سے
کہلاتا ہے وہ ضرور پوری ہوتی ہے وہ رونے اور خوف سے اور توبہ واستغفار
سے ہرگز نہیں ٹلتی، اور یہ خیال کہ اعمال حسنہ اور توبہ واستغفار سے بلا ٹلجاتی ہے
یہ ہوتا ہے مگر اس کو وعید نہیں کہتے، اس کو وعید کہنا جہالت یا فریب ہے وعید
وہ ہے جو خدا کا رسول بالہام الٰہی کسی خاص شخص کو یا کسی قوم سے کسی عذاب
کا وعدہ کرے کہ تجھپر یہ عذاب آئے گا، یعنی تو فلاں وقت مرے گا، یا تجھپر
یہ آفت آئے گی تو اُس وقت اُس کا مرنا اور اُس آفت کا آنا ضرور ہے اگر ایسا
نہ ہو تو اُس رسول کی بات پر ہرگز اعتبار نہ رہے اسی وجہ سے قرآن مجید میں بہت
جگہ ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی
ہرگز نہیں کرتا، اس میں وعدہ اور وعید دونوں شامل ہیں،،
اس سے پہلے جو آیت منقول ہوئی اُس میں خاص

قرینہ وعید کا زیادہ ہے جس میں صاف مذکور ہے کہ ایسا گمان وخیال بھی کوئی نہ کرے کہ اللہ تعالی اپنے رسول سے وعید کرے اور پوری نہ ہو، یعنے ایسا نہیں ہوسکتا،

اب یہ بھی معلوم کرلینا چاہئے کہ اصل پیشین گوئی مرزا صاحب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مین کی ہے اور یہ قول جو مین نے ضمیمہ انجام آتھم سے نقل کیا ہے یہ اس کے دس برس کے بعد کا ہے، کیونکہ اس رسالہ کے آخر مین سلام کے بعد ۲۲۔جنوری ۱۸۹۷ء لکھا ہے اب حساب کرکے دیکھ لو،

غرضکہ اس مدت کے بعد بھی مرزا صاحب کو اپنے اس الہام پر ویسا ہی وثوق ہے جیسا کہ مسیح موعود ہونے کے الہام پر تھا، اور یہی وجہ ہے کہ اسی اپنا معیار صدق وکذب ٹھراتے ہین مگر خدا کا ہزارون شکر ہے کہ اس نے ہزارون مسلمانون کو گمراہی سے بچایا، اور مرزا صاحب کو ان کے نہایت پختہ اقرار سے انھین جھوٹا اور بدترین خلائق ثابت کردیا، اور گمراہون پر حجت تمام کردی، مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کے ثبوت مین اس سے زیادہ کیا ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے متعدد اقرارون سے جھوٹے ثابت ہوگے، یہ بھی معلوم کرلیجئے کہ مرزا صاحب سلطان القلم کہلاتے ہین، یعنی ایک ہی مطلب کو مختلف پیرایہ سے سینکڑون جگہ دوہراتے ہین، اس پیشین گوئی کی نسبت بھی بہت کچھ اپنی سلطان القلمی دکھائی ہے اور سمع خراشی کی ہے خصوصًا جب سے اُن کی پہلی پیشینگوئی جھوٹی ہوگئی تھی اُس وقت سے اُس جھوٹ کے سچا کر دکھانے مین وہ وہ باتین بنائی ہین کہ خدا کی پناہ،

زبان اُردو کے دو اقرار تو آپ ملاحظہ کرچکے اب اُسی رسالہ انجام آتھم مین اس پیشینگوئی کا اعادہ عربی اور فارسی زبان مین کرتے ہین اور اپنی قابلیت کا

اظہار فرماتے ہیں صنا سے احمد بیگ اور اُس کے داماد کے متعلق پیشینگوئی کا ذکر رنگ برنگ ہو کر کے صـ۲۱۶ پر پہونچکر اس طرح تشریح کرتے ہیں،

نواں اقرار

اصل عبارت	مطلب
کہ خدا تعالےٰ مرا در بارہ قبیلہ من مخاطب کردہ گفت کہ این مردم مکذب آیات من ہستند و بداہنا استہزامی کنند	اللہ تعالیٰ نے میرے قبیلہ کی نسبت مجھے خطاب کر کے فرمایا کہ یہ لوگ میرے نشانوں کے منکر ہیں اور ہنسی اور مذاق میں انھیں،
پس ایشان را نشانے خواہم نمود و آن زن را کہ زن احمد بیگ را	اڑاتے ہیں اس لئے میں انھیں ایک خاص نشان دکھاؤں گا (وہ یہ کہا احمد بیگ کی لڑکی کو
دختر ست باز بسوے تو واپس خواہم آورد، یعنی چونکہ او از قبیلہ بباعث نکاح اجنبی بیرون شدہ است باز بتقریب نکاح تو بسوے قبیلہ رد کردہ خواہد شد، در کلمات خدا وعدہائے	تیری طرف واپس لاؤں گا، یعنی چونکہ وہ لڑکی ایک اجنبی غیر کفو کے نکاح میں آجانے سے اپنے قبیلہ سے باہر ہو گئی ہے اس لئے پھر تیری نکاح میں آجانے کی وجہ سے اپنے قبیلہ یعنی اپنے کفو میں آجائے گی، یہ خدا کا ارشاد اور اُسکا
او ہیچکس تبدیل نہ تواں کرد، خدائے	وعدہ ہے اور خدا کی باتوں اور اُسکے وعدوں کو
تو ہرچہ خواہد آں امر بہر حالت شدنی ست	کوئی بدل نہیں سکتا اللہ تعالےٰ جس بات کو چاہیگا
ممکن نیست کہ بمعرض التوا ماند خدائے	ہونا ہر حال میں ضرور ہے (کسی کا روکنا یا ڈرٹنا اُسے روک نہیں سکتا) ممکن نہیں کہ خدا کی بات
تعالےٰ بلفظ فسیکفیکہم اللہ این امر اشارہ کرد کہ او دختر احمد بیگ را بعد میر انیدن مانعان بسوے من	اور اُسکا وعدہ ملتوی ہو جائے (یہ الہامی تین جملے ہیں جن سے نہایت ظاہر ہے کہ منکوحہ آسمانی

مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی، اس کے بعد مرزا صاحب الہام سابق کی شرح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لفظ فسیکفیکہم اللہ سے اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مانعین نکاح کے	واپس خواہد کرد، و اصل مقصود میرانیدن بود، و تو میدانی کہ ملاک ایں امر میرانیدن است الخ (صفحہ ۲۱۶ و ۲۱۷)

مارنے کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کو میرے نکاح میں لائیگا، اور اصل مقصود خداوندی (مانعین نکاح کا) مارنا ہے (پھر بغرض تاکید کہتے ہیں کہ) تو جانتا ہے کہ اس امر کی بنیاد (مانعین نکاح کا) مارنا ہے۔

یہ دونوں جملے بھی نہایت تاکید سے بتا رہے ہیں کہ منکوحہ آسمانی کے شوہر وغیرہ مانعین نکاح کا مرزا صاحب کے سامنے مرنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ اگر وہ نہ مرے اور وہ منکوحہ نکاح میں نہ آئے تو خدا تعالیٰ کی باتیں بدل جائیں اور اُس کا عاجز ہونا ثابت ہوجائے کیونکہ وہ اپنے مقصود کو پورا نہیں کرسکا،

اب مکرر اس عبارت میں غور کیا جائے، اس میں بموجب اُنکے الہام کے خدا تعالیٰ کے متعدد وعدے اور اُن وعدوں کی توثیق ہے یعنی کسی وجہ سے وہ وعدے بدل نہیں سکتے، ضرور پورے ہونگے، پہلا وعدہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے عزیزوں کو نشان یعنی معجزہ دکھائے گا، دوسرا وعدہ یہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی سے تیرا نکاح ہوگا اور یہ ایک بڑا الشان ہوگا اور تیسرا وعدہ یہ ہے کہ اس ذریعہ سے وہ لڑکی اپنے کفو میں لوٹ کر آئے گی، اِن تینوں وعدوں کو بیان کرکے اِن کی توثیق اس طرح کرتے ہیں کہ در کلماتِ خداو وعدہ ہائے اُو ہیچکس تبدیل نتواں کرد، اس مقام پر یہ جملہ اسی غرض سے لکھا گیا ہے کہ مذکورہ تینوں وعدے وعدہ خداوندی ہیں، اور اُس کے وعدے بدل نہیں سکتے ضرور پورے ہوتے ہیں دوسرا جملہ توثیق کا یہ ہے کہ خدائی تو ہرچہ خواہد ممکن نیست کہ بمعرض التوا بماند (پہلے الہامی عبارت سے ظاہر ہوا تھا کہ مرزا صاحب کے

اقارب کو معجزہ دکھانا مشیت آلہی میں ہے، اور وہ معجزہ یہ ہی کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی) اس الہام سے قطعی طور سے ظاہر ہی کہ وعدہ آلہی ضرور پورا ہوتا ہے، وہ کسی طرح ملتوی نہیں ہوسکتا اس لئے جو وعدے آلہی یہاں بیان ہوئے ہیں وہ ضرور پورے ہوں گی (مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ وعدے پورے نہ ہوئے، نہ اُن کے قبیلہ نے وہ نشان دیکھا نہ وہ لڑکی اُن کے نکاح میں آئی، اور اُس وعدے کی توثیق میں جو کچھ کہا تھا وہ مرزا صاحب کی بناوٹ تھی، الہامی بات نہ تھی) اس کے بعد مرزا صاحب نے الہام کی تشریح اس طرح کرتے ہیں، کہ احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح سے جو روک رہی ہیں اُن کے مرنے کے بعد وہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اسکے بعد مرزا صاحب اُس کی شوہر کے مرنے پر اس قدر اعتماد و وثوق بیان کرتے ہیں کہ

اس پیشینگوئی سے خدا تعالیٰ کا مقصود اصلی اُس کے شوہر وغیرہ کا مارنا ہی مگر جب دنیا نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب کی تمام زندگی میں وہ نہ مرا تو ثابت ہوا کہ وہ ذات پاک جسے تمام دنیا قادر مطلق مانتی ہے، وہ بالکل عاجز ہو اپنے وعدہ کو اور اپنے مقصود کو پورا نہیں کر سکا، اور عاجز رہا، اس سے مرزائیوں کی حالت معلوم کرنا چاہئے کہ وہ خدائے پاک سے کیسا اعتقاد رکھتے ہیں اور باوجود ایسی الزامات کے مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں سمجھتے، مگر اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہوسکتا کہ مرزا صاحب اپنے اس قول سے بھی جھوٹے ہوئے کیونکہ جو وعدے آلہی انہوں نے بیان کئے تھے وہ پورے نہ ہوئے حالانکہ وہ خود کہتے ہیں کہ وعدہ آلہی میں نہ تبدیل ہوسکتی ہے نہ التوا ہوسکتا ہی، اور یہاں تو وعدہ آلہی کا کسی طرح ظہور ہی نہ ہوا،

اس کے بعد جب اُس لڑکی کا باپ احمد بیگ مرگیا اور داماد نہ مرا جس کے

ڈھائی برس کے اندر مرنے کی پیشین گوئی کی تھی تو صفحہ ۲۲۲ تک اس پر دعوی ملتا ہے کہ اس مدت میں وہ کیوں نہ مرا، اور بار بار اس کے فرضی خوف کو خوب رنگ چڑھا کر پیش کیا ہے اور شرط کا لفظ بھی کئی جگہ لکھا ہے یعنی معینہ پیشینگوئی کے پورا نہ ہونے کی وجہ بیان کی ہے، اس کے بعد صفحہ ۲۲۳ میں یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ پیشین گوئی اگرچہ مقررہ مدت میں پوری نہ ہوئی مگر یہ نہ سمجھو کہ معاملہ اسی پر ختم ہوگیا اور احمد بیگ کا داماد مرنے سے بچگیا، اور وہ وعدہ الٰہی پورا نہ ہوا، نہیں نہیں ضرور پورا ہوگا، چنانچہ لکھتے ہیں،

دسوان اقرار

اصل عبارت	مطلب
باز شمارا این نہ گفتہ ام کہ این مقدمہ برہمین قدر تمام رسید و نتیجہ آخری ہمان است کہ بظہور آمد و حقیقت پیشگوئی برہمان ختم شد بلکہ اصل امر برحال خود قائم است و ہیچ کس با حیلہ خود اورا رد نتواند کرد و این تقدیر از خدای بزرگ تقدیر مبرم است و عنقریب وقت آن خواہد آمد پس قسم آن خدا است کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم را برائے ما مبعوث فرمودہ اورا بہترین مخلوقات گردانید کہ این حق است، و	مین نے تمہیں نہیں کہا کہ یہ مقدمہ اسی پر ختم ہوگیا اور اس پیشینگوئی کا آخری نتیجہ یہی تھا کہ خوف کی وجہ سے عذاب الٰہی ٹل گیا اور احمد بیگ کا داماد نہ مرا یہ بات نہیں ہے بلکہ اصل بات یعنی اس کا مرنا اور پیشینگوئی کا پورا ہونا ضرور ہے کوئی شخص اسے کسی تدبیر سے نہیں روک سکتا کیونکہ میرے سامنے اس کا مرنا خدا کی طرف سے تقدیر مبرم ہے وہ ٹل نہیں سکتی اس کا وقت عنقریب آنے والا ہے اس خدا کی قسم ہے جس نے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے مبعوث فرمایا اور اس کو بہترین مخلوقات

دعنقریب خواہی دید دمن این را برای
صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم
دمن نہ گفتم الا بعد زانکہ از رب خود
خبر دادہ شدم دبہ تحقیق قبیلہ من بار
دوم سوے فساد رجوع خواہند کرد
ودر خبث وعناد ترقی خواہند نمود پس
آن روز امر مقدر نازل خواہد شد و
ہیچکس قضاے اورا رد نہ توان کرد
وعطاے اورا منع نہ توان نمود (اس
قول سے بھی معلوم ہوا کہ اُس کا مرنا
وعدہ الٰہی ہے اور وہ ضرور پورا ہوگا)
دمن می بینم کہ اوشان سوے عادتہاے
پیشین میل کردہ اند ودلہاے ایشان
سخت شدہ سوے زیادتی وتکذیب
عود نمودند پس عنقریب امر خدا بر
ایشان نازل خواہد شد،
(صہ ۲۲۳و۲۲۴)

بتایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ حق ہے اُس کا
ظہور ضرور ہوگا اور عنقریب تو اُس کے مرنے کو
دیکھ لیگا میں اس پیشینگوئی کو اپنے صدق وکذب
کی معیار قرار دیتا ہوں یعنی اگر یہ پیشینگوئی پوری
ہو جاے تو میں اپنے دعوے میں سچا ہوں،
اور اگر پوری نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں اور جو
کچھ میں نے اس باب میں کہا ہے وہ اپنی طرف سے
اور اپنی اجتہاد وقیاس سے نہیں کہا بلکہ وہ
کہا ہے جس کی اطلاع میرے پروردگار نے
مجھے دی ہے،" (یعنی جو کچھ کہا ہے وہ الہام
الٰہی کہا ہے اپنی طرف سے نہیں کہا) میں دیکھ
رہا ہوں کہ احمد بیگ کے داماد وغیرہ مانعین
نکاح نے اپنی پہلی عادت کی طرف میلان کیا ہے
اور ان کے دل سخت ہوگئے ہیں اور پھر زیادتی
اور تکذیب کرنے لگے ہیں اس لئے عنقریب حکم
الٰہی ان پر نازل ہونے والا ہے" یعنی وہی نکاح
کا حکم ہے جو اس قول میں اور مذکورہ قولوں
میں بیان ہوا ہے وہ عنقریب ظہور میں آئیگا
یعنی یہ سب مانعین نکاح میرے سامنے مر جائینگے
دیکھئے اب اس پیشینگوئی کے ظہور میں کوئی
عذر باقی نہیں رہا۔

دیکھا جائے کہ اس قول میں سب اقوال سے زیادہ اس پیشینگوئی کے پورا ہونے
پر زور دیا ہے اور حتمی طریقوں سے اس پر وثوق ظاہر کیا ہے (۱) اول تو
یہ کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے ہے وہ تقدیر مبرم ہے کوئی اسے کسی تدبیر سے ٹال نہیں سکتا
(۲) دو جگہ اس کے ظہور کو عنقریب بتاتے ہیں، (۳) سب سے زیادہ یہ کہ
اسکی صداقت پر نہایت عظمت کی قسم کھاتے ہیں (۴) انتہا یہ ہے کہ اپنے صدق
و کذب کی اسے معیار بتاتے ہیں، یعنی اگر یہ پیشینگوئی پوری ہوئی تو میرا دعویٰ
سچا اور اگر میں مر گیا اور یہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تو میں جھوٹا یعنی میں نے جو امام
ہونے، مجدد ہونے، نبی ہونے، مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ سب جھوٹ
ہے، یہ مرزا صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا اقرار ہے جس کی تشریح بیان کی گئی، آخر
میں یہ بھی دعویٰ ہے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بالہام الٰہی کہا ہے اپنی طرف سے
یا اپنے اجتہاد سے نہیں کہا، آخر میں یہ بھی ظاہر کر دیا کہ احمد بیگ کے داماد کو جو
خوف دہشت ہو گئی تھی اب وہ نہیں رہی، بلکہ پھر سرکشی اور مخالفت پر وہ آمادہ
ہو گیا، اب عنقریب اس کی موت کا حکم الٰہی نازل ہونے والا ہے اب کوئی عذر
باقی نہیں رہا، الحمد للہ یہاں بھی مرزا صاحب اپنے مقرر کردہ معیار سے جھوٹے
ثابت ہوئے، اللہ تعالیٰ نے احمد بیگ کے داماد کے سامنے انہیں موت
دی اور ان زوردار جملوں کو اور ان کے قسم کو جھوٹا ثابت کر کے ان کے
دعوے کو ان کے اقرار سے جھوٹا کر کے دکھا دیا،

اب لاہوری مرزائی اور قادیانی فدائی اپنے مرشد کے قول کو کیوں نہیں
مانتے ایسے پختہ اقراروں کے بعد ان کے جھوٹے ہونے میں آپ کو کیا عذر
ہے، بیان تو کیجئے، مگر یہ یقینی بات ہے کہ آپ کوئی سچا عذر پیش نہیں کر سکتے
اب اس پر خوب غور کیجئے؟

یہانتک دس اقرار مرزا صاحب کے نقل کیے گئے، پہلے پانچ اقراروں سے
اُن کے دعوے مسیحیت کا خاتمہ ہوگیا، اور یقیناً ثابت ہوا کہ جو علامتیں مسیح موعود
کی خود مرزا صاحب نے بیان کی تھیں، وہ اُن میں نہیں پائی گئیں، اسلئے وہ قطعاً
جھوٹے ثابت ہوئے، چھٹے اقرار سے اُن کے مہدی ہونیکا دعویٰ بھی غلط ثابت
ہوا، اور اپنے اقرار سے جھوٹے ہوئے، پچھلے چار اقراروں میں جس شرط کے
پائے جانے پر وہ اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیتے ہیں وہ شرط یقیناً پائی گئی آپ
مرزائی مولویوں سے دریافت کر لیجئے کہ نہایت مشہور جملہ اذا وجد الشرط
وجد المشروط صحیح ہے یا نہیں، یعنی جس وقت شرط پائی جائیگی تو مشروط
ضرور پایا جائے گا، اس لئے جب مرزا صاحب نے اپنے جھوٹے ہونے کیلئے یہ
شرط بیان کی تھی کہ یہ پیشینگوئی پوری نہ ہو یعنی احمد بیگ کا داماد میری سامنے
نہ مرے، بلکہ میری موت آجائے، اس کا ظہور ہو گیا کہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے
آٹھ برس ہوگئے اور وہ ابتک زندہ ہے اسلئے مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے
ثابت ہوئے، اس جملہ کے سچے ہونے میں کسی صاحب فہم کو تامل نہیں ہوسکتا

منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی پر کیوں توجہ کی

آخر کے چار قولوں کو مع اُس کی شرح کے دیکھنے سے اصحاب فہم یہ بھی معلوم
کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی پر جس قدر زور لگایا
ہے اور اپنی صداقت میں بار بار اُسے پیش کیا ہے اس قدر کسی پیشینگوئی کو پیش
نہیں کیا، اس کی ابتدائی حالت تو فیصلہ آسمانی حصہ اول میں ملاحظہ کیجئے
کہ ۱۸۸۸ء میں اس کی نسبت متعدد اشتہار دئیے ہیں، اور شہادۃ القرآن میں
اسی پیشینگوئی کو خاص مسلمانوں کے لئے نہایت ہی **عظیم الشان**
نشان قرار دیا ہے، اور اُس کے چھ جز بیان کئے ہیں جن میں ایک جز
احمد بیگ کے داماد کا مرنا بھی ہے، اس لئے سمجھدار مسلمانوں کو اس خاص

پیشینگوئی کی طرف توجہ کرنا ضرور تھا اسی وجہ سے توجہ کی گئی اور اُس کا جھوٹا ہونا مختلف طور سے آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھایا گیا اور تمام دنیا کے مرزائی احمدیوں کو عاجز و لاجواب پایا، مذکورہ چار قولوں کو ملاحظہ کیجئے کہ کس کس طرح مرزا صاحب اس پیشینگوئی کے وقوع پر اپنا یقین ظاہر کرتے ہیں اور اس یقین اور اطمینان کا اظہار صرف ایک دو مرتبہ نہیں کیا بلکہ اکیس[۲۱] بائیس[۲۲] برس تک یعنی اپنی موت تک خدا جانے کتنی مرتبہ کیا ہے اُن کے پانچ قول اس رسالہ میں نقل کئے گئے ہیں انہیں کو ملاحظہ کیجئے کہ کس زور سے اپنا یقین اُس پیشینگوئی کی صداقت پر ظاہر کر رہے ہیں اس لئے ضرور تھا کہ ہم اسی پیشین گوئی کو کامل طور سے جانچیں اور کسی طرف توجہ نہ کریں، کیونکہ کوئی پیشینگوئی اس کے مثل نہیں ہے جس پر مرزا صاحب نے اس قدر زور لگایا ہو، اور ایسا عظیم الشان نشان اُسے ٹھہرایا ہو، اور جب اُن کی ایسی مستحکم پیشینگوئی جھوٹی ہو گئی، اور اُس کا کذب اس طرح عیان ہو گیا کہ خاص و عام سب سمجھنے والے سمجھ گئے اور خوبی یہ ہوئی کہ کسی امر کی تلاش اور تحقیق کی بھی حاجت نہ ہوئی اس لئے ہمیں دوسری پیشینگوئی یا دوسرے نشان کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی الشان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے تو ایک ادنیٰ جھوٹ بھی کافی ہوتا ہے، پھر دوسرے جھوٹ کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اور یہاں تو نہایت عظیم الشان جھوٹ ثابت کر دیا، پھر اب دوسری طرف توجہ کرنا فضول ہے اس سے صرف جھوٹے ہی ثابت نہیں ہوئے بلکہ بدنیت اور خدا پر الزام لگانیوالے بھی ثابت ہوئے

اب جماعت احمدیہ سے التماس ہے کہ آپ کا منکوحہ آسمانی کے ذکر سے خفا ہونا اور اُسے فضول بتانا کس قدر بیجا اور ناسمجھی ہے اور یقینی آپ کے تنخواہ یاب مولویوں کا فریب ہے، تاکہ فریب خوردہ حضرات اس علانیہ امر حق پر متنبہ ہو کر ہمارے دام تزویر سے علیحدہ نہ ہو جائیں، یہاں تو اللہ کے لئے

آپ کی خیر خواہی کی جاتی ہے، اور کمال درد سری اُٹھا کر آپ کو متنبہ کیا جاتا ہو اسی لئے اس رسالہ مین کئی طریقون سے آپ کو سمجھایا گیا ہے اور مختلف اقوال آپ کے سامنے پیش کئے این براے خدا غور سے ملاحظہ کیجئے، اور مرزائی دام سے علیحدہ ہوجئے،

اب یہ بھی معلوم کرلینا چاہئے کہ مرزا صاحب جس طرح اپنے پختہ اقرارون سے جھوٹے ثابت ہوئے اسی طرح توریت مقدس اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے بھی اونکا جھوٹا ہونا ثابت ہوا، کیونکہ قرآن مجید کی متعدد آیتون سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کا وعدہ واس کی وعید دونون ضرور پوری ہوتی ہین ہرگز نہین ٹلتین، مثلاً سورہ ابراہیم کے رکوع سات مین ہے لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ہ اللہ تعالی اپنے تمام بندون سے خطاب کرکے فرماتا ہے کہ ایسا گمان ہرگز نہ کرنا کہ اللہ تعالی اپنے رسولون سے وعدہ خلافی کرتا ہے، اللہ تعالے زبردست غالب ہے انتقام لینے والا،

اس آیت مین اللہ تعالی وعدہ خلافی کے گمان وخیال کو سختی سے منع فرماتا ہے، جس کا حاصل یہ ہو کہ یہ نہین ہوسکتا کہ اللہ تعالی اپنے رسول سے کوئی وعدہ یا وعید کرے اور پھر اُسے پورا نہ کرے، بلکہ ضرور پورا کرتا ہے، اور اُس کی قدوسیت اور متانت کا یہی مقتضا ہے، اگر ایسا نہ ہو تو اُس کے کسی وعدہ ووعید پر اعتبار نہ رہے، اس آیت کے پہلے مضمون سے اور اُس کے آخری جملہ سے صاف ظاہر ہے کہ یہان وعید مراد ہے یعنی اللہ تعالی اگر اپنے رسول پر وحی کرے کہ فلان شخص یا فلان قوم پر میرا عذاب آئے گا تو یہ نہین ہوسکتا کہ وہ عذاب نہ آئے بلکہ ضرور آئے گا، اُسے ایمان لانے کی توفیق ہوہی نہین سکتی

کیونکہ اُس عالم الغیب کی جتنی باتیں ظہور میں آتی ہیں اُن کی بنا دور اندیشی، اور مصلحت پر ہوتی ہے، جب وہ اپنے علم غیب سے جس بندہ کو وعید کا مستحق سمجھ لیتا ہے اُسی وقت وہ اپنے رسول کے ذریعہ سے اُس پر وعید کا اظہار کرتا ہے اور اُس کے پورا ہونے کو اُس کا نشان و معجزہ قرار دیتا ہے اب اگر اُس بندہ کی حالت بدل جائے تو اُس علام الغیوب پر ناواقفی کا الزام آئیگا اسمیں شبہہ نہیں کہ وہ کریم ہے مگر اس کے ساتھ وہ حلیم اور متین اور غیور بھی ہے اس لئے ایسی جگہ اُس کا کرم نہیں ہو سکتا جہاں کرم کا ظہور ان صفتوں کے خلاف ہو، کرم کیلئے بے شمار گنہگار ہیں اُن پر وہ کرم کرتا ہے اور کریگا، ایسی جگہ کرم نہیں ہوسکتا جہاں اُس کی متانت اور غیوری کے علاوہ اُسکا رسول جھوٹا ہو جائے اُس کی تمام وعیدیں غیر معتبر ہو جائیں اور یہ کہنا کہ رونے دھونے اور صدقہ دینے سے بلا ٹل جاتی ہے اور وعید کو اس پر قیاس کرنا سخت جہالت یا فریب ہے، انسان پر ہر طرح کی تکلیفیں اور بلائیں آتی ہیں مگر وہ وعیدیں نہیں ہیں جنھیں اُس کے رسول نے اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہو، ان بلاؤں کا دور کرنا اُس کے کرم کا مقتضا ہو سکتا ہے، اور ہوتا رہا ہے، وعید وہ ہے جو رسول خدا کے ذریعہ سے کسی تکلیف کا وعدہ کیا جائے، وہ ہرگز نہیں ٹلتی اس دعوے کے ثبوت میں یہاں صرف ایک آیت بغرض اختصار نقل کی گئی ہے، ورنہ اس وقت قرآن شریف کے ۲۶ نصوص قطعیہ میرے روبرو موجود ہیں جنمیں صاف طور سے بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور وعید ہرگز نہیں ٹلتا، مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ وعید ٹل جاتی ہے، اور وعدے کے اندر کبھی مخفی شرط ہوتی ہے، محض غلط اور خدا تعالیٰ پر افترا ہے اس کا کہیں ثبوت نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے، اگر ایسا ہو تو خدا تعالیٰ پر سخت

الزام آئے اور اس ذات مقدس کا کذب ثابت ہو (نعوذ باللہ) البتہ اگر کسی رسول پر یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر یہ شخص ایمان نہ لائے گا تو اس پر عذاب آئے گا، اس صورت میں اگر وہ شخص یا وہ جماعت ایمان لے آئے گی تو وہ عذاب نازل نہ ہوگا، چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم علانیہ ایمان لانے کی وجہ سے بچ گئی، اس کا ثبوت فیصلہ آسمانی حصہ اول کے صفحہ ۹۵ وغیرہ میں دیکھنا چاہیئے، اور کامل تفصیل اس کی تذکرہ یونسؑ میں کی گئی ہے، اور یہ کہنا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے عذاب کی پیشین گوئی کی تھی اور پوری نہیں ہوئی محض غلط ہے، مرزا صاحب نے اپنی جھوٹی پیشینگوئیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک خدا کے رسول پر افترا کیا ہے، اور جا بجا وعید کے ٹلنے کو سنت اللہ کہا ہے مگر یہ دعوے غلط اور خدا پر افترا ہے، توریت مقدس میں جھوٹے مدعی کی یہ پہچان لکھی ہے کہ اس کی پیشین گوئی پوری نہ ہو، حصہ دوم فیصلہ آسمانی میں اس کی عبارت نقل کی گئی ہے ناظرین اسے ملاحظہ کریں،

الغرض مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ان کے متعدد پختہ اقراروں سے اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، اس کے بعد حضرت مسیح کی حیات وممات کی بحث کو پیش کرنا مرزا صاحب کے علانیہ کذب پر پردہ ڈالنا ہے، اب لاہوری پارٹی یا قادیانی گروہ کا حضرت مسیح کی حیات وممات پر لکچر دینا اور مناظرہ کے لئے اس بحث کو ضروری بتانا در پردہ اس کا ثبوت دینا ہے کہ ہم مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنے سے عاجز ہیں مگر عوام کے فریب دینے کے لئے اس بحث کو پیش کرتے ہیں اور اس فریب کا نام باقاعدہ گفتگو رکھا ہے، یہ دوسرا فریب ہے، ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ ہم نے مرزا صاحب کا مفتری اور کاذب ہونا قرآن شریف سے توریت مقدس سے اور خود مرزا صاحب کے اقراروں

مسیح کی حیات وممات کی بحث کو پیش کرنا مرزا صاحب کے کذب پر پردہ ڈالنا ہے،

ثابت کردیا، اور کوئی مرزائی اُس کا جواب دیسکا اور ہم یقینی طور سے کہتے ہیں کہ یہاں سے لیکر قادیان تک کوئی مرزائی جواب نہیں دے سکتا اور مرزا صاحب کو ایک مسلمان صالح بھی ثابت نہیں کرسکتا، اب اگر حضرت مسیح موجود نہوں اور اُن کا عہدہ خالی ہو اور اُن کے عہدہ پر کوئی دوسرا امتی آئے تو ضرور ہے کہ وہ کم سے کم مرد صالح اور صادق القول مسلمان ہوگا، مرزا صاحب کی طرح مفتری وکذاب ہرگز نہیں ہوسکتا اس لئے طالب حق کے لئے ضرور ہے کہ پہلے مرزا صاحب کو سچا صادق القول ثابت کرے، اور جو جو الزام انھیں دیئے گئے ہیں اور انھیں جھوٹا ثابت کیا ہے اُن کا جواب دے، اُس کے بعد دوسری گفتگو کرے، سرکاری عہدہ خالی ہونے پر اُسی کو جگہ ملتی ہے جو سرکاری پاس حاصل کئے ہو اور بغیر پاس کئے ہوئے اُسے وہ عہدہ نہیں ملسکتا، مرزا صاحب نے تو اسلامی سرکار میں صداقت کا بھی پاس نہیں کیا جو ہر سچے مسلمان کے لئے ضرور ہے پھر وہ دربار اسلام میں ایسے معزز عہدہ پر کیونکر ممتاز ہوسکتے ہیں، بلکہ ایسا شخص تو بجرم افترا اور فریب خلائق سزا کے لائق ہے،

اس بحث کے غیر ضروری ہونیکی دوسری وجہ یہ ہے

کہ جن حدیثوں سے مسیح موعود کا آنا ثابت کیا جاتا ہے اُنمیں مسیح موعود کے کام اور اُنکے زمانیکی حالت بھی نہایت صاف طور سے بیان کی گئی ہے آپ کے مسیح قادیان آئے اور دنیا میں چھبیس تیس برس رہکر دنیا بھر میں غل مچایا اور قلم اور کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور بہت دفتر سیاہ کئے مگر مسیح موعود کی جو علامتیں حدیثوں میں مذکور ہیں اُنکا

مسیح قادیان مسیح موعود ہرگز نہ تھے

نشان بھی نہیں پایا گیا، ذرا زمانہ کی حالت دیکھو اور سر بگریبان ہو،
میں اُن حدیثوں کے معنی میں کچھ گفتگو نہیں کرتا، بلکہ جو مطلب مرزا صاحب نے
بیان کیا ہے اُسی پر قناعت کرتا ہوں، وہ مطلب پہلے تین قولوں میں
بیان ہوا ہے جو علامتیں مرزا صاحب نے مسیح موعود کی بیان کی ہیں اُنمیں سے
تو ایک بھی نہیں پائی گئی، نہ اسلام کا شیوع ہوا، نہ ادیان باطلہ ہلاک
ہوئے، نہ راستبازی میں ترقی ہوئی، بلکہ بالکل برعکس معاملہ مرزا صاحب
کے وجود سے ہوا، خود مرزا صاحب ہی کے مریدوں کی حالت دیکھ لو،
اور تجربہ کر لو، انھیں تو جھوٹ بولنے پر اس لئے دلیری ہے کہ وہ کہدیتے
ہیں کہ انبیا بھی جھوٹ بولتے ہیں مرزا صاحب نے بھی بولے، جس چودھویں
صدی کی نبی کی یہ تعلیم ہو تو اُس کی وقت میں اُس کے مریدوں میں راستبازی
کی ترقی کسطرح ہو سکتی ہے، بھائیو کچھ تو غور کرو کہ جب مرزا صاحب
کے اقوال نے فیصلہ کر دیا کہ جو علامتیں مسیح موعود کی حدیثوں میں آئی
ہیں اور متفق علیہ ہیں وہ اُن میں نہیں پائی گئیں، اس لئے وہ مسیح موعود
نہیں ہو سکتے، پھر اب مسیح علیہ السلام کی حیات وممات پر بحث کرنیکی کیا
ضرورت ہے اس کے بیان سے آپ کا ناطقہ کیوں بند ہے صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۴
آپنے دیکھا ہوگا، یہ تو سمجھتے کہ اگر حضرت مسیح کی موت کو مانلیا جائے اور
یہ بھی مان لیا جائے کہ کوئی دوسرا مسیح آئیگا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ مرزا ہوں
کیونکہ مسیح موعود کی جو علامتیں تھیں وہ اُن میں نہیں پائی گئیں، یہ
دوسری وجہ ہے مرزا صاحب کے جھوٹے ہونیکی، فہمیدہ حضرات نے معلوم
کیا ہوگا کہ جس قدر لکھا گیا مرزا صاحب کی حالت کے اظہار میں وہ طالب حق کو نہایت
کافی ہے مگر جسطرح نہایت مہتم بالشان امر کیلئے زیادہ شواہد پیش کئے جاتے ہیں اسیطرح میں چند اقوال اور

بھی باتیں کرتا ہون جن سے روشن ہوتا ہے کہ وہ اپنے اقرارون سے جھوٹے مفتری، اشر الناس ثابت ہوتے ہین، ملاحظہ ہو،

گیارہوان اقرار

قصیدہ اعجازیہ مطبوعہ ۱۵- نومبر ۱۹۰۲ء کے مدعہ مین پہلے تو مسیح موعود اور رسول خدا ہونیکا دعوے کیا ہے چنانچہ لکھتے ہین، وما انا الا مرسل عنہ فتنۃ، اور مین خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہون" دوسرے شعر مین کہتے ہین، تخیرنی الرحمٰن من بین خلقہ، خدا نے مجھے اپنی مخلوقات سے چن لیا ہے، اب خیال کیا جائے کہ اس دعوے رسالت اور فضیلت اور مقبولیت کے بعد اپنے مخالفون کے لئے پیشین گوئی کرتے ہین، وانی اقرا الناس ان لم یکن لھم[1] جزاء اھانتہم صغارا یصغرا مین بدتر النسانون کا ہونگا اگر اہانت کرنے والے اپنی اہانت نہین دیکھ لین گے، یعنی اپنی اہانت کی جزاو سزا نہ دیکھ لین گے، کیونکہ جو حضرات اپنا فرض منصبی سمجھکر اہانت وتحقیر کررہے تھے وہ اپنے کام کو دیکھ رہے تھے، پھر اہانت کے دیکھنے کے کیا معنی ہوسکتے ہین بجز اسکے کہ اپنی اہانت کرنے کا بدلا اور اس کی سزا نہ دیکھ لین، اب جماعت مرزائی احمدی بتائے کہ علاوہ عام مخالفون کے خاص ان کے برا کہنے والے ان کی سخت اہانت کرنے والے مثلاً جناب **فاتح قادیان** جو ان کی زندگانی مین ان کا ناک مین دم کرتے رہے جن سے عاجز ہوکر آخری فیصلہ انھون نے شائع کیا تھا جسکی نقل عنقریب آئیگی اس کے بعد انھین عالم برزخ مین بھیجکر ان کی جماعت کا ناک مین دم کررہے ہین اسی طرح **ڈاکٹر عبدالحکیم خان** اپنی پیشین گوئی سے انھین ذلت کی موت سے مارکر انکے

---

[1] آئینہ کمالات مرزا دیکھنا چاہیے ۱۲

کمال اہانت اور رد مین رسالے شائع کر رہے ہین، اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جنہون نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین مرزا صاحب کی بڑی گت بنائی ہے اور علمائے حرمین شریفین سے بلکہ اکثر علمائے دنیا سے انکے کفر پر فتوے لکھوا کر مسلمانون پر اُن کی حالت ظاہر کی ہے اسی طرح مولوی عبد الحق صاحب غزنوی ہین جنہون نے اُنسے مباہلہ کیا تھا، جس کا اثر مرزا صاحب کی موت نے دیکھا دیا،

یہ چارون حضرات نہایت خیر و خوبی سے زندہ ہین اور مرزا صاحب کی اہانت کا نہایت عمدہ بدلہ دنیا کو دیکھا رہے ہین اور تمام دیکھنے والے راستی اور سچائی کی عینک سے دیکھ رہے ہین، کہ مرزا صاحب اپنے متعدد اقرارون سے جھوٹے اور ہر بد سے بدتر تو ہو چکے تھے اس قول سے اُن کی یہ خاص صفت معلوم ہوئی کہ وہ اشر الناس بھی ہین یعنی تمام دنیا کے شریرون اور بدذات لوگون سے زیادہ شریر ہین، یہ باتین کوئی دوسرا شخص نہین کہتا، بلکہ خود مرزا صاحب فرماتے ہین، اب جماعت احمدیہ اپنے مرشد کو اس قول مین کیون کاذب مانتی ہے، اور جیسا وہ اپنے آپ کو بتا رہے ہین ویسا کیون نہین مانتی اور اشر الناس کا مصداق مرزا صاحب کو کیون نہین جانتے، خدا کے لئے اس کا جواب دے یا اپنی غلطی کا اقرار کرے، مگر یہ تو حق طلب اور سچون کا کام ہے انھین تو کاذب کی پیروی نے جھوٹ کو خوش آئند اور پسندیدہ کر دیا ہے، وہ جھوٹ اور جھوٹے سے کیونکر علیحدہ ہو سکتے ہین، مگر وہی جس کے لیے دائمی راحت قادر کریم نے مقدر کر رکھی ہے الحمد للہ بہتون کو نصیب ہوئی اور ہونے والی ہے،

نہایت مشہور ہے اور بہت مرتبہ چھپکر شائع ہو چکا ہے کہ مرزا صاحب

مولٰنا فاتح قادیان سے نہایت عاجز ہو کر آخری فیصلہ شایع کیا تھا اُس میں چار اقرار مرزا صاحب کے ہیں جن سے وہ نہایت صفائی سے کاذب و مفتری ثابت ہوتے ہیں اُس اشتہار کا عنوان یہ ہے

مولوی ثناءاللہ صاحب کیساتھ آخری فیصلہ

(اِس کے نیچے مرزا صاحب لکھتے ہیں) آپ اپنے پرچہ میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے میں نے آپ سے بہت دُکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا (اِن الفاظ سے مرزا صاحب کا نہایت دلی صدمہ ظاہر ہے) مگر نتیجہ دیکھئے،

بارہواں اقرار (۱) اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا، (دیکھا جائے کس صفائی سے آپنے کذاب اور مفتری ہونیکا اقرار ہے، اور جس شرط پر یہ اقرار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُسے پورا کر کے اُنکا کذاب و مفتری ہونا دنیا کو دیکھا دیا یعنی مولویصاحب کی زندگی میں مرزا صاحب ہلاک ہوئے اور اپنے اقرار سے کذاب و مفتری ثابت ہوئے

تیرہواں اقرار (۲) پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں وارد نہوئیں تو میں خدا کیطرف سے نہیں (یہاں بھی مرزا صاحب کا اقرار ہے کہ اگر مولویصاحب اُن کی زندگی میں ہیضہ وغیرہ میں نہ مرے تو میں خدا کیطرف سے نہیں اور دنیا نے دیکھ لیا کہ بفضلہ تعالیٰ مولویصاحب تو کسی بیماری میں ہلاک نہیں ہوئے مرزا صاحب ہی ہیضہ میں مبتلا ہو کر اُنکے سامنے

حسرت نے ذلت کی موت سے ہلاک ہوئے اور اپنے لئے اقرار کر گئے کہ میں خدا کیطرف سے نہیں ہوں

چودھواں اقرار - جس میں مرزا صاحب خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانکر عاجزی سے اس طرح دعا کرتے ہیں،

(۳) اگر یہ دعوئے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں تو اے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر آمین" اس قول میں مرزا صاحب نے نہایت عاجزی سے شرطیہ دعا کی تھی کہ اگر تیری نظر میں میں مفسد اور کذاب ہوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر، اللہ تعالیٰ نے اس عاجزی کی دعا کو قبول فرما کر خلق پر مرزا صاحب کی حالت کو ظاہر کر دیا، اور وہ اپنے قول سے مفتری، مفسد، کذاب ثابت ہوئے یہ خدائی فیصلہ ہے جسے عقل کے ساتھ ایمان ہے وہ اس فیصلہ کو ضرور مانیگا،

پندرہواں اقرار - اسی فیصلہ کے آخر میں مرزا صاحب نہایت ہی عاجز ہو کر رحمت الٰہی کا دامن پکڑ کر اس طرح دعا کرتے ہیں،

(۴) اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اب میں تیری ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ صاحب میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے اے مالک تو ایسا ہی کر آمین"

یہ فیصلہ اخبار الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۳ میں ۱۷- اپریل ۱۹۰۷ء میں چھپا ہے اس دعا میں پہلی دعا سے بھی زیادہ عجز و نیاز اور رحمت کی خواستگاری ہے

اور صادق اور کاذب میں خود ہی امتیاز متعین کرکے اس کی قبولیت کے ملتجی ہیں،

یہ فیصلہ اور یہ دعا میں مولوی صاحب یا کسی مخالف کی خواہش پر نہیں ہیں، بلکہ اپنے مخالف سے عاجز آکر اور اپنی مقبولیت کے جوش میں اس فیصلہ کا اشتہار دیا ہے جس طرح منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کا بڑے زور وشور سے مکرر اعلان دیا تھا مگر اس عادل منصف نے مرزا صاحب کی زبان سے سچا فیصلہ فرما کر دنیا پر ظاہر کر دیا کہ مولوی صاحب صادق ہیں اور مرزا صاحب مفسد وکذاب، یہاں دامن رحمت پکڑنے کا نتیجہ اس رحیم نے یہ دکھلا دیا کہ تمام خلق پر رحمت کی کہ ایک مفسد و کذاب کے فریب میں نہ آئیں، اور یہ وہ کذاب ہے جس کے کذب کا فیصلہ اسی کی زبان سے ہو گیا ہے، اب تعجب اور نہایت تعجب اس پر ہے کہ اس علانیہ خدائی فیصلہ سے یہ کہہ کر منہ پھیرا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے مباہلہ چاہا تھا، مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہیں کیا، اس لئے کچھ نہیں ہوا، مگر یہ سخت زبردستی اور ابلہ فریبی ہے، کیونکہ اول تو یہ امر محقق ہے کہ مباہلہ وہ فیصلہ ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص تھا، امت کے لئے عام نہیں ہے، دوسرے یہ کہ مباہلہ کا طریقہ وہی ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے، نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ الخ یہ طریقہ نہیں ہے کہ گھر بیٹھے فیصلہ مشتہر کیا جائے، ایک مرتبہ مرزا صاحب نے مولوی عبدالحق صاحب غزنوی سے مباہلہ کیا تھا جس کا ظاہری نتیجہ اس وقت تو یہ ہوا کہ ہر ایک اپنے کو کامیاب کہنے لگا، طرفین کے اعلان موجود ہیں، مگر انجام میں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب اور انکے خلیفہ

مولوی صاحب کے سامنے مر کر داخل عالم برزخ ہوئے، اور مولوی صاحب اب تک زندہ بخیر و خوبی موجود ہیں، اسی طرح یہاں بھی ہوا، اب اسے مباہلہ کہو یا نہ کہو، اور اس دعا کو الہامی کہو یا نہ کہو، ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ مرزا صاحب اپنے پختہ اقراروں سے مفسد، کذاب، مفتری ثابت ہوئے اور اُن کے مقبولیت کے تمام الہامات اور قبولیت دعا کا دعوی محض غلط اور افترا ثابت ہوا، کیا کوئی مرزائی دنیا میں کسی مقبول خدا اور مجدد یا نبی کی ایسی حالت دکھا سکتا ہے کہ اُنہوں نے اس طرح کے اقرار کئے ہوں، اور وہ اپنے اقراروں سے جھوٹے ہوئے ہوں، اور اُنہوں نے اپنے مخالف سے عاجز آکر خدا تعالیٰ سے اس طرح دعا کی ہو جس طرح مرزا صاحب نے کی، اور وہ اُسکے حسب خواہ قبول نہوئی ہو؟ کیا جماعت احمدی کی مجال ہے کہ کسی بزرگ کے ایسے اقوال دکھا سکے؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں، جب نہیں دکھا سکتی تو مرزا صاحب کے جھوٹا ماننے میں اُسے کیا عذر ہے بیان کرے جھوٹی اور مہمل باتیں نہ بنائے،

صحیفہ انواریہ کے صـ ۲۳ سے ۳۱ تک اس کی تفصیل دیکھو، اُس میں تین مقبولان خدا کے اقوال و دعا دکھائی گئی ہیں، جس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ خدا اپنے مقبول بندوں کو کس طرح سچا کرتا ہے، اور اُن کی دعا کو قبول فرماتا ہے حضرت نوحؑ نے نہایت سادہ طور سے دعا کی کہ اے پروردگار تو کسی کافر کو زمین پر آباد نہ چھوڑ، دیکھئے کیسی عظیم الشان تمام دنیا کی انسانی آبادی کے نیست و نابود ہونیکی دعا کی وہ قبول ہوئی، اور سارے کافر نیست و نابود ہوگئے مرزا صاحب نے صرف ایک مخالف کی موت کی دعا کی اور وہ قبول نہوئی اور وہ صرف دعا ہی نہ تھی بلکہ اُن کے صدق و کذب کی معیار ٹہری تھی اُس

لـه اگرچہ جناب فاتح قادیان کے مناظرہ میں اس کا الہامی ہونا اس قول سے ثابت ہے کہ جہاں وقائع کی مرزائی کوئی سوروپیہ دینا ہو اور ساز آپکی تفصیل ہی شائع ہو چکا ہے ۱۲

خوب غور سے دیکھئے مقبولان خدا کی دعا ایسی ہوتی ہے

معیار سے مرزا صاحب کاذب قرار پائے، حضرت عمرؓ نے دریا کی جاری ہونے کے لئے دعا کی وہ دریا جاری ہوگیا، مقبولان خدا کی ایسی دعا ہوتی ہے اِن باتوں کو دیکھکر بھی مرزائیوں کو شرم نہیں آتی، دیکھا جائے کہ مرزا صاحب کا مقولہ ہے اور معمولی مقولہ نہیں ہے بلکہ ایک مخالف سے عاجز و تنگ آکر اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر نہایت عاجزی سے اپنی موت کی دعا کرتے ہیں (مخالف سے تنگ آنے کی انتہا ہوگئی ہے) اور عاجزی کی دعا اُن کی ہے جن کا دعویٰ ہے کہ میں سچا ہوں، اور سچا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے جھوٹا کامیاب نہیں ہوتا، یہی حضرت اپنی نسبت یہ الہام الٰہی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میری نسبت فرماتا ہے کہ میں تیری کل دعائیں قبول کرونگا اور یہ بھی اُن کا الہام ہے کہ انت بمنزلۃ ولدی یعنی تو بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے اور یہ بھی الہام ہے کہ انت منی وانا منک یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے اس الہام سے تو مرزا صاحب خدا کے بیٹے اور باپ دونوں ہو سکتے ہیں یہاں سے تو اُنہیں قدرت کاملہ کا بھی دعویٰ معلوم ہوتا ہے جس طرح کن فیکون کے الہام سے ظاہر ہے، باوجود اِن عظیم الشان دعووں کے اور ایسی عاجزی کی دعا کے اللہ تعالیٰ نے اُن کے دشمن ہی کو خوش کیا اور مرزا صاحب مولوی صاحب کی زندگی میں ہلاک ہوکر اپنے اقرار سے مفسد اور کذاب ثابت ہوئے، اور مولوی صاحب سچے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں سے ایسا معاملہ ہرگز نہیں کرتا،

یہانتک پندرہ اقرار مرزا صاحب کے ہوئے، اب سولھویں اقرار کی تمہید ملاحظہ ہو، یہ دعائیں ۱۹۰۷ء میں تو خاص فاتح قادیان کی مقابلہ میں کی تھیں جنھوں نے مرزا صاحب کا خاتمہ ہی کردیا اس سے پہلے جولائی ۱۹۰۰ء

میں پیر مہر علیشاہ صاحب سے مناظرہ کا اعلان دیا تھا (کیونکہ شہرت اور ترقی کا موجب تھا) اور اُس میں لکھا تھا کہ میں مکرر لکھتا ہوں کہ میرا غالب رہنا اس صورت میں متصور ہوگا کہ جبکہ پیر مہر علیشاہ صاحب بجز ایک ذلیل قابل شرم اور رکیک عبارت اور لغو تحریر کے کچھ بھی نہ لکھ سکیں، اور ایسی تحریر کریں جس پر اہل علم تھوکیں اور نفرین کریں کیونکہ میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ ایسا ہی کرے اور میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریگا (کیسے جھوٹے دعوے پر زور ہے) اور اگر پیر مہر علیشاہ صاحب بھی اپنے تئیں مومن اور مستجاب الدعوات جانتے ہیں تو وہ بھی ایسی ہی دعا کریں" (اس سے ظاہر ہوا کہ مرزا صاحب کو اپنے مستجاب الدعوات ہونیکا یقین تھا) اور یاد رہے کہ خدا تعالیٰ اُن کی دعا ہرگز قبول نہیں کرے گا، کیونکہ خدا کے مامور مرسل کے دشمن ہیں اس لئے آسمان پر اُن کی عزت نہیں"

یہاں بھی مرزا صاحب اپنی دعا کی قبولیت اور مخالف کی عدم قبولیت پر پورا اطمینان ظاہر کرتے ہیں، اس سے ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب کی دعا کیلئے الہامی ہونا ضرور نہیں ہے، اُن کی کل دعائیں مقبول ہیں، مگر دو دعاؤں کی مقبولیت تو بیان ہوئی جن سے اُن کا خاتمہ ہی ہو گیا، اس تیسری دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کے اثر سے مرزا صاحب تمام پنجاب میں بہت ذلیل ہوئے کیونکہ پیر صاحب مناظرہ کے لئے آمادہ ہو گئے اور ۲۴ اگست سنہ ۱۹۰۰ء کو مع جماعت کثیر کے لاہور آئے، اور مرزا صاحب باوجود نہایت حتمی وعدے کے گھر سے باہر نہ نکلے اور پیر صاحب کی نسبت جو کچھ اُنہوں نے اپنا الہام یا خیال ظاہر کیا تھا وہ محض غلط نکلا اس کے سوا مرزا صاحب کی اس اشتہار بازی میں خدا کی طرف سے یہ سزا ہوئی کہ اُنہوں نے اپنی صداقت کے زعم میں مناظرہ کی اشتہار

یہ بھی لکھا تھا،

سولھواں اقرار - اگر میں پیر صاحب اور علماء کے مقابلہ پر لاہور نہ جاؤں تو میں (یعنی مرزا) **مردود جھوٹا، اور ملعون ہوں**"۔ اس قول میں مرزا صاحب نے اپنی تین صفتیں بیان کی ہیں، خدا کا شکر ہے کہ اسی نے مرزا صاحب کو مناظرہ میں جانیکی ہمت نہ دی، اور اُن کے اقرار سے اُنہیں مردود، جھوٹا اور ملعون، دنیا پر ثابت کر دیا (رسالہ حق نما صفحہ ۲۵ سے آخر تک دیکھیں)

یہ اُنکا سولھواں اقرار ہے جس سے وہ جھوٹے اور ملعون ثابت ہوتے ہیں، مسلمانوں کو اظہار مسرت کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کاذب کے کذب کا اظہار اُس کی زبان سے، قلم سے کس کس طریقہ سے کرایا ہے، تاکہ مخالفین حق کو اُس سے پرہیز کرنے میں کسی طرح کا تامل نہ رہے مگر ماننے والوں پر حیرت ہے کہ مرزا صاحب کی ایسی علانیہ باتوں پر نظر نہیں کرتے اور یہ خیال نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے کو اُس کے اقرار سے اسطرح جھوٹا اور ملعون ٹھہراتا ہے اور دنیا میں کسی سچے اور پیارے بندے سے ایسا واقعہ ہوا ہے؟ اور کوئی مجدد یا نبی اپنے ایسے پختہ اقرار سے جھوٹا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں، کوئی نظیر اس کی پیش نہیں ہو سکتی،

سترہواں اقرار، ۵ نومبر ۱۸۹۹ء میں مرزا صاحب نے اشتہار دیا تھا[۱] کہ اے میرے مولا، قادر خدا، اب مجھے راہ بتلا اگر میں **تیری جناب میں مستجاب الدعوات** ہوں تو ایسا کر کہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء **تک میرے لئے اور نشان دکھلا** اور اپنے بندے کیلئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہو دیکھ **میں تیری جناب میں** عاجزانہ ہاتھ اُٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں **تیرے حضور میں سچا ہوں**

[۱] یہ اشتہار بڑے دو ورقہ پر چھپا ہے جس کا اصل مطلب یہی ہے جو یہاں نقل کیا گیا ۱۲

اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہو کافر، کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو، اگر تو (ایجذا) تین برس کے اندر جو جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلادے اور اپنے بندیکو اُن لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں، میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہو تو میں ایسا ہی مردود و ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے" (صـ۳)

اس قول میں بھی مرزا صاحب نہایت عاجزانہ دعا کرتے ہیں، اس کے سوا اور بھی کئی باتیں کہتے ہیں، اپنے آپ کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں اور اعجاز احمدی کے صـ۸۸ سے یہ بھی ظاہر ہو کہ یہ الہامی پیشینگوئی ہے، اس دعا کی قبولیت پر اپنی صداقت کو منحصر بتاتے ہیں، دعا یہ ہو کہ تین برس کے اندر ایسا نشان ظاہر ہو جو انسانی طاقت سے باہر ہو، اگر اس میعاد میں ایسے نشان کا ظہور نہو تو مرزا صاحب خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو ان پانچ لفظوں کا مستحق سمجھ لوں گا یعنی میں مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں" اس اشتہار کی بنیاد اور اس کی تفصیل الہامات مرزا مطبوعہ بار چہارم صـ۹۳ سے صـ۹۶ تک دیکھئے۔ میں اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ اس کلام سے بخوبی معلوم ہوا کہ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء سے پہلے کوئی ایسا نشان مرزا صاحب سے نہیں ہوا تھا جس سے انہیں اپنی صداقت کا یقین ہوتا، اور نہ کوئی انھیں ایسا

یقینی الہام ہوا تھا جس سے وہ اپنے آپ کو سچا مسلمان در استبازا عتقاد کرتے
کیونکہ اگر کسی قطعی الہام یا کسی نشان سے اپنی صداقت کا یقین انھیں ہو گیا تھا
تو پھر اس نشان کے ظاہر ہونے سے بھلا یقین کیونکر جا سکتا ہے، اسلئے اس قول نے
پہلے نشانات والہامات کو بیکار ثابت کر دیا، اور مرزا صاحب اپنے اقرار سے
ملعون وکافر ثابت ہوئی کیونکہ مرزا صاحب کا اقرار تھا کہ اگر سنہ ۱۹۰۰ء سے آخر
سنہ ۱۹۰۲ء تک کوئی نشان میری صداقت کے ثبوت میں ظاہر نہ ہو تو میں ملعون
وکافر ہوں، اور دنیا نے دیکھ لیا کہ اس عرصہ میں اُن کا کوئی نشان ظاہر نہیں
ہوا، اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس تین برس کی مدت آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ہوتی
ہے اس میں آخر نومبر تک مرزا صاحب کے اقرار سے اُس نشان کا ظہور نہیں ہوا تھا
اس مہینے میں جب موضع مُدّ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے مناظرہ میں
مرزائیوں کو سخت ذلت پہنچائی ہے اُس وقت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء میں مرزا
صاحب نے اپنے رسالہ **اعجاز احمدی** کا اظہار کیا اور دس ہزار روپے کا
اشتہار دیا کہ جو کوئی اس کا جواب پانچ روز کے اندر دے زیادہ سے زیادہ تین
روز کے اندر چھپوا کر میرے پاس بھیجدے تو میں اُسے دس ہزار روپیہ دونگا
اعجاز احمدی میں اس کی تفصیل دیکھنا چاہئے، مگر یہ اشتہار ایک فریب
تھا، یہ رسالہ معجزہ کسی طرح نہیں ہو سکتا، اس کا قطعی ثبوت رسالہ حقیقت
رسائل اعجازیہ میں نہایت تفصیل سے دیا گیا ہے، یہ رسالہ پانچ جز میں ہے
اس سال کے شروع میں چھپا ہے اور پندرہ دلیلوں سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا
ثابت کر کے آخر میں یہ دکھایا ہے کہ درحقیقت وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتے
چونکہ مسلمانوں کے سوا کسی اور مذہب والے انھیں نہیں مانا اس لئے وہ
دین اسلام کا اقرار کرتے رہے، اور مسلمانوں کے فریب دینے کیلئے اُنھوں نے

نعتیہ اشعار بھی لکھے اور بہت سی باتیں بنائیں مگر الحمدللہ اس رسالہ میں تو انھیں کے اقوال سے قطعی طور سے انھیں کا کذب ثابت کر دیا گیا، پہلے اقوال سے یقینی فیصلہ ہو گیا کہ مسیح موعود کی جو علامتیں انھوں نے اپنے متعدد رسالوں میں بیان کی ہیں وہ انمیں بالیقین نہیں پائی گئیں اور اپنے قول سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے، آخری قول سے تو مردود، ملعون اور کافر و بیدین بھی ہو گئے، آجکل کوئی نیا قادیانی ظاہر ہوا ہے اُسنے یہ ظاہر کیا کہ فلاں فلاں مولوی صاحب انھیں کافر نہیں کہتے بعض اُنکے کفر میں تامل کرتے ہیں، ان باتوں سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اکثر علما مرزا صاحب کی واقعی حالت سے بالکل بیخبر ہیں اسلئے اُنکی کفر میں تامل کرنا مقتضائے حقیقت ہے مگر جس وقت اُن علما کو مرزا مرزا کا پورا حال معلوم ہو جائیگا تو پھر اُنھیں ہرگز تامل نہ ہوگا اور کاتب مضمون ہداہ اللہ تعالیٰ الی سبیل الرشاد کو فیصلہ آسمانی اور صحیفہ انواریہ دیکھنے کے بعد بھی اُنہیں مرزا صاحب کے کذب کا روشن آفتاب نظر نہ آیا تو معلوم ہوا کہ وہ ازلی ختم اللہ علی قلوبہم کے مصداق ہیں، جس مدعی کی پیشینگوئیاں بالیقین غلط ثابت ہوئی ہوں جس کے الہاموں سے خدا کا جھوٹا اور وعدہ خلاف ہونا ثابت ہو گیا ہو جس کے جھوٹے ہونے پر توریت اور قرآن گواہی دیتا ہو جس نے انبیا کی توہین کر کے جھوٹی باتیں فریب دہی کی غرض سے بنائی ہوں جو مدعی اپنے متعدد اقوال سے کاذب ثابت ہو اُسکے کذب میں تو کسی صاحب عقل کو تامل ہرگز نہیں ہو سکتا، رہا اُنکا کفر وہ بھی اُنکے قول سے ثابت ہوا ایک قول تو ابھی نقل کیا گیا دوسرا قول اور ملاحظہ کیجئے مرزا صاحب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں ما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین۔ یعنی یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے

اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر نسے جا ملوں"۔ اس قول میں مرزا صاحب نہایت صفائی سے کہہ رہے ہیں کہ نبوت کا دعویٰ کرنا اسلام سے خارج ہونے اور کافروں سے ملجانیکا باعث ہے، اب اُنکی اقرار کے بموجب اُنکی کفر کا ثبوت ملاحظہ کیجئے فرماتے ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم بغیر نئی شریعت کے رسول اور نبی ہیں بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) اور صرف دعویٰ نبوت ہی نہیں بلکہ قمر الانبیا ہونیکا دعویٰ ہے چنانچہ انجام آتھم کے صـ۵ میں اُنکا الہام ہے یاتی قمر الانبیاء اور اسی انجام آتھم میں یہ بھی ہے (کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھہ سکتا ہے؟ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں"۔ (حاشیہ صـ۲۷)

ختم نبوت کا منکر کافر ہے

اس قول کو اچھی طرح دیکھا جائے، اسمیں وہ صاف فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ بدبخت مفتری ہے اُس کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے، پھر کہتے ہیں کہ جو آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کو خدا کا کلام بالیقین جانتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اور رسول ہونیکا دعویٰ نہیں کر سکتا، اس کا حاصل بھی وہی ہے جو پہلے قول کا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنیوالا منکر قرآن اور کافر ہے،

لیجئے جناب مرزا صاحب اپنے متعدد اقوال سے کافر ہیں، پھر کسی مولوی صاحب کے کہنے کی کیا حاجت ہے اور دنیا کی علمائے کفر کا فتویٰ دیا ہے مولانا محمد حسین صاحب

کا رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ نمبر چہارم لغایۃ ہفتم و نمبر یازدہم و دوازدہم
اور مولٰنا محمد سہول صاحب کا رسالہ القول الصحیح فی مکائد المسیح
ملاحظہ کیجئے،

میاں ارادت! کہو اب تو مرزا صاحب نے آپ کے رسالہ کو محض غلط
بتادیا اور خاتم النبیین کے غلط معنی پر جو آپ نے بیہودہ باتیں بنائی ہیں
اُن کی غلطی پر صاد کر کے آیت وَلٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيِّينَ کو ختم نبوت پر نص قطعی قرار فرمادیا اور صہ ۲۵ میں اُن کا یہ جملہ ہے
ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا" یعنی نبی کا لفظ اگر کہیں کہا گیا ہے
وہ بطور استعارہ اور مجاز کے ہے، اولیاء کو بھی کسی وقت کہدیا گیا ہے
حقیقی نبی خاتم الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں ہوگا یہ اُن کا
اٹھارہواں اقرار ہے،

دس ہزار کا چیلنج

ای صادقان روزگار و ای حامیان ملت سید ابرار، اس اندھیر اور ابلہ فریبی کو ملاحظہ کیجئے
کہ ایسے بدترین روزگار کو جو اپنے الہاموں اور پختہ اقرار سے جھوٹا، ہر بد سے بدتر،
ملعون، کافر ثابت ہوچکا ہو اور ایک ہی اقرار سے نہیں بلکہ اٹھارہ اقراروں سے وہ ان
بدترین صفات کا مستحق ہوچکا ہو اُسکا جھوٹ و فریب آفتاب کیطرح روشن کر کے دکھادیا ہو،
اسکے جھوٹے دعوؤں پر حیدرآبادی مرزائی چیلنج دیتے ہیں اور اُنکی صداقت ثابت کرتے ہیں، ای
فریب خوردہ حضرات ہم تمام مرزائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ جسطرح ہمنے مرزا صاحب کے اقراروں سے اُنکا جھوٹا
اور ملعون اور کافر ہونا ثابت کردیا تم اگر اسطرح کسی نبی یا مجدد یا بزرگ کا جھوٹا ہونا ثابت کردو
(اور یہ تو غیر ممکن ہی) یہی ثابت کردو کہ جھوٹے مدعیان نبوت و مہدویت جتنے گذرے ہیں اُنمیں سے
فلاں جھوٹا اپنے متعدد اقراروں سے ان ملعونہ صفات کا مستحق ہوا ہے تو ہم دس ہزار روپیہ دینے
کے لئے حاضر ہیں،

راقم عبد اللطیف رحمانی

مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی قطعی دلیل

اُن کی نہایت معرکہ کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں[51] اور اُن کے جواب سے
مرزائی ایسے عاجز ہوئے کہ اُن کے جھوٹے ہونے کو مان لیا چنانچہ ایک رسالہ
نبی کی پہچان، قادیان میں چھپا ہے، اُس میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی دس
پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں، اور خواجہ کمال کی پارٹی تو یہ کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کی
سَو پیشین گوئیوں میں سات جھوٹی ہوئیں[52] اور بات توریت مقدس، اور
قرآن مجید کے نص قطعی سے ثابت ہے کہ جس مدعی نبوت کی ایک پیشینگوئی بھی جھوٹی
ہو وہ جھوٹا اور مفتری ہے، چنانچہ توریت مقدس میں یہ حکم ہے کہ "لیکن وہ نبی جو
ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُسے حکم نہیں دیا
یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے (یعنی جس طرح تعزیرات ہند
میں قاتل کی سزا پھانسی ہے اسی طرح توریت مقدس کا حکم جھوٹے مدعی نبوت کی سزا
قتل ہے) اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی
ہوئی نہیں، تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے (یعنی پیشگوئی کرے)
اور وہ جو اُس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی، بلکہ اُس
نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اُس سے مت ڈر" اور یہی مضمون قرآن شریف کے نص
صریح سے ثابت ہے لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ یعنی اللہ تعالیٰ نہایت
تاکید سے فرماتا ہے کہ ایسا گمان وخیال ہرگز نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی
کرتا ہے بلکہ وہ اپنے تمام وعدے اور وعیدیں پوری کرتا ہے جس مدعی کے بیان سے
اُس کا ایک وعدہ یا ایک وعید بھی پوری نہ ہو تو یقین کرنا چاہئے کہ وہ جھوٹا ہے، ان دونوں
کلام مقدس کے بموجب مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً جھوٹے ہیں،

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ

اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کو اور اُس کے سچے ماننے والوں کو دھوکا دیتے ہیں لیکن درحقیقت اپنی جانوں کو دھوکا دیتے ہیں (کیونکہ انجام کار اُس کا بُرا نتیجہ وہ خود دیکھیں گے)

الحمد للہ کہ ہدایت خلق کیلئے یہ رسالہ کاملہ تالیف نادرہ یعنی

حقیقت
رسائل اعجازیہ

مرزائیہ

جسمیں مسیح قادیان کے رسالہ اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کی واقعی حالت کو دکھا کر روشن کر دیا ہے کہ بیشمار دلیلوں سے اِن رسالوں کی نسبت اعجاز کا دعویٰ کرنا محض غلط ہے پھر آخر میں نہایت روشن طریقہ سے ثابت کیا ہے کہ درحقیقت مرزا صاحب خدا اور رسول کو نہیں مانتے تھے مگر اپنی طرف متوجہ کرنے کو انہوں نے بہت کچھ کیا دین کی کچھ تائید کی نعتیہ اشعار بھی لکھے ظلی بروزی نبی بنے پھر مستقل نبی بنے اپنے منکروں کو کافر و جہنمی بتایا پھر خدائی اختیارات ملنے کا دعویٰ کیا مگر کامل دعویٰ خدائی کرنیکا وقت نہیں آیا تھا کیونکہ اپنے مریدوں کو اس لائق نہیں سمجھتے تھے کہ میرے اس دعویٰ خدائی کو مان لینگے اس لئے خاموش رہے اور جہاں انھیں جانا چاہئے تھا وہاں تشریف لیگئے

باہتمام منشی سراج الدین احمد جمالی کے

محرم سنہ ۱۳۲۶ ہجری

[illegible]

بار اول ۱۰۰۰ — قیمت پنجہ [illegible]

دردمندان اسلام اسے ضرور ملاحظہ کریں

بعض عالی مرتبہ دردمندان اسلام نے اس وقت کے عظیم الشان مرزائی فتنہ فرو کرنے کے لئے کامل توجہ فرمائی، اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی واقعی حالت کو متعدد طریقوں سے آفتاب کیطرح روشن کر کے دکھایا اور خدا کے فضل سے بہت کچھ فائدہ ہوا، ہزاروں مسلمان گمراہی سے بچے اور بہت گمراہ راہ راست پر آئے، مگر مرزائی جماعت اپنی گمراہی کی اشاعت میں نہایت سرگرم ہے، ہزاروں روپیہ ماہوار صرف کرتی ہے، سارے ہندوستان میں، سندھ میں، کاٹھیاواڑ، حیدرآباد دکن، بمبئی میں، تمام بنگال میں، تمام افریقہ میں، خصوصاً زنجبار ممباسہ، مورس میں اُن کے گمراہی پھیلانے والے جاتے ہیں، اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اس کے علاوہ اُن کے ماہواری رسالے اور ہفتہ وار اخبارات شائع ہوتے ہیں، اب ہمارے علماء اور تمام دردمندان اسلام فرمائیں کہ اس گمراہی کے روکنے کے لئے وہ کیا کرتے ہیں، اس فتنہ کا فرو کرنا تو تمام مسلمانوں کا اور خصوصاً نائبان رسول کا فرض ہے اور ایسا فرض ہے کہ جو کام وہ اپنے خیال میں مسلمانوں کی اصلاح کا کر رہے ہیں اُس پر یہ ہر طرح مقدم ہے کیونکہ اول اس کی کوشش ضرور ہے کہ مسلمان اسلام پر قائم رہیں، اُس کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت کو مستعد ہونا چاہیئے جس کے سرگروہ مخصوص علما ہوں اور حسب موقع اس فتنہ کے فرو کرنے کی کوشش کیجائے، اس وقت سب سے اول کوشش یہ ہے کہ جو رسالے بعض بزرگان دین اور ہمدردان اسلام نے لکھے ہیں انھیں خوب شائع کریں اُن رسالوں کی فہرست ایک خاص رسالہ میں شائع کی گئی ہے اور اس رسالہ کے آخر صفحہ میں کچھ نام لکھے گئے ہیں اُن رسالوں کا دیکھنا اور پاس رکھنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا دشمن جانی کے خوف کے وقت اپنے اور بھائیوں کے بچانے کے لئے ہتھیار رکھنا ضرور ہے، الحمدللہ یہ وہ رسالے ہیں جنکا جواب آج سے ساری دنیا کے مرزائی عاجز ہیں،

مسلمانوں کا خیرخواہ محمد اسحٰق عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

مسلمانون کو ہوشیار ہوکر متوجہ ہونا چاہیئے کہ اس وقت کے فتنوں مین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا بڑا فتنہ ہے، اِس خاکسار نے باوجود ضعف و ناتوانی کے متعدد رسالون مین اُن کا جھوٹا ہونا نہایت روشن دلیلون سے ثابت کرکے دیکھایا ہے، مگر دیکھتا ہون کہ زمانے کی تاریکی اور کفر و الحاد کی ظلمت نے دلون کو تاریک کردیا ہے، دینی امور کی ضرورت انھین نظر نہین آتی، اکثر حضرات کو اس طرف توجہ ہی نہین ہے، بہرحال اہل علم خدا ترس کا جو فرض ہے وہ حتی الوسع ادا کیا گیا اور کیا جاتا ہے رسالہ فیصلہ آسمانی مین کامل طور سے دیکھایا گیا کہ مرزا صاحب کی پیشینگوئیان جھوٹی ہوئین، اور ایسی یقینی جھوٹی ہوئین کہ کوئی شک و شبہہ اُس مین نہین رہا، خصوصًا منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی جسے مرزا صاحب نے اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان قرار دیا تھا، اور تقریبًا بیس ۲۰ برس تک اُس کی ظہور کے متمنی رہے مگر وہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی اور قرآن مجید کی صریح آیتون سے اور توریت مقدس کے صریح بیان سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے اس کا کامل ثبوت فیصلہ آسمانی کے پہلے حصہ مین اور کچھ تیسرے حصہ مین کیا گیا ہے، دوسرے اور تیسرے حصہ مین اُن کے رسائل اعجازیہ کا ذکر بھی آگیا تھا، اُن کی حالت بھی دیکھائی گئی، اور ثابت کردیا گیا کہ جس طرح منکوحہ

آسمانی والا معجزہ جھوٹا ثابت ہوا۔ اسی طرح یہ بھی جھوٹا ہی، مگر چونکہ اُن کی حالت ایک بڑے رسالے کے ضمن مین بیان ہوئی ہی اس لئے یہ امید کم ہے کہ مسلمانون کی پوری توجہ اُس طرف ہو، اب مین برادران اسلام کی آسانی کے لئے اس مضمون کو علحدہ کرکے طالبانِ حق کو دیکھانا چاہتا ہون، مرزا صاحب نے دو رسالے لکھے ہین ایک کا نام اعجاز احمدی اور دوسرے کا نام اعجاز المسیح ہے، اس سے مقصد یہ ہی کہ جس طرح جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معجزہ قرآن مجید ہے کہ اُس کے مثل کوئی نہین لاسکتا اسی طرح مرزا صاحب کہتے ہین کہ میرا معجزہ یہ دو رسالے ہین ایک نظم اور ایک نثر، اس رسالہ مین اُن کی واقعی حالت پیش کر کے مسلمانون کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ جس طرح وہ آسمانی نکاح اُن کے کاذب ہونیکا کامل نشان ہوا اسی طرح یہ دونون رسالے متعدد طور سے اُن کے کاذب ہونے کی دلیل ہین، اور اُنہین کامل جھوٹا اور فریبی ثابت کرتے ہین براہ مہربانی تحقیق اور حق پسندی کی نظر سے ملاحظہ کرین،

ناظرین! اِن دونون رسالون کو معجزہ کہنا اور اُن سے اپنی صداقت ثابت کرنا، عوام کو فریب دینا ہے، یہ دونون رسالے مرزا صاحب کے لئے معجزہ ہرگز نہین ہوسکتے بلکہ اُن کے جھوٹا ہونے کی نہایت روشن دلیل ہین، اور ایک طریقہ سے نہین بلکہ کئی طریقون سے، اہل حق غور سے ملاحظہ کرین، ان دونون رسالون کی نسبت کہا جاتا ہے کہ جس طرح قرآن مجید جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معجزہ ہے کہ آپ نے عرب و عجم کے روبرو پیش کر کے فرمایا کہ اس کے مثل لاؤ، اور پھر یہ کہدیا کہ تم ہرگز نہ لاسکو گے، اور ایسا ہی ہوا کہ کوئی اُس کے مثل نہ لاسکا، اسی طرح مرزا صاحب نے یہ دو رسالے پیش کئے ایک نظم دوسرا نثر، اور ایسا ہی دعویٰ کیا، اور کوئی ان دونون کے مثل نہ لاسکا،

مناظرہ مونگیر کی کیفیت مین جو اُنہون نے مرزا صاحب کی نبوت کے ثبوت مین

قرآن مجید کی آیتیں پیش کی ہیں انہیں وہ آیت بھی ہے جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی رسالت کی دعوی میں پیش کی تھی یعنی آیت وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ الخ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو خطاب کر کے فرماتا ہے کہ اگر تمہیں قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے میں شک ہے تو اُس کی ایک ہی سورت کی مثل تم بنا لاؤ الخ،

جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وہ صفات کاملہ جو آپکی ذات مقدس سے مخصوص تھے اُن میں مرزا نے کہیں برابری کا اور کہیں تفوق کا دعوی کیا ہے، حضور انور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو کلام الٰہی ہدایت خلق کے لئے پیش کیا، اُس کے بے مثل ہونے کا دعوی کیا، اور یہ بھی نہایت زور سے فرمادیا کہ تم کسی وقت اور کسی طرح اس کے مثل نہیں لاسکتے،

یہ امر بھی غور کے لائق ہے کہ حضور انور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کسی معجزے یا کسی پیشینگوئی کو اپنی صداقت میں پیش نہیں فرمایا، کیونکہ منکر متعصب ہر ایک میں احتمال نکال سکتا ہے، کم سے کم ساحر کہدینا آسان ہے، اور ایسا ہی کفار نے کہا، مگر اس معجزے میں کوئی جائے دم زدن نہیں ہے، اس لئے اس میں دعوی کیا مگر مرزا نے باطل خیال میں اس کو غلط ثابت کرنا چاہتا ہے، اور اپنی تفوق کا اظہار اُسے مدنظر ہے، اس دعوے سے مرزا کا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے پیغمبر نے تو صرف ایک کتاب نثر میں جواب کے لئے پیش کی تھی، میں نظم اور نثر دونوں پیش کرتا ہوں اور کوئی جواب نہیں دے سکتا، یعنی میں اس میں بھی پیغمبر اسلام سے بڑھ گیا ہوں یہاں جن حضرات نے مرزا صاحب کے مدحیہ اشعار اور غلامی کا دعوے دیکھا ہوگا انہیں اس بیان سے تعجب ہوگا، مگر آئندہ بیان سے انہیں یہ تعجب جاتا رہیگا، یہاں حق پسند حضرات کامل طور سے توجہ فرمائیں، اور اس فریب مرزائی اور اعجاز محمدی

مین فرق ملاحظہ کرین، یہان کئی باتین مین کہنا چاہتا ہون،

(ا) پہلے سمجھ لینا چاہیے کہ جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقصد اس دعوے سے یہ تھا کہ اس وقت اہل عرب کلام کی فصاحت و بلاغت مین اعلیٰ درجہ کا کمال رکھتے ہین، اور شب و روز انھین فصیح و بلیغ نظم و نثر لکھنے کا مشغلہ ہے، اور مضامین لکھ کر ایک دوسرے پر فخر اور مباہات کیا کرتے ہین، اور دوسرے ملک کے لوگون کو عجم کہتے ہین یعنی بے زبان، گونگے، اس لئے ایسے وقت مین اُن کاملین فصحا کے مقابلہ مین ایک ایسا شخص دعوے کرے جو معمولی طور سے بھی کچھ پڑھا لکھا نہ ہو، اور پھر وہ فصحاے عرب جن کی حالت ابھی بیان کی گئی اُس کے جواب سے عاجز ہو جائین، اور اُن کی غیرت و حمیت اور اس فن مین دعویٰ فضل و کمال انھین جواب لکھنے کی ہمت نہ دے،

یہ بلا شک و شبہہ بدیہی طور سے نہایت عظیم الشان معجزہ ہے اور ایسا معجزہ ہے کہ سخن شناس فصحا کسی احتمال سے بھی اس کو غلط نہین کہہ سکتے تھے، کیونکہ قرآن شریف کی عبارت اور اُس کے مضامین عالیہ اُن کے پیش نظر تھے، وہ مُہر سکوت اُن کے منہ پر لگا رہے تھے، اور مرزائیون کی طرح بے شرم بھی نہ تھے، پھر اس کا معجزہ ہونا ایک طور سے نہین بلکہ کئی طور سے ہے (ا) اس کی عبارت ایسی فصیح و بلیغ ہے کہ دوسرا کوئی فصیح و بلیغ ایسی عبارت نہین لکھ سکتا، (۲) اس کے مضامین ایسے عالی اور باعث ہدایت عالم ہین کہ کوئی بڑے سے بڑا ریفارمر اور مُقنّن ایسی کامل ہدایت کی باتین اور سلطنت کیلئے مفید قانون نہین بنا سکتا، اور پھر وہ قانون بھی ایسا ہو جو کسی وقت لائق منسوخ ہونے کے نہو، یہ صفت صرف قرآن مجید ہی مین ہے، اور اس کا اقرار بڑے بڑے عقلاء مخالفین اسلام نے بھی کیا ہے، اس کے علاوہ قرآن مجید کا یہ دعوے کسی وقت اور کسی شخص سے خاص نہین ہے، یعنی کوئی شخص خود لکھ کر پیش کرے، یا کسی دوسرے کا لکھا ہوا اور کسی وقت کا لکھا ہو وہ سامنے لائے یا آئندہ کوئی لکھے مگر اُس وقت اہل زبان نہ اپنا

کلام پیش کر سکے نہ اپنی کسی گذشتہ بزرگ کی تحریر اس کے مثل دیکھا سکے، اور اب تیرہ سو برس سے زیادہ ہوگیا مگر کوئی مخالف اُس کے مثل نہ لا سکا، ایسے کلام کے لئے آیت مذکورہ مین دعویٰ کیا گیا ہے، مرزائیون کو شرم نہین کہ مرزا کے ان رسالون کے لئے یہ آیت پیش کی جاتی ہے جن مین سینکڑون غلطیان الفاظ کی ہون، اور وہ دوسرون سے لکھوایا جائے، اُس کے مقابل مین متعدد رسالے اور قصیدے اُن سے بہتر اعلیٰ موجود ہین (۲) قرآن مجید امور ذیل کی وجہ سے معجزہ بینہ قرار پایا، (۱) ایسے انسان کی زبان سے نکلا جو معمولی طریقہ سے کچھ لکھے پڑہے نہ تھے، اُمی کہلاتے تھے، اور یہ بدیہی بات ہے کہ ایسا شخص ایسی بینظیر کتاب نہین بنا سکتا جیسا قرآن مجید ہی، یہ انسانی طاقت سے باہر ہی، مرزا ایسے نہ تھے، بلکہ لکھے پڑھے تھے، (۲) قرآن مجید جس ملک مین نازل ہوا اُسی ملک کی زبان مین لکھا گیا جس کو اُس ملک والے کامل طور سے جانتے تھے، اور اُس کے جاننے کا اُنہین دعویٰ تھا، اور اس دعوے کے وقت اُس زبان کی فصاحت بلاغت انسانی کمال کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ پر پہنچی ہوئی تھی، مرزا صاحب نے ایسا نہین کیا، اگر اردو مین لکھکر دعوے کرتے تو فصحاے ہند پر بالمعائنہ اُن کی فصاحت کا انکشاف ہو جاتا، اب رہی عربی کی عبارت، نہ اُس کا حال ویسا ہی جیسا کہ عرب کی جاہلیت مین تھا، اور نہ اُس قدر توجہ علما کو ہی جیسی اُس وقت عرب کو تھی، (۳) اُس ملک کے رہنے والون کو اُس وقت اپنی زبان مین کمال پیدا کرنے کا نہایت شوق ہی نہ تھا، بلکہ اُسے مایۂ فخر سمجھتے تھے، (۴) پھر یہ خالی شوق ہی نہ تھا، بلکہ اُس کمال کو حاصل کرتے تھے، اور نظم و نثر لکھنا اُن کا مشغلہ تھا، مرزا کے وقت مین یہ ہرگز نہ تھا، اب اگر اُن کے رسالون کی طرف کوئی توجہ نہ کرے تو اعجاز کا ثبوت نہین ہو سکتا، (۵) اس تحصیل کمال کیساتھ اُن کے دماغ مین کبر بھی تھا، کہ ہر ایک دوسرے کو اپنے سے زیادہ کمال مین نہین دیکھ سکتا تھا، اور اپنی عمدہ نظم و نثر کو دعوے کے ساتھ عام جلسون مین پڑہتے تھے، اور بعض وقت یہ دعویٰ بھی کرتے تھے

کہ کوئی اُس کے مثل لائے، جس وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا نزول شروع ہوا ہے اُس وقت اس قسم کے سات قصیدے سات شخصوں کے لکھے ہوئے خانہ کعبہ پر لٹکے ہوئے تھے، اور جب قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کو دیکھا تو وہ قصداً اوتار لئے گئے اس بنیاد پر کہ قرآن مجید نے اُن کی فصاحت و بلاغت کو گرد کر دیا، اب وہ اس لائق نہ ہے کہ قرآن مجید کے مقابلہ میں اُنہیں خانہ کعبہ پر لٹکا کر اُن پر دعوی کیا جائے، ایسے وقت میں ان عربوں کے مقابلہ میں جن کا مایہ ناز فصیح و بلیغ عبارت کا لکھنا تھا، قرآن مجید کا یہ دعوی پیش ہوا، اور اُس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا گیا کہ تم ہرگز نہ لاسکو گے، باوجودیکہ جواب کے لئے میدان نہایت وسیع رکھا گیا تھا، نہ اُس کے لئے کوئی میعاد معین کی تھی نہ کسی زمانی کی تخصیص تھی کہ آئندہ کوئی لکھے، گذشتہ کا لکھا ہوا نہ ہو، بلکہ الفاظ آیت کا عموم صاف طور سے یہ مطلب بتا رہا ہے، (۶) کہ تم خود اس کا جواب لکھکر لاؤ، یا کسی اُستاد، یا کسی گذشتہ شخص کا لکھا ہوا پیش کرو، یا آئندہ کسی وقت کوئی لکھے، اور یہ بھی ضرور نہیں کہ سارے قرآن کا جواب ہو، بلکہ اُس کی ایک ہی سورت کا جواب لاؤ، غرضکہ قرآنی تحدی ایسی عام ہے کہ مذکورہ پانچ حالتیں اُس میں داخل ہیں،

اب غور کیا جائے کہ ان امور کے ساتھ اُن مخالفین عرب سے جواب کا طلب کرنا کس قدر غیظ و غضب کا باعث ہو سکتا ہے، اور اپنی طبعی حالت کی وجہ سے اُنہیں کس قدر جواب دینے کا جوش ہوا ہوگا، مگر چونکہ کلام کی فصاحت و بلاغت میں کامل مہارت رکھتے تھے اس لئے اپنے آپ کو عاجز سمجھے، نہ خود جواب دیا اور نہ کسی دوسرے کا کلام پیش کیا، اور نہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں کوئی پیش کر سکا، تمام دنیا کی مخالفین عاجز رہے، اس وجہ سے قرآن مجید معجزہ باہرہ اور اعجاز بینہ ٹھیرا، اور اُس کے اعجاز میں کسی طرح کا شبہہ نہ رہا، اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعوے کے صداقت میں اُسے پیش کیا، اور ارشاد خداوندی ہوا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ یعنی اُس وقت کفار قریش سے کہا کہ اگر

تمہین قرآن کے کلام الٰہی ہونے مین شک ہو تو اس کی ایک ہی سورت کے مثل لے آؤ، مگر کوئی نہ لاسکا، اور کسی طرح کا کوئی شبہہ نہ کر سکا، اب اس آیت کو مرزا صاحب کے رسالون کے لئے پیش کرنا محض غلط اور صریح فریب ہو، اُن کے اعجاز یہ رسالون کی حالت ملاحظہ کیجئے کہ متعدد طریقون سے اُن کا دعویٰ اعجاز غلط ہے، اور علانیہ فریب ثابت ہوتا ہے، اول تو یہ دیکھا جائے کہ یہ چھہ باتین جو قرآن مجید کے دعوے کے وقت تھین مرزا صاحب کے وقت ان مین سے ایک بات بھی تھی ؟ ہرگز نہین،

مجزہ نہ ہونیکی بھی دلیل،

مرزا صاحب اُمی نہ تھے، اچھے لکھے پڑھے تھے، اور اُن کے مقابل کے علما جنمین اُن کا نشو و نما ہوا تھا، اُنہین عربی عبارت لکھنے کا شوق تو کیا توجہ بھی نہ تھی، اور یہ تو بڑی بات تھی کہ کمال درجہ فصیح و بلیغ عبارت لکھنے کا خیال ہو، اور لکھنے کا مشغلہ رکھتے ہون، ایسی حالت مین اگر کسی کو عربی ادب سے طبعی مناسبت ہو تو تھوڑی توجہ سے وہ ایسی عبارت لکھ سکتا ہو کہ دوسرے نہین لکھ سکتے، خصوصًا جس وقت یہ لکھنے والا دوسرون کے لئے میعاد مقرر کر دے، اور وہ میعاد بھی اس قدر کم ہو کہ مشاق لکھنے والے کو بھی لکھنا اور چھپوا کر بھیجدینا اُس کی وسعت سی باہر ہو، نہایت ظاہر ہے کہ اگر ایسی حالت مین کوئی جواب نہ دے تو اُس شخص کی عربی تحریر معجزہ کسی طرح نہین ہو سکتی، اس کی ایسی مثال ہو کہ ایک معمولی مولوی صاحب زبان فارسی یا اُردو مین رسالہ لکھکر اپنے قریب کے دیہات مین پیش کر کے یہ کہین کہ ہم نے جیسا یہ رسالہ لکھا ہے تم تو ایسا لکھدو، وہان اگرچہ پڑھے لکھے اشخاص بھی ہون، مگر اُس طرح کا رسالہ نہین لکھ سکتے، مگر اس سے اُس کا اعجاز ثابت نہین ہو سکتا، اب مرزا صاحب کے رسالون کا جواب نہ لکھنے کے متعدد وجوہ ہو سکتے ہین مثلاً (۱) علما کو عربی تحریر کی طرف توجہ نہین ہے، اس لئے نہین لکھا، (۲) یا یہ کہ لکھنے کی میعاد اس قدر کم رکھی گئی تھی کہ اُس مین لکھنا اور چھپوا کر بھیجنا ممکن نہ ہوا، اور میعاد کے بعد بھیجنا بیکار سمجھے اس لئے نہین لکھا، یہ ایسی بدیہی باتین ہین کہ

کوئی صاحب عقل انکار نہین کرسکتا، یہ پہلی وجہ ہو مذکورہ رسالون کی معجزہ ہونیکی اور نہایت سچی اور قوی وجہ ہے، (۳) میرے بیان سے کوئی صاحب یہ نہ سمجھ لین کہ مرزا صاحب کے دعوے کے وقت ہندوستان مین عربی تحریر کا مذاق کسی ذی علم کو نہ تھا، مرزا صاحب اِس فن مین اُس وقت کے لحاظ سے اپنا مثل نہین رکھتے تھے، میری یہ غرض ہرگز نہین ہے؛ بلکہ اکثر اہل علم کے لحاظ سے کہا گیا ہے کہ اُنہین عربی نظم و نثر کی طرف توجہ نہین تھی جن حضرات کو عربی تحریر کا مذاق ہے، اور عربی نظم و نثر مین کسی قدر کمال رکھتے ہین یا رکھتے تھے وہ مرزا صاحب کی نظم و نثر سے بدرجہا زائد عمدہ عبارت لکھتے تھے، اور اب لکھ سکتے ہین، اُن کی توجہ نہ کرنے کی نہایت روشن وجوہ ہی موجود ہین، اس مین شبہہ نہین کہ وہ توجہ اور وہ ذوق جو اہل عرب کو اُس وقت تھا وہ اس وقت کسی کو نہین ہے اور نہ اُس طرح کا شغلہ کسی کا سنا گیا، جیسا کہ اہل عرب کو تھا، مگر اس فن مین ایک حد تک کمال رکھنے والے موجود ہین، اور اُس وقت بہی موجود تھے، مگر نہایت ظاہر ہے کہ اہل کمال جسے اُس فن مین لائق نہین سمجھتے اُس کی تحریر کو ردی کی طرح پھینک دیتے ہین اور اُس طرف توجہ کرنے کو ننگ و عار سمجھتے ہین اس لئے انہون نے توجہ نہ کی، البتہ یہ کہنا کہ مرزا صاحب کے دعوے کے باطل کرنے کے لئے لکھنا ضرور تھا، صرف اس لئے لکھتے کہ مخلوق اِس غلطی مین نہ پڑے، یہ کہنا میرے خیال مین کسی قدر صحیح ہے، مگر اس پر نظر کرنا ضرور ہے کہ یہ توجہ اُسی وقت ہوسکتی ہے کہ علماء کے قلب مین مرزا صاحب کی اور اُن کے دعوے کی کوئی وقعت ہوتی، یا انہین یہ خیال ہوتا کہ ایسے بے سر و پا دعوے سے کوئی گمراہ ہوگا، اور جو گمراہ ہونے والے ہین وہ ہر طرح ہون گے، نہایت ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے عظیم الشان دعوے غلط ثابت کردئے گئے، پھر کسی ماننے والے نے اُسے مانا؟ ہرگز نہین، الیسا ان رسالون کے جواب کے بعد بھی ہوتا، اب خیال کیجئے کہ منکوحہ آسمانی والے نشان پر کس قدر زور تھا اور تمام عمر،

اس کے پورا ہونے کا دعوے کرتے رہے، اور آخر مین تمام دنیانے دیکھ لیا کہ وہ دعوے غلط تھا، اور کامل طور سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے، مگر مرزائیون نے اس کا کچھ بھی خیال نہین کیا، ایسے ہی یہان بھی ہوتا،

ہندوستان کے ادیب اور اہل کمال کے نزدیک مرزا صاحب کی جو وقعت ہے وہ ذیل کے دو شاہدون سے معلوم ہوسکتی ہے،

مرزا کی قصیدہ اعجازیہ اور تفسیر کی مہمل و غیر فصیح ہونے پر دو ادیبون کی شہادت

پہلا شاہد

ہندوستان مین عربی کے مشہور ادیب مولوی شبلی صاحب نعمانی ہین اُن سے ان دونون رسالون کی حالت دریافت کی گئی وہ لکھتے ہین، "قادیانی کو عربیت سے مطلق مس نتھا اُن کا قصیدہ اور تفسیر فاتحہ مین نے خوب دیکھی ہے نہایت جاہلانہ عبارت ہی مصر کے مشہور رسالے نے لوگونکے اصرار سے اس کی غلطیان بھی نہایت کثرت سے دکھائی ہین، افسوس تو یہ ہی کہ عربیت اس قدر مفقود ہے کہ قادیانی کو ایسی جرأت ہوسکی" (۵- جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کا یہ خط ہے)

دوسرا شاہد

مولوی حکیم شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی بھی مشہور عالم ہین انھین بھی عربی ادب کا پورا مذاق تھا اُن سے کہا گیا کہ اعجاز المسیح کا جواب لکھئے، انہون نے

رسالہ منگوایا، اور رسالہ کو دیکھ کر کہا کہ اسکا جواب کیا لکھون، جس کتاب مین نہ عمدہ
مضامین ہون، نہ اُس کی عبارت فصیح و بلیغ ہو اُس کے جواب مین کون ذی علم اپنی
اوقاتِ عزیز کو خراب کر سکتا ہے، اگر مضامین کچھ عمدہ ہوتے، یا عبارت ہی فصیح و بلیغ
ہوتی تو اُس کے جواب دینے مین دل لگتا، غرضکہ کوئی ادیب فنی ذی علم تو اُس کو عمدہ اور فصیح
بھی نہین کہہ سکتا، اور معجزہ کہنا تو عظیم الشان بات ہی، اور جن مین یہ مادہ ہی نہین ہے
کہ عمدہ مضامین اور معمولی باتون اور فصیح و غیر فصیح عبارت مین تمیز کر سکین یا مرزا صاحب کی
محبت نے اُن کی عقل و تمیز کو کھو دیا ہے اُن کے لئے اگر سو جواب لکھی جائین تو
وہ ہرگز نہ مانینگے، جیساکہ مرزا صاحب کی متعدد باتون مین تجربہ ہو رہا ہی،
کیسے کیسے صریح اقوال اُنہین کے قلم سے لکھے ہوئے اُن کے کاذب ہونے کی
ثبوت مین پیش کئے جاتے ہین، مگر سوا بیہودہ باتین بنانے کے کچھ نہین
کہتے، پھر ایسے حضرات کی خیر خواہی مین محنت کرنا بیکار ہی، جواب نہ لکھنے کی یہ وجہ
دوسرے حصہ مین لکھی گئی ہے،

اس کے جواب مین حضرات مرزائی دم نہین مارتے مگر رسالون کے اعجاز کا دعوے
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسی نے جواب نہ دیا، اے جناب اگر ہم مان لین کہ جواب نہین دیا
تو اس سے اعجاز ثابت نہین ہوتا، بلکہ اُن رسالون کی کمال حقارت ثابت ہوتی ہے کہ
اہل کمال کے لائق توجہ نہین ہین، جب ان رسالون کی یہ حالت ہے تو انسانی نیچر کا
اقتضا یہ ہے کہ ایسی لچر تحریر کی طرف اہل کمال کی توجہ نہ ہو، اگرچہ ناواقف کیسا ہی عمدہ
اُسے سمجھین، مگر اہل کمال اُس کی طرف توجہ کرنا عار سمجھتے ہین، اس لئے ان رسالونکی طرف
کسی ذی علم صاحب کمال نے توجہ نہ کی، یہ ایسی روشن وجہ ہے کہ کوئی حق پسند اس سے
انکار نہین کر سکتا، یہ دوسری وجہ ہے ان رسالون کے جواب نہ لکھے جانیکی،
اب اُنھین معجزہ خیال کرنا کسی صاحب عقل کا کام نہین ہے، یہ کہنا کہ جب رسالی

فصیح و بلیغ نہ تھے تو اُن کا جواب لکھنا زیادہ آسان تھا، پھر کیون نہ جواب دیا گیا سخت نادانی ہے، افسوس ہے کہ جو مرزا صاحب کے معتقد ہو گئے ہین اُن کی عقل کی حالت بعینہ ایسی ہو گئی ہے جیسی تثلیث پرست عیسائیون کی کہ دنیا کی باتون مین اگرچہ وہ کیسے ہی دانشمند اور ذی رائے ہین، مگر تثلیث و کفارہ کے ماننے پر نجات کو منحصر جانتے ہین، اور کیسی ہی یقینی اور روشن دلیلون سے اُسے غلط ثابت کیا گیا اور کیا جاتا ہے مگر وہ اپنے غلط اعتقاد سے ہرگز نہین ہٹتے،

اسی طرح مرزائیون کا حال ہے کہ مرزا صاحب کے کاذب ہونیکی کیسی روشن اور کھلی کھلی دلیلین پیش ہو رہی ہین، مگر ایک نہین سنتے، اگر کسی کو شبہہ ہوا اور کسی مرزائی نے کوئی لچر اور مہمل سی بات اُس کے جواب مین کہدی اُسے وہ فوراً ماننے لگتے ہین اور اہل حق کیسی ہی سچی اور محقق بات کہے مگر وہ خیال بھی نہین کرتے، مین کہہ رہا ہون، کہ اہل کمال کا نیچرل اقتضا یہ ہے کہ ایسی تحریر کی طرف اُن کی توجہ نہین ہو سکتی، بلکہ اُس طرف توجہ کرنے کو عار سمجھتے ہین، پھر وہ حضرات کیون قلم اُٹھانے لگے، یہی آسمانی نرغ ہے، جس کو مرزا صاحب نے عوام کے خوش کرنے کے لئے الہام کے پیرایہ مین ظاہر کیا ہے، اِس بے توجہی سے اِن رسالون کا معجزہ ہونا ثابت نہین ہو سکتا، بلکہ کمال درجہ کی اُن کی بے وقعتی ثابت کرتا ہے، کہ اہل کمال نے اُنھین نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور قابل توجہ نہ سمجھا،

(۴) اِس کے علاوہ اہل کمال صاحب قلب اُن کے طول طویل متضاد تحریرون کو دیکھکر اور اُن کے اثر مین ظلمت قلب کا معائنہ کرکے اُن کی تحریرون سے اجتناب کرتے ہین، اور بعض تو اُنھین مجنون ہی خیال کرتے ہین، اور جو کوئی اُن کے جواب کیطرف توجہ کرے اُسے رد کرتے ہین، چنانچہ مؤلف **سوانح احمدی** ص۳۳ مین لکھتے ہین جب یہ کتاب چھپ رہی تھی اُس وقت ایک بزرگ باشندہ پنجاب جو پہلے تجدید وقت

رسالون کے معجزہ نہونیکی تیسری وجہ

ہونے کے دعویدار تھے، اور اب جھٹ پٹ ترقی کر کے مسیح موعود ہونے کے دعویدار ہو بیٹھے، پہلے تو اس دعوے کو خلاف اپنے اعتقاد قدیم کے دیکھ کر مجھکو بھی تعجب ہوا تھا، مگر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود بنی آدم میں ایک فرد واحد ہے، اُس کا ثانی نہ آج تک کوئی پیدا ہوا اور نہ آئندہ پیدا ہوگا، اُن بزرگ کا یہ کہنا کہ میں مسیح موعود ہوں مجھکو قبول کرو، ٹھیک ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک دیوانہ آدمی یہ کہے کہ میں ہندوستان کا بادشاہ ہوں اور فلاں فلاں دلائل میرے دعوے کے ثبوت میں میرے پاس موجود ہیں، اور فلاں فلاں حکیم اور مولوی نے میرے دعوے کو تسلیم کر لیا ہے، اے ناظرین صاحب بصیرت مسیح موعود بنی آدم میں ایک فرد واحد ہے اُس کو اپنی ثبوت میں دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہو گی، یہ مدعی اگر دراصل مسیح موعود ہے تو عنقریب اُس کے جلال و اقبال کا نشان ساری دنیا میں پھیل جائے گا، اور اگر وہ جھوٹا اور مکار اور مسیلمہ کذاب کا ہم مشرب ہے تو بہت جلد مثل کاذب دعویداران نبوت و مہدویت اور مسیحیت کے جھک مار کے تھوڑے دنوں کے بعد خود ہلاک ہو جائے گا، اور ہزارہا مسلمانوں کے ایمان کو تباہ کر جائیگا انتہی مقتصراً، طالبین حق غور فرمائیں، کہ مخصوص علما کا یہ خیال ہو پھر وہ مرزا صاحب کے اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کی طرف کیوں توجہ کریں گے، اور یہ بے توجہی کسی دانشمند کے نزدیک اُن کے اعجاز کا باعث نہیں ہو سکتی،

یہ تیسری وجہ ہے اُن رسالوں کے معجزہ نہونے کی،

یہ تین وجہیں تو عام تھیں جن سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب کا رسالہ **اعجاز المسیح** اور **اعجاز احمدی** دونوں معجزہ نہیں ہو سکتے، اب ہر ایک کے معجزہ نہ ہونے کے وجوہ علیحدہ علیحدہ ملاحظہ کئے جائیں،

سلہ مولف سوانح احمدی کی یہ پیشین گوئی نہایت صحیح ثابت ہوئی ۱۲

اعجاز المسیح کی حالت

تفسیر کے معجزہ نہ ہونے کی چوتھی وجہ

(۵) چونکہ کیفیت مناظرہ سونگیر مین قادیانی حضرات نے مرزا صاحب کی نبوت کے ثبوت مین وہ آیت پیش کی تھی جو قرآن مجید مین حضرت سرور انبیا علیہ السلام کے ثبوت نبوت مین پیش کی گئی ہے اور اُس مین قرآن کے مثل دوسری کتاب طلب کی گئی ہے، جس کا ذکر اوپر کیا گیا، اس لئے مین نے **اعجاز المسیح** کے جواب مین دو کتابین پیش کی تھین، (ایک) **مدارج السالکین** (دوسری) **اعجاز البیان**
یہ دونون کتابین سورہ فاتحہ کی عربی تفسیرین ہین، پہلی تفسیر دو جلدون مین ہے، اور دوسری ایک جلد مین، مگر ۵۰۳ صفحون مین ہے اور ہر صفحہ مین ۲۰ سطرین ہین اور ہر سطر مین گیارہ بارہ الفاظ ہین، یہ دونون تفسیرین مرزا صاحب کے رسالہ اعجاز المسیح سے بہت عالی مرتبہ رکھتی ہین، اور اُن کا حجم بھی اعجاز المسیح سے بہت زیادہ ہے، اس لئے مرزا صاحب کا دعوے اعجاز اپنی تفسیر کی نسبت محض غلط ہے اور اُن کے بیان سے صرف اُن کے دعوے کی غلطی ہی نہین معلوم ہوتی بلکہ اُن کا علانیہ فریب ظاہر ہوتا ہے، ملاحظہ ہو،

مرزا صاحب کا علانیہ فریب

مرزا صاحب نے جو غل مچایا ہے کہ مین نے ستر دن مین ساڑھے بارہ جز لکھے ہین صریح فریب دیا ہے، اس کا کیا ثبوت ہے کہ ستر دن مین لکھی، جب ہم تفسیر کی لکھائی دیکھ کر اُن کے ساڑھے بارہ جز کے دعوے کو دیکھتے ہین تو بے اختیار دل صداقت ہی کہتی ہے کہ صریح دہوکا دے رہے ہین، کہ تخمیناً ڈہائی جز کو موٹے موٹے حرفون مین لکھکر ساڑھے بارہ جز لکھنے کا دعوے بڑے زور سے کیا ہے جب ایسی فریبی حالت

سے اسی طرح مین دس بارہ تفسیرون کے نام بتا سکتا ہون جو خاص سورہ فاتحہ کی تفسیرین لکھی گئی ہین مگر جب مقابلہ مین کوئی طالب حق طالب ہی نہین ہے تو کلام کو طول دینا بیکار ہے ۱۲

کو ہم معائنہ کر رہے ہین تو اُن کے اس قول پر کیونکر اعتبار کرین، کہ ستر دن مین لکھی،
اس کی مفصل حالت ملاحظہ کر کے انصاف کیجئے،

اس تفسیر کے اعلان مین دو شرطین لگائی تھین، **ایک** یہ کہ ستر دن مین لکھی جائے
دوسرے یہ کہ چار جز سے کم نہ ہو، اب کیونکر معلوم ہوا کہ یہ تفسیر اعلان کے
بعد لکھی، اس کا کیا ثبوت ہو کہ یہ رسالہ اس اعلان کے پہلے کل یا اکثر نہین لکھا گیا مذکورہ
فریب تو اس کی پوری تائید کرتا ہے کہ یہ رسالہ پہلے لکھا گیا اس کے بعد زیادہ قابلیت
دکھانے کے لئے یہ اعلان بڑے دعوے سے کیا گیا کہ ہم نے اس میعاد مین ساڑھے
بارہ جز لکھدئے اور ہمارے مخالف نے ایک ورق بھی نہ لکھا، اب کوئی انصاف سے
ساڑھے بارہ جز کی حالت کو دیکھے، اول تو رسالے کو دیکھا جائے کہ کیسے کیسے موٹے
حرفون مین لکھا گیا ہے، پھر یہ کہ صفحہ مین اصل عبارت کی دس سطرین ہین، اب بنظر تحقیق
حق تفسیر اعجاز التنزیل مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن کی صرف لکھائی اور مقدار
تحریر سے مقابلہ کیا جائے، اگرچہ اعجاز التنزیل بھی نہایت کشادہ لکھی گئی ہے مگر اُسی
واضح تحریر سے اعجاز المسیح کی تحریر کا مقابلہ کیا جائے تو بالیقین معلوم ہو جائے گا

علانیہ فریب

کہ جنھین ساڑھے بارہ جز کہا جاتا ہے وہ معمولی واضح تحریر سے تقریباً ڈھائی تین جز
سے زیادہ نہین ہین جسے تحقیق کرنا منظور ہو وہ دونون تفسیرون کے صفحات کے
الفاظ شمار کر کے دیکھ لے، اور پھر اس پر بھی نظر کرے کہ مرزا صاحب کی تفسیر مین جو
دو سو صفحون کی مقدار ہے وہ صرف سورۂ فاتحہ کی تفسیر مین نہین ہے بلکہ شروع سے
۴۷ صفحہ تک تو تمہید ہے جس مین مرزا صاحب نے اپنی تعریف اور دوسرے علماء کی
سختی کے ساتھ مذمت کی ہے، اس صفحہ پر پہونچ کر لکھتے ہین وَسَمَّیْتُہٗ اعجاز المسیح
یعنی مین نے اس کا نام اعجاز المسیح رکھا، اہل علم جانتے ہین کہ مصنفین یہ جملہ اکثر
پہلے یا دوسرے صفحہ مین لکھتے ہین، مگر مرزا صاحب نے اپنی تفاخر بڑھانے کو چار جز فضول

باتون مین سیاہ کر کے یہ جملہ لکھا، اس حساب سے اصل تفسیر کے تقریباً آٹھ ہی جز ہوتے ہین، اس لئے مقتضاے دیانت یہ ہے کہ اسی آٹھ جز کا اندازہ کیا جاوے، اگر اس مقدار کا اندازہ کیا جاوے گا تو فاتحہ کی تفسیر مین دو سوا دو جز سے زیادہ نہ ہوگا، اب اس قلیل مقدار کی تحریر کو بڑے زور سے ساڑھے بارہ جز بار بار کہا جاتا ہے پھر یہ ابلہ فریبی نہین تو کیا ہے، خدا کے واسطے خلیفہ صاحب یا اور اہل علم کہین تو غور کر کے انصاف سے کہین، مگر اُن سے ایسا نہین ہو سکتا، افسوس،

اب خیال کیا جاوے کہ جب اس علانیہ بات مین ایسا صریح دھوکا دیا جاتا ہے تو اس کہنے پر کیون کر اعتبار کر لیا جاوے کہ ستر دن مین لکھی، جو حضرت اظہار فخر کے لئے ایسی صریح ابلہ فریبی کرین اُن سے ظہور اعجاز کی امید رکھنا کسی ذی عقل کا کام نہین ہے ان دونون تفسیرون کو مین نے اس لئے پیش کیا تھا کہ یہ دونون تفسیرین بلحاظ عمدگی مضامین اور باعتبار فصاحت و بلاغت عبارت کے اس قدر بلند پایۂ اعجاز المسیح سے ہین کہ کوئی ذی کمال ادیب اُن کی فصاحت و بلاغت اور اُن کے مضامین نادرہ اور مفید دیکھ کر اگر اعجاز المسیح کو دیکھے گا تو نفرین کرنے لگے گا، اور پھر اُس کی طرف نظر اُٹھا کر نہ دیکھے گا، پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اس قابل سمجھے کہ اُس کا جواب دیا جاے بھائیو اگر کچھ علم و فہم ہے تو اِن صریح اسباب مین غور کرو، اور خدا سے ڈر کر انصاف سے کہو کہ جب اُن رسالون کی طرف توجہ نہ کرنے کے یہ اسباب ہین تو اُن کے جواب نہ لکھے جانے سے اُن کا اعجاز کیونکر ثابت ہو جاوے گا، اس کے جواب مین بعض جہلا یہ کہتے ہین کہ مرزا صاحب کے جواب مین ان کتابون کو پیش کرنا مرے مُردون کی ہڈیان اُکھیڑنا ہے، ایسے ہی بیہودہ جوابون کی وجہ سے کوئی ذی علم اُن کے جواب کی طرف توجہ نہین کرتا اور اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ پر عمل کرتا ہے، مگر بعض کی خیرخواہی نے خاکسار کو کسی قدر اُن کی طرف متوجہ کر دیا، اب جنہین کچھ علم و فہم ہو وہ ملاحظہ کرین

مرزائیون کے جواب کا رد

اعجاز المسیح کے فصیح و بلیغ ہونے کا دعوے کیا گیا ہے اور اُسے اعجاز بتایا ہے (حقیقۃ الوحی صہ۳۷۹) اسی لئے اُس کا نام ہی اعجاز المسیح رکھا ہے،

کلام معجز کسے کہتے ہین

اب یہ سمجھنا چاہیے کہ کلام معجز کسے کہتے ہین، اگر کسی قادیانی کو علم ہے تو علم معانی و بیان کی کتابین دیکھے اُن مین کلام کی دو طرف بیان کی ہین ایک اعلیٰ دوسری ادنیٰ، اعلیٰ مرتبہ کو اعجاز کہا ہے اور طاقت بشری سے اُسے خارج بتایا ہے، یعنے کوئی انسان کسی وقت ویسا کلام نہین لکھ سکتا ہے، اس سے ظاہر ہوگیا کہ اعجاز اور معجزہ اُسی کلام کو کہین گے جس کے مثل لانے پر انسان عاجز ہو، نہ زمانہ گذشتہ مین اُس کا مثل لکھ سکا ہو نہ حال اور آئندہ مین کوئی لکھ سکے، اسی تحقیق علمی کی بنیاد پر مین نے ان تفسیرون کو پیش کیا تھا جس سے بالیقین ثابت ہوگیا کہ اعجاز المسیح کو اعجاز کہنا محض غلط ہے کیونکہ اس سے ہر طرح نہایت عمدہ سورہ فاتحہ کی تفسیرین موجود ہین اب تفسیر لکھنے کی ضرورت نہین ہے، بیکار وقت ضائع کرنا ہے، مگر چونکہ جماعت احمدیہ علم و فہم سے بے بہرہ ہے اس لئے سچے علمی جواب کو مذاق مین اڑاتی ہے اور یہ نہین سمجھتی کہ اس جواب سے ظاہر ہوگیا کہ جن تفسیرون کا ہمنے حوالہ دیا ہے وہ مرزائی مولویون کے نزدیک بھی ایسی ہی عمدہ اور اعجاز المسیح سے ہر طرح افضل ہین جیسے ہم بیان کرتے ہین، اور جب یہ مسلم ہے تو یقینی طور سے ثابت ہوا کہ اعجاز المسیح معجزہ ہرگز نہین ہے،

یہ چوتھی وجہ ہے اعجاز المسیح کے معجزہ نہونے کی

یعنی جب اعجاز المسیح سے عمدہ تفسیرین بلحاظ عبارت اور مضمون کے پہلے سے موجود ہین تو اہل علم کے نزدیک اعجاز المسیح معجزہ نہین ہوسکتی، اور سے اعجاز کہنا اور معجزہ سمجھنا محض غلطی ہے، اب اعجاز المسیح کا شان نزول بھی ملاحظہ کرنا چاہئے پیر مہر علی شاہ صاحب جو پنجاب اور خصوصاً سیالکوٹ کے نواح مین زیادہ

مشہور بزرگ ہین، مرزا صاحب نے اُن سے مناظرہ کا اشتہار بڑے زور و شور سے دیا تھا، اس کی تفصیل علامہ فیضی کے اُس خط سے معلوم ہوگی جو اُنہون نے سراج الاخبار مین مشتہر کیا ہے،

نقل چھٹی فیضی مرحوم مطبوعہ سراج الاخبار ۱۳ اگست سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۶

مکرمی مرزا صاحب زید اشفاقہ، والسّلام علیٰ من اتبع الہدیٰ، آپ ۲۰ اور ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کے مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ سے پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف اور دیگر علماء کو یہ دعوت کرتے ہین کہ لاہور مین آکر میرے ساتھ بپابندی شرائط مخصوصہ فصیح و بلیغ عربی مین قرآن کریم کی چالیس آیات یا اس قدر سورہ کی تفسیر لکھین، فریقین کو سات گھنٹہ سے زیادہ وقت نہ ملے، اور ہر دو تحریرات ۲۰ ورق سے کم نہ ہون، آپ تجویز کرتے ہین کہ اِن ہر دو تحریرات کو تین بے تعلق علماء کے حوالہ کردیا جائے گا، جس تحریر کو وہ حلفاً فصیح و بلیغ کہدین گے وہ فریق سچا اور دوسرا جھوٹا ہوگا، آپ یہ بھی فرماتے ہین کہ ہر دو فریق کی تحریرات کے اندر جس قدر غلطیان نکلین گی وہ سہو و نسیان پر محمول نہین کیجائینگی بلکہ واقعی اُس فریق کی نادانی اور جہالت پر محمول کی جاوین گی، مجھے آپ کے اس معیار صداقت پر بعض شکوک ہین جن کو مین ذیل مین درج کرتا ہون،

(۱) کسی عربی عبارت کے متعلق یہ دعویٰ کرنا کہ اس کے مقابلہ مین کوئی شخص اس انداز و فصاحت کی دوسری عبارت معارضہ کے طور پر نہین لکھ سکتا آج سے پہلے صرف قرآنی عبارت کا خاصہ تھا، بشر کا کلام اعجاز کی حد پر نہین پہنچ سکتا حتیٰ کہ افصح العرب حضرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے کلام کی نسبت یہ دعوےٰ نہین کیا، اور نہ معارضہ کے لئے فصحائے عرب کو بلایا، اگر مان لیا جاے

کہ بجز کلام خدا کے دوسرے کلام بھی حدِ اعجاز تک پہنچ جاتے ہیں، تو پھر فرمایئے کہ الٰہی کلام اور بندہ کے کلام میں مابہ الامتیاز کیا رہا،

(۲) ہزارہا غیر مسلم عربی کے اعلیٰ درجہ کے فاضل اور منشی گذرے ہیں اور اُنکی تصانیف عربی میں موجود ہیں، اور اُن کے عربی قصائد اور نثر اعلیٰ درجہ کے فصیح اور بلیغ مانے گئے ہیں، کئی ایک غیر مسلم عالم قرآن کریم کے حافظ گذرے ہیں بعض غیر مسلم شاعروں کے قصائد کے نمونے میں نے اپنے ایک مضمون میں دیئے ہیں، جو ۱۸۹۹ء کے رسالہ انجمن نعمانیہ میں پھر اخبار چودھویں صدی کے کئی پرچوں میں چھپا ہے،

(۳) مجھے سمجھ میں نہیں آئی کہ چالیس علماء کی کیا خصوصیت ہے، اگر یہ الہامی شرط ہے تو خیر ورنہ ایک عالم بھی آپ کے لئے کافی ہے، اور یوں تو چالیس علماء بھی بالفرض اگر آپ کے مقابلہ میں ہار جائیں تو دنیا کے علماء آپ کے دعوے کی تصدیق نہیں کریں گے، کیونکہ مجددیت، محدثیت، رسالت کا معیار اس زمانہ[۱] میں عربی نویسی کسی طرح بھی تسلیم نہیں ہوسکے گی،

(۴) تعجب کی بات ہے کہ آپ اپنے اُس اشتہار کے ضمیمہ کے صلا پر تحریر فرماتے ہیں کہ مقابلہ کے وقت پر جو عربی تفسیریں لکھی جاویں گی اُن میں کوئی غلطی سہو و نسیان پر محمل نہیں کی جاوے گی، مگر افسوس کہ آپ خود اُسی اشتہار میں لفظ محصنات کو جو قرآن کریم میں مذکور ہونے کے علاوہ ایک معمولی اور مشہور لفظ ہے دو دفعہ محسنات لکھتے ہیں، س اور ص کی تمیز نہ ہونا اتنے بڑے دعویدار عربیت کے حق میں سخت ذلت کا نشان ہے، یہ لفظ اگر ایک دفعہ

[۱] کیونکہ آج کل عربی کے وہ اہل کمال نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے جن کے عاجز ہو جانے سے یہ ثابت ہو جائے کہ کوئی انسان اس کے مثل نہیں لاسکتا، ۱۲

غلط لکھا ہوتا تو شائد سہو پر حمل کیا جاسکتا، مگر دو دفعہ غلط لکھا، اور پھر شرطیہ ٹھیرتے ہین کہ دوسرون کی غلطیون کو سہو اور نسیان پر حمل نہین کیا جائیگا،

اخیر مین میرا التماس ہے کہ مین آپ کے ساتھ ہر ایک مناسب شرط پر عربی نظم ونثر لکھنے کو تیار ہون، تاریخ کا تقرر آپ ہی کر دیجئے، اور مجھے اطلاع دیجئے کہ مین آپ کے سامنے اپنے آپ کو حاضر کرون، مگر یاد رہے کہ کسی طرح بھی عربی نویسی کو مجددیت یا نبوت کا معیار تسلیم نہین کیا گیا، والسلام علی من اتبع الھدی

(راقم محمد حسن[سلہ] حنفی. بھین ضلع جہلم تحصیل چکوال مدرس دار العلوم نعمانیہ لاہور

۵- اگست ۱۹۰۰ء)"

یہ خط تاریخ مناظرہ کے پہلے کا ہے، تاریخ مناظرہ ۲۵- اگست ۱۹۰۰ء مقرر ہوئی تھی، مرزا صاحب کے مشتہرہ مضمون مین قدرت خدا کا نمونہ یہ ہوا کہ انھون نے اپنے تکبر کے جوش مین یہ بھی لکھدیا تھا کہ اگر مین پیر صاحب اور علما کے مقابلہ پر لاہور نہ جاؤن تو پھر مین مردود، ملعون، جھوٹا ہون، اور اس شدومد کے اشتہار و اقرار کے بعد قدرت خدا سے صداقت کا ظہور نہایت آب وتاب سے اس طرح ہوا کہ باید وشاید، اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ پیر صاحب مرزا صاحب کی

مرزا صاحب کا اپنے اقرار سے جھوٹا اور ملعون ہونا

[سلہ] یہ وہی علامہ فیضی مرحوم ہین جن کا ایک مضمون اسی سراج الاخبار سے نقل ہو چکا ہے اُس مین بھی علامہ مرحوم نے مناظرہ کا چیلنج دیا تھا، اور ہر طرح مناظرہ کے لئے آمادہ تھے مگر مرزا صاحب نے دم نہین مارا اسی طرح اس خط مین مناظرہ کا چیلنج ہے اس کے جواب مین بھی مرزا صاحب مناظرہ پر آمادہ نہوئے اور عربی نویسی کا اعجاز نہ دکھایا، اس سے اُن کے اعجازیہ رسالون کی حقیقت اہل دانش سمجھ سکتے ہین، افسوس یہ ہے کہ علامہ ممدوح مرزا صاحب کے سامنے انتقال کر گئے ورنہ انھین خوشیان منانے کا موقع ملا، مگر جب اُن کے بڑے مقابل فاتح قادیان اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب اُن کی آخری زندگی تک اُن کی سرکوبی کرتے رہے [illegible]

تمام شرطیں منظور کر کے مناظرہ پر آمادہ ہو گئے، اور ۲۵۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء مناظرہ کی تاریخ مقرر ہو گئی، اور پیر صاحب اپنے اقرار کے بموجب ۲۴۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء کو مع دیگر علماء اور معززین اہل اسلام کے لاہور پہونچے اور ۲۹۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء تک منتظر رہے، مگر مرزا صاحب گھر سے باہر نہ نکلے، اُس نواح کے مریدوں نے بہت زور لگایا مگر وہ نہ آئے، اور اپنے اُس اشتہاری اقرار کی بھی پرواہ نہ کی جو لکھ چکے تھے، کہ اگر مقابلہ پر لاہور نہ جاؤں تو جھوٹا اور ملعون ہوں مہتمان جلسہ نے اس جلسہ کی روئداد طبع کرا کے مشتہر کرائی تھی، اُس میں ذیل کا مضمون لائق ملاحظہ ہے "جملہ حاضرین جلسہ کے اتفاق رائے سے یہ قرار پایا کہ یہ شخص (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) مخاطب ہونے کی حیثیت نہیں رکھتا ہے، اور شرمناک دروغگوئی سے اپنی دوکانداری چلانا چاہتا ہے، اس لئے آئندہ کوئی اہل اسلام مرزا قادیانی یا اُس کے حواریوں کی کسی تحریر کی پرواہ نہ کریں"۔ یہ روئداد مسلمانوں میں بہت شائع ہوئی ہے جس سے مرزا صاحب کے دعوؤں کی حالت اظہر من الشمس ہو گئی، اور اپنے پختہ اقرار سے جھوٹے اور ملعون ٹھہرے، اس شرمناک ذلت مٹانے کے لئے مرزا صاحب نے تفسیر اعجاز المسیح لکھی یا لکھوائی، اور پیر صاحب سے جواب طلب کیا،[۱]

(بقیہ حاشیہ) روح کو مناسب ثواب پہنچاتے ہیں تو اُن کی خوشیوں کی تلافی کافی طور سے ہو جاتی ہے اور جب فاتح قادیان مرزائیوں کو زک دیتے ہیں تو اُن کی روح تڑپ تڑپ کر رہ جاتی ہوگی"

[۱] چنانچہ قادیانی اخبار الحکم مورخہ ۱۷۔ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۵ میں ہے، "اعجاز المسیح حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کی عربی تصنیف ہے جو ستر دن کے اندر باوجودیکہ چار جز کا وعدہ تھا ساڑھے بارہ جز پر شائع ہو گئی، اور ۲۳۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو پیر صاحب گولڑے کو بصیغہ رجسٹری بھیجی گئی، اور بالمقابل پیر صاحب کی طرف سے ان ستر دن کے اندر چار جز اور ساڑھے بارہ جز تو کجا ایک آدھ صفحہ بھی اعجازی عربی کا شائع نہیں ہوا، اور اس طرح پر الہام مَنَعَهُ مَانِعٌ

مرزا صاحب کا دوسرا فریب

اور مَنَعَہٗ مَانِعٌ مِنَ السَّمَاءِ کا الہام بھی سنا دیا، کیونکہ روئداد سے معلوم کر چکے تھے کہ پیر صاحب اور تمام علماے حاضرین جلسہ مجمع عام میں ہزاروں معززین اسلام کے روبرو کہہ چکے ہین کہ کوئی مسلمان مرزا صاحب کو مخاطب نہ بنائے، اور اُن کی کسی بات کا جواب نہ دے، اور ظاہر ہے کہ یہ راستباز علما اپنے قول کے خلاف ہرگز نہ کرین گے اس لئے مرزا صاحب نے عمدہ موقع پاکر اپنی تفسیر پیش کی اور جواب طلب کیا اور پیر صاحب اور دیگر علما نے اُنھین قابل خطاب نہین سمجھا اور اپنے اقرار کے پابند رہے، اور مرزا صاحب کی طرح بدعہد اور جھوٹا ہونا پسند نہین فرمایا اور مرزا صاحب نے یہ موقع پاکر اپنے اعجاز کا غل مچادیا، اس مین شبہہ نہین کہ پیر صاحب اور دیگر علما کے لئے یہ آسمانی مانع تھا، کیونکہ اپنے قول پر قائم رہنا آسمانی حکم ہے اس لئے الہام کا مضمون بلاشبہہ صحیح ہے، مگر مرزا صاحب نے اصلی حالت کو پوشیدہ کرکے ایسے پیچ سے اُسے بیان کیا ہے کہ مریدین اُسے معجزہ سمجھ رہے ہین،

ایک اور راز ملاحظہ کیجئے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے خیال کیا ہوگا کہ جو علما اس جلسہ مین شریک تھے وہ تو اپنے عہد کے خیال سے جواب نہین دین گے

(بقیہ حاشیہ) مِنَ السَّمَاءِ پورا ہوگیا اور پیر گولڑوی کی علمیت و قرآن دانی کا راز طشت ازبام ہوگیا۱۲ اس الہام سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس تفسیر مین اعجازی عربی نہین ہے کہ اُس طرح کی عربی پر پیر صاحب قادر نہ تھے، بلکہ کوئی مانع پیش آگیا، اور اصلی مانع کو مین نے ظاہر کردیا جس سے مرزا صاحب

کا راز طشت از بام ہوگیا

اور اُنکی دعوے

اعجاز کی حقیقت کھل گئی ۱۲

اور دوسرے علما جو دور دراز جگہ کے رہنے والے ہیں اُنھیں کیا خبر ہوگی، اور اگر کسی کو ہوئی بھی تو دیر میں ہوگی، اس لئے جواب کے لئے ستر دن کی قید لگا دی اور معلوم کرلیا کہ اول تو اس میعاد کے اندر دوسرے علما کو خبر ہی نہیں ہوسکتی اور اگر کسی کو ہوئی بھی اور جوش اسلامی نے اُنھیں آمادہ بھی کیا تو اُنھیں اتنی مدت نہیں مل سکتی کہ وہ اس قدر تفسیر لکھیں، اور چھپوا کر بھیج دیں، اس لئے یہ میعاد مقرر کردی،

اب اہل حق اس داؤں پیچ کے اعجاز کو ملاحظہ کریں جس سے مرزا صاحب کی حالت آفتاب کی طرح چمک رہی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار،

یہ وہ سچا بیان ہے کہ کسی مرزائی کی مجال نہیں کہ اسے غلط ثابت کرسکے

الغرض اس بیان سے دنیا پر دو باتیں نہایت روشن طریقے سے ثابت ہوگئیں ایک یہ کہ اعجاز المسیح کے جواب نہ لکھے جانے کی اصل وجہ کیا تھی دوسرے یہ کہ اُن کے صریح اقرار سے یہاں[1] بھی اُن کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا، اسی وجہ سے قدرت الٰہی نے اُنھیں مناظرہ کے لئے لاہور جانے نہ دیا اور روک لیا، اگرچہ جانے کے بعد بھی جھوٹے ٹھہرتے مگر وہ جھوٹ دوسرے کی زبان سے ثابت ہوتا، اور نہ جانے سے اُن کی زبان سے اُن کا جھوٹا ہونا ثابت ہوا اور اُنکے دعوؤں کی حالت بھی معلوم ہوگئی، اس زور و شور سے مناظرہ کا اشتہار دیا اور پیر صاحب کو نہایت سخت اور توہین کے الفاظ لکھکر اُنھیں آمادہ کیا اور جب وہ آمادہ ہوکر میدان میں آگئے تو گھر سے باہر نہ نکلے، اسی طرح اُن کے بعض مرید بھی کرسکتے ہیں،

تو پھر حضرات اس واقعہ پر انصاف سے نظر کریں، اور پھر

[1] یعنی متعدد مقامات پر مرزا صاحب اپنے اقرار سے کاذب ثابت ہوئے ہیں یہاں بھی اپنے اقرار سے جھوٹے ۱۲

روئداد[1] جلسہ اسلامیہ لاہور کو ملاحظہ کرلیں، پھر فرمائیں کہ خدا کے برگزیدہ رسول

اُس کے نیک بندے سے نہایت سخت کلامی کرکے عہد وپیمان کریں، اور نہایت

پختہ اقرار کرکے اُسے پورا نہ کریں، ایسا ہوسکتا ہے؟ خدا کو عالم الغیب جانکر

جواب دیجئے، کیا ممکن ہے کہ خدا کے مقبول کسی سے ایسا پختہ وعدہ کریں

کہ اُس کے پورا نہ ہونے پر اپنے کذب کو منحصر کردیں، اور خدا اُن کی اس قدر

مدد نہ کرے، کہ وہ وعدہ پورا کرسکیں حالانکہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کا

الہام ہوچکا ہو یہ ہرگز نہیں ہوسکتا، اور سنا گیا کہ نہ جانے کا عذر مرزا صاحب نے

یہ کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ولایتی مولوی مجھے مار ڈالیں گے،

بھائیو! ذرا تو غور کرو کہ مرزا صاحب نے خود ہی مناظرہ کا اشتہار دیا، اور

نہایت غیرت دار الفاظ لکھکر پیر صاحب کو آمادہ کیا اور جب مناظرہ کا ٹھیک

وقت آپہونچا، اور مقابل سامنے آگیا اُس وقت یہ الہام ہوتا ہے کہ ولایتی

مولوی مارنے کے لئے بلاتے ہیں، کیا اُس عالم الغیب کو پہلے سے اس کا علم نہ تھا

کہ اگر مناظرہ میں اجتماع ہوگا تو وہ مار ڈالنے کی فکر کریں گے، اُس ملہم نے اشتہار

دینے کے وقت یہ الہام نہ کیا کہ اشتہار نہ دے، ورنہ روکا جائے گا، اور

جھوٹا اور ملعون ٹھہرے گا، خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس فعل سے تو نہ روکا

جس سے تمام خلق کے نزدیک بدعہد اور جھوٹا قرار پائے، اور اُس کی اس

رسوائی اور کذب کو پسند کرکے اُس کے بچانے کے لئے الہام کیا، کون صاحب

عقل اسے باور کرسکتا ہے، مگر اُن کے معتقدین خوب خیال کرلیں کہ اگر یہاں مرزا صاحب کے

[1] یہ روئداد دوسرے مرتبہ عمدۃ المطابع لکھنؤ میں بصورت رسالہ چھپی ہے، یعنی اس روئداد کے پہلے ایک لائق دید تمہید ہے اور اُس مجموعہ کا نام حق نما ہے، سنہ ۱۳۲۰ھ میں یہ رسالہ النجم کے ہمراہ بھی چھپا ہے اور علیحدہ بھی ہے ۱۲

کو سچا مانا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ کو جھوٹا اور وعدہ خلاف ماننا ہوگا، کیونکہ مقربین خدا خصوصًا انبیاءؑ بغیر الہام الٰہی ایسا اعلان ہرگز نہین کر سکتے، اور اگر غلطی کرین تو اُنھین فوراً اطلاع خداوندی نہ ہو یہ نہین ہو سکتا، کیونکہ عام مخلوق کے روبرو وہ اپنی زبان سے جھوٹے ٹھرتے ہین، اِس کے علاوہ ایسے مقام پر انبیا کی حمایت نہ ہو، اور انبیا کو اُس کی حمایت پر اعتماد نہ ہو، یہ بھی نہین ہو سکتا، جماعت احمدیہ انبیا کے قتل نہ ہونے پر آیۃ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَاوَرُسُلِی پیش کرتی ہے، پھر کیا مرزا صاحب کو اُس وقت تک اِس آیت پر نظر نہ تھی جو ولایتی مولویون سے ڈر گئے اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ نہ جانے سے مین جھوٹا ٹھرون گا، معلوم ہوتا ہے کہ اسی خجالت مٹانے کے لئے یہ دعوے کیا کہ ستر دن کے اندر سورہ فاتحہ کی تفسیر ہم بھی لکھین اور تم بھی لکھو، مگر چار جز سے کم نہ ہو، اب مرزا صاحب لکھتے ہین کہ ہمنے اِس میعاد کے اندر تفسیر لکھی، اور پیر صاحب لکھنے سے عاجز رہے، اِس کے جواب مین ہم کہتے ہین کہ اگر ہم مان لین کہ یہ تفسیر خود مرزا صاحب نے لکھی اور اسی مدت مین لکھی اور کسی دوسرے نے مدد نہین دی، پھر اس مین اعجاز کیا ہوا، اتنی بات معلوم ہوئی کہ مرزا صاحب کو ادب مین اس قدر مذاق تھا کہ دو ڈہائی مہینہ مین ڈہائی تین جز تفسیر کے عربی عبارت مین لکھ سکتے تھے، اور وہ بھی اتنی محنت اور مشغولی کے بعد کہ نمازین بھی بہت سی قضا کین، اتنی مدت مین ایسی شدید مشغولی کے ساتھ ڈہائی تین جز عربی عبارت لکھ دینا کوئی کمال کی بات نہین ہے، اگر شب و روز مین ایک صفحہ بھی لکھا جاتا تو چار جز سے زیادہ ہوتا، اور مرزا صاحب کی تفسیر تو معمولی طریقے سے اگر لکھی جائے تو تین جز سے زیادہ کسی طرح نہین ہوتی، پھر شب و روز کی محنت مین نمازین قضا کر کے ایک صفحہ تفسیر کا لکھ دینا کون بڑی قابلیت کی دلیل ہے کہ دوسرے نہین کر سکتے، ذرا کچھ تو انصاف کرنا چاہئے، اور بہت اچھا ہمنے مانا کہ

اِس وقت چونکہ اکثر علماء کو عربی تحریر کا مذاق نہین ہے مرزا صاحب عربی مین ایسی عبارت اور مضمون لکھ سکتے تھے کہ دوسرے نہین لکھ سکتے[1]، اِس سے اُن کے رسالے کا معجزہ ہونا ثابت نہین ہوسکتا، زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب مین اتنی قابلیت تھی کہ شب و روز کی محنت مین ایک صفحہ عربی عبارت لکھ سکتے تھے، اور وہ چند علماء جنہین اُن کے اعلان کی خبر بھی پہنچی مگر وہ اِس لئے نہ لکھ سکے کہ عربی لکھنے کی مشق نہین رکھتے تھے، یا بوجہ مذکورہ بالا متوجہ نہوئے اِس مین مرزا صاحب کا اعجاز کیا ہوا،

الحاصل اِس رسالہ کو معجزہ کہنا اور اوس کا نام اعجاز المسیح رکھنا محض غلط ہے، اور اُس کی تصدیق خود مرزا صاحب کا دل بھی کرتا تھا، اِسی وجہ سے اُنہون نے ستر دن کے اندر لکھنے کی قید لگائی ورنہ اعجاز کے لئے کوئی قید نہین ہوسکتی،

رسالہ اعجاز احمدی کی حالت اور قصیدہ اعجازیہ کی بنا

۵- نومبر ۱۸۹۹ء مین مرزا صاحب نے اِس مضمون کا اشتہار دیا کہ اے میرے مولیٰ اگر مین تیرے حضور مین سچا ہون تو ان تین سال مین جو آخر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہوجائین گے، کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھون سے بالاتر ہو، اگر تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہوکر دسمبر

[1] فرضی طور پر یہ لکھا گیا ہے ورنہ اس وقت بھی جن کو عربی تحریر کا مذاق ہے وہ مرزا صاحب سے بدرجہا عمدہ تفسیر لکھ سکتے ہین، البتہ عرب کا سا مشغلہ اور اُن کے سے خیالات کسی ذی علم کے نہین ہین کہ خواہ مخواہ دوسرے کو ذلیل کرنے کے لئے جواب لکھنے پر آمادہ ہوجائین اور اپنی قابلیت کا اظہار کرین، اور خصوصاً ایسے شخص کے مقابل مین جسے وہ لائق خطاب نہین سمجھتے جس کی تحریر کو جاہلانہ عبارت سمجھتے ہین ۱۲

سنہ ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے، میری تائید اور تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے تو میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا" مرزا صاحب نے متعدد مقامات پر تو صرف اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیا ہے، مثلاً احمد بیگ کے داماد کی نسبت لکھا ہے کہ اگر وہ میرے روبرو نہ مرے تو میں جھوٹا ہوں، یہ بھی لکھا ہے کہ اگر تثلیث پرستی کے ستون کو نہ توڑ دوں تو میں جھوٹا ہوں، اور اعجاز المسیح کے شان نزول میں بیان کیا گیا کہ مرزا صاحب نے اپنے لئے تین لقب تحریر کئے تھے، اور لکھا تھا کہ اگر میں علماء کے جلسہ میں نہ جاؤں تو میں مردود، ملعون، جھوٹا ہوں، الحمد للہ کہ اس جلسہ میں نہیں گئے اور اپنے اقرار سے ان تین صفتوں کے مستحق ہوئے، یہاں اپنے پانچ لقب بیان فرمائے مردود، ملعون، کافر، بیدین، خائن، خدا کا ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنی حجت سارے خلق پر تمام کر دی، اور انہیں اپنے اقرار سے جھوٹا، مردود، ملعون ثابت کر دیا، اس قول میں انہوں نے اپنی پانچ صفتیں بیان کی ہیں، اس کا ثبوت کس طرح ہوا! اس کی حالت ملاحظہ کیجئے، اس پیشین گوئی کے پوری ہونے کی میعاد تین برس بیان کی تھی،

اب ظاہر ہے کہ اس نشان کے دکھانے کا خیال کس قدر ہوگا، اور کیا کیا تدبیریں سوچ رہے ہوں گے، مگر بحمد اللہ یہ تین برس خالی گذر گئے صرف ایک مہینہ باقی تھا کہ اتفاق سے اسی سنہ ۱۹۰۲ء میں موضع مد ضلع امرتسر میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزائیوں کو مناظرہ میں بڑی زک دی، اس میں مرزائی بہت ذلیل ہوئے جس کی کیفیت ضمیمہ شحنۂ ہند مورخہ ۲۲ - نومبر سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی ہے جب مرزا صاحب کو اس ذلت کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے رسالہ اعجاز احمدی

اشتہار دیا کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اتنی ہی ضخامت کا رسالہ اردو
عربی نظم میں جیسا میں نے بنایا ہے پانچ روز میں بنادیں تو میں دس ہزار روپیہ
اُنھیں انعام دونگا، اور اگر وہ اس کے جواب سے عاجز رہے تو سمجھ لیا جائے
کہ یہی قصیدہ وہ نشان ہے جس کے ظہور کے لیئے میں نے دعا کی تھی کہ تین سال
کے اندر اُس کا ظہور ہو" غرضکہ اُسی سہ سالہ پیشین گوئی کے پورا کرنے اور
اپنے مُریدین کی رسوائی مٹانے کے لیئے یہ اشتہار دیا، اور اعجاز کا دعوے کیا
یہ رسالہ ساڑھے پانچ جز کا ہے اس میں ۴۰ صفحوں پر اُردو عبارت ہے جس میں
بکثرت جھوٹے دعوے ہیں، اب یہ تو نہایت ظاہر ہے کہ دو تین جز میں جھوٹی
سچی باتیں اُردو زبان میں بنا دینا تو مشکل بات نہیں ہے، البتہ عربی کا قصیدہ
لکھنا کمال فصاحت و بلاغت کے ساتھ مشکل ہے

اب اس مرزائی اعجاز پر جو اعتراضات ہوتے ہیں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ
وہ اعجاز نہیں ہے بلکہ فریب ہی اُنہیں ملاحظہ کیجئے،

(۱) **پہلا اعتراض**۔ اس اشتہار میں جو دعا ہے رسالہ اعجاز احمدی
کے صـ۸۸ میں اسے پیشین گوئی قرار دیا ہے، بہرحال وہ دعا ہے یا پیشینگوئی
ہے مگر ایسی عظیم الشان ہی کہ اُس دعا کے قبول ہونے پر اور اُس پیشین گوئی کے
پورا نہ ہونے پر اپنے آپ کو مردود اور کافر قرار دیتے ہیں، اس لئے اس
دعا کے بعد تین برس تک اس فکر و تجویز میں ضرور رہے کہ کوئی نشان تراش کر
مسلمانوں کو دکھایا جائے تاکہ میں اپنے اقرار سے ملعون و کافر قرار نہ پاؤں
میرے خیال میں اُنھوں نے یہ تدبیر سوچی کہ ہندوستان میں عربی ادب کا
مذاق نہیں ہے اس لیئے ایک عربی قصیدہ لکھوا کر اور اُس کی تمہید اُردو
میں لکھکر رسالہ شائع کر کے اعجاز کا دعوے کیا جائے اُسی زمانے میں ایک

قصیدہ اعجاز معجزہ نہونیکی پانچویں وجہ

قصیدہ اعجازیہ کا لکھنے والا

عرب طرابلس کی طرف کے رہنے والے ہندوستان میں آئے ہوئے تھے جا بجا وہ پھرتے رہے اور حیدرآباد میں اون کا قیام زیادہ رہا ہے، یہ عربی کے شاعر تھے، اور مزاج میں آزادی بھی شاعروں کی سی رکھتے تھے، اِس شہر میں مرزائی زیادہ ہیں انہوں نے مرزا سے رابطہ کرا دیا، اور خط کتابت ہونے لگی، اُنہوں نے قصیدے کی فرمائش کی عرب صاحب نے پانسو روپیہ لے کر قصیدہ لکھ دیا اُس کا ثبوت ملاحظہ ہو،

نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کو عربی ادب سے مذاق تھا اِس لئے نواب صاحب نے انھیں بلوایا تھا، اتفاق سے جس مکان میں وہ بھوپال میں مقیم تھے اُس میں ایک اور مولوی صاحب بھی ٹھہرے تھے جو اطراف امروہہ کے رہنے والے تھے وہ مولوی صاحب کانپور میں میرے پاس آئے اور اُن عرب کے قیام کا تذکرہ کیا، اُس میں یہ کہا کہ ایک روز وہ مرزا کو خط لکھ رہے تھے میں قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو دیکھا کہ خط کے عنوان پر انھوں نے مرزا کو مسیح زمان لکھا تھا، میں نے دریافت کیا کہ آپ انھیں مسیح مانتے ہیں، انھوں نے سختی سے کہا کہ میں اُس ...سلہ... کو مسیح کیا مانتا اُس نے پانسو روپیہ دے کر مجھ سے قصیدہ لکھوایا ہے اِس لئے میں اُس کی تالیف قلب کرتا ہوں، اِس کی تائید میں دو شاہد اور ہیں اول جناب غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری سے معلوم ہوا کہ سعید نامی ایک شخص طرابلس کا رہنے والا بڑا ادیب تھا مگر آزاد مزاج کا شخص تھا جیسے اکثر شاعر ہوتے ہیں، مرزا سے اُس سے خط و کتابت تھی، پانی پت میں آکر اس سے بعض معقول کی کتابیں پڑھی تھیں، مولوی محمد سہول صاحب پورینوی بھاگلپوری کہتے ہیں کہ حیدرآباد میں میں نے اُس سے ادب کی بعض کتابیں پڑھی ہیں، بڑا ادیب تھا، کہتا تھا کہ مجھے روپیہ کی ضرورت پیش آئی تھی میں نے مرزا کو لکھا اُس نے

سلہ یہاں اُن کا سخت لفظ بغرض تہذیب نہیں لکھا گیا ۱۲

قصیدہ لکھوایا میں نے لکھ دیا، اُس نے روپیہ مجھے دئے،

اِن تین شاہدوں کے بیان سے ثابت ہوگیا کہ یہ قصیدہ مرزا کا لکھا ہوا نہیں ہے، مگر اِن باتوں کو کون جانتا ہے، اور جس نے جانا بھی وہ اُس کہ شور و غل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا، مرزا صاحب نے اپنی میعادی پیشنگوئی پوری کرنے کے لئے سامان کر لیا، کیونکہ سمجھتے تھے کہ ہندوستان میں ادب کا مذاق نہیں ہے اور یہ قصیدہ ایک ادیب عرب کا ہے اس کا جواب یہاں کوئی نہیں دے سکیگا اُس کی تمہید میں اپنی تعریف بھی بہت کچھ لکھ لی، اسی عرصہ میں اتفاق سے موضع مُد میں اُن کے مریدین نے مناظرہ میں بڑی شکست کھائی اور نہایت ذلیل ہو کے اور اپنے مرشد کے پاس جاکر روئے، یہ واقعہ اُس کا محرک ہوا کہ وہ قصیدہ جو سعید طرابلسی سے لکھوایا ہے اُس میں مناظرہ مُد کے متعلق اشعار کا اضافہ کر کے مشہر کیا جائے، اور اعجاز کا دعوے کیا جائے، اس لئے اُسے چھاپ کر مع انتہار کے مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس بھیجا تاکہ عام مریدین اور خاص اُن مریدین کو جو مناظرہ کی شکست سے نہایت افسردہ ہوگئے تھے، خوش کریں، اس بیان سے مرزائی اعجاز کی حقیقت تو کامل طور سے منکشف ہوگئی، البتہ اس پر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ سعید شامی تو بڑا ادیب تھا وہ ایسی غلطیاں نہیں کر سکتا جیسی مرزا کے قصیدہ میں ہیں، یہانتک کہ بعض الفاظ اُس میں ایسے ہیں جو عرب ہرگز نہیں بولتے، اس لئے یہ قصیدہ اُس شامی کا نہیں ہوسکتا، اس کا جواب نہایت ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ سعید مرزا کو جھوٹا جانتا تھا، اور یہ بھی جانتا تھا کہ عربی ادب سے مرزا کو مس نہیں ہے اس لئے اُس نے قصداً یہ غلطیاں کیں تاکہ اہل علم اُس سے واقف ہو کر اُس کی تکذیب کریں، چونکہ عرصہ تک ہند میں رہا ہے اور بعض علوم عقلیہ اُس نے یہاں پڑھے ہیں اس لئے وہ ہندی محاورات

بھی واقف تھا، مرزا صاحب کو فریب دینے کی غرض سے بعض غلط الفاظ بھی اُس میں داخل کر دئے تاکہ اہل علم انہیں دیکھ کر اُس کے اعجاز کی تکذیب کر سکیں، الحاصل یہ قصیدہ مرزا صاحب کا اعجاز نہیں ہے، اگر اسے اعجاز کہا جائے تو سعید شامی کا اعجاز ہوگا، اِس مضمون کی پوری شہادت اُس واقعے سے ہوتی ہے جو فاضل ابو الفیض مولوی محمد حسن فیضی صاحب مرحوم اور مرزا صاحب سے ہوا، علامہ ممدوح نے جب مرزا صاحب کی لن ترانیاں بہت کچھ سنیں اور اتفاق سے مرزا صاحب اپنے مریدوں میں سیالکوٹ گئے ہوئے تھے وہیں علامہ ممدوح پہونچے اور ایک عربی قصیدہ اپنا لکھا ہوا پیش کیا، اُس وقت جو گفتگو ہوئی اُسکی کیفیت مولینا مرحوم نے سراج الاخبار ۲- مئی سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع کی تھی، وہ ذیل میں نقل کی جاتی ہے

نقل مضمون سراج الاخبار ۲- مئی سنہ ۱۹۰۲ء

مشتہرہ فیضی مرحوم

ناظرین! مرزا صاحب کی حالت پر نہایت ہی افسوس آتا ہے کہ وہ باوجود یکہ لیاقت علمی بھی جیسا کہ چاہئے نہیں رکھتے اور کس قدر قرآن و حدیث کا انکار کر رہے ہیں سیالکوٹ کے کئی ایک احباب جانتے ہوں گے کہ ۱۲- فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو جب یہ خاکسار سیالکوٹ میں مسجد حکیم حسام الدین صاحب میں مرزا صاحب سے ملا تو ایک قصیدہ عربی بے نقط منظومہ خود مرزا صاحب کے ہدیہ کیا جس کا ترجمہ نہیں کیا ہوا تھا اِس لئے کہ مرزا صاحب خود بھی عالم ہیں اور اُن کے حواری بھی جو اس وقت حاضر محفل تھے ماشاء اللہ فاضل ہیں، اور قصیدہ میں ایسا غریب لفظ بھی کوئی نہیں تھا، اور پھر اُس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر آپ کو الہام ہوتا ہے تو مجھے

آپ کی تصدیق الہام کے لئے یہی کافی ہے کہ اس قصیدہ کا مطلب حاضرین مجلس کو وارفع سناد دین، مزید براں مسائل مستحدثہ مرزا صاحب کی نسبت استفسار تھا، مرزا صاحب اس کو بہت دیر تک چپکے دیکھتے رہے اور مرزا صاحب کو اس کی عبارت بھی نہ آئی، باوجودیکہ عربی خوشخط لکھا ہوا تھا پھر اُنہوں نے ایک فاضل حواری کو دیا، جو بعد ملاحظہ فرمانے لگے کہ اس کا ہمکو تو پتہ نہیں ملتا آپ ترجمہ کر کے دیں، یہ پوچھا گیا کہ آپ کیوں مثیل مسیح موعود ہیں آپسے بہتر آج کل بھی اور پہلے کئی ایک ولی عالم گذرے ہیں وہ کیوں نہیں اور آپ کیوں ہیں، تو فرمایا میں گندم گون ہوں اور میرے بال سیدھے ہیں جیسے کہ مسیح اللہ کا حلیہ ہے، افسوس اس لیاقت پر یہ غل - جناب مرزا صاحب! وقت ہے توبہ کر لیجئے،

اخیر پر میں مرزا صاحب کو اشتہار دیتا ہوں کہ اگر وہ عقائد میں سچے ہوں تو آئیں صدر جہلم میں کسی مقام پر مجھ سے مباحثہ کریں، میں حاضر ہوں، تحریری کریں یا تقریری، اگر تحریر ہو تو نثر میں کریں یا نظم میں، عربی ہو یا فارسی یا اردو آئے سنئے اور سنائیے، (راقم ابوالفیض محمد حسن فیضی حنفی - ساکن بھین ضلع جہلم)

مرزا صاحب کا مقابلہ سے عاجز ہونا

قصیدہ عربیہ غیر منقوطہ منظومہ فیضی مرحوم کے چند اشعار

لمالک ملکه حمد سلام	علی رسوله علم الکمال،
حمود احمد و محمد و	طهور مع اولاء و آل،
اما مملوک احمد اهل علم	والهام وحلال السوال
لودلک کم مدی همع الدموع	وطأ طأ راس اعلام عوال
علی ما المدی وکم المسعده	وحمل اهلها ادهی الحمال

هو الذی الدھر ما دار السماء ۔۔۔ و ما امات اھلہ دوم العسال

یہ قصیدہ اکتالیس شعر کا ہے، بغرض نمونہ مین نے چند شعر لکھ دئے ہین ناظرین ملاحظہ کرین کہ اس عربی قصیدہ کا ترجمہ نہ کر سکے، پھر وہ عربی قصیدہ کیا لکھتے معلوم ہوتا ہے کہ اول اسی واقعہ کی شرم اُنھین ہوئی اور قصیدہ لکھوانے کا خیال ہوا، اور لکھوایا، پھر مُد کا واقعہ پیش آگیا، اُس کے متعلق اشعار کا اضافہ کر کے قصیدہ کا اعلان کیا، علامہ فیضی نے صرف قصیدہ ہی پیش نہین کیا بلکہ مناظرہ کا دعوی کیا، اور مقابلہ کے لئے بلایا، مگر مرزا صاحب دم بخود رہے، مولٰنا کے روبرو کچھہ نہ کہہ سکے، اب حیرت ہی کہ مرزا صاحب اس طرح علماء کے مقابلہ سے عاجز رہے ہین، اس پر یہ بے شرمی ہے کہ پھر وہی دعوے ہی، یہ سمجھ لیا ہے کہ ہمارے اس دعوے کو بہت ایسے لوگ بھی دیکھین گے جنہون نے پہلا واقعہ دیکھا سنا نہ ہوگا، اور ہمارے سکوت و عجز سے واقف نہون گے، یہی حالت اُن کے مریدون کی ہے کہ بڑے معرکہ مین نہایت ذلیل ہوتے ہین، مگر دوسرے وقت وہی دعوے ہے، بہت رسائل لکھے ہوئے موجود ہین، خلیفہ اول کے عہد مین اُن کے پاس بھیجے گئے ہین اور اب بھی بھیجے جاتے ہین، اور یہ وہ رسائل ہین جن مین متعدد طریقے سے نہایت کامل طور سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے اور یہان سے قادیان تک کوئی مرزائی جواب نہین دے سکا، تمام مرزائی اُن کے جواب سے عاجز ہین، با اینہمہ اُن کے جاہل متبعین پکارتے ہین کہ ہم مرزا کی نبوت ثابت کرین گے، اور جب اہل حق پکارتے ہین کہ سامنے آؤ تو منہ چھپاتے ہین،

(۲) **دوسرا اعتراض** - پہلے بیان کر دیا گیا کہ معجزہ اور نشان وہی کلام ہو سکتا ہے جس کے مثل نہ اُس کے پہلے کوئی لکھ سکا ہو نہ اُس کے بعد لکھ سکے، قصیدہ مرزائیہ کے قبل تو بہت قصیدے عمدہ عمدہ لکھے گئے ہین

اور بعض چھپے ہوئے موجود ہین، مثلاً شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا قصیدہ نعتیہ دیکھا جائے، کیسے نادر مضامین ہین، اور اُس کی تضمین جو شاہ عبد العزیز صاحبؒ نے کی ہے اُسے فن ادب کے اہل مذاق ملاحظہ کرین، اسی طرح مولوی فضل حق صاحب مرحوم کا قصیدہ جس مین اُنہون نے غدر کے حالات بیان کئے ہین قابل دید ہے جنہین اہل علم دیکھ کر مرزا کے قصیدہ کو ردی مین پھینک دینے کے قابل سمجھین گے آزاد بلگرامی کے قصائد اہل علمون نے دیکھے ہین مگر مرزائی جہلا کو علمی باتون سے کیا واسطہ، وہ کیا جانین کہ کون ذی علم کس فن کا زیادہ جاننے والا ہے، پہلے قصیدون کے علاوہ مرزا کے دعوے کے بعد بھی اُس کے جواب مین قصیدے لکھے گئے ہین،

پہلا قصیدہ جوابیہ۔ قاضی ظفر الدین صاحب مرحوم نے مرزا صاحب کی زندگی مین لکھا تھا، اور سنہ ۱۹۰۱ء کے شروع مین اخبار اہلحدیث مین وہ قصیدہ چھپا ہے اور پھر سنہ ۱۹۱۳ء کے رسالہ الہامات مرزا مین اُس کے باسٹھ ۶۲ شعر نقل کیے گئے ہین،

دوسرا قصیدہ جوابیہ۔ نہایت ہی عمدہ اور لاجواب جو ۱۳۳۱ھ مین لکھا گیا ہے یہ قصیدہ چھ سو پچیس ۶۲۵ اشعار کا ہے، البتہ چھپا نہین ہے عنقریب چھپنے والا ہے، اہل علم اُسے دیکھ کر مسرور ہون گے، چند اشعار اُس کے نقل کئے جاتے ہین جن کے الفاظ و مضمون سے اہل علم مسرور ہونگے

قصیدۂ جوابیہ کے چند اشعار

وَذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ جَاءَ رَحْمَةً ۔۔۔ يُبَشِّرُ بِالْفِرْدَوْسِ حَقًّا وَيُنْذِرُ

اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنکا تشریف لانا عالم کے واسطے رحمت تھا، ۔۔۔ وہ جنت کی لوگونکو بشارت سچی دیتے تھے اور دوزخ سے ڈراتے تھے،

بنی الہدیٰ خیر الانام محمدٌ
نبی ہیں وہ ہدایت کے تمام مخلوقات سے افضل ہیں نام پاک اُن کا محمد ہے،

حبیب الٰہ العرش للفضل مظہرٌ
محبوب ہیں وہ الٰہ عرش کے فضائل وکمالات کے مظہر ہیں،

ہو المصطفیٰ المختار من قبل آدمٍ
وہی برگزیدہ وپسند فرمائے گئے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے سے،

وآخر مبعوث بہ الحق یظہر،
اور سب سے آخر میں بھیجے گئے ہیں اُن ہی کے ذریعہ سے حق ظاہر ہوا،

حوی جانبی فضلٍ ذالک لحکمۃٍ
اُنہوں نے دونوں جانبیں فضل کی گھیر لیں اور بہت بڑی حکمت کی بنا پر،

یسّراھا لہ المولی الحکیم المقدّر
جس کو آپ کے واسطے اللہ تعالیٰ حکیم نے مقدر فرمایا،

شریعتہ الغرّاء حین تلألأت
آپ کی روشن شریعت کے چراغ جس وقت چمکنے لگے،

مصابیحھا لم یبق للغیر نیّرٌ
تو غیروں کی روشنی ماند ہوگئی

بہ ختم الارسال حقًّا ودینہ،
آپ ہی کی ذات پر ارسال ختم ہوگیا حقًّا ویقینًا اور آپ کا دین

ہو الحق لا یمحی الی یوم یحشر،
وہی حق ہے جو قیامت تک محو نہ ہوگا

بہ ختم الارسال حقًّا ولم یسغ
آپ ہی کی ذات پر ارسال ختم ہوگیا حقیقت مین اور اب نہ لئے

لشخص سواہ بالنبوۃ یفخر،
کسی شخص کے لئے جائز نہین کہ آج نبوت پر فخر کرے،

ومن جاء بالبہتان دعوی نبوۃٍ
اور جس شخص نے بہتان اور افترا سے دعوے نبوت کیا،

فذلک فی دعواہ لاشک یخسر،
تو وہ بے شک اپنے دعوے مین ٹوٹے مین ڈالا جائے گا،

فمذ کان خیر الخلق للرسل خاتمًا
اور جبکہ خیر الخلق علیہ السلام رسولوں کے ختم کرنے والے ہوئے

ہدایتہ لاشک اعلیٰ واکبر،
تو آپ کی ہدایت بے شک اعلیٰ واکبر ہوگی

ومن ذالک یستدی لان تاثیر ھدیہ
اور اسی وجہ سے یقین کیا جاتا ہے کہ آپ کے اخلاق اور ہدایات کی تاثیرین

بلیغ الی یوم القیام یؤثر
قیامت تک اثر کرتی ہوئی پہونچین گی ،،

فلم یبق بعد المصطفٰے حاجۃ الٰی — نبی بہ سبل الھدیٰ ایۃ تظھر

تو بعد حضرت مصطفٰے علیہ السلام کے کسی ایسے نبی کی حاجت ہی نہ باقی رہی — جس کے ذریعہ سے ہدایت کے راستے ظاہر ہوں

فذلک یزری بالکمال الذی اتی — بہ المصطفٰی یھدی الوریٰ ویذکر

کیونکہ ایسی حاجت کا باقی رہنا آپ کے اُس کمال کو بٹا لگاتا ہے — جس کو لیکر آپ تمام عالم کو ہدایت اور نصیحت فرماتے ہوئے تشریف لائے ہیں،

قد صح ان المصطفٰی جاء رحمۃ — الی الخلق طرًا فی الکتاب یسطر

اور یہ بھی صحیح طور پر ثابت ہوا ہے کہ آنجناب علیہ السلام تمام مخلوقات کے لئے رحمت ہو کر آئے ہیں چنانچہ قرآن شریف میں یہ مسطور ہے

وھل یقبل العقل السلیم بانّ — من یصدق خیر الخلق فی النار یسجر

تو کیا اس کے بعد عقل سلیم قبول کرے گی — کہ آپ کا تصدیق کرنیوالا دوزخ میں دھکا دیا جائے

ولو جاز بعد المصطفٰی بعث مرسل — لکان علٰی تصدیقہ الکل یجبر

اور اگر بعد مصطفٰی علیہ السلام کے کسی رسول کا فرستادہ ہونا جائز ہوتا — تو اُس نبی کی تصدیق پر تمام آدمی جبر کئے جاتے،

فمن لم یصدقہ یؤبّد فی لظٰی — وان لم یکن للمصطفٰی قط ینکر

اور جو اُس کی تصدیق نہ کرتا وہ ہمیشہ رکھا جاتا دوزخ میں، — اور اگرچہ وہ مصطفٰی علیہ السلام کا کبھی بھی انکار نہ کرتا تھا،

وھذا ینافی کونہ جاء رحمۃ — الی الخلق طرًا ایھا المتدبر

اور یہ آپ کی رحمت عامہ ہونے کی منافی ہے — کیونکہ آپ تمام خلق کیلئے رحمت ہیں ایس غور کر اے سوچنے والے

علٰی کل حال ان اتی القوم مرسل — فلم یخل اما مومن او فمنکر

بہرحال اگر قوم میں کوئی رسول آیا تو دو حال سے — لوگ خالی نہ ہوں گے یا مومن ہونگے یا منکر

ومنکر مبعوث الالٰہ معذب — غدًا المحشر یوم الدین فی النار یسجر

اور منکر فرستادہ خداوندی عذاب دیا جائے گا، — اور کل کو حشر میں جزاء کے دن دوزخ میں دھکا دیا جائے گا،

وَیَلْزَمُ مِنْ ذَا اَنْ یُّعَذَّبَ مُؤْمِنٌ　بِخَیْرِ الْوَرٰی الْمُخْتَارِ مَرْجَاءَ یُنْذِرُ

اور اس سے لازم آتا ہے کہ جناب رسول اللہ علیہ السلام پر ایمان لانے والا بھی عذاب پائیگا (یہ رحمت کی شان کے بالکل خلاف ہے)

اہل علم ان چند اشعار کی خوبی کو ملاحظہ کریں، کیسا بے نظیر مضمون ان میں ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ آنے کی کیسی عمدہ وجہ بیان کی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان دیکھائی ہے، اور مرزائیون کی جہالت ظاہر کی ہے، مرزا کے قصیدہ مین سوائے اپنی تعلی اور دوسرے علما کی برائی کے اور کوئی مضمون نہین ہے، جب یہ قصائد قصیدہ مرزائیہ سے نہایت عمدہ موجود ہین تو مرزا صاحب کے قصیدہ کو معجزہ کہنا آنکھون پر پٹی باندھ کر کنوئین میں گرنا ہے اور عوام کو فریب دینا ہے

(۳) **تیسرا اعتراض** - اس قصیدہ کے جواب کے لئے تو زیادہ سے زیادہ بیس روز کی میعاد مقرر کی تھی اور پھر اس قید شدید ہی پر بس نہین کی، بلکہ یہ بھی لکھا کہ اسی میعاد مین رسالہ چھپوا کر اور مرتب کرا کے ہمارے پاس بھیجدیا جائے یعنی اس اعجاز مین لوہے اور پتھر اور صناع اور کاریگرون کو بھی دخل ہے اس لئے اس کے جواب مین بھی اُن کو دخل ہونا چاہیئے، محض قلمی لکھکر بھیجنا کافی نہین ہے اب جن کے قلب مین کچھ بھی انصاف کی بو ہے وہ صرف ان قیدون مین تھوڑا سا غور کرکے مرزا صاحب کی حالت معلوم کرسکتے ہین، کیا صادقین کی باتین ایسی چالاکی اور عیاری کی ہوسکتی ہین؟ اس پر نظر کی جائے کہ مرزا صاحب اُس کی جواب مین چار قیدین لگاتے ہین،

(۱) باریک قلم سے لکھا ہوا ۹۰ صفحہ کا رسالہ ہو، (۲) آدھا رسالہ اُردو مین ہو اور آدھا عربی نظم مین، (۳) بیس روز کے اندر لکھین، (۴) اور اسی میعاد مین

چھپوا کر میرے پاس بھیجیں، اہل انصاف اس روشن زبردستی کو ملاحظہ کریں کہ اِن قیدوں کے ساتھ ظاہری اسباب کی نظر سے جواب لکھ کر بھیجا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، ساڑھے پانچ جز کا رسالہ جس کے بعض صفحوں پر ۲۲ سطریں ہوں اور بعض میں ۲۱ سطر، پھر اتنے بڑے رسالے کی تالیف کرنا اور تالیف بھی معمولی نہیں ایک بڑے مناظر مشاق کی باتوں کا جواب دینا اور وہ بھی صرف اُردو نہیں بلکہ عربی قصیدہ بھی اُس طرح کا ہو جیسا کہ اُس میں ہے، اِن قیدوں کو دیکھ کر ہر ایک منصف کہدے گا کہ مرزا صاحب اپنے دل میں سمجھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس کا جواب لکھدیں گے اس لئے ایسی شرطیں لگاتے ہیں کہ اُن کی وجہ سے لکھنا غیر ممکن ہو، اور دام گرفتہ مرید خوش ہو جائیں، اب ملاحظہ کیجئے کہ مرزا صاحب کا رسالہ ساڑھے پانچ جز میں ہے، ظاہر ہے کہ ہر ایک ذی علم پانچ روز میں اُس کی نقل نہیں کر سکتا، کیونکہ زود نویسی کے عادی بہت ہی کم اہل علم ہوتے ہیں، جب اس مدت میں نقل نہیں ہو سکتی تو تصنیف کرنا کس طرح ہو سکتا ہے، اس قصیدہ کے اول ۳۸ صفحوں میں تو مرزا صاحب نے اپنی جھوٹی تعلی اور دوسروں کی مذمت کی ہے اور آخر صفحہ میں عوام فریب پیرایہ سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ہجو کو الہامی بتا کر خود بری الذمہ ہوئے ہیں، اور عوام کو فریب

لہ قصیدہ اعجازیہ میں مرزا صاحب نے اپنی تعلی ایسی کی کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام سے اپنا تفوق اس طرح بیان کیا کہ اِن حضرات کی کامل ہجو ہو گئی ہے اس لئے اُنھیں خیال ہوا کہ مسلمان اس سے بدگمان ہوں گے آخر صفحہ میں اس بدگمانی کو مٹانا چاہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں لکھا یعنی بالہام الٰہی لکھا ہے، اگر میں اپنی طرف سے لکھتا تو میں وعید الٰہی میں پکڑا جاتا، یہاں عجب طرح کا فریب دیا ہے کہ اِن بزرگوں کی کامل ہجو کرتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کے برگزیدہ

دیا ہے، پھر اِن باتون کا کافی جواب تو ۳۸ یا ۴۸ صفحون مین نہین ہوسکتا، اس کے لئے تو اگر آٹھ دس جزمین جواب لکھا جائے تو شاید کچھ جواب ہو، پھر دیکھا جائے کہ اتنے جز کئے روز مین انسان تصنیف کرے گا، پندرہ بیس روز سے کم مین تو لکھنا غیر ممکن ہے، اب عربی قصیدہ کی تالیف کا اندازہ کیجیے،

غرضکہ بیس روز مین یہ دونون کام ہرگز نہین ہوسکتے، یہ بدیہی اور عقلی بات ہے اب اس کے چھپنے کی مدت پر نظر کی جائے اُس کی حالت تجربہ کار اور صاحب مطبع خوب جانتے ہین، اگر دوسرے کے مطبع مین چھپوایا جائے تو حسب خواہ اس قدر جلد چھپوالینا اُس کے اختیار سے باہر ہے، ہان اگر خود مولوی صاحب کسی پریس کے مالک ہون اور وہ خود لکھین اور چھپوائین اور درمیان مین کوئی مانع پیش نہ آئے اور پریسمین وغیرہ صحیح وسالم رہکر مستعدی سے کام کرین تو چھوٹے پریس مین ایک مہینہ مین اور بڑے مین غالبًا بیس روز مین رسالہ تیار ہوسکتا ہے اُس کے بعد بھیجا جائے گا، غرضکہ تخمینًا دو ماہ مین ایسے رسالے کا لکھا جانا اور چھپنا ہوسکتا ہے اگر مولف کو کوئی بیماری یا کوئی شدید ضرورت پیش نہ آئے، اس کے علاوہ رسالہ لکھے جانے کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ لکھنے والے کو مرزا صاحب یا اُن کے مریدین کی بات پر ایسا اعتماد ہو کہ اگر مین محنت شاقہ اُٹھاکر جواب لکھون گا تو کوئی نتیجہ اُس پر مرتب ہوگا، اور مرزا صاحب خود اپنے آپ کو یا اُن کے مریدین اُنھین جھوٹا جانین گے، مگر کسی صاحب تجربہ کو اس کی امید نہین ہوسکتی، بہت تجربہ ہوچکا ہے کہ بڑے معرکہ کی

(بقیہ حاشیہ) حضرات مین نہین تھے ورنہ مجھ پر ضرور وعید نازل ہوتی، مگر باانیہمہ ان کے نام عظمت سے لئے ہین جس سے عوام سمجھتے ہین کہ ان کی عظمت کرتے ہین مرزا صاحب کے فریب اسی قسم کے ہوتے ہین، خدا اُن سے پناہ دے، اپنی زبان درازی کو خدا کا الہام بنا کر اُنھین مقبولان خدا سے گرا دیا، یہان غور سے دیکھنا چاہیئے ۱۲

پیشینگوئیان اُن کی جھوٹی ہوئین، مگر اُن کے مریدین کے قلب ایسے تاریک ہوگئے ہین کہ کسی کو ایسی علانیہ کذابی نظر ہی نہین آتی، پھر عربی عبارت کا اعجاز یا عدم اعجاز مرزائی جہلا کیا سمجھین گے، انہی مشکلات پر نظر کرکے مرزا صاحب نے ایسی قیدین لگائین، کہ اُن قیدون کی وجہ سے جواب غیر ممکن ہوجائے اور اگر اِن قیدون کو چھوڑکر کوئی جواب لکھے تو مرزا صاحب کہتے ہین کہ ہم اُسے ردی کی طرح پھینک دین گے،

اِن دنون خلیفہ صاحب سے دریافت کیا گیا کہ اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کا اگر کوئی جواب دے تو وہ جواب سمجھا جائے گا یا نہین؟ اس کا جواب مفتی محمد صادق صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا کہ اعجاز احمدی کے بالمقابل لکھنے کی میعاد ۱۰- دسمبر ۱۹۰۲ء کو ختم ہوگئی[ل] اور اعجاز المسیح کی میعاد ۲۵- فروری ۱۹۰۱ء کو ختم ہوگئی" لیجیے جناب خلیفہ صاحب کی تحریر سے بھی معلوم ہوا کہ اُن رسالون کا اعجاز بہت تھوڑی مدت کے اندر محدود تھا؛ اُس کے بعد وہ اعجاز سلب ہوگیا اب اُس کے مثل اہل علم لکھ سکتے ہین، مگر وہ جواب جماعت احمدیہ کے لائق توجہ نہوگا البتہ اہل علم خوب جانتے ہین کہ رحمانی اعجاز کسی میعاد کے اندر محدود نہین ہوسکتا اگر شیطانی اعجاز ایسا ہو تو ہم نہین کہہ سکتے، البتہ ایسے اعجاز کو ہمارے روبرو پیش کرنا شیطانی وسوسہ ہے،

ل اس کے ختم ہونیکی وجہ یہ ہے کہ تین برس کے اندر جو نشان دکھانے کی پیشین گوئی مرزا صاحب نے کی تھی وہ آخر دسمبر ۱۹۰۳ء تک ختم ہوتی ہے اس لئے قصیدہ کو اعجاز بنانا مرزائیون کا فرض ہے، اگر نہ بنائین تو مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے ہوئے جاتے ہین، مگر مین کہتا ہون کہ جب منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی سترہ اٹھارہ برس مین پوری نہ ہوئی اور مرزا صاحب نے خدا کو جھوٹا قرار دیا تو اگر اس تین برس مین کوئی نشان ظاہر نہوتا تو کوئی الزام خدا پر یا اپنی سمجھ پر لگا دینا آسان تھا ایسی علانیہ غلطی اور فریب دہی کی ضرورت نہ تھی ۱۲

برادران اسلام نے ایسا اعجاز نہ سنا ہوگا، کہ بلبیس دن کے اندر تک تو معجزہ رہے اور اُس کے بعد وہ اعجاز جاتا رہے، یہ سمجھ مین نہین آتا، کہ اِس حد بندی کی اطلاع اُن کے مریدین اور معتقدین کو ہے یا نہین، کیونکہ وہ ابتک اِن رسالون کو جواب کے لئے پیش کرتے ہین، اور باواز بلند کہتے ہین کہ ابتک کسی نے جواب نہین دیا، مگر جب یہ امر مشتہر ہوچکا ہے تو یہ نہین ہوسکتا کہ اُنکی جماعت کو خبر نہو، بلکہ ناواقفون کو دھوکا دینا اُنھین مدنظر معلوم ہوتا ہے، غرض یہ ہے کہ اگر کوئی جواب نہ لکھے تو اس کا اعلان ہے کہ کسی نے جواب نہین دیا اعجاز ثابت ہوگیا اور اگر کسی نے جواب دیا تو فوراً کہدیا جائے گا کہ جواب کی تاریخ گذر گئی، اب توجہ کے لائق نہین ہے، غرضکہ مرزا صاحب کی اور اُن کے متبعین کی باتین عجب پیچ در پیچ ہوتی ہین، صادقون کی سی سچائی اور صفائی ہرگز نہین ہے، اِس حد بندی کی توجیہ خلیفہ اول نے جو بیان کی ہے وہ لائق دید ہے،

رسالہ نور الدین مین لکھتے ہین کہ غلام احمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برابری کا دعوےٰ نہین ہے بلکہ وہ غلام احمد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو احمد ہین اُن کا غلام ہے اس لئے وہ اعجاز مین بھی برابری نہین کرتا قرآن مجید مین جواب دینے کے لئے مدت مقرر نہین کی ہے مرزا صاحب مدت معین کرتے ہین تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس معجزے سے برابری نہ ہوجائے ؎

خلیفہ صاحب کی ایسی باتون کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، کیا اِسی عقل وفہم پر حکیم الامتہ کا خطاب دیا گیا ہے؟ یہ تو فرمائیے کہ برابری کا نہ ہونا اور ادب اور غلامی کا ثبوت اِسی پر منحصر تھا، کہ جواب کے لئے ایسے انداز سے قید لگائی جائے کہ اُس میعاد مین جواب لکھکر اور چھپوا کر بھیجنا غیر ممکن ہو، ادب اور غلامی کا ثبوت تو اِس طرح بھی ہوسکتا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی

تمام عمر میں اس کا جواب دیں، یا دوسرے سے لکھوائیں، اس قدر قید اُن کی غلامی کے ثبوت کے لیئے بہت کافی تھی، اس طرح کہنے سے اس قول کی بڑی عظمت ہوجاتی اور غلامی بھی قائم رہتی مگر یہ نہیں کیا بلکہ نہایت سخت اور تنگ میعاد مقرر کی اسکی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں ہے جو ابھی بیان کی گئی، اس کے علاوہ خلیفہ صاحب یہ تو فرمائیں کہ اگر برابری کا دعوے نہیں ہے تو (۱) منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبیٰ باشد کس نے کہا ہے، (۲) اعجاز احمدی کا وہ شعر بھی آپ کو یاد ہے جس میں مرزا صاحب لکھ رہے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو صرف چاند گہن ہوا اور میرے لئے چاند گہن اور سورج گہن دونوں ہوئے"

مرزا صاحب کا دعوے فضیلت حضرت سرور انبیا پر

کہیئے جناب یہاں تو برابری سے گذر کر فضیلت کا دعوے ہے، یہاں غلامی کہاں چلی گئی،

(۳) تحفہ گولڑویہ کا وہ مقولہ بھی آپ کو یاد ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار معجزے ہوئے، اُس کے بعد اُس قول پر نظر کیجئے جہاں لکھتے ہیں کہ مجھ سے تین لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہوئے (اخبار البدر ۱۹- جولائی ۱۹۰۶ء ملاحظہ ہو) اب فرمائیے کہ یہاں سو حصے زیادہ فضیلت کا دعوے ہے یا نہیں؟ ضرور ہے، پھر یہاں دعوئے غلامی کہاں چلا گیا، اسی طرح مرزا صاحب کے دعوے بہت ہیں، مگر جب جیسا موقع اُن کے خیال میں آگیا ویسا دعوے کر دیا حکیم صاحب کچھ تو ہوش کیجئے، آپ کہاں تک بات بنائیں گے، لَنْ یُّصْلِحَ الْعَطَّارُ مَا اَفْسَدَہُ الدَّھْرُ، خلیفہ صاحب کے حال پر سخت افسوس ہے کہ باوجود واقف ہونے کے ایسی مہمل بات کہتے ہیں، اور مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں، اگر اُن کی عقل پر ایسے پردے پڑے ہوئے نہ ہوتے تو مرزا صاحب کے حلقہ بگوش ہرگز نہ ہوتے، غرضکہ مرزا صاحب کی باتوں نے آفتاب کی طرح روشن کر دیا کہ اس اعجاز کے دعوے سے مقصود لوگوں کو

اپنی طرف متوجہ کرنا تھا، اور معلوم کرلیا تھا کہ ان شرطوں کے ساتھ جواب دینا غیر ممکن ہے، کیونکہ جو کام اسباب ظاہری کے لحاظ سے کم سے کم ڈیڑھ دو مہینہ کا ہو وہ بیس دن میں کیونکر ہوسکتا ہے، مگر قدرت خدا کا نمونہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے پڑھے لکھے بھی ایسی موٹی بات کو نہیں سمجھتے اور ان رسالوں کو معجزہ مان رہے ہیں،

قصیدہ اعجازیہ کی تفصیلی حالت اور اس کے اغلاط اولاً - **الہامات مرزا** مطبوعہ بار چہارم کے ص۹۳ سے ص۱۰۶ تک دیکھنا چاہیئے، مولوی صاحب نے قصیدہ کی غلطیاں دیکھا کر یہ بھی لکھا ہے کہ مرزا صاحب اپنے قصیدہ کو ان اغلاط سے پاک کریں اور پھر زانو بزانو بیٹھکر عربی تحریر کریں، اس وقت حال کھل جائے گا مگر مرزا صاحب نے تو اس کے جواب میں دم بھی نہ مارا، اگر عربیت میں دعوے تھا اور یہ قصیدہ خود انہوں نے لکھا تھا تو کیوں سامنے نہ آئے، یہ بدیہی دلیل ہے کہ قصیدہ دوسرے سے لکھوایا، اور اپنے فہم کے موافق سمجھ لیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ ایسے ادیب نہیں ہیں جو ایسا قصیدہ عربی میں لکھ سکیں پھر بطور احتیاط بیس۲۰ دن کے اندر چھپوا کر بھیجنے کی قید لگادی، اور سمجھ لیا کہ اس مدت کے اندر تو وہ لکھ کر کسی طرح بھیج ہی نہیں سکتے اگرچہ وہ ادیب بھی ہوں اسلئے ایسا دعویٰ کردیا،

ثالثاً ۱۳۲۳ھ میں رسالہ ابطال اعجاز مرزا کا پہلا حصہ چھپا ہے، جو ۱۰۴ صفحہ کا ہے اُس میں صرف قصیدہ ہی کی غلطیاں دکھائی ہیں، اور ہر قسم کی غلطیاں ہیں اور خاص قادیان بھیجا گیا ہے، مگر تیسرا برس ہوا اب تک کسی مرزائی کی مجال نہیں ہوئی کہ جواب دے، پھر کیا ایسے ہی مہمل اور پُر اغلاط رسالہ کو معجزہ کہا جاتا ہے شرم نہیں آتی، اب اس کو ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ مرزا صاحب اس دعوے اعجاز کی وجہ سے کیسی دلیلوں سے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں،

پہلی اور دوسری دلیل کلام معجز کی تعریف ان دونوں رسالوں پر صادق

نہین آتی، کلام معجز کے لئے زمانے کی تعیین نہین ہوتی، مرزا صاحب نے دو طرح سے
زمانہ متعین کیا، ایک یہ کہ آئندہ زمانہ کا کلام جواب مین پیش کیا جائے گذشتہ
زمانہ کا کلام نہ ہو، دوسرے یہ کہ چند روز مین جواب دیا جائے، اِن دونون وجہون سے
انکا اعجاز غلط ثابت ہوا، اور یہ دو دلیلین اُن کے جھوٹے ہونے کی قرار پائین،
تیسری دلیل جسمین سات دلیلین ہین ہمنے اعجاز المسیح اور قصیدہ اعجازیہ
کے جوابات پیش کردیے جو اِن دونون رسالون سے بدرجہا ہر طرح سے عمدہ
ہین، جب اُن کے جوابات اُن سے بدرجہا عمدہ موجود ہین تو وہ معجزہ نہین ہوسکتے
اور ہر ایک جواب مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی دلیل ہے اور
بیان سابق مین پانچ جواب قصیدہ کے اور دو اعجاز المسیح کے ذکر کئے گئے ہین اس سے ظاہر ہوا کہ
یہ سات دلیلین مرزا صاحب کے جھوٹے ہونیکی ہوئین اور دو پہلی بیان ہولین اسلئے یہانتک نو دلیلین ہوئین
دسوین دلیل۔ ایک رسالہ اعجاز المسیح پر ریویو مطبع فیض عام لاہور
مین چھپا ہے، اس مین صرف لفظی غلطیان اعجاز المسیح کی دکھائی ہین کئی برس ہوگئے
اُسے چھپے ہوئے مگر کوئی مرزائی اُس کا جواب نہین دے سکا، جو کلام اسقدر
غلط ہو وہ تو فصیح وبلیغ بھی نہین ہوسکتا، وہ اعجاز تو بہت بلند مرتبہ ہے،
(یہ دسوین دلیل ہوئی اُس کے معجزہ نہ ہونے کی)
قادیانی کے سرگروہون نے اپنے جہلا کو یہ جواب سکھا دیا ہے کہ ایسے اعتراضات
تو عیسائیون نے قرآن مجید پر بھی کئے ہین مگر ہم کہتے ہین کہ یہ صرف ابلہ فریبی ہے
جو ذی علم عیسائی ہین وہ تو قرآن مجید کی فصاحت اور بلاغت کو ایسا مانتے ہین
کہ جابجا قرآن مجید کی عبارت کو سند مین پیش کرتے ہین، اگر کچھ علم ہے تو . . .
اقرب الموارد دیکھو، اور اگر کسی جاہل عیسائی نے اعتراض کیا تو وہ قابل
عیسائیون کے اقوال سے لائق توجہ نہین ہوسکتا، اس کے علاوہ ہم یہ کہتے ہین کہ

مرزائیون کی ابلہ فریبی کا جواب

قرآن مجید پر جس قدر اعتراضات کئے گئے ہیں اُن سب کے جوابات ہمارے علمائنے
دئے ہیں، اب اگر کسی قادیانی کو دعوے ہو کہ عیسائی کے کسی اعتراض کا جواب
نہیں دیا گیا تو ہمارے سامنے پیش کرے، پھر دیکھے کہ ہم اُس کو کیسا جواب دیں گے
اور پھر مرزا صاحب پر اعتراض پیش کریں گے اور پوچھیں گے کہ اُس کا جواب
کس نے دیا ہے، اور اگر کسی نے نہیں دیا تو اب کوئی جواب دے، مگر ہم یقینی
پیشین گوئی کرتے ہیں کہ کوئی جواب نہیں دے سکتا، مولف القا فرماتے ہیں کہ یہ
بالکل جھوٹ ہے کہ جو اعتراضات اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی پر کئے گئے اسوقت
تک کوئی جواب اِس کا نہیں دے سکا،

(اِس کے بعد نزول المسیح وغیرہ کا صرف حوالہ دے کر لکھتے ہیں) اگر ابو احمد صاحب کو
دعوے ہمت ہے تو اِن دونوں کتابوں پر اعتراض شایع کریں، انشاء اللہ خود تجربہ
ہو جائے گا کہ معاملہ کیا ہے" صلا) مولوی صاحب جھوٹ کہہ دینا تو آسان ہے
مگر اِس جھوٹ کو سچا دکھا دینا مشکل ہے ایک دو اعتراض کو نقل کر کے اُس کا جواب
نقل کیا ہوتا، تاکہ نمونہ دیکھتے اور جواب کی حالت دکھاتے، یا یوں لکھا ہوتا کہ مثلاً
الہامات مرزا میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں اُن کے جوابات فلاں رسالہ میں ہیں
اور پیر مہر علی شاہ صاحب نے جو اعتراضات کئے ہیں اونکا جواب فلاں رسالے میں ہے،
رسالہ اعجاز المسیح پر ریویو میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں اُن کا جواب کامل فلاں رسالہ
میں ہے یہ نہیں لکھتے، کیونکہ سچی اور قابل توجہ بات کہنے سے عاجز ہیں، اور یوں کسی
وقت کسی رسالہ میں بے تکی بات کہدی یا ممکن ہے کہ سو اعتراضوں میں سے کسی
اعتراض کا کوئی جواب دیدیا اِس سے دو رسالے اعتراضوں سے بری نہیں ہوسکتے
خیر اِن مدت کی گذری ہوئی باتوں کو میں اِس وقت نہیں چھیڑتا، یہ کہتا ہوں کہ تین
برس ہوئے البطال اعجاز مرزا کا پہلا حصہ ۱۰۴ صفحہ پر چھپا ہے جس میں قصیدہ اعجازیہ

ہر قسم کے اعتراضات کئے گئے ہین، اور بہت شرمناک اعتراضات ہین اور قادیان بھیجا گیا ہے، مگر اس وقت تک تو اُس کے دو چار اعتراض کا جواب بھی دیکر ہمارے پاس نہین بھیجا گیا تاکہ ہم نمونہ دیکھتے، اب تو تجربہ ہو گیا اور آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ آپ کیا آپ کی ساری جماعت اُن اعتراضون کے جواب سے عاجز ہے، اب فرمائیے کہ بالکل جھوٹی بات کس کی ہے، چونکہ آپ کو ادب مین دخل نہین ہے، اور بیجا شغف محبت نے عقل کو سلب کر دیا ہے اسلئے ایسی باتین کہتے ہین، اور حق کو قبول نہین کرتے، یہ تو فرمایئے کہ اس کے علاوہ آپ کے اس قول کے بعد کتنے رسالے مرزا صاحب کے کاذب ہونیکے ثبوت مین لکھے گئے ایک کا بھی جواب آپ نے یا آپ کی جماعت نے دیا، اس تجربہ کے بعد بھی تو آپ نے امر حق کو قبول نہین کیا اور علانیہ کاذب کی پیروی سے علحدہ نہین ہوئے، مولوی صاحب نے اپنے مرشد سے صرف الزام اُٹھانے ہی کرلئے (اسقدر) ہی سے کنارہ کشی نہین فرمائی بلکہ قرآن مجید پر بھی ایسا ہی الزام لگانا چاہتے ہین جیسا الزام انسانی تصنیف یعنی مرزا صاحب کے رسالہ اعجاز احمدی و اعجاز المسیح پر لگائی گئے ہین، چنانچہ صلا مین لکھتے ہین، کیا ابو احمد صاحب کا یہ غلط دعوے کبھی صحیح ہو سکتا ہے کہ (مخالفین کے) اعتراضات صرف معنی ہی کے لحاظ سے ہین، اور فصاحت اور بلاغت اور قواعد کے لحاظ سے مخالفین اسلام چپ ہین، کیا غرائب القرآن اور مقابلہ وغیرہ الفاظ لیکر ان ہذان لساحران کو پیش کر کے تناقض اور اختلاف آیات بینات کو دکھا کر سورہ اقترب الساعۃ[۱] بعض فقرات دیوان امراء القیس کے ایک قصیدہ کا اقتباس بتا کر فصاحت اور بلاغت اور قواعد کی غلطی کا اعتراض سرقہ کا الزام مخالفین کی کتابون مین نہین ہے"، اس لمبے چوڑے فقرہ کا اجمال اُردو کے ادیب بخوبی جان سکتے ہین، مطلب صرف اس قدر ہے کہ مخالفین اسلام نے فصاحت و بلاغت

[۱] قرآن مجید مین اقتربت الساعۃ ہے مگر مولف القا نے اقترب الساعۃ لکھا ہے ۱۲

اور قواعد صرفیہ و نحویہ کے لحاظ سے بھی قرآن مجید پر اعتراض کئے ہین، اور اس کی سند مین تین لفظ لکھے ہین (۱) غرائب القرآن، مگر کسی لفظ غریب کا حوالہ نہین دیا (۲) مقالید، (۳) ان ہذان لساحران۔

اب ہم مولف القاء سے دریافت کرتے ہین کہ جو اعتراض آپ نے نقل کئے یہ تحقیق طلب علمائے اسلام کے شبہات ہین جو تحقیق کی غرض سے اُنہون نے کئے اور اُن کی جواب دئے گئے یا کسی خاص مخالف اسلام کے اعتراضات ہین؟ اگر آپ کا خیال ہو کہ یہ اعتراضات مخالفین اسلام کے ہین تو اس کو ثابت کیجئے کہ کس مخالف اسلام نے سب سے اول یہ اعتراض کیا ہے، مگر آپ ثابت نہین کر سکتے کہ اعتراض کا بانی مخالف اسلام ہے، بلکہ اصل بات یہ ہو کہ بعض علمائے اسلام نے جو بغرض تحقیق شبہات کئے تھے اور اُن کے جوابات دئے گئے، مخالف نے بنظر تعصب شبہہ نقل کر دیا اور جواب اُڑا دیا، غرضکہ مخالف کو اعتراض کرنے کا شعور نہین ہوا، بلکہ دوسرون سے معلوم کر کے ایک بات کہدی، اس سے ظاہر ہے کہ ابو احمد نے جو لکھا ہو وہ صحیح ہے، اس کے علاوہ یہ بتائیے کہ جو اعتراضات لفظی قرآن مجید پر کئے گئے اُنکے جوابات ہمارے علماء نے دئے ہین یا نہین، اگر آپ کے علم مین جوابات دئے گئے ہین تو وہ جواب صحیح ہین، اور آپ کے نزدیک قرآن مجید اُن اغلاط سے پاک ہو یا نہین اگر آپ کے نزدیک قرآن مجید اُن اغلاط سے پاک ہو تو اس بات مین ہمارا اور آپ کا اتفاق ہوا، اب اُنھین ہمارے مقابلہ مین پیش کرنا کس قدر عوام کو دھوکا دینا ہو، کیونکہ جس کتاب الٰہی پر مخالفین نے اعتراضات کئے ہین اُس کو اعتراضون سے منزہ آپ بھی اُسی طرح مانتے ہین جس طرح ہم مانتے ہین، اور اُن اعتراضون کو غلط سمجھتے ہین جس طرح ہم غلط سمجھتے ہین، پھر اس کتاب الٰہی کا منزہ ہونا تو متفق علیہ ہو گیا مگر جو کتاب آپ پیش کرتے ہین اُسے تو صرف آپ ہی مانتے ہین، اُس پر جو اعتراضات

ہوں اُن کا جواب دینا آپ پر فرض ہے، اور اُس کے جواب میں مخالفین کے اعتراضات آپ پیش نہیں کر سکتے، البتہ اگر در پردہ آپ کے دل میں قرآن مجید پر خود شبہہ ہے اور مرزا صاحب کے رسالوں پر شبہہ نہیں ہے تو جواب ملاحظہ ہو

جواب:- پہلا لفظ آپ نے غرائب القرآن لکھا ہے مگر اُس کی ایک مثال بھی نہیں لکھی، پھر ہم کس کا جواب دیں، اتنا کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو لائق اعتراض ہو، اگر آپ کو دعوے ہے تو کوئی لفظ پیش کیجئے اور پھر ہم سے جواب لیجئے، اگر کوئی رسالہ آپ نے دیکھا ہے تو اُس کے سمجھنے میں آپ نے غلطی کی جس زمانہ میں قرآن مجید نازل ہوا وہ وقت زبان عربی کے کمال عروج کا تھا، اُس وقت اُس زبان کے ماہرین نے کسی لفظ کو غریب نہیں لکھا، اور بہت سے اہل زبان صرف قرآن مجید سنکر ایمان لے آئے، اس بیان میں رسالہ لکھا گیا ہے، دیکھنے والے دیکھیں گے انشاء اللہ،

دوسرا لفظ آپ نے مَقَالِیْد لکھا ہے مگر اُس کی نسبت کیا اعتراض ہے اُسے نہیں لکھا، اگر یہ شبہہ ہے کہ یہ فارسی لفظ ہے تو محض غلط ہے کیونکہ لفظ مقالید جمع ہے مِقْلَد کی، اور یہ لفظ مختلف معنوں میں مختلف طور سے شائع ہے، لسان العرب جلد ۴ صفحہ ۳۶۶ ملاحظہ کیجئے، عرب میں جو مشہور شاعر الاعشیٰ ہے اُس کا شعر بھی اس لفظ کی سند میں لکھا ہے، پھر جس کسی نے اس کو فارسی لفظ سمجھا ہے یہ اُس کی ناواقفی ہے، اور یہ بھی معلوم کر لیجئے کہ جس کتاب میں اس کے فارسی ہونے کا شبہہ بیان کیا گیا ہے اُسی میں اس کے جواب بھی لکھے ہیں، ایک جواب یہ ہے، قال ابن جریر ما ورد عن ابن عباس وغیرہ من تفسیر الفاظ من القرآن انہا بالفارسیۃ او الحبشیۃ او النبطیۃ او نحو ذلک انما اتفق فیہا توارد اللغا

فیتکلم بہا العرب والفرس والحبشۃ بلفظ واحد" (اتقان)

اس کا حاصل یہ ہے کہ قرآن مجید کے جس لفظ کو فارسی وغیرہ کا لفظ کہدیا گیا ہے، اُس کا یہ مطلب ہے کہ یہ لفظ عربی کے سوا فارسی وغیرہ مین بھی ہے، اب فرمائیے کہ مقالے کو اگر کسی نے فارسی لکھا ہو تو قرآن پر کیا اعتراض ہوا، اور یہ فرمائیے کہ، یہ اعتراض کس مخالف اسلام نے کیا ہے،؟ آپ تو مخالف اسلام کے اعتراض دیکھانا چاہتے ہین،

تیسرا جملہ:- اِنْ ھٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ، یہ جملہ آپ نے لکھا مگر اس پر آپ کا کیا اعتراض ہے، اُسے آپ نے کچھ تو بیان کیا ہوتا، اب ہم آپ سے کہتے ہین کہ شاید قرآن مجید آپ کی تلاوت مین نہین رہتا ہے، آپ کو جدید نبی کی تصانیف کے دیکھنے سے فرصت نہین ملتی ہوگی، اور جو اُن پر اعتراضات کئے گئے ہین اُنکے جواب سوچنے مین غلطان پیچان رہتے ہون گے، یا مناسبت طبعی کی وجہ سے کاذب کے تصانیف زیادہ پسند ہین، قرآن مجید جو ہندوستان مین مشہور ہے اُس مین تو مذکورہ جملہ کا لفظ اِنْ مخفف ہے مشدد نہین ہے، اس لئے قرآن مجید مین جو الفاظ ہین وہ بالکل قاعدہ کے موافق ہین، اگر علم سے ممارست ہے تو آپکو انکار نہین ہو سکتا،

غرضکہ قرآن مجید پر کچھ اعتراض نہین ہے، اور جس نے اِنَّ بہ تشدید کہا ہے اُس کے متعلق متعدد جواب بھی دئے ہین، تفاسیر اور رسالہ شرح شذور الذہب فی معرفۃ کلام العرب کا صہ ملاحظہ کیجئے،

مؤلف صاحب کے لفظی اعتراضات کا تو خاتمہ ہو لیا، اب صہ مین اُن لفظی اعتراضات کی مثال مین پادری فنڈر کے اعتراضات نقل کرتے ہین وہ چند اعتراض ہین ایک یہ کہ یونانی وغیرہ زبانون مین ایسی کتابین لکھی گئی ہین جن کی

عبارت قرآن مجید سے عمدہ ہے، اب مولوی صاحب سے دریافت کیا جائے کہ، یہ
معترض عربی اور یونانی کا بڑا ادیب ہے، جو دونون کا مقابلہ کر کے فیصلہ کرتا ہے ؟
ہرگز نہین، پھر اِس جاہل متعصب کے قول کو پیش کرنا جہالت کے سوا اور کیا ہے ؟
اِس کے علاوہ اب آپ تو لفظی اغلاط کا ثبوت دے رہے ہین پھر کیا پادری کا
یہ قول کوئی لفظی اعتراض ہے ؟ ہوش کر کے جواب دیجئے، بالفرض محال اگر دوسری
زبان مین کوئی کتاب عمدہ ہو تو اُس سے قرآن شریف کے کسی لفظ یا جملہ پر اعتراض
نہین ہو سکتا، دوسری کتاب کی عبارت عمدہ ہونے سے قرآن کی فصاحت و بلاغت
پر کوئی حرف نہین آتا، نہ اُس پر خلاف قاعدہ کا کوئی الزام ہو سکتا ہے، پھر اُس کو فصاحت
و بلاغت اور قواعد کی غلطی کے مثال مین پیش کرنا اُن کے علم و عقل کے سلب ہو جانے
کی دلیل ہے،

دوسرا یہ کہ بعض عیسائیون نے مقامات حریری اور مقامات ہمدانی
کی عبارت کو قرآن مجید کے برابر بلکہ افضل کہا ہے، اِس اعتراض سے بھی قرآن
کی کوئی لفظی غلطی ثابت نہین ہو سکتی، باقی رہا مقامات کی عبارت قرآن مجید سے افضل
کہنا اُن کی جہالت ہے، صرف کچھ عربی پڑھ لینے سے عبارت کی کمال فصاحت
و بلاغت ہرگز معلوم نہین کر سکتا، نہایت ظاہر بات ہے کہ اِن مقامات کے
لکھنے والے ایسے بڑے ادیب اور عربی زبان کے ماہر تھے کہ اُن کی کتاب ایسی
فصیح و بلیغ ہے، کہ عیسائی پادری اُسے قرآن کے مثل سمجھ گئے، مگر یہ خیال نہ کیا
کہ اِن کتابون کے مصنف باوجود اِس قدر ماہر ہونے کے اِس پر اُن کا ایمان ہے
کہ قرآن مجید کے مثل کوئی کتاب عربی مین نہین لکھ سکتا، اور اپنی کتابون کی حالت
اور اُن کی عمدگی سے اُن عیسائیون سے بدرجہا زیادہ واقف ہین، مگر پھر بھی اپنی
کتابون کو اُس کے مقابلہ مین کچھ نہین سمجھتے،

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ مزدار معتزلی نے یہ کہا ہے کہ انسان اِس پر قادر ہے کہ جیسا فصیح وبلیغ قرآن مجید ہے اُسی طرح کا فصیح وبلیغ وہ کلام لکھے "

یہاں مولوی صاحب سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ آپ تو اِس کے مدعی ہیں، کہ مخالفین اسلام نے قرآن مجید کے الفاظ میں غلطیاں دکھائی ہیں، اور فصاحت وبلاغت میں کلام کیا ہے، اُس کے ثبوت میں فنڈر کا یہ قول نقل کیا ہے، اب آپکو یہ بتانا چاہیئے کہ اِس قول سے قرآن مجید کے کسی لفظ یا جملہ کا غلط ہونا ثابت ہوگیا یا یہ معلوم ہوا کہ اُس کی عبارت فصیح وبلیغ نہیں ہے ہرگز نہیں بلکہ اِس قول کا تو صاف مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید نہایت فصیح وبلیغ ہے مگر یہ فصاحت و بلاغت ایسی نہیں ہے، کہ انسانی قوت سے باہر ہو، جب یہ مطلب ہی تو مولوی صاحب کے علم پر افسوس ہے کہ لفظی غلطی کی مثال میں مزدار کے قول کو سمجھتے ہیں، اور ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں یہ بھی معلوم کر لینا چاہیئے کہ اِس قول سے یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ مزدار معتزلی قرآن کے اعجاز کا منکر ہے، کیونکہ تمام معتزلی اعجاز قرآنی کو مانتے ہیں مگر چونکہ قرآن مجید کا دعوےٰ اعجاز عام الفاظ میں ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اِس کے مثل لے آؤ، اِس کا ذکر نہیں ہے کہ کس بات میں مثل ہو، یعنی مرزا غلام احمد تو بار بار کہتے ہیں کہ ایسا فصیح وبلیغ ہو جیسا ہمارا رسالہ ہے، اِس سے ظاہر ہے کہ فصاحت و بلاغت میں اُس کے مثل ہو، قرآن مجید میں ایسا ارشاد نہیں ہے، اِس وجہ سے اُس کے ماننے والوں میں اختلاف ہے کہ قرآن مجید کس بات میں بے مثل ہے، بعض کہتے ہیں کہ اُس میں متعدد باتیں ہیں، مثلاً کمال درجہ کا فصیح وبلیغ ہے خلق کی ہدایت کے لئے اُس میں نہایت مفید احکام و ہدایات ہیں اُس میں گذشتہ اور آیندہ کی ایسی خبریں ہیں کہ کسی کی عقل و فہم انھیں معلوم نہیں کر سکتی، اور کسی علم کے ذریعہ سے وہ باتیں معلوم نہیں ہوسکتیں، مثلاً قیامت کے حالات اور جنت و دوزخ کی خبریں، اِن باتوں میں وہ بے نظیر ہے، انسان کی

طاقت نہین ہے کہ ایسی کتاب بنائے جس مین یہ باتین ہون، بعض صرف احکام و
ہدایات کی وجہ سے معجزہ کہتے ہین، فصاحت وبلاغت کی وجہ سے نہین یعنی اگرچہ
اُس کی فصاحت وبلاغت اعلیٰ مرتبہ کی ہے، مگر یہ نہین ہے کہ اُس کے مثل کوئی نہ
لاسکے، یہ ایک طویل بحث ہے جس کو بعض تفسیرون اور عقائد کی بڑی کتابون مین
لکھا ہے، یا دڑی فنڈر تو ہمارے علوم سے جاہل ہے اُس نے اپنی جہالت سے اس
قول کو پیش کردیا، اور سمجھ لیا کہ اس قول سے قرآن کا اعجاز غلط ہوگیا، افسوس
یہ ہے کہ مولف القا بھی اُس کی اس جہالت مین شریک ہوگئے، مین اہل حق سے پھر
کہتا ہون کہ کسی مخالف ماہر زبان عربی نے قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت پر
اعتراض نہین کیا، اور اُس مین صرف ونحو اور محاورات کی غلطیان نہین بتائین جسکو
دعوے ہو وہ مخالف عربی کے ادیب کا کلام پیش کرے، اور جہلانے جو اعتراض
کئے اُس کے جواب دئے گئے ہین، مولف القانے جو اعتراض پیش کیے تہے اُنکے
جواب دئے گئے، اور مرزا صاحب پر جو اعتراضات کئے گئے ہین اور خاص رسالے
اس مین لکھے گئے ہین اُن کا جواب نہین دیا گیا اگر کسی نے دیا ہو تو ہمارے سامنے پیش کرے پہلے
بہت غل مچاتے تھے اب سامنے نہین آتے جن کتابونکا حوالہ دیا گیا ہے اُنمین ہمارے اعتراضونکے جواب نہین ہین

ناظرین مولف القا کی علمی حالت ملاحظہ کیجئے کہ ایک صفحہ مین آٹھ غلطیان
کی ہین، باانیہمہ بہت بڑی قابلیت کا دعوے ہے اہل حق کے اعتراضون کا
جواب دینے کا دعوے کرتے ہین مگر اہل انصاف غور فرمائین کہ جو اپنی تحریر
مین اس قدر غلطیان کرے وہ کسی قابل کے اعتراضون[۵] کا جواب دیسکتا ہے ؟
ہرگز نہین،

[۵] انہین مولوی صاحب کے رسالہ القا کے ایک ورق مین ۲۲ غلطیان دکہائی گئی ہین
رسالہ اغلاط ماجدیہ ملاحظہ کیا جائے اس کے سوا متعدد رسالے ان کے اغلاط مین لکھے گئے ہین

پہلی غلطی :- دعوی تو یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے الفاظ قرآن پر اعتراض کئے ہین، اور اُس کے ثبوت مین صرف دو لفظ اپنی طرف سے پیش کئے اور کسی مخالف کا قول نقل نہین کیا کہ اُس مخالف نے یہ اعتراض کیا ہے،

دوسری غلطی :- یہ کی کہ جن کتابون سے اُنھون نے یہ دو لفظ نقل کئے اُن کے مصنفین کے مطلب کو نہین سمجھے، یعنی اُن کا مقصد تو اِن الفاظ کی تحقیق ہے اور جس ناواقف کو شبہہ ہو اُس شبہہ کا دور کرنا ہے، مگر مولف القا اُسے اعتراض سمجھکر ہمارے روبرو پیش کرتے ہین، الحمد للہ ہمنے جواب دیدیا، اب اُن اعتراضون کا جواب دیجئے جو آپ کے نبی پر کئے گئے ہین،

تیسری غلطی :- ہمارے قرآن مین اِنْ ھٰذٰانِ لَسَاحِرَانِ ہی اِس جملہ مین لفظ اِنْ مخففہ ہے ..... اِس پر کوئی اعتراض قاعدہ کے رو سے نہین ہے پھر آپ کا اعتراض محض غلط ہے، مگر آپ اِس موٹی غلطی کو بھی نہین سمجھتے،

چوتھی غلطی :- دعوی تو صرف الفاظ کی غلطی کا ہے اور اُس مین تناقض و اختلاف کو بھی پیش کرتے ہین، مولف صاحب کو شاید یہ بھی خبر نہین کہ تناقض معانی مین ہوتا ہے الفاظ مین نہین ہوتا،

پانچوین غلطی :- پادڑی فنڈر کے تین اعتراض نقل کئے اُن تینون اعتراضون کو لفظی غلطی یا فصاحت و بلاغت کے نقص مین کچھ دخل نہین ہے، کیونکہ پادڑی کی جھوٹی بات کو اگر مان لیا جائے کہ یونانی زبان مین کوئی عمدہ کتاب ہی تو اِس سے قرآن مجید کے الفاظ پر اور اُن کی فصاحت بلاغت پر کیا اعتراض ہوا، قرآن مجید عربی زبان مین ہے، عربیت کے قواعد سے اُس پر کوئی اعتراض نہین ہے، اور پادڑی کا جھوٹا ہونا اس لئے ظاہر ہے کہ اُن کی آسمانی کتاب انجیل یونانی مین ہے وہ بھی قرآنمجید سے افضل نہین ہے، پھر دوسری انسانی تالیف اُس سے افضل کیا ہوگی،

یہ پانچوین غلطی ہوئی،

چھٹی غلطی:- یہ ہے کہ اُنھون نے فنڈر کا یہ اعتراض لفظی غلطی کے ثبوت مین پیش کیا کہ مقامات کی عبارت مثل قرآن مجید کے ہے یا اُس سے افضل ہو، اب ظاہر ہے کہ معترض مقامات کی عبارت کو اغلاط سے پاک اور کاہل فصیح وبلیغ سمجھتا ہو اور اِس کتاب کو قرآن مجید کے مثل قرار دیتا ہے، اِس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید کو بھی وہ اغلاط سے پاک سمجھتا ہے، پھر اِس اعتراض کو لفظی غلطیونکے ثبوت مین پیش کرنا کیسی صریح غلطی ہے۔ اور پادڑی کے اعتراض کا جواب دیا گیا،

ساتوین غلطی:- یہ ہے کہ مزدار کے قول کو پیش کر کے قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت پر اعتراض کرنا چاہتے ہین، اور اُس کے الفاظ پر اعتراض کرتے ہین، اِس غلط فہمی پر افسوس ہے، مزدار نہ قرآن کی فصاحت بلاغت پر کوئی شبہہ کرتا ہے نہ اُس کے الفاظ پر، بلکہ اُسے نہایت فصیح وبلیغ مانتا ہے، مگر یہ کہتا ہے کہ فصاحت وبلاغت ایسی نہین ہے کہ انسانی قوت سے باہر ہو، پھر اِس سے مولف القا کا مدعا کیونکر ثابت ہوا، مزدار کو قرآن مجید کے اعجاز سے انکار ہرگز نہین ہے، مگر اعجاز کی وجہ مولف القا کے قول کے بموجب وہ دوسری بیان کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ فصاحت وبلاغت زبان کی اہل زبان کی وجہ سے ہوتی ہے، اُس مین وہ کیا عاجز ہون گے، مگر قرآن مجید کا معجزہ یہ ہے کہ باوجود اہل زبان کے قادر ہونے کے پھر وہ اُس کے مثل نہ لا سکے، یعنی اللہ تعالیٰ نے اُن کی قدرت کو سلب کر لیا، اور قرآن کے مثل نہ لا سکے، یہ علانیہ معجزہ ہے جو انسانی طاقت سے باہر ہے، یہ اُن کی **آٹھوین غلطی** ہے کہ مزدار کے اصل مدعا کو نہین سمجھے، اور اُس کے مدعا کے خلاف اُسے الزام دینے لگے، یا یون کہا جائے کہ ایک ناواقف الزام دینے والی کے ہم زبان ہو گئے،

اب مولف القامتوجہ ہوں کہ یہ جو آپ نے اور آپ کے ہم مشربوں نے عوام مرزائیوں سے کہہ دیا ہے کہ مرزا صاحب کے اعجازیہ رسائل پر اعتراضات ایسے ہی ہیں جیسے قرآن مجید پر مخالفین اسلام نے کئے ہیں، یہ بالکل فریب ہی، قرآن مجید پر کوئی ایسا اعتراض نہیں ہے جس کا جواب نہ دیا گیا ہو، اس وقت نمونہ اس کا آپ نے ملاحظہ کر لیا، کہ جو اعتراض آپنے کئے تھے اُن کا کافی جواب دیا گیا، مرزا صاحب کے رسالوں پر جو اعتراضات کئے گئے اور کئے جاتے ہیں اُن کے جواب نہیں دیئے گئے ہیں اُن کا نمونہ پیش کرتا ہوں، اُسی کا جواب دیجئے،

مرزائی قصیدہ کی بعض لاجواب غلطیاں

پہلی غلطی سولہویں شعر کا مصرعہ اور اُسکا ترجمہ یہ ہے، تخیر ولهذا البحث ارضا شجيرة، اور بحث کے لئے ایک زمین اختیار کی گئی جس میں ایک درخت تھا۔ یہاں شجیرۃ کے معنے ایک درخت لکھے ہیں اور یہ موضع مُد کی زمین کا بیان ہے اُسے اُن کے مریدیں معائنہ کر کے آئے تھے، اُنہوں نے آکر بیان کیا ہوگا، کہ وہاں ایک درخت ہے اُس کو مرزا صاحب شجیرہ کہتے ہیں، مگر یہ لفظ اس معنی میں غلط ہے، شجیرہ اُس زمین کو کہتے ہیں جہاں بہت درخت ہوں (لسان العرب ملاحظہ ہو) اس شعر میں اور بھی غلطیاں ہیں (دیکھو ابطال اعجاز)

دوسری غلطی ۹۴ شعر کا دوسرا مصرعہ اور اُس کا ترجمہ یہ ہے وَاِن کنت قد ابصرت ذنبی فسقّر، اگر تو نے میرا کوئی گناہ دیکھا ہے تو معاف کر، اس مصرعہ میں کئی غلطیاں ہیں، (۱) سقّر امر ہے تسقیر کا سو اور کلام عرب میں یہ لفظ نہیں آیا، اس لئے لفظ سقّر محض غلط ہے (۲) سقّر کے معنی معاف کرنا بالکل غلط ہیں، اس لفظ کا مجرد آیا ہے مگر اُس کے معنی ہیں

آفتاب کی تیزی سے دماغ اور چہرے کا جھلس جانا جب اس لفظ کے یہ معنی ہین، تو بالضرور یہ معنی مرزا کے مقصود کے خلاف ہون گے (۳) عیب شاعری کے رو سے اقوا ہے،

تیسری غلطی:- ۱۷۹ شعر کا دوسرا مصرعہ ہے" وآیاتہ مقطوعۃ لا تغیر" اُس کی آیتین قطعی ہین جو بدلتی نہین " آیات کو مقطوعہ کہنا محض غلط ہے، آیات قاطعہ عرب بولتے ہین،

رسالہ ابطال اعجاز مرزا مین قصیدہ مرزائیہ کی کئی سو غلطیان دیکھائی ہین، اور اُس کی تمہید مین سیکڑون اُن کے جھوٹ صراحۃً اور کنایتہً بتائے ہین مین نے بغرض نمونہ تین لفظی غلطیان پیش کی ہین، مولف القاء اس کا جواب دین یا اُس کتاب کا نام اور صفحہ بتائین جس مین ان کا جواب دیا ہو، مگر مولف القاء اور اُن کی جماعت سر رگڑ کر مرزا صاحب کے ساتھ جا ملین مگر کچھ نہین کر سکتے، اور ہم انھین حلف دیتے ہین کہ قرآن مجید پر کوئی ایسا اعتراض وہ اپنا یا کسی مخالف اسلام کا پیش کرین۔ جس کا جواب نہ دیا گیا ہو، اور ہم نہ دے سکین، مگر ہم قطعی اور یقینی طور سے کہتے ہین کہ کوئی ایسا اعتراض جماعت احمدیہ پیش نہین کر سکتی پھر مرزا کے قصیدہ کے اعتراضون کو ایسا ہی بتانا جیسے قرآن مجید پر اعتراض کئے گئے ہین، کس قدر جھوٹ اور علانیہ فریب ہے، آے ناواقفو! اے فریب دینے والو! تواریخ شاہد ہے کہ سچے اور جھوٹے ہر قسم کے مدعیون پر اعتراضات کئے گئے ہین، پھر کیا اس لفظی اشتراک سے جھوٹے سچے ہو جائین گے، اور مطلق اعتراض کا ہونا صداقت کا معیار ہو جائے گا، جیسا مرزائی کہہ رہے ہین، اگر ایسا ہو تو کوئی جھوٹا مدعی کسی وقت دنیا مین نہ پایا جائے گا، اور یہ علانیہ صحیح حدیثون کے خلاف ہے، یہ ہرگز نہین ہو سکتا،

مسیلمہ کذاب پر اعتراضات کئے گئے مگر وہ اور اُس کی جماعت اون اعتراضون کے جواب سے عاجز رہ کر واصل جہنم ہوئے اور حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا پر اعتراض کرنے والے اپنے اعتراضون کا جواب سنکر ہمیشہ کی ندامت اور تکلیف مین پہنچے، اور اُن کے ماننے والے اِن اعتراضون کے جواب سے عاجز رہے یہی مرزا کی حالت ہی، اب اُن کے پیروؤن کی بھی وہی حالت ہونی چاہئے، جو مسیلمہ وغیرہ کے پیروؤن کی ہوئی،

یہ ضمنی بیان درمیان مین آگیا، اصل مقصود رسائل اعجازیہ کے جھوٹے ہونے کے دلائل پیش کرنا ہے، دس دلیلین تو بیان ہولین

گیارہوین دلیل یہ ہے کہ اعجاز المسیح دو تین جز کا رسالہ ہے اور اُسے فریب سے ساڑھے بارہ جز کہتے ہین، پھر ایسے شخص سے معجزہ ہوسکتا ہی؟ ہرگز نہین، اگر ایسے فریبی شخص سے معجزہ ہو تو انبیائے صادقین سے اعتبار اُٹھ جائے

بارہوین دلیل، اعجاز المسیح کے شان نزول مین بیان کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب باوجود سخت وعدے کے پیر مہر علیشاہ صاحب کے مقابلہ پر نہین آئے اس شرم مٹانے کو مرزا صاحب نے اپنی تفسیر اُن کے پاس بھیجی، پیر صاحب چونکہ جلسہ عام مین عہد کر چکے تھے کہ اب مرزا صاحب سے خطاب نہ کرین گے اس لئے سکوت کیا، اور مرزا صاحب کو فریب دینے کا موقع ملا اور مَنَعَهُ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَاءِ کا الہام بنا کر مریدون کو خوش کر دیا، یہ علانیہ فریب اُن کے جھوٹے ہونے کو آفتاب کی طرح چمکا رہا ہے،

تیرھوین دلیل:۔ جواب لکھنے کی میعاد ایسی کم مقرر کی کہ اُس مین لکھنا اور چھپوا کر بھیجنا غیر ممکن تھا، خصوصًا علما کی حالت کے لحاظ سے اس لئے نہایت ظاہر ہے کہ یہ دعوے علانیہ مرزا صاحب کا فریب ہی، اوّل تو مدت معین کرنا ہی

اعجاز کے خلاف ہے، اِس کے علاوہ ایسی کم مدت مقرر کر کے اُس کا جواب طلب کرنا عوام کو فریب دینا ہے

چودھوین دلیل :- مین نے شاہدون کی شہادت سے ثابت کر دیا کہ یہ دونون رسالے معجزہ کیا ہوتے فصیح وبلیغ بھی نہین ہین، اور متعدد رسالون سے اِس کا ثبوت بھی ہوگیا،

الحاصل مرزا صاحب کا یہ عجب طرح کا اعجاز تھا جس کی وجہ سے ہم نے چودہ دلیلین اُن کے جھوٹے ہونے کی قائم کردین اور ایک آئندہ بیان کی جائے گی،

جماعت مرزائی کا عاجز ہونا

اِن سب باتون کے قطع نظر اگر اب بھی خلیفہ صاحب کو اور اُس جماعت کے دوسرے ذی علمون کو اُس کے اعجاز کا دعوے ہے اور سمجھتے ہین کہ وہ ایسے فصیح وبلیغ ہین کہ دوسرا کوئی نہین لکھ سکتا تو اِس کا اعلان دین کہ اگر کوئی عالم ایسا قصیدہ یا ایسی تفسیر سورہ فاتحہ لکھدیگا تو ہم مرزا صاحب کو کاذب سمجھین گے، اِس کے بعد وہ دیکھین کہ اُنکا جواب کس زور و عمدگی سے ہوتا ہے، اگر اُس کے لئے میعاد معین کرین تو اول اِس بات کو ثابت کردین کہ اعجاز مین ایسی قید ہوسکتی ہے اُس کے بعد ایسی میعاد مقرر کرین جسے چند اہل علم تجربہ کار مجیب کی حالت پر نظر کر کے کہدین کہ اتنے دنون مین تالیف اور طبع ہو کر خلیفہ صاحب تک پہنچ سکتا ہے، مرزا صاحب کی طرح قید نہ لگائی جائے جس مین لکھا جانا اور چھپ کر اُن کے پاس بھیجنا غیر ممکن ہو، اِس کے سوا یہ بھی بتائین کہ اِس کا فیصلہ کون ذی علم ادیب منصف مزاج کریگا

کہ مرزا صاحب کا قصیدہ اور تفسیر عمدہ ہے، یا اُن کا جواب ہر طرح فائق اور بدرجہا زائد عمدہ ہے، اگر ایسا اعلان ایک ماہ کے اندر نہ دیا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ اعجاز کا دعویٰ غلط ہو،

یہ کتابی اعلان ۱۳۳۲ھ مین چھپ کر مشتہر ہوا ہے، اور اب ۱۳۳۵ھ کا آخر ہے، اس وقت تک کسی مرزائی کی مجال نہوئی کہ اس مضمون کا اعلان دے، اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ پنجاب اور بنگال اور حیدرآباد وغیرہ ہر جگہ کے مرزائی دل مین جان گئے ہین کہ مرزا کا دعویٰ غلط ہو اور مرزا جھوٹا ہے، مگر کچھ تو حرام خوری کی وجہ سے خاموش ہین جس طرح بعض یادریون نے رسالہ پیغام محمدی کا مطالعہ کرکے کہا کہ لاجواب رسالہ ہے، ہمارے تمام شبہات کا جواب اس نے دے دیا، اس کے جواب مین ہمارے ایک برادر نے کہا کہ پھر اب توبہ کرنے مین کیون دیر ہے جواب دیا کہ سو روپے ماہوار کون دے گا، لڑکے بالون کی پرورش کس طرح ہوگی بعض کو اپنی بات کی پاسداری ہے، افسوس اس فہم وعقل پر،

مرزا صاحب کی عربی دانی کا نمونہ

مرزا صاحب کے اعجاز کا تو خاتمہ ہولیا، اور اُن کے رسالون کی غلطیان چھپکر مشتہر ہوچکی ہین، مین اُس کی تائید مین مرزا صاحب کی ایک عبارت نقل کرکے اُن کی عربی دانی کا نمونہ اُن حضرات کو دکھاؤن جنھین زبان عربی مین کچھ دخل ہے

یا انگریزی مین پورے قابل ہین، اور قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہین،
اعجاز المسیح کی لوح پر مرزا صاحب نے عربی عبارت لکھی ہے[ملہ] جس مین اس رسالہ
کی نسبت لکھا ہے ھٰذا ردٌّ علی الذین یجھلوننا، یعنی یہ اُن لوگون کا رد ہے
جو ہمین جاہل بتاتے ہین، اس کے بعد لکھتے ہین

والی سمیتہ اعجاز المسیح وقد طبع فی مطبع ضیاء الاسلام فی سبعین یومًا من شھر الصیام وکان من الھجرۃ ۱۳۱۸ھ و من شھر النصاریٰ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۱ء مقام الطبع قادیان،

جن کو علم و فہم سے اللہ تعالےٰ نے کچھ حصہ دیا ہے وہ غور فرماوین کہ کیسی
لچر عبارت ہے اور جو نہایت معمولی مضمون مرزا صاحب ادا کرنا چاہتے تھے
وہ عربی عبارت مین ادا نہ کر سکے، اور بہت غلطیان کین، اس عبارت سے مقصود
تو مرزا صاحب کا یہ ہے کہ اس رسالہ کا نام مین نے اعجاز المسیح رکھا، اور مطبع
ضیاء الاسلام قادیان مین یہ رسالہ ستر دن مین چھاپا گیا، اور اُس کی ابتدا
ماہ رمضان سے ہوئی اور ہجری ۱۳۱۸ تھا اور عیسوی ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۱ تھا
اب قدرت خدائی اور اُس ہادی مطلق کی رہنمائی کا یہ عجیب نمونہ ہے کہ وہ رسالہ
جس کی فصاحت و بلاغت کو مرزا صاحب اعجاز سمجھتے ہین اُس کی لوح کی دو
سطر عبارت صحیح نہ لکھ سکے، اور جو مضمون لکھنا چاہتے تھے وہ عربی عبارت
مین ادا نہ ہو سکا، ایسا شخص چار پانچ جزیا بارہ جز معجز نما عربی عبارت کیا لکھیگا،

ملہ اصل رسالے کی غلطیان تو اُس کے ریویو جیسے چھپ کر بیس ہو گئی ہین اور اعجاز احمدی کے اغلاط
الہامات مرزا اور ابطال اعجاز مرزا مین نمونہ کے طور پر شائع ہو چکے ہین یہان ٹائٹل
کی دو سطر عبارت نقل کر کے اُس کی حالت دکھائی جاتی ہے ۱۲

اگرچہ اس مضمون کو صحیح طور سے ادا کر دینا بڑی قابلیت کی دلیل نہ تھی، مگر اُس قادر کریم کی قدرت کا نمونہ ہے کہ جس مدعی نے اپنے متکبرانہ خیال مین اپنے آپکو علی کمال کی نظر سے ایسا بلند پایہ سمجھ لیا ہو کہ ایک مضمون میرا لکھا ہوا معجزہ ہو سکتا ہے اور اسی خیال سے اُس نے رسالہ لکھا ہو، اُس کے اول صفحہ مین دو سطر معمولی مضمون کی عبارت صحیح نہ لکھے اور ایسی غلطی کرے جو کم فہم بھی یقینی طور سے معلوم کر سکین جن کو عربی صرف و نحو سے واقفیت ہے اور جنتریان دیکھ لیا کرتے ہین وہ ملاحظہ کرین، مرزا صاحب کا مطلب تو یہ ہے کہ اعجاز المسیح مین نے ستر دن مین لکھی اور اُنھین دنون مین وہ طبع بھی ہوئی اور ستر دن کی ابتدا و انتہا بھی بیان کرنا چاہتے ہین، مگر منقولہ عبارت کا یہ مطلب کسی طرح نہین ہو سکتا،

غلطیان ملاحظہ ہون

(۱) نہایت ظاہر ہے **قد طبع فی سبعین یومًا** کے یہی معنے ہو سکتے ہین کہ ستر دن مین چھاپی گئی، اس عبارت سے یہ کسی طرح نہین سمجھا جاتا، کہ ان ایام مین تصنیف اور طبع دونون کام ہوئے، اس مطلب کے لئے ضرور تھا کہ **صُنِّفَ** کا لفظ زیادہ کیا جاتا،

(۲) سیاق عبارت یہ چاہتا ہے کہ **من شهر الصيام** بیان ہو، **سبعين** کا، اس کا حاصل یہ ہوگا کہ ماہ صیام ستر دن سے زیادہ کا ہے اب ناظرین اس غلط بیانی کو دیکھین مین نے اس غلطی سے چشم پوشی کر کے دوسرے پہلو سے ترجمہ کیا ہے

(۳) اگر سوق عبارت سے **من شهر الصيام** کے **من** کو ابتدائیہ کہا جائے اور یہ مطلب قرار دیا جائے کہ ماہ صیام سے رسالہ کی تالیف کی ابتدا

کی گئی تو ضرور تھا کہ تاریخ بھی لکھتے، کیونکہ اِس بات کو ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ستر دن مین ہم نے لکھا، یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ بیان مہینے کے ساتھ تاریخ بھی لکھی جائے

غرضکہ یہ تین غلطیاں ہوئین اب اگر تیسری غلطی سے چشم پوشی کی جائے اور مرزا صاحب کی دوسری عبارت سے تاریخ معین کرنے کی نوبت آئے تو بھی کوئی تاریخ متعین نہین ہوتی، سارے احتمالات غلط ہین اُس کی وجہ ملاحظہ ہو،

(۴) مذکورہ عبارت کے بعد مرزا صاحب تالیف اور طبع کا ہجری سال اور عیسوی سال معہ مہینے اور تاریخ کے بیان کرنا چاہتے ہین اور لکھتے ہین، **وکان من الهجرة ۱۳۱۸ھ ومن شهر النصاری ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء**

اِس عبارت سے معلوم ہوا کہ جس ماہ صیام سے رسالہ لکھنے کی ابتدا ہوئی وہ ماہ صیام ۱۳۱۸ھ کا تھا، اِس عبارت کا ناقص ہونا نہایت ظاہر ہے، کیونکہ مہینہ کی تعیین کے ساتھ یہان تاریخ کا معین کرنا ضرور تھا تاکہ ستر دن کی ابتدا معلوم ہوتی مگر ایسا نہین ہوا، یہ چوتھی غلطی ہے،

(۵) رسالے کے صفحہ ۶۵ سے ۶۷ تک دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس تفسیر کے لکھنے کی ابتدا ۲۳ - رمضان کے قبل نہین ہوئی، بلکہ بعد ہوئی ہے، مگر بعد کی کوئی تاریخ یہان بھی بیان نہین کی، اور اُس رمضان کی ۲۳ مطابق ہے ۱۵-جنوری ۱۹۰۱ء کے اس لئے لکھنے کی ابتدا ۱۵-جنوری یا اس کے بعد ۱۶-۱۷-کو ہوگی، اِس کے بعد یہ جملہ ہے **من شهر النصاری** ۲۰- فروری ۱۹۰۱ء، عربی کی طرز تحریر کا مقتضا یہ ہے کہ جس طرح پہلے جملہ مین لکھنے کی ابتدا نبوی ماہ اور سنہ سے بیان کی گئی ہے اِس جملہ مین عیسوی ماہ اور سنہ کا بیان ہو، یہ طرز بالکل مطابق ہے اُس طرز کے کہ اکثر ہجری سنہ

کو بیان کرکے عیسوی مہینہ اور سنہ کی مطابقت لکھا کرتے ہین، مگر سوق عبارت اور عرف عام کے خلاف مرزا صاحب اس جملہ مین انتہائے تحریر کا زمانہ بتاتے ہین جیساکہ لوح کے دوسرے صفحہ سے ظاہر ہے،

یہ پانچوین غلطی ہے قاعدۂ عربیت کے لحاظ سے، مگر افسوس ہے اس پر بھی بس نہین ہے،

(۶) بلکہ اُنھین کے بیان سے فروری کے مہینے مین رسالے کی نہ ابتدا ہوئی نہ انتہا اس لئے یہ بیان بالکل غلط ہے، کیونکہ پہلے بیان سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۳۱۸ھ کے ماہ صیام سے رسالہ کی ابتدا ہے، اور یہ ماہ صیام ۲۴- دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع روز دوشنبہ سے شروع ہے اور ۲۱- جنوری سنہ ۱۹۰۱ع روز دوشنبہ کو ختم ہوگیا اسلئے فروری کی کسی تاریخ سے ابتدا نہین ہوئی، اور اگر ختم کی تاریخ کا بیان ہے تو اُس کی ابتدا رمضان کی کسی تاریخ سے نہین ہوسکتی، کیونکہ اگر پہلی تاریخ سے فرض کرین تو آخری دن فروری کے بعد یکم مارچ کو ہوگا، ۲۰ فروری نہین ہوسکتی، اور اگر ابتدا ۲۳- یا ۲۴- یا ۲۵- ماہ صیام سے ہے تو اُس کا اختتام مارچ کی ۲۵- ۲۶- یا ۲۷- تاریخ مطابق ۴- ۵- ۶- تاریخ ذوالحجہ سنہ ۱۳۱۸ھ روز دوشنبہ۔ سہ شنبہ چہارشنبہ کو ہوگا۔ غرضکہ ۲۰ فروری کو انتہا بھی کسی طرح نہین ہوسکتی،

یہ چھٹی غلطی ہے اور ایسی غلطی ہے جس سے بخوبی عیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی عقل سلب کردی ہے تاکہ اُن کے دعوے کی غلطی ادنیٰ ذی علم بھی معلوم کرسکے یہ امر بھی لحاظ کے لائق ہے کہ ۲۰- فروری سنہ ۱۹۰۱ع کو رسالہ کا ختم ہونا کئی مقام پر لکھتے ہین،

(۱) ٹائیٹل کے دوسرے صفحہ پر اطلاع لکھی ہے، اُس کی پہلی اور دوسری سطر مین ہے خدا تعالےٰ نے ستر دن کے اندر ۲۰- فروری سنہ ۱۹۰۱ع کو اس رسالہ کو

اپنے فضل وکرم سے پورا کر دیا،

(۲) اِس طلاع کے آخر مین بھی یہی تاریخ لکھی ہے، (۳) اِس رسالہ کے آخر مین اعجاز کا اشتہار دیا ہے اُس مین بھی ۲۰- فروری ہے، اور ٹائیٹل کی پہلے صفحہ پر بھی یہی تاریخ ہے، اور اِس رسالہ کے آخر صنہ ۲ مین لکھتے ہین قد طبع بفضلك فی مدة عدة العین فی یوم الجمعة وفی شهر مبارك بین العیدین۔ تیرے فضل سے یہ کتاب عین کے عدد کی مدت مین جمعہ کے دن اور مبارک مہینے مین دو عیدون کے درمیان چھاپی گئی، اِس سے تین باتین ظاہر ہین،

اوّل یہ کہ اِس رسالہ کا اختتام جمعہ کے دن ہوا، دوسرے یہ کہ ماہ مبارک مین ہوا، تیسرے یہ کہ وہ ماہ مبارک دو عیدون کے درمیان مین ہی،

اب دیکھا جائے کہ ۲۰- فروری ۱۹۰۱ء کو رسالہ کا اختتام ہے تو روز جمعہ نہین ہو سکتا، کیونکہ یہ تاریخ روز چہارشنبہ ۳۰- شوال ۱۳۱۸ھ کو ہی، اب کہئے کہ ۲۰ فروری کو صحیح مانا جائے یا روز جمعہ کو، غرضکہ اسی طرح اِس عبارت مین اور بھی اغلاط ہین، سب کے بیان مین بیکار تقریر کو طول دینا ہے جن کو حق طلبی ہے اُن کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ رسالہ جس کی نسبت یہ دعوے بڑے زور سے ہو رہا ہے کہ اِس کی عبارت ایسی فصیح اور بلیغ ہے کہ اُس کے مثل کوئی نہ لاسکا اور نہ لاسکیگا، اُس کے لوح کی دو سطر عبارت نہایت خبط اور محض غلط ہے، پھر ایسا شخص فصیح و بلیغ عبارت کیا لکھے گا، اور اگر لکھ سکتا تھا مگر یہان ایسی غلطیان ہو گئین تو یہ روشن دلیل ہے کہ خدا تعالی نے ایسے مدعی کے دعوے کے غلط کرنے کو اِس عبارت کے لکھنے کے وقت اُس کے حواس سلب کر دئے کہ ایسی مہمل عبارت لکھی کہ ادنی طالب علم ادب پڑھنے والا

نہ لکھے گا، یہ پندرہوین دلیل ہے مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے پر اب افسوس یہ ہے کہ کذب کے ایسے بین ثبوت موجود ہین مگر ماننے والے کچھ نہین دیکھتے اس کے بعد مین مرزا صاحب کے اس دعوے کی نسبت ایک عظیم الشان بات کہنا چاہتا ہون، جو حضرات علم و دانش سے حصہ رکھتے ہین اور خوف خدا سے کسی وقت اُن کے دل لرزنے لگتے ہین وہ متوجہ ہوکر غور فرمائین

اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کو معجزہ کہنے پر گہری نظر

اور مرزا کی اندرونی حالت کا اظہار

حضرت سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت معجزات ظاہر ہوئے اور کثرت سے پیشین گوئیان آپ نے کین اور جن کے پورا ہونے کا وقت گذر چکا وہ پوری ہوئین، اور کسی کے پورا ہونے مین سر مو فرق نہین ہوا، مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بجز قرآن مجید کے کسی کو اپنے دعوے نبوت کے ثبوت مین پیش نہین کیا، اور کفار کے معجزہ طلب کرنے کے وقت آپ نے یہ نہین فرمایا کہ مین نے فلان فلان معجزہ دکھایا ہے اُس پر نظر کرو، صرف قرآن مجید ہی کو پیش کر کے کہا، فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ط یعنی اگر تم (مجھ پر الزام دینے مین) سچے ہو تو قرآن مجید کی ایک سورت کے مثل لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے معین اور مددگارون کو بلاؤ، اگر نہ لاسکو، اور ہرگز نہ لاسکوگے تو جہنم کی آگ سے ڈرو

(اس فرمانے کے ساتھ یہ پیشین گوئی بھی کردی کہ تم اس کے مثل ہرگز نہ لاسکوگے یہ دعوے قرآن مجید سے مخصوص ہے کسی آسمانی کتاب کے واسطے ایسا نہین کہا گیا) مرزا صاحب اپنے زبانی معجزون کو ہر جگہ پیش کرتے ہین، اور انھین تین لاکھ سے زیادہ بتاتے ہین، اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاقلانہ روش پر نظر کی جائے، اور مرزا کی لن ترانیون کو دیکھا جائے، اس کے علاوہ وہ پنچ رسالون کو اپنی تصنیف کہتے ہین مگر بعینہ وہی دعوے اپنے دونون رسالون کی نسبت کرتے ہین جو قرآن مجید مین کلام الٰہی کی نسبت کیا گیا، اگرچہ قید لگا کر کہا مگر عوام کو قید کا خیال کب رہتا ہے، اب مین اہل دل حقانی حضرات سے ملتجی ہون کہ اس بیان مین محققانہ طور سے غور فرمائین، اور ملاحظہ کرین کہ جب مرزا صاحب نے اپنے رسالون کی نسبت بے مثل ہونے کا ویسا ہی دعوے کیا جیسا کہ قرآن مجید مین کیا گیا تھا، اور اُس کے مثل نہ لانے پر اسی طرح پیشین گوئی کردی جس طرح قرآن مجید کے مثل نہ لانے پر کی گئی تھی، اور جماعت احمدیہ اس پر ایمان لے آئی اور اسے مرزا صاحب کا معجزہ سمجھی تو نہایت صفائی سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے رسالے اُن کو خیال کے بموجب ویسے ہی بے مثل ہین جیسے قرآن مجید بے مثل ہے اسی وجہ سے مرزا کی صداقت مین قرآن مجید کی وہی آیت پیش کرتے ہین جو کلام الٰہی نے حضرت سرور انبیا علیہ السلام کی صداقت مین پیش کی ہے، جب اس خاص صفت مین یعنے بے مثل ہونے مین وہ رسالے اور قرآن مجید یکسان ہوئے، اور قرآن مجید کی خصوصیت نہ رہی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ یہ رسالے قرآن مجید کے مثل ہین اس لئے قرآن مجید کا یہ دعوے کہ اُس کے مثل کوئی نہین لاسکے گا، غلط ٹھہرا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عظیم الشان معجزہ جسے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دعوے نبوت مین پیش کیا تھا مرزا صاحب کے قول کے بموجب باطل ہوا (نعوذ باللہ)

اب اس کا فیصلہ ناظرین اہل علم پر چھوڑتا ہون کہ جس دعوے کا انجام یہ ہے جو ابھی بیان کیا گیا، کس غرض سے کیا گیا، ایسے دعوے کرنے والے کا دلی منشاء کیا معلوم ہوتا ہے، آپ ہی فرمائین مین اپنی زبان سے کچھ نہین کہتا،

اس کے علاوہ اس پر بھی نظر کی جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف قرآن مجید اپنے دعوے کے ثبوت مین پیش کیا، جو عربی نثر مین ہے، مرزا صاحب اسی طرح کے دو رسالے پیش کرتے ہین **ایک نظم اور دوسرا نثر** ہے، اس کا نتیجہ بالضرور یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید یعنی صرف نثر عبارت پیش کر کے اُس کے بے مثل ہونے کا دعوی کیا تھا، ہم نے نظم و نثر دونون طرح کے رسالے لکھکر مخالفون کے سامنے پیش کئے اور تمام مخالفین عاجز رہے، اس لئے ہمارا اعجاز بڑھ گیا،

اے اسلام کے سچے ہی خواہو! مرزا صاحب کی باتون پر خوب غور کرو، مین نہایت خیر خواہی سے تمہین متنبہ کرتا ہون، اس بیان پر روشنی ڈالنے کے لئے اور بھی چند باتین آپ کے روبرو پیش کرتا ہون، انصاف دلی سے اُن پر آپ نظر کرین، تاکہ آپ کو یقینی طور سے معلوم ہو جائے کہ مرزا در اصل مذہب اسلام کی بیوقعتی ثابت کرنا چاہتا ہے، مگر ایسے طریقے سے کہ مسلمان ماننے والے برہم نہ ہو جائین اس کے ثبوت مین مذکورہ بیان کے علاوہ امور ذیل ملاحظہ کئے جائین،

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرۃ العینین حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی کیسی مذمت کی ہے، اور اُس پر طرہ یہ کیا ہے کہ اُس مذمت کو الہام الٰہی بتایا ہے یعنی یہ مذمت مین نے نہین کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے (اعجاز احمدی مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء کا صفحہ ۴۸ ملاحظہ ہو)

اس مذمت کا نمونہ مین نے **حقیقۃ المسیح** اور **دعوی نبوت مرزا** مین

دیکھایا ہے، اور اُن کے اقوال اعجاز احمدی سے نقل کئے ہین، پھر کیا عاشق رسول اللہ
امت محمدی ہوکر ایسا کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہین، اِس ہجو سے اُن کی دلی حالت
معلوم ہوتی ہے کہ انھین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسا اعتقاد
تھا، حضرت سرورِ انبیا کی اولاد کی تو بڑی شان ہے، کوئی سچا مرید اپنے مرشد کی
اولاد سے ایسا بدگمان نہین ہوتا، اور اُن کی ہجو نہین کرتا، اِس کے جواب مین
بعض مرزائی حضرت امام کی مدح مین اُن کے اشعار پڑھ کر عوام کو فریب دیتے ہین
اور کہتے ہین کہ مرزا صاحب پر یہ الزام غلط ہے کہ وہ امام صاحب کی مذمت کرتے
ہین، بلکہ اُن کے یہ اشعار ہین جن مین حضرت امام کی مدح ہے، ہم کہتے ہین کہ یہی
تو تمہارے جھوٹے امام کی ابلہ فریبی ہے، کہ ایک جگہ اپنا دلی خیال ظاہر کرکے دوسری
جگہ اُس پر روغن قاز ملتے ہین، اور مسلمانون کو فریب دیتے ہین، مگر احمق و نادان
بھی اِس چال کو سمجھے گا کہ ایک جگہ نہایت بُرے طور سے مذمت کرکے اور اُس
مذمت کو الہامی بتا کر دوسری جگہ اُن کی تعریف کرنا ناواقفون کو فریب دینا ہی،
کیونکہ مذمت کو تو انھون نے الہامی بیان کیا ہے، اب ان اشعار کی نسبت یہ
کہا جائے گا کہ الہامی نہین ہین اِس لئے الہام کے مقابلہ مین ان کا کچھ اعتبار نہین
ہوسکتا، غرضکہ اِس سے بھی ہر ایک فہمیدہ اُن کا ایک فریب سمجھ سکتا ہی، اور
اِس کی تائید مین مرزا صاحب کے وہ نعتیہ اشعار و قصیدے ملاحظہ کیجئے، جو براہین احمدیہ
کی ابتدا مین لکھے ہین، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے عاشق رسول ہین، اور
دوسری جگہ اپنی فضیلت اِس زور سے بیان کرتے ہین کہ کوئی سچا مسلمان اسے
سُن نہین سکتا، اُس کا نمونہ ملاحظہ ہو

(۲) کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین اور خاتم النبیین
مان کر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ میرے نشانات و معجزات جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ

والتسلیم سے تو جسے زیادہ ہیں، ؟ ہرگز نہیں، یہ تو فضیلت کلی کا دعوے ہے، اس دعوے کا ثبوت ملاحظہ ہو،

اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء مین مرزا صاحب نے اپنے باب مین ایک فیصلہ شائع کیا ہے جو لائق ملاحظہ ہے اُس کی تمہید مین لکھتے ہین، جو میرے لیے نشانات ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے زیادہ ہین، اور کوئی مہینہ نشانون سے خالی نہین گذرتا الخ،

اس تعداد بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنے نشانات کے شمار کا رجسٹر رکھتے تھے اور وہ تعداد اپنی صداقت کے جوش کے وقت مشتہر کی جاتی تھی، اب ہم دریافت کرتے ہین کہ مرزا صاحب کو اور مرزائیوں کو یہ دعوے ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع و پیروی سے یہ رتبہ انھین ملا اور ظلی اور بروزی اور اصلی نبی ہو گئے، مگر وہ یہ بتا سکتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر مین ایک مرتبہ بھی ایسا دعوے کیا کہ میرے اس قدر نشانات و معجزات ہوے ؟ کوئی ثابت نہین کر سکتا، پھر یہی اتباع سنت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے ؟ ہان مرزا صاحب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات شمار کر کے لکھتے ہین کہ تین ہزار معجزے ہمارے نبی صلی اللہ

لہ تعجب ہے کہ ابھی تو یہ دعوے تھا کہ تین لاکھ سے زیادہ میرے نشانات ہوئے جس کا حاصل یہ ہے کہ پیدائش کے روز سے مرنے کے دن تک بارہ تیرہ نشان روز صادر ہوتے تھے، نشانات اور عمر کے ایام حساب کر کے دیکھ لو پھر اب ایک مہینہ مین چند نشانون کا دعوے کرنا اپنے آپ کو مرتبہ سے گرا دینا ہے، ان نشانون مین نہایت عظیم الشان نشان یہ ہون گے، کہ مرزا صاحب (۱) مرد سے عورت بنے یعنی غلام احمد سے مریم ہو گئے، (۲) اور بغیر مرد کی صحبت کے حاملہ ہو گئے اور دس مہینے حاملہ رہے (۳) پھر دفع حمل اس طرح ہوا کہ گھر کے کسی عورت و مرد نے یقین دیکھا

علیہ وسلم سے ظہور میں آئے ؟ (تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان کا

صہ ۳۹ ملاحظہ ہو)

یہاں تین ہزار سے زیادہ ایک کا بھی اضافہ مرزا صاحب بیان نہیں کرتے مگر اپنے تین لاکھ نشانوں سے بھی بے تعداد اضافہ بیان کرتے ہیں، اب اس پر غور کیجئے کہ معجزہ خاص خدا کی طرف سے رسول کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے اب جس قدر نشانات اور معجزات زیادہ ظاہر ہوں گے اسی قدر اُس رسول کی عظمت اور مرتبت زیادہ ہوگی،

اب مرزا صاحب اپنے تین لاکھ سے زیادہ معجزات بیان کرتے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار اس سے نہایت ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اپنی عظمت اور مقبولیت کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حصے زیادہ بلکہ سوا سو حصے سے بھی زیادہ بتاتے ہیں، اور اُن کے پیرو اس پر آمنّا کہہ رہے ہیں، اس ایمان پر غور سے نظر کی جائے،

بھائیو! اس پر غور کرو جو رسول اللہ سید الاولین والآخرین ہو جس پر نبوت کا خاتمہ ہوگیا ہو خدا تعالیٰ نے قطعی طور سے جسے آخر الانبیا قرار دیا ہو اور اُسے عالم کے لئے رحمت فرمایا ہو اُس کے بعد اُس کی اُمت میں کوئی نبی آوے، وہ سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سو حصے زیادہ عظمت رکھتا ہو، یہ ہو سکتا ہے

(بقیہ حاشیہ) بلکہ ظاہر میں اُسی مرزائی صورت میں نظر آتے رہے، اور اُس سے مسیح پیدا ہوئے، (۴) پھر عجیب نشان یہ ہوا کہ مرزائی مریم کا پیٹ الساویسع ہوا کہ جوان لڑکا داڑھی مونچھ والا نکل آیا اس کے بعد (۵) پانچواں نشان عجیب و غریب ہوا کہ یہ سب کچھ ہوا مگر عادت اللہ اور سنت اللہ کے خلاف کچھ نہ ہوا، کیونکہ مرزا صاحب تو سنت اللہ کے خلاف کو غیر ممکن سمجھتے ہیں، اسی وجہ سے بےتاریخ کے چاند گہن کو غیر ممکن خیال کرتے ہیں، (۶) چھٹا نشان یہ ہوا کہ صرف لفظ استعارہ

کسی مسلمان کا دل اِسے باور کرسکتا ہے ؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، اِس کا حاصل تو یہ ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیا نہیں ہیں، بلکہ مرزا ہیں (استغفراللہ)

اب غور کرو کہ مرزا صاحب کا خیال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسا ہی، اور اُنکی مدح کرنے کا کیا منشاء ہے، اس کی تائید میں اُن کا الہام ملاحظہ کیجئے،

(۳) حقیقۃ الوحی وغیرہ میں اُن کا الہام ہے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ
یعنی مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے میری مدح میں مجھ سے خطاب کرکے فرمایا کہ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان زمین کچھ پیدا نہ کرتا، اس کا حاصل یہ ہوا کہ دنیا میں جس قدر مخلوقات پیدا کی گئی وہ سب مرزا صاحب کا طفیل ہے، اگر مرزا صاحب کا وجود شریف نہ ہوتا تو اس عالم کا وجود نہ ہوتا، دنیا کے تمام اولیا، انبیا، اور اُن کے کمالات نبوت وغیرہ سب مرزا صاحب کے طفیلی ہیں اُنھیں کے طفیل سے تمام انبیائے کرام اور حضرت سید الانام کا وجود شریف ظہور میں آیا، اور اُنھیں کی ذلہ ربانی سے اُنہیں کمالات نبوت ملے، اب یہ فریب دیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مرزا صاحب کو نبوت ملی، اور اُن کے اس علانیہ دعوے پر نظر نہیں کی جاتی جس میں وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا طفیلی بنا رہے ہیں، (استغفراللہ نعوذ باللہ)

بھائیو! اس تعلی کی کچھ انتہا ہے، سچے مسلمان کے لئے یہ تعلیاں کیسی صدمہ رسان ہیں، اب اِن دعووں کو دیکھکر اُن کے نعتیہ اشعار کو جو ذی فہم دیکھے گا وہ قطعی فیصلہ کرے گا کہ مرزا صاحب نے سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دیا ہی،

(۴) اسی طرح اُن کا یہ شعر، تَکَدَّ دَمَآءُ السَّابِقِیْنَ وَ عَیْنُنَا ﴿ اِلیٰ

(بقیہ حاشیہ) کہدینے سے واقعی عالم میں مرزا صاحب مجسم ابن مریم ہوگئے اور حدیث کے مصداق بنگئے ایسے نشانات کا کیا ٹھکانا ہے یہی وجہ ہے کہ مرزائی حضرات اس وقت کو روشن ضمیری کا زمانہ کہتے ہیں ایسے وقت میں مرزا صاحب کے اِن مزخرفات پر ایمان لانا بڑی روشن ضمیری ہے ؟!

آخِرُ الْاَیَّامِ لَا تَتَکَدَّرٗ (اعجاز احمدی صــ۵۸ـــ)

اس شعر میں سابقین جمع ہے اور اُس پر الف اور لام استغراق یا جنس کا آیا ہے، اِس لئے اِس کے معنی یہ ہوئے کہ جتنے اولیا اور انبیا پہلے گذر گئے اُن کے فیض کا پانی میلا اور مکدر ہو گیا، اور میرا چشمہ کبھی میلا نہ ہوگا، یہ نہایت بدیہی دعوے ہی تمام انبیاے کرام پر فضیلت کا جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں، اور اپنے خاتم الانبیا ہونے کا اور اپنی نبوت قیامت تک باقی رہنے کا دعوے ہے، چنانچہ مرزا صاحب کے مریدین مرزا صاحب کو خاتم الانبیا اپنے اخبار وں میں لکھتے ہیں، اسی طرح اور بھی فضیلتیں مرزا صاحب نے اپنی بیان کی ہیں، جس سے اُن کا دلی راز اہل دانش معلوم کر سکتے ہیں،

(۵) کیا ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر اور آپ کا پیرو ہو کر حضرت مسیح علیہ السّلام کی نسبت ایسے بیہودہ اور سخت کلمات زبان سے نکالے جیسے مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم[۵۱] وغیرہ میں نکالے ہیں اور ایک الوالعزم نبی کی بے حرمتی کی ہے، ہرگز نہیں۔ کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے ایسے الفاظ نہیں نکل سکتے، بلکہ قوی الاسلام اُن الفاظ کو سُن نہیں سکتا، اُس کا دل لرز جاتا ہے، اگر کوئی دہریہ خدا کے ساتھ گستاخی کرے، یا کوئی مردود حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت زبان سے بے ادبانہ کلمات نکالے تو کسی مسلمان سے یہ نہیں ہو سکتا

---

۵۱ ضمیمہ انجام آتھم کا حاشیہ صــ۴ـــ سے صــ۹ـــ تک دیکھا جائے کہ کیسے سخت اور فحش کلمات لکھے ہیں جب یہ حاشیہ پیش کیا جاتا ہے تو ناواقفوں سے کہدیتے ہیں کہ یہ کلمات یسوع کو کہے ہیں جب انکے رسالہ توضیح المرام سے دکھادیا جاتا ہے کہ خود مرزا صاحب حضرت عیسیٰ اور یسوع کو ایک بتاتے ہیں تو اور بیہودہ باتیں کہنے لگتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ الزاماً ایسا کہا ہے، کبھی کہتے ہیں کہ توہین کی نیت نہ تھی، مگر یہ سب فریب ہے الزام دینا ہم بھی جانتے ہیں اور ہمنے بھی الزام دئے ہیں

کہ اُس کے جواب مین خدا تعالےٰ یا کسی برگزیدہ خدا تعالےٰ کو گالیان دینے لگے یہ باتین نہایت صفائی سے ثابت کر رہی ہین کہ مرزا صاحب کے قلب مین حضرات انبیا کی کوئی عظمت نہین ہی، وہ دہریون کی طرح کسی نبی کو نہین مانتے اپنے مطلب کے لیئے کسی وقت کسی کی تعریف کر دی، یہ نہایت ظاہر باتین ہین، اگر صاف دل ہوکر میرے بیان مین غور کیجیئگا تو خدا کے فضل سے پوری امید ہے کہ جو کچھ مین نے کہا ہے اُس کی تصدیق آپ کے دل مین ہو جائے گی، اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی، اور اُن کی اتباع اور ظلیت کا دعوے اس غرض سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اُن کی طرف متوجہ ہون، کیونکہ باوجود بے انتہا کوشش کے کوئی گروہ، ہندو، عیسائی، یا دوسرے مذہب کا اُن کی طرف متوجہ نہین ہوا، اب اگر حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح نہ کرتے اور اُن کے اتباع وظلیت کا دعوے مسلمانون پر ظاہر نہ کرتے تو کوئی مسلمان بھی اُن کی طرف متوجہ نہ ہوتا، اِس لئے اول اُنہون نے دین اسلام کی کچھ تائید کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی پھر اپنی مدح سرائی اور ضمناً اپنے بیان اور الہامات مین اپنا تفوق جا بجا ظاہر کیا، پھر حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت عظیم الشان معجزہ کا اِس انداز سے ابطال کیا کہ مسلمان برہم نہ ہون، یہ سب تمہید آئندہ اپنے مقصود کے اظہار کے لئے کی جس طرح عبداللہ چکڑالوی

(بقیہ حاشیہ) مگر جس طرز سے مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی بے حرمتی کی ہے کوئی مسلمان کسی طرح نہین کر سکتا، اور نہ شریعت محمدیہ سے اُسے اس طرح کہنا جائز ہے، اُس واقعہ کو یاد کرنا چاہیئے جیسے امام بخاری نے روایت کیا ہی، کہ ایک صحابی اور یہودی سے لڑائی ہوئی تھی اور یہودی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سارے جہان پر ترجیح دی اور صحابی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، اور اُس یہودی کو ایک طمانچہ مارا، اور یہودی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد لے گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس یہودی کے سامنے

پہلے مقلد حنفی تھا، اُس وقت اُس نے لوگون کو اپنا معتقد اور پیرو بنایا، پھر وہ غیر مقلد ہوکر اہلحدیث بنا، اور اپنے تئیں حدیث کا پیرو بتایا، اور اپنے معتقدین کو غیر مقلد بنایا، پھر کچھ عرصہ کے بعد احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے بالکل منھ پھیرلیا، اور تمام حدیثون کو غلط اور جھوٹی کہنے لگا، جب اُس کے معتقدین نے اوس سے کہا کہ پہلے آپ مقلد تھے، اور ہم سے آپنے تقلید کی ضرورت اور تعریف کی تھی، پھر آپنے غیر مقلد ہوکر عمل بالحدیث کی طرف ہمین متوجہ کیا، اب آپ اُسکی مذمت کرتے ہین، اور حدیثون کو جھوٹی اور موضوع بتاتے ہین، اور صرف قرآن پر عمل کرنے کو کہتے ہین یہ کیا بات ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ اگر مین آہستہ آہستہ تمھین بتدریج راہ پر نہ لاتا تو تم ہرگز میری بات کو نہ ملنتے، میرا شروع سے یہی خیال تھا جو مین اب کہہ رہا ہون، چونکہ اُس کے معتقدین کا اعتقاد راسخ ہوچکا تھا اس لئے وہ اُس کے پیرو رہے، اور جو اُس نے کہا اُنھون نے اُسے مانا، یہ واقعہ مرزا صاحب کی حالت پر پوری روشنی ڈالتا ہے، اور طالبین حق کے لئے آفتاب

(بقیہ حاشیہ) فرمایا کہ لَا تُخَیِّرُوْنِی عَلٰی مُوْسٰی یعنی موسیٰ علیہ السلام پر مجھے بڑہاؤ نہین، غور کیا جائے کہ صحابی نے کوئی لفظ بے ادبی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان مین نہین کہا تھا، صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی تھی اور وہ بھی یہودی کے مقابلہ مین اترا کر کہا تھا، اور سچی بات تھی، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو بھی جائز نہ رکھا اور فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر نہ بڑہاؤ، اس کو حقیقۃ المسیح مین دیکھنا چاہیئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہود کے مقابلہ مین اپنی فضیلت کو منع فرمایا تو ایسی بیہودہ گوئی اور بے حد نضیحتی پادری کے مقابلہ مین کیونکر جائز ہوسکتی ہے، جیسی مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی کی ہے، یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا دعوے ہے، اسی کی وجہ سے نبوت کا مرتبہ مل گیا، یہ کہتے ہوئے شرم نہین آتی، اس کے علاوہ دافع البلا کے آخر

کی طرح مرزا صاحب کی حالت کو دکہا رہا ہے، مرزا صاحب نے پہلے مجدد اور محدث
ہونے کا دعوے کیا، اور مثیل مسیح بنے اور بہایت صفائی سے مسیح موعود ہونیکے
انکار کیا، (ازالۃ الاوہام مطبوعہ قادیان ۱۳۲۷ھ جلد اول ص۲۷) پھر بڑے
زور سے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا، اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اہل اسلام
حضرت مسیح کے منتظر تھے، اور اس نازک وقت میں اُن کا بہت زیادہ انتظار تھا،
اس لئے بعض نیکدل مولوی بھی اُن کے معتقد ہو گئے، پھر افضل الانبیا ہونے کا
بھی دعوے کیا، اور خدائی اختیارات ملنے کے بھی مدعی ہوئے (صحیفہ رحمانیہ نمبر ۷
ملاحظہ ہو) اور کشفی طور سے خدا ہو گئے، اور آسمان و زمین بنایا، مگر وہ ابھی
تک اپنے اصلی مدعا پر کامیاب نہ ہوئے تھے اور مصلحت علانیہ دعوے خدائی کو
مانع تھی کہ یکبارگی اس جہان فانی سے رحلت کر گئے، مگر اپنے اصلی مقصد یعنی
مذاہب کی بیخ کنی کے لئے تخم پاشی کرتے رہے اور بہت سادہ دل حضرات
اُس سے بے خبر رہے، جب اُن کے بعض مقلدین نے اُن کے اختلاف اقوال
کی نسبت دریافت کیا تو جب کوئی بات نہ بنی تو کہدیا کہ جس طرح مجھ پر خدا کی
طرف سے ظاہر کیا گیا ویسا ہی میں نے کہا، اب یہاں تک نوبت پہونچی کہ اُنہوں نے
خدا تعالے پر جھوٹ اور وعدہ خلافی کا الزام اور خدا کے رسولوں پر نا سمجھی اور
غلط فہمی کی تہمت لگا کر اپنے آپ کو الزاموں سے بچایا، اور شریعت الٰہی اور قرآن مجید
کو غیر معتبر ٹھرایا، کیونکہ جب خدا تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے تو اُس کے کسی کلام پر
اعتبار نہیں ہو سکتا، جب وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو قرآن مجید میں جس قدر
وعدے مسلمانوں کے لئے ہیں اور منکروں کے لئے وعیدیں ہیں سب بیکار ہیں

(بقیہ حاشیہ) میں تو کسی پادری کے مقابلہ میں نہیں لکھتے بلکہ قرآن مجید کا حوالہ دیکر
مسلمانوں سے خطاب کرکے حضرت مسیح علیہ السلام کو شرمناک الزام دیا ہے، ابن خلیفہ ص۱۳

کوئی لائق اعتبار نہین، اسی طرح جب انبیا کسی وقت وحی کو نہین سمجھتے یا غلط سمجھتے ہین اور وہی غلط مطلب مخلوق سے بیان کرتے ہین تو تمام وحی قرآنی لائق اعتبار نہ رہی، کیونکہ ہر وحی پر غلطی کا احتمال ہے، یہ ہے مرزا صاحب کا مدعا اور راز دلی، یعنے خدا اور رسول اور اُس کا کوئی کلام لائق توجہ اور قابل اعتبار نہین ہے، مگر مرزا صاحب کے خیال مین ابھی تک مریدین کی وہ حالت نہ پہونچی تھی کہ اُنکے علانیہ کہنے سے یہ لوگ حضرت سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسّلام سے انکار کرکے میرے پیرو ہو جائین گے، اِس لیئے درپردہ ایسی باتین کہین تاکہ آئندہ کسی وقت اصلی منشاء کے اظہار کا موقع رہے، اور جب وقت آجائے تو صاف طور سے کہدین کہ فلان فلان بات اِس لیئے کہی تھی، مگر چونکہ تمہاری طرف سے پورا اطمینان نہ تھا اِس لیئے صاف طور سے نہین کہا،

برادران اسلام ! اس رسالہ کو مکرر ملاحظہ کرین اور دیکھین کہ مرزا صاحب نے کیسے کیسے جھوٹ بولے ہین اور فریب دیئے ہین، مگر الحمد للہ اُنہی کی کے بیان سے اُن کے جھوٹے ہونیکی پندرہ ۱۵ دلیلین بیان کی گئین، اور آخر مین اُن کا درپردہ منکر اسلام اور دہریہ ہونا نہایت روشن کرکے دکھادیا گیا، اب تو مسلمانون کو ضرور ہے کہ اُن سے پرہیز کرین اور اُن بندۂ درہم و دینار کی باتون کو نہ سنین جو ایسے جھوٹے اور فریبی کو ظلی نبی یا خدا کا رسول کہتے ہین، اور دوسرون سے منوانا چاہتے ہین ، مرتبہ نبوت تو بہت بڑی چیز ہے، مین نے تو ثابت کردیا کہ ایسا شخص تو مسلمان بھی نہین ہوسکتا وہ تو درحقیقت منکر خدا و رسول ہے، وَاللّٰہُ الْمُوَفِّق وَالْمُعِین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین، (خاکسار **ابو احمد رحمانی**)

(بقیہ حاشیہ) فرماین کہ جن کی عظمت شان قرآن مجید مین بار بار بیان کی گئی ہے جنکو اللہ تعالی نے اپنا برگزیدہ رسول فرمایا ہو اُن کی نسبت کوئی مسلمان ایسے خیالات کرسکتا ہے جیسے مرزا صاحب نے دافع البلاء کے آخر مین کیئے ہین ؟ ہرگز نہین، یہ وہ باتین ہین جن سے اُن کی دہریت ثابت ہوتی ہے، اب سنا گیا ہے کہ یہ رسالہ پھر چھپا ہے اور اُس مین تصرف کیا گیا ہے مگر مین نے دیکھا نہین ۱۲

بسم اللہ تعالیٰ

خاص توجہ کی ضرورت ہے

امت محمدیہ کے دینداروں سے گذارش ہے کہ خدا کے لئے آپ اس فتنہ عظیم الشان قادیانی کی طرف توجہ فرمائیے، اور خاکساروں کی فریاد سنئے کہ ہمارے خاص وعام اور خصوصًا علماء اور اہل ثروت نے اس فتنہ کو بے حقیقت سمجھکر اس کی طرف توجہ نہین کی، اور جن شاذ ونادر حضرات نے کچھ خیال کیا وہ تھوڑے دنون، اور وہ بھی کامل طور سے نہین، مثلاً کسی بزرگ نے ایک یا دو کتاب مرزا صاحب کی حالت مین لکھ کر مشتہر کردی، اب اُس بڑی کتاب کو کون دیکھتا ہے، اتفاقیہ کسی نے کچھ دیکھا، بعض نے ماہواری رسالہ نکالا اور اُس مین کچھ لکھا، اُسے وہی خاص لوگ دیکھین گے جو اُس رسالے کو خریدینگے، پھر وہ رسالہ بھی کچھ روز رہا، پھر بند ہے، اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے، **بھائیو** اس پر نظر کرو کہ اس گمراہ فرقے کی تو تیس۳۰ چالیس۴۰ برس سے شب و روز یہی کوشش ہے کہ دین محمدی کو نیست و نابود کردیا جائے، اور اُن کا ہر شخص جہان ہے اور جس کام پر ہے مگر اُس کا یہ کام ضرور ہے کہ کسی مسلمان کو گمراہ کر کے جہنمی بنائے، اس کام کے لئے گمراہ کرنے والے نوکر ہین، وہ ساری دنیا مین گمراہ کرتے پھرتے ہین بہت بہت دور سے خطوط آتے ہین کہ یہان قادیانی آگئے، اور مسلمانون کو بہکا رہے ہین کسی مولوی کو بھیجئے، رسالے بھیجئے مگر اس عظیم الشان کام کے لئے نہ کوئی ذی علم ملتا ہے نہ اُن کے بھیجنے کا سامان ہوتا ہے، اب رسالے کون لکھے اور کس کی ہمت ہے کہ اُنھین چھپوائے، بعض مخصوص علمانے یہ تو فرمایا کہ **فرض کفایہ** ہے، مگر اس کی صراحت سے خاموش ہین کہ اس فرض کے پورا ہونے کی کیا صورت ہے،

اور اُس کے لئے کوئی وقت کی مقدار ہے، یا جبتک وہ گمراہی پھیلاتے رہین ہماری جماعت کو بھی برابر کوشش کرنا چاہیے، اور جہان وہ جائین ہمارا بھی کوئی ذی علم جاے اور وہان کے مسلمانون کو گمراہی سے بچائے مگر یہ امید نہین کہ اس کا کوئی صاحب جواب دین، ہمارے بزرگ علما معمولی مسائل کو بتانا اور سکھانا زیادہ ضروری سمجھتے ہین یا اس عظیم الشان کام سے کہ اسلام پر سے حملون کو روکین مسلمانون کو اسلام پر قائم رکھین، انھین مرتد ہونے سے بچائین افسوس. **اے بھائیو!** اگر تم سے یہ نہین ہوسکتا تو اس قدر تو ہمت کرو کہ جو رسائل ایک عالی منزلت بزرگ نے اپنے بیش بہا وقت صرف کر کے لکھے ہین اُنہین تو دیکھو اور دنیا مین مشتہر کرو، تاکہ اُنھین دیکھکر بہت مسلمان جہنم کی دہکتی آگ سے بچین، اور خدا کا شکر ہے کہ یہ وہ رسالے ہین جن سے ہزارون سے زائد مسلمان اس گمراہی سے محفوظ رہے اور بہت سے طالب راہ راست پر آرہے ہین، انھین کثرت سے چھپوا کر شائع کرنا چاہیئے، وہ رسائل کاملہ یہ ہین،

نمبر شمار	نام رسائل	خلاصہ کیفیت
۱	**فیصلہ آسمانی** حصہ اول ۸ر	پہلے حصہ مین منکوحہ آسمانی والے نشان کا جھوٹا ہونا اس طرح ثابت کیا ہے کہ اب اُس مین کسی کو جائے دم زدن نہین رہی، اور مرزا صاحب کی اصلی حالت کا فوٹو کھینچکر دیکھا دیا ہے، دوسرے حصہ مین ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنے پختہ اقرارون سے جھوٹے ہین، اور مدعیان صادق اور کاذب کی دنیاوی کامیابی اور ناکامی کا سر غامض بیان کر کے مرزا صاحب کا کذب دیکھایا ہے، تیسرے حصہ مین اُن کی کاذب ہونیکی متعدد دلیلین بیان کر کے یہ دکھایا ہے کہ مرزا کا کوئی مذہب نہ تھا ظاہر مین اسلام کو مانکر باطن مین بیخکنی کرتا تھا
۲	**وحصہ دوم** ۵ر	
۳	**وحصہ سوم** زیر طبع	

نمبر	نام رسالہ	کیفیت
۴	شہادت آسمانی ۲؍	اس میں نہایت کامل تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب نے جو رمضان میں گہنوں کے اجتماع کو اپنے مہدی ہونے کا نشان بتایا ہے یہ محض غلط ہے، اس کے بیان میں اُنہوں نے بہت فریب دیا ہے،
۵	دوسری شہادت آسمانی ۲؍	
۶	صحیفہ انواریہ ۱؍	اس میں مرزا صاحب کا اور اُن کے مرید خواجہ کمال الدین کا علانیہ جھوٹ و فریب دکھایا ہے،
۷	[illegible]	اس میں یہ دکھایا ہے کہ مسیح موعود کی جو علامتیں صحیح حدیث میں آئی ہیں وہ مرزا صاحب میں نہیں پائی گئیں، بلکہ وہ اپنے پختہ اقراروں سے جھوٹے ثابت ہوئے اور بجائے اسلام پھیلانے کے ساری دنیا میں کفر پھیلایا،
۸	معیار المسیح ۳؍	اس میں مرزا کی دلیلوں کا غلط ہونا ثابت کر کے اُن کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے،
۹	صحائف رحمانیہ از نمبر ۱ تا نمبر ۱۵	اسوقت تک ۱۵ نمبر تک مشتہر ہوئی ہر ایک میں مرزا صاحب کا کاذب ہونا خاص طور سے ثابت کیا گیا ہے یعنی قرآن و احادیث صحیحہ و واقعات اور ان کے جھوٹے الہامات سے گر یہاں سے قادیان تک کسی کا جواب کوئی نہ دے سکا
۱۰	صحائف محمدیہ از نمبر ۱ تا نمبر ۱۳ ہر نمبر ۲؍	ہر نمبر بڑے ورقوں پر قابل دید ہے بالخصوص نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۸ و ۹ و ۱۳ جس میں مرزا صاحب کے خاص جھوٹ دکھائے گئے اور کوئی جواب نہ دے سکا
۱۱	الہامات مرزا ۶؍	یہ دونوں رسالے فاتح قادیان یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تالیف ہیں جن کا سکہ خود مرزا صاحب مان گئے تھے جن کے فیصلے نے مرزا صاحب پر اقراری ڈگری کر دی تھی انکو ضرور ملاحظہ کیجیے
۱۲	مرقع قادیانی ۱؍	

المشتہر

محمد اسحٰق عفا اللہ عنہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

یعنی شیطان اُنکو وعدے دیتا ہی اور امیدین دلاتا ہی مگر شیطان اُنسے جو کچھہ بھی عہد کرتا ہی وہ نرا دہوکا ہے

قولہٗ قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہی حق ثبوت
اُس بے نشان کی چہرہ کشائی یہی تو ہے قولہٗ

جس بات کو کہیگا کرونگا مین یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اقول جب ٹل گئی تو جان خدائی نہیں یہ بات
جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے اقول

تائید ربانی ۱۳۳۱
بجواب
ہزیمت قادیانی

مصنفہ

عالی جناب علامۂ زمن حکیم مولوی ملک نظیر حسن صاحب بہاری سابق مرید خاص مرزا قادیانی لیکن بحمد اللہ کہ سنہ ۱۸۹۵ء سے بمقام ضلع فتحپور عقیدۂ باطلہ سے توبہ کرکے مراد آباد جا کر داخل سلسلۂ رحمانی ہوئے جس میں ملک عبد الرحمن منصور طالب العلم قادیان کے "ہزیمت قادیانی" (یعنی برعکس نہند نام زنگی کافور "نصرت یزدانی") کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور تاریخی نام کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے

بماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ ہجری

انصاری پریس دہلی میں طبع ہوکر شائع ہوا

اول مرتبہ | ایکہزار جلد | قیمت ۲ر

نظم مندرجہ صفحہ ۶ تعلیم المہدی جو مرزا صاحب کے جھوٹے کلام پر جب بڑے مند تعلیم المہدی اپنی دلچسپ

دل لگا کر تم ذرا انجام آتھم کو پڑھو — میرزا کی گالیوں کو سنو سے زائد پھر گنو

قول ہی کچھ فعل ہی کچھ پالیسی انکی سنو — گالیاں سُنکر دعا دو پاکے دُکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھادو انکسا

اپنا روپیہ[1] مانگنے پر جو کرے سب و شتم — کچھ نہ بولے غیر کی سختی پہ یہ مارے نہ دم

میرزا صاحب یہ کیسا جھوٹ کرتے ہیں رقم — چپ رہو تم دیکھکر انکے رسالوں میں ستم

دم نہ مارو گر وہ ماریں۔ اور کردیں حال زار

مارنے[2] ہم کیوں لگے اور کیوں کرینگے حال زار — مفت کی تہمت نہ دو شرماؤ اپنے دلمیں یار

اپنے مُنہ سے کہتے ہو لیا۔ سمجھو پر تیری مار — کون[3] سلطان القلم ایسا لکھیگا دل فگار

شرم کی یہ بات ہی ہم کیا جتائیں بار بار

غیرتِ حق میرزا جی کے ہوئی جب سد راہ — خود بقول میرزا جو تھا شریر پر نگاہ

مفتری۔ صادق کے آگے ہو گیا مر کر تباہ — مفتری ہوتا ہی آخر اس جہاں میں روسیاہ

جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاربار

میرزا صاحب کے رگ ریشہ سے واقف تھے یہی — ڈاکٹر عبد الحکیم اور مولوی امرت سری

تنگ آکر انکے حملوں سے یہی کہتے بنی — تم نہ گھبراؤ۔ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی

چھوڑ دو اُن کو کہ چھپوا دیں وہ ایسے اشتہا

---

[1] سراج المنیر اور براہین احمدیہ کا روپیہ پیشگی لیا ہوا جب مطابق وعدہ کتاب نہ ملی۔ مانگنے پر مرزا صاحب نے کوئی خباثت طبیعت اپنی اٹھا نہ رکھی (دیکھو عصائے موسیٰ چودھویں صدی کا مسیح) ۱۲ [2] منفرد ح ۱۲ [3] یہ پانچوں مصرعے مصنف کیطرف سے بطور شرح مصرعہ مذکورہ بالا مصنفہ مرزا صاحب لکھے گئے۔ فدا ارباب مذاق سلیم مرزا صاحب کی اس بھونڈی تحریر پر (دم نہ مارو گر وہ ماریں الخ) غور کریں اور اسکے نازک اور شرمناک تیور پر سلطان القلمی کی داد دیویں ۱۲ منہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

دیباچہ کتاب

ناظرین انصاف پسند کی خدمت مین عرض ہے کہ ایک طالب العلم صاحب مسمی بہ ملک عبدالرحمان منصور کی طرف سے ایک رسالہ بنام نصرت یزدانی بجواب فیصلہ آسمانی مطبع کیمی کلکتہ سے چھپکر شایع ہوا ہے۔ مصنف نے ٹائٹل پیج پر اپنی طالب العلمی کی سند مین مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا تعلیم یافتہ ہونا اپنا ظاہر کیا ہے۔ کون اسکا انکار کرسکتا ہے کہ جیسا مدرسہ ہوگا۔ ویسی تعلیم بھی ہوگی۔ مرزا صاحب کی رام کہانیان اور جھوٹے افسانے دنیا پر روز روشن کیطرح ظاہر ہوچکے۔ اُن کے دُہرانے کی اس رسالہ مین اب ضرورت باقی نہین رہی۔ پھر جس یونیورسٹی کے پرنسپل (یعنی مرزا صاحب) جنکی کذب بیانی خود اُنہین کے متضاد اقوال سے ثابت ہوچکی ہون۔ تو اون کے یونیورسٹی قادیان کی تعلیم یافتہ اور ڈپلوما یافتہ طالب العلم کا کیا پوچھنا ہے کہ کیسے راستباز ہونگے قادیانی یونیورسٹی کی تو بنا ہی جھوٹ پر ٹھیری ہوئی ہے۔ پھر بیچارہ طالب العلم سچائی کی تعلیم کہان سے حاصل کرے۔ علاوہ اسکے اُنکی طفلانہ کم استعدادی تو خود اُن کی کتاب مذکور کے صفحہ ۱۲ سطر آخر کے اوپر والی عبارت سے ظاہر ہوتی ہے کہ بیچارہ کو ابھی تک روزمرہ کے عام لفظوں کی صحت تو معلوم ہی نہین ہے۔ کہ جوق درجوق کی جگہ جوک درجوک لکھدیا ہے۔ میان صاحبزادہ سے کوئی اتنا تو پوچھ دیتا کہ یہ لغت پنجابی ہے یا جاپانی۔ کیونکہ غالباً آپ حضرات ناظرین کے کان

بھی اس نئی لغت سے ناآشنا ہونگے۔ یہ تو میان صاحب کے استعداد کا حال اُسپر یہ حوصلہ کہ فیصلہٗ آسمانی کا جواب لکھا ہی۔ بعینہ وہی مثل ہے کہ مینڈکی کو زکام۔ اور اسپر طرّہ یہ ہے کہ مفتی صادق صاحب ایڈیٹر البدر نے اِس رسالہ کی ریویو لکھکر بڑی تعریف کی ہے۔ یا تو بغیر دیکھے بھالے بقول شخصے من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ اپنے ہم مشرب بھائی کے لیئے صدائے آفرین بلند کر دی ہیا دیدہ و دانستہ منصب ایڈیٹری کے خلاف اپنے اخبار کا منہ کالا کیا۔ ٹائٹل پیج مین دو شعر شاید آپنے کسی اکابر کے نتیجہٗ فکر سلیم سے لکھا ہی اور کنایتہً مرزا صاحب کی راستی کیطرف اشارہ کیاہے وہ درج ذیل ہاہے۔ چونکہ مضمون اِسکا ناتمام رہگیا تھا۔ اسلیئے راقم نے تیسرا شعر اضافہ کر دیا۔ اب ارباب ذوق سلیم انصاف کرین کہ میان طالب العلم کی کیسی مرمت ہوگئی ٭

قولہٗ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہی حق ثبوت
اِس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

جس بات کو کہیگا کرونگا مین یہ ضرور
ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے

اقول

جب ٹلگئی تو جان۔ خدائی نہین وہ بات
جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے

فالحمدللہ علی ذٰلک۔ کہ جس امر کو مین نے مرزا صاحب کے رد مین ظاہر کرنا چاہا ہے اور فیصلہٗ آسمانی وغیرہ رسائل مین ظاہر کر دیا گیا ہاہے۔ اوسکو میان طالب العلم نے اپنے متذکرہ صدر دونون شعر مین قبول کر لیا۔ اِس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہزیمت قادیانی ہو سکتا ہی۔

میان صاحب فیصلہٗ آسمانی مین تو اسیکا ذکر کیا گیاہے کہ جو الہام کا دعوے مرزا صاحب نے بڑے زورون سے کیا اور صاف صاف اقرار کیاکہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اگر ایسا نہو تو مین مفتری اور کذاب اور ہر بد سے بدتر ہوں۔ پھر وہ الہام مرزا صاحب کا وقوع مین نہ آیا۔ اسلیئے مرزا صاحب مفتری اور کذاب ٹھیرے۔ کیونکہ اگر وہ الہام واقعی منجانب اللہ ہوتا تو آسمان ٹلجاتا مگر وہ خدائی وعدہ نہ ٹلتا۔ جیساکہ خود مصنف نے اپنے دونوں شعرون مین ظاہر

کر دیا ہے۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی ✦

مصنف کی دعا سے (جو دیباچہ میں ہے کسیقدر ترمیم کے ساتھ) مجھکو بھی اتفاق ہے۔ کہ ایک شخص (جھوٹا مسیح اور نبی بنکر) سادہ لوحوں کے آنکھوں پر اپنے فریب اور ضلالت کی پٹی باندھکر گمراہی کے قعر تاریک مین دھکیل چکا ہے اے رب ذوالجلال تیرے فضل سے کچھ دُور نہین کہ اون کو اَب بھی اِس مہلکہ سے نجات دیوے اور اپنے آسمانی فیصلہ سے انکی نصرت کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

مصنف نے صفحہ ۲ سے تمہید اُٹھا کر انقلابات زمانہ سے ڈرا کر صفحہ ۴ کی سطر ۱۳ و ۱۴ میں لکھا ہے کہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہان سے اسکو حق اور نیکی ملے۔ لے لے۔ خواہ ایک عیسائی یا یہودی سے یا بیجان دیوار سے خواہ کہیں بھی ہو"

شاید بیچارہ طالب العلم کی نظر قرآن مجید کی اِس پاک آیت پر (الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا) نہیں پڑی۔ ورنہ یوں بیباک ہو کر نہ کہتے کہ حق اور نیکی کسی عیسائی یا یہودی یا بے جان دیوار سے بھی ملے تو لیلے[۱] اول تو اشارہ کے طور پر مرزا صاحب کی مثال ان تینون سے دی ہے۔ جو ان کے عقیدہ کے موافق اپنے نبی کو عیسائی اور یہودی اور بے جان دیوار سے تشبیہ دینا مرزا صاحب کی خلاف شان تھا۔ بہرحال اِسکو وہ جانیں اور اون کے نبی۔ اِسکی نسبت مجھکو کچھ زیادہ سوچھانیکا حق نہیں ہے۔ مگر جو بڑی اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ بموجب آیت شریف مرقومہ بالا کی ہمارے اسلام کا اکمال بدرجہ اتم اِس ذات مقدس نبویہ مصطفویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تیرہ سو برس سے زیادہ ہوئے کہ ہو چکا۔ اب اسکے سوا اور کسی قسم کا حق یا نیکی طلب کرنے والا کسی عیسائی یا یہودی یا کسی شے بے جان سے بجز کسی بوالہوس خارج العقل کے کوئی دو سرا فہمیدہ مسلمان صاحب قلب سلیم

[۱] ایسا تو کسی ناقص الاستعداد طالب العلم کا البتہ تقاضا ہو سکتا ہے کہ امیدوار بنکر ایک بیجان چیز، یا عیسائیت اور یہودیت کے گندہ کھنڈروں میں حق کا متلاشی رہے۔ ورنہ کھنڈر دنیں سوائے گندگی بول و براز کے اور کیا رکھا ہے!! ۱۲

نہین ہوسکتا۔ اب اِس حملہ کا زیب قلم فرمانا طالب العلم مصنف کا سوائے تقاضائے سِن اور نادانیت کے اور کیا کہا جا سکتا ہی۔ خدا اون کو تمیز اور شعور عطا کرے اور سچے اسلام کی قابلیت کا مادہ عنایت کرے۔

آگے چلکر میاں صاحبزادہ نے صفحہ ۵ کی سطر ۵ لغایت ۹ میں بچونکی طرح اپنا بھولاپن ظاہر کرکے تحریر کیا ہے۔

"کہ حشر کے دن جب تم سے سوال کیا جائیگا کہ قادیان میں ایک شخص نے مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا" اور اُس نے یہ کہا کہ وہ مسیح محمدی اور مہدی جو کہ حضرت سرور کائنات کا بروز[1] ہوکر" آنے کو تھا وہ میں ہوں۔ کیا تم نے اسکی کوئی تحقیق کی۔ جبکہ تم کو عقل سلیم عطا کی تھی؟ اُس سے سوچا اگر وہ سچا تھا تو کیا تم نے اُسکی بیعت کی۔ یا محض ضد و تعصب" کیوجہ سے جان بوجھکر آنکھوں پر پٹی باندھ لی" اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے" تو کیا جواب دوگے"

میرے عزیز ملک جی! بڑے غور اور توجہ سے میرا سیدھا سادھا جواب بھی گوش ہوش سے سنکر نقش کالحجر کرلین۔ غالباً یہ جواب باصواب انشاء اللہ المستعان اون کو اور سب برادران اسلام گم شدہ گان بادیہ ضلالت کے لیئے (قسم ہے اُسی ذات واجب الوجود عالم الغیوب مالک یوم الدین کی) بلاشک و شبہ باعث نجات ہو جائیگا۔ اور مرزا صاحب کے الزام دعوے سے بری الذمہ ہو جائینگے۔ خدا کے لیئے اسکو اپنے دلی ایمان سے یقین کرکے میرے جواب کو سرسری نظر سے بناوٹ نہ سمجھئے مین حلفاً خدا کو حاضر و ناظر جانکر اپنے دلی ایمان سے عرض کرتا ہون کہ جو کچھ جواب میں لکھا جاتا ہے وہ لفظ بلفظ میں اُسی ایمان اور یقین قلبی سے لکھتا ہوں جسطرح مجھکو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی مقدس توحید اور حضرت سرور کائنات سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت اور ختم نبوت اور اُن کے

[1] بروزی اور ظلی نبوت و مہدیت کی ثبوت مین کوئی آیت قرآنی یا حدیث صحیح سے سلف صالحین نے استنباط کیا ہو تو حکیم خلیفۃ المسیح صاحب اسکا اعلان کیون نہین فرماتے ہین۔ اور اگر بروز سے مطلب ان کا اوتار لینا جیسا کہ ہندوؤن مین ہے خیال کرتے ہین تو پھر کرشن منتھی بھگت بنجایئے ۱۲

لائے ہوئے احکام پر ایمان ہے۔ میرے پیارے عزیز! اس سے اور زیادہ کوئی طریقہ آپ لوگ کے باور کرانے کا اور اپنی صداقت کے اظہار کا نہیں ہوسکتا۔ کہ خدا بزرگ و دانا کو اسوقت اپنے قلب کی صفائی اور صداقت پر گواہ کرتا ہوں۔ وکفی باللہ شہیدا۔
پیارے عزیز و خدا تمکو اور سب برادرانِ اسلام کو توفیق راستی عنایت کرے۔

جواب راقم بروز حشر

مصنف کے قول کو مانکر مین التماس کرتا ہون کہ جب مجھسے سوال ہوگا تو انشاء اللہ تعالےٰ محض بے تردد ی سے یہی جواب دونگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کو میں نے منکوحہ آسمانی والی پیشگوئی نمبر(۱) اور مرزا سلطان محمد بیگ کے موت کی پیشگوئی نمبر(۲)۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری والی پیشگوئی نمبر(۳)۔ اور ڈاکٹر عبد الحلیم خان کی موت کی پیشگوئی نمبر(۴) سچا نہ پایا۔ میں نے اوسکے رسالے دیکھے اوسکی روش اور اسکے افعال و اقوال کو موازنہ کیا۔ خود اوسے مرزا صاحب کے قول اور الہام مدجوبہ کے مطابق اوسکو جھوٹا پایا۔ لہذا ہم نے اوسکی بیعت نہ کی۔ اے میرے مالک عالم الغیوب تو میرے جواب کی سچائی سے پورا پورا واقف ہے اور تیرے سامنے ذرہ برابر کسی کے دل کی بات چھپ نہیں سکتی۔ تیرا ہی ارشاد پاک ہے کہ لا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ‘ اسلیئے بموجب تیرے ارشاد کے ہم نے (اس مرزا غلام احمد) کو جھوٹا مسیح اور کذاب مفتری سمجھا۔ ؎

میری سچائی ہی تجھپہ ظاہر نہیں چھپا تجھسے حال دل کا ۔۔۔ تیرا ہون مین اک کمینہ بندہ اسیقدر ہی جواب میرا

پیارے عزیز تم نے میرا جواب سُن لیا۔ اب مین تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب تم لوگ سے اوس میدان حشر مین یہ سوال ہوگا کہ ہم نے تو اپنے حبیب کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین و خاتم النبیین بنا کر بھیجا تھا اور اسلام کو کامل کرکے اپنی توحید اون کے ذریعہ سے پھیلائی تھی۔ اور اپنے کلام مین صاف صاف بتا دیا تھا کہ ہمارے حبیب پاک کے بعد

کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر باوجود اِس قدر صریح ارشاد کے تم نے ایک جھوٹے مفتری کو دنیا کمانے کی غرض سے کیون مسیح اور مہدی اور جھوٹا نبی مانکر ہمارے ہزارون بندون کو گمراہ کیا۔ تب تم کیا جواب دوگے۔ یہ دنیا کا جواب جو یہان جھوٹ بک رہی ہو۔ وہان بکار آید نہوگا کیونکہ وہان خود تمہارے اعضا اعضا تمہارے کرتوت کے گواہ بنکر تمہیں جھٹلائینگے۔ اور خود احکم الحاکمین جو تمہارے دل کی باتون سے ذرہ ذرہ واقف ہو تمکو بات بنانے کی مجال نہ ہوگی۔ اور یہی جواب دکھلا دیا جائیگا کہ محمد مصطفےٰ اور مسیح عیسےٰ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) یہ ہین نہ مرزا غلام احمد مفتری کذاب۔

یار مبارک وہ ہین جو وہان کے واقعات کو مدنظر رکھکر ابھی سے ہوشیار ہوجائین اور جو لغزش اور غلط فہمی سرزد ہوگئی ہے اُس سے صدق دلی کے ساتھ نادم ہوکر توبہ کرے۔ اور جواب کے لیئے تیار ہوجائے ؎

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اسکے بعد اسی صفحہ ۵ کی سطر ۱۴ الغایت ۱۶ مین شاید مرزا صاحب کا مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ "مجھہ کو حقیر سمجھ کر نفرین کی۔ اور ایک گٹھلی سمجھ کر کوئی پرواہ نہ کی مگر دیکھو اُس خالق الحب والنوی نے اِس ذلیل گٹھلی کو کتنا عروج دیا اور اسمین سے کیسے کیسے کرشمے دکھائے"

میرے پیارے عزیز خدا کیلیئے ذرا غور کرکے یہ تو بتاؤ کہ مرزا صاحب کا عروج بڑا تھا یا فرعون کا خیر چونکہ یہ بہت گزرے ہوئے زمانہ کی تاریخ ہی اسکو بھی جانے دو۔ حال ہی کا واقعہ پیش نظر رکھکر مرزا صاحب کے عروج اور سامی و یانند سرسوتی کے دنیاوی عروج سے مقابلہ کرد اور جانچو کہ آریوں کے عروج کے مقابلہ مین بیچاری مرزائی کے کس دبازاری کا ذکر کرنا آپکو سخت دشوار ہوگا۔ اسلیئے مین جھوٹے مسیح اور مہدیکو اونکے ہم منصب مدعی نبوت کا ذمہ یعنی سید محمد جون پوری سے مقابلہ کرکے دکھا دیتا ہون جسنے نوین صدی مین اپنی مسیحیت کا اعلان اور نبوّت کی اشاعت ایسے زور سے کی کہ باوجود امتداد زمان کثیر آجتک ہزارون در ہزارون اوسکے نام لیوا موجود ہین۔ اور اِسکے زمانہ مین تو اِس کی

گرم بازاری اس قدر ہوگئی تھی کہ بڑے بڑے رؤسا اور اہل علم اوسکے مطیع ہوکر اسکی نبوت کی اشاعت مین سینکڑون رسالے سیاہ کر دیتے۔ اور لاکھون کو اسکا مطیع و منقاد بنادیا تھا۔ چار سو برس کا زمانہ گزرا کہ اتبک اسکے متبعین اسی ہندوستان کے مختلف مقامون مین مثل حیدرآباد و سندھ وغیرہ کے اسکے مذہب کے حامی ہین۔ تو کیا اسکا عروج اہل حق کے لیئے نبوت کی نشانی ہوجائے گی۔ ہرگز نہین۔ اگر یہ دعوے آپکا صحیح ہو تو سب سے پہلے مرزا صاحب ہی پر سید محمد جونپوری کی نبوت اور مہدویت کی بیعت لازم آویگی۔ ورنہ بقول خود اول الکافرین کا خطاب خود بدولت پرہی صادق آویگا۔ اور کرشمون کا ذکر جو کیا گیا ہے اسکا حال تو دنیا پر ان کی دو درجن جھوٹی پیشین گوئیون سے بخوبی معلوم ہوچکا ہے۔ جنکو بطور نمونہ کے راقم نے رسالہ مسمی بہ مسیح کاذب مین بڑے صفائی سے پبلک مین پیش کیا ہے (یہ رسالہ مولوی سید محمد اسحٰق صاحب مونگیر محلہ مخصوص پور سے ملے گا) ✤

میرے عزیز مصنف ذرا متوجہ ہوکر مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کے کرشمے ملاحظہ کرین۔ ناواقف حضرات جن کو مرزا صاحب کی تصانیف پر مطلق نظر نہین وہ بیچارے اس حال سے بالکل لاعلم ہین۔ کہ حضرت جی نے صریح جھوٹ دعوے کرکے اپنی برگزیدگی اور مقدس کا اظہار کیا ہے جب ہی تو مصنف نے آگے چلکر لکھا ہے (یہ بھی مرزا صاحب ہی کا مقولہ اعادہ ہوا ہے)

"تم ہم کو گالیان دیتے ہو مگر ہم تمہارے لیئے دعا کرتے ہین۔ تم لعنت بھیجتے ہو ہم تمہارے لیئے رحمت مانگتے ہین۔ تم ہم سے نفرت کرتے ہو ہم تم سے پیار کرتے ہین۔ تم ہماری مذمت کرتے ہو ہم تمہاری تعریف کرتے ہین"

(راقم) جس کسی اجنبی اشخاص کی نظر ان جملون پر پڑیگی بیشک ان جملون کی سچائی ذہن نشین کرکے خیال کرلیگا کہ واقعی ایسا لکھنے والا کس قدر عالی ظرف کریم النفس بےکینہ مقدس شخص ہے کہ

گالی کے بدلے دعا۔ لعنت کے بدلے رحمت۔ اور مذمت کے عوض مین تعریف کرتا ہے۔ لیکن ناظرین ذرا صبر کرین۔ مین بڑے زور سے کہتا ہون اور فقط کہتا نہین خود مرزاجی کی چند مغلظ اور فحش گالیون کی سیر بھی کرا دیتا ہون۔ اوسوقت آپ لوگ فیصلہ کرین گے کہ لکھنے والا ان جملون کا اکذب الکذبین ہے اور اسی قسم کی ابلہ فریبیون کا نام اس نے سلطان القلمی رکھا ہے۔ اور مین مرزاجی کی تصنیفات کا حوالہ دیکر لکھتا ہون کہ ان کی جھوٹائی کو پرتال کر لیجئے۔ اور مین بڑی جرأت سے مرزائیونکو مخاطب کر کے کہتا ہون کہ اگر کوئی مرزائی مفصلہ ذیل مغلظ اور فحش گالیون کو خود مرزاصاحب کی تصانیف سے ثابت ہونا انکار کرے اور اپنے انکار کو ثابت کر سکے یعنی راقم کی مندرجہ بالا سطرون کو غلط ثابت کرے تو فی گالی دس دس روپیہ تاوان مجھسے بلا عذر وصول کرے۔

لیجے اب ناظرین راقم کیطرف مخاطب ہوجائین۔ اور مرزاصاحب کی کذب بیانی اور مکاری کا تماشہ دیکھین۔ پہلے رسالہ جات۔ انجام آتھم وضیمہ آتھم وازالۃ الاوہام۔ و توضیح المرام (یہ سب مرزاصاحب کی تصانیف ہین) ملاحظہ کر جائیے۔ تو آپکو خود پتہ چل جائیگا۔ کہ خود بدولت مرزاصاحب کی طبعزاد مغلظ شکم زاد فحش گالیون کی تعداد (خدا جھوٹ نہ بلوائے) تو شمارین پانچسوئے قریب ہین۔)

اگرچہ وہ فحش گالیان نقل کرنے کے قابل نہیں۔ مگر مرزائیون کی زبان بند کرنے کیلیئے اور مرزاصاحب کو اسکا ثواب پہونچانے کے لیئے بدل ناخواستہ انہیں سے بطور نمونہ درج کیجاتی ہین۔

مرزاصاحب کی شکم زاد مغلظ گالیون کا نمونہ

اے بدذات فرقہ مولویان۔ اندھیرے کے کیڑو۔ اندھے نیم دہریہ۔ ابولہب پلید دجال اول الکافرین۔ بے ایمان اندھے مولویو۔ بدذات جھوٹا۔ بدگوہری ظاہر نکرنے۔

باطنی جذام۔ بدچلن۔ بددیانت۔ بے حیا انسان۔ جنتے ہی مرجاتا۔ یہودیت کا خمیر۔ خنزیر سے زیادہ پلید۔ خالی گدے۔ سیاہ داغ ان کے منحوس چہرون پر سؤرون اور بندرون کیطرح (دیکھئے مرزا صاحب کیسی جھوٹ کی قلعی کھلی) رئیس الدجالین۔ روسیاہ۔ راس المفاسدین۔ زندیق۔ شیخ نجدی۔ عقیب الکلب (یعنی سگ بچگان کہئیے مرزا صاحب یہ سب سچ ہوتا) غول الاغوی۔ جھوٹ کا گوہ کھایا (مرزا صاحب نے چند چن کر گالیان تصنیف کی ہین (اتمریر) مکار۔ عقاب۔ فیمت (اجی مرزا جی نے موت کا مزہ چکھا ہوگا۔) فرعونی رنگ۔ کتے۔ گدھا۔ غرض ہزارون جگہ مرزا صاحب نے ایسی غلیظ غیر منہضم مادہ خبیثہ کا استفراغ کیا ہے جو برائے خود ایک کتاب کی صورت مین بنام چودھوین صدی کی آتی ڈکشنری شائع ہوگی۔ ناظرین اغور فرمائین کہ مینے بہت ہی مختصر طور پر نمونہ مرزا جی کی گالیون کا باکراہ تمام دکھایا ہے۔ آپ آپ ہی فرمایئے کہ جس جھوٹے مفتری کے زبان سے ایسی ایسی گالیان نکلی ہون۔ اور خود اسی جھوٹے کی تصانیف ایسے بیہودہ فحش سے بھری ہون وہی جھوٹا کتنی دیدہ دہنی سے جھوٹا دعوے کرتا ہے کہ تم ہم کو گالیان دیتے ہو ہم تمہارے لئے دعا کرتے ہین۔ تم لعنت بھیجتے ہو ہم رحمت مانگتے ہین الخ

بات تیرے جھوٹے کی دم مین سند ا۔ ایسی بے پر کی کوئی اڑاتا ہے۔ آپ گوذی ہوتے ہون سلطان القلمی کے دعوے واہن مگر دروغگو را حافظہ نباشد صحیح نکلا۔ یہ ہین مرزا جی کے جھوٹے دعوے۔

پھر بقول صاحب عصائے موسی (صفحہ ۱۴۷) ان ہی الفاظ پر کفایت دلبس نہین فرماتے بلکہ مرزا جی نے اپنی طرف سے عربی عبارت مین عجیب لعنتین تصنیف کر کے لکھی ہین مثلاً۔ رئیس الدجالین اور اسکا تمام گروہ علیہم تعالی لعن اللہ الف الف مرۃ۔ دراقم) ذلک خسران الدنیا والآخرۃ کہ مرزا صاحب کی زبان سے بجائے دو دو ہزار کے ہزارون لعنتین نکلی ہین یعنی مسلمان مومنین تو دو دو ہزار پڑھتے ہین اور مرزا جی کے یہان ہزار

لعنتوں کی پھٹکار برس رہی ہے۔ اپنا اپنا نصیب ہے ؎

سُن تو سہی جہان مین ہی تیرا فسانہ کیا　　کہتی ہی تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

ولعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کیا کہیں گے)

اسکے بعد صفحہ ۶ سے ۹ تک جھوٹی من گھڑت کہانی صوبہ بنگال کے مسلمانون کی لکھی ہی

جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ منہا تو لہ کیا امرا کیا عوام قریباً سب کالی مائی کی پرستش کرتے

ہین اور مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہین اس قدر شرک مین۔ ڈوبے ہوئے ہین کہ انھون نے

پرستش کے لیئے گھر مین کالی کا بت رکھ چھوڑا ہے الخ

اوّل ناظرین ذرا مرزائی طالب العلم کے سفید جھوٹ کو ملاحظہ کرین کہ صوبہ بنگال مین

کوئی مسلمان نہین قریباً سب کے سب مشرک ہین اور کالی کی پوجا کرتے ہین فلعنۃ اللہ

علی الکاذبین انکو مجسم جھوٹ کہون یا جھوٹ کی مشین۔ کس بیدردی سے صوبہ بنگال

کے مسلمانو پر شرک کا الزام دے رہا ہے۔ کیون نہ ہو قادیان کی تعلیم اور خلیفۃ المسیح کے

صحبت کا اثر اتنا بھی نہ ہو تو پھر مرزائی کیسے۔ مگر جھوٹے کو اسکا مطلق خیال نہ رہا کہ خود بھی

ملک جی صوبہ بنگال ہی کے ایک نہایت ہی کور دہ قریہ کونسی کے رہنے والے ہین۔ شاید

ان کے یہان تقریبات مین کالی جی بھی پجتی ہون تو یہ دوسری بات ہے اوسی پر سارے

بنگال کے مسلمانون کو قیاس کرنا بالکل لڑکپن ہے۔ کون نہین جانتا کہ بنگال کی سرزمین خصوصاً

اور سارا ہندوستان عموماً قدوم میمنت لزوم سے حضرت امام المسلمین سید احمد شہیدؒ اور اون کے

خلیفہ مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کے سارا بنگال بفضلہ تعالےٰ اسلام آباد ہو گیا

اور اون بزرگان کے فیضان سے شرک اور بدعت جس قدر خدا نے چاہی مٹ گئی اور ابتک

بھی دوسرے بزرگوارون کے فیضان سے مٹ رہی ہے ذرا جاکر بنگال کے اضلاع جہان

مسلمانو کی آبادی ہے۔ سیر کرو اور اپنی آنکھون سے دیکھ لو۔ پھر اسکے بعد مسلمانون کی تاریخ

اسلام لکھنے کا حوصلہ کرو۔ فقط اپنے خاندان کے کرتوت پر میان صاحبزادے نے جو شرک

عالمگیر قیاس کر لیا ہے بالکل غلط ہے۔ کیا ضلع پٹنہ اور مونگیر اور گیا کے بعض بعض ملکون کی
بستیون مین جو مشرکانہ رسم شادی بیاہ مین باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے رائج الوقت ہے اسکا
وہ انکار کر سکتے ہین ہرگز نہین۔ اور سب رسومات بدعتیہ کو تو بالائے طاق رکھو مگر ملک جی
یہ تو کہین کہ دادا غوم اُن کے کون تھے جسکا روٹ ونی دہ سیر بڑے شد و مد سے
بُت پرستانہ گیت کے ساتھ چڑھایا جاتا ہے۔

دادا غوم کا ہے روٹ ساڑھے بیس گز لنگوٹ
بھر کے لایا ہے کنتھوست
دادا غوم الخ

(راقم) کہئیے ملک جی۔ کیسے سپتے کی سُنائی۔ ہوش تو آگیا ہوگا۔ تم نے تو بنگال پر مشرکانہ
الزام تھوپ دیا تھا۔ مگر مین نے تو اُس شرک کا خوانچہ آپ ہی کے سامنے پیش کر دیا۔
عطائے خواجہ بلقائے خواجہ۔ چونکہ مین بھی ملک ہون مجکو اس سے انکار نہین کہ کسی زمانہ مین
بایام جاہلیت یہ رسم میرے یہان بھی ہوتی ہوگی۔ مگر ایک زمانہ گزرا کہ بندگان دین کے فیضان
سے یہ سب رسوم قبیحہ مشرکانہ ملک زادگان کی بستی سے بحمدہ مفقود ہو گیا ہے۔ اور شریعت
واتباع سنت کی اشاعت پوری طرح سے ہوئی اور ہو رہی ہے۔ ہان چند کورہ قریون
مین ابھی تک دادا غوم کا روٹ جاری ہے جیسے گوسی۔ آڑھا۔ وانکو وغیرہ وغیرہ
جہان ملک جی کا وطن مالوف ہے۔

اسکے بعد صفحہ ۷ مین میان صاحبزادہ نے ایک چشم دید واقعہ بھی تصنیف کیا ہے۔ وہ
قابل دید ہے۔ قولہ کہ جسکو ایک غیور مسلمان سُنکر ضرور افسوس کرے گا الخ
اہل مرزاجی کے واقعات روزمرہ کو پیش نظر رکھتے تو ملک جی کو ہرگز افسوس کا مقام
نہ ملتا کیونکہ مرزاجی تو ایسے ہی کسب حلال پر ادو ھار کھائے بیٹھے رہتے ہیں۔ اب خلیفہ جی کے
سر پر وہ دستار خلافت بندھ گئی ہے۔ میان! ذرا اپنی آنکھ کے شہتیر کو دیکھو پھر دوسرے

منگھڑت کہانی جماؤ۔ کیا تم نے رسالہ دار میجر سید امیر شاہ صاحب کا واقعہ بالکل اپنے دل سے بھلا دیا کہ مرزا جی نے بیٹا دینے کی بشارت دی اور ایک سال کی میعاد مقرر کری اور پانسو روپیہ کا توڑہ پیشگی وصول کر لیا۔ مگر جھوٹے اور مکارون کا خدا ناس کرے کہ ۱۵۔ اگست ۱۸۸۶ء جس تاریخ کو زبردستی مرزا نے یادداشت مین لکھوایا تھا اسکو آج ۲۴ سال گزر گئے کہ جھوٹا روسیاہ رہا۔ مگر توڑہ ہضم ہو گیا۔

اسطرح کے ایک دو نہین بہت سے ہتھکنڈے مرزا صاحب کے مشہور ہین اگر اسکے تفصیل دیکھنا چاہتے ہو تو رسالہ مسیح کاذب۔ اور چودہوین صدی کا مسیح۔ اور عصائے موسےٰ اور الذکر الحکیم وغیرہ منگاکر دیکھ لو تب تمہاری آنکھ کی شہتیر کا پتہ چلجائے گا۔

لالچ اور زرطلبی کا ذکر مصنف کے زبان سے نکلتی ہوئے اگر شرم ہوتی تو مرزا صاحب کے کارنامون کو یاد کر کے سراج المنیر اور براہین احمدیہ کا پیشگی چندہ فریب سے لیکر مرزا صاحب کا زرکثیر ہضم کر جانا۔ اور وعدہ کے مطابق کتابون کو چھاپکر شائع نہ کرنا بھول نہ جاتا۔ اور اپنے گریبان مین مونہ چھپا لیتا۔ میرے عزیز! اخفا نہونا۔ یہ اظہار حق ہے۔ بھلا تمنے مرزا صاحب کے خسر کا قصیدہ بھی قادیان مین ہنگام طالب العلی بلدۂ قنوج سُنا ہے؟ یا پڑھا نہین مجھکو بھی دو چار شعر اسکے یاد ہین۔ لو اگر تم کو یاد نہو تو مین یاد دلاتا ہون۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۴ صفحہ ۱۷۲ مین چھپکر مرزا صاحب کے ملاحظہ سے گزر چکا ہے۔ اور اسپر گویا ان کی منظوری ہو چکی ہے کیونکہ اسکا کچھ جواب نہ دیا گیا ؎

مال جو دے وہ مرید خاص ہے — اسکے دل مین بالخصوص اخلاص ہے

جو نہ دے کچھ مال وہ کیسا مرید — شمر اسکو جان لو یا ہے یزید

ہر گھڑی ہے مالدارونکی تلاش — تاکہ حاصل ہو کہین وجہ معاش

ہو یتیمون ہی کا یا رانڈونکا ہو — رنڈیون کا مال یا بھانڈونکا ہو

آج دنیا مکر سے لبریز ہے — اب دغابازی پہ ہر اک تیز ہے

بدمعاش اب نیک ازحد بن گئے   بومسیلم آج احمد بن گئے

قولہ حدیثون مین بالکل ٹھیک آیا کہ وہ وقت آنے والا ہے۔ جبکہ مسلمان یہودی اور نصرانی ہوجاینگے الخ

اقول۔ یہ تو آپنے ٹھیک لکھا۔ آپ ہی کے ایک بھائی ملک جی کوسی والے یہودی تو کیون ہوتے اسلئے کہ کچھہ اسمین فائدہ ہی کیا ہوتا۔ مگر ہان عیسائی ضرور ہوگئے۔ اور بیٹی مالیکر معہ بی بی کے کرسٹان ہو گئے۔ کہو یار کیسی سچی حدیث ہوئی غیرت ہو تو شرماؤ۔ ورنہ بے حیا باش انچہ خواہی کن۔ پر عمل کرو۔

قولہ کہانتک اِس بات کو روؤن "

اقول۔ اب روے سے کیا ہوت ہے چڑیا چن گئی کھیت۔ توحید کا تو خدا کیلئے نام لیکر بندگان خدا اور مسلمانون کو دہوکہ مین نہ ڈالو۔ میانصاحب! توحید کی دہجیان تو خود مرزاجی نے اپنے جھوٹے الہامون سے ایسی اڑائی ہین کہ ہرگز قابل رفو نہین۔ کیا تم مرزاجی کے الہام سے واقف نہین ہو۔ کہ مرزاجی خود خدا۔ خدا اسکے باپ۔ خدا اسکے بیٹا (معاذاللہ) سبھی کچھہ بنگئے ہین دیکھو اونکا الہام مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) کتاب البریہ مین مرزاجی لکھتے ہین کہ مین نے اپنے کشف مین دیکھا کہ مین خود خدا ہون اور یقین کیا کہ وہی ہون۔

(۲) انت منی وانا منک یعنی خدا کہتا ہے کہ مرزا تو مجھہ سے ہے اور مین تجھہ سے ہون

(۳) انت منی بمنزلۃ اولادی یعنی تو مجھہ سے میری اولاد کے برابر ہے۔

ناظرین آپ ملاحظہ فرماوین کہ میان منصور صاحب جو توحید کا ذکر اپنے موہنہ سے نکالا ہے۔ کہانتک اُسپر قائم ہین۔ جبکہ اون کے گروجی نے توحید خفیفی کا اسطرح خون کرکے اپنے جاہل مریدون کو تباہ اور گمراہ کرڈالا ہو۔

صفحہ ۱۳ مین ملک منصور صاحب یون گلدرزادا ہین۔ کہ ایک ایسا فتنہ کا زمانہ آنیوالا ہے

جبکہ صرف وہی شخص ایمان بچا سکیگا جو ایک بکری لیکر جنگل مین چلا جاوے۔ اسکو چرا وے اور اُسکے دودھ سے گزارا کرے الخ

اقول - کیا مرزا صاحب مین یہ بات تم نے دیکھی تھی یا اسطرح کے روش مرزا جی میں تم نے کبھی پائی تھی۔ کہ فقر اور تذلل اور مسکینیت و انکساری کیطرف مرزا جی کبھی مائل بھی ہوئے یا تم نے محض زبانی جمع خرچ لگا دیا۔ اب ہم سے سنو کہ مرزا صاحب کیسے تھے افسوس تو یہی ہے کہ اون بیچارے کو ایسے پاک اور مخلصانہ زندگی کی ہوا ہی نہین لگی تھی۔ مزاج مین فرعونیت۔ ظاہر داری مین رئیسانہ امارت۔ پرائے مال سے رغبت۔ درویشی اور انکساری سے کراہت۔ البتہ اونکو تھی۔ کسی نے اونکی شان مین یہ سب صفات سچ لکھے ہین۔ جناب معلے القاب آکل الپلاؤ والکباب۔ شایق الزعفران الاصفر۔ عاشق المشک والعنبر۔ حضرت مسیح زمان عیسلے دوران حکیم مولوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد۔ محدث۔ مہدی۔ نبی۔ رسول (معاذ اللہ)

بلکہ خود خدا۔ خدا کے باپ۔ خدا کے بیٹے۔ گرمیون مین بغیر خسخانہ کے زندگی دشوار۔ بادہ ہائے شربت برف سے مست و سرشار +

تو اب تمہیں اپنے ایمان سے حضرت سرور کائنات صلعم کے ارشاد کا موازنہ کرو۔ کہ مرزا صاحب کا طرز عمل دیا تھا جیسا تم نے صفحہ ۱۳ مین لکھا ہے؟ ہرگز نہین واللہ ہرگز نہین۔ انہیں سب اسباب سے تو مین اور سب ارباب طبع سلیم مرزا جی کا انکار بہزار اصرار کرکے اونکے مخالفت کرنے لگے۔ اور بحمدہ متحقق ہوگیا کہ وہ بڑے پکے دوکاندار تھے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ سب بھید مرزا جی کا کسی غیر احمدی نے نہین کھولا۔ ابھی وہی مخلص احمدی بیس بیس برس کے رفیق خاص اور مریدان با اخلاص جنہون نے اپنا مال مرزا جی کے دوکانداری کے پیچھے ہزارون ودہزار لٹا دیا۔ اور ذرہ بھی جبین پر شکن نہ لائے۔ ہان جب حد سے زیادہ مرزا جی بڑھنے لگے اور اپنی نبوت اور مسیحیت بگھارنے لگے تو اون نیک لوگون کو اللہ تعالے

نے توفیق رفیق بخشی کہ مرزا جی کی سب راز نہانی اور الہامات شیطانی۔ اور چرب زبانی کا پردا فوٹو کھینچکر عالم مین دکھا دیا۔ لو مجھسے اُن حضرات بابرکات کے نام بھی سُنو۔ جناب منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ۔ میر عباس علیصاحب لودیانہ۔ فتح خان صاحب منشی غلام قادر صاحب حکیم مظہر حسن صاحب۔ حافظ حامد علیصاحب وغیرہ وغیرہ (دیکھو صفحہ ۹ عصائے موسیٰ) جو مرزا صاحب کے بست سالہ مرید تھے اور مخلصین تھے۔ اور اِن کے سوا ہزار دن ایسے ہین کہ قبل ہین خوش اعتقادی کے ساتھ مرزا جی کے طرفدار تھے۔ جب انکا حال پرضلال کھلا تو سبکے سب اُن سے بیزار ہوگئے۔ راقم بھی ایک ادن کے باختصاص مریدون مین تھا۔ اور عین اقامت ضلع فتحپور ادن کے ساتھ راسخ الاعتقادی کا دم مارتا تھا لگ ہزار ہزار شکر اوس پاک بے نیاز خدائے ذو الجلال کا جسنے اِس خاکسار کو اپنے فضل و کرم سے مرزا جی کی کارستانیون پر جلد مطلع و آگاہ کر دیا۔ اور اونکی نبوت باطلہ کو دور ہی سے سلام کرکے مراد آباد جاکر حضرت مولانا و مرشدنا شاہ فضل الرحمٰن قدس اللہ سرہ العزیز کے ہاتھ پر اپنے سابق اعتقادات باطلہ سے توبہ کرکے داخل سلسلہ حمانیہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ ہمارے سابق اعمال باطلہ کو بخشے اور جو لوگ ابھی تک بادیہ ضلالت مین گم گشتہ تھے اونکو بھی سیدھی راہ دکھادی۔

پیارے عزیز آپنے حضرت مولف فیصلہ آسمانی مدظلہ العالی کیطرف اشارہ کرکے لکھا ہے کہ تمہارے علماء اور آئمہ کا یہ حال ہے کہ اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لیئے راست اور حق کو جھوٹ دکھانا چاہتے ہین۔ تو عوام کا پھر اللہ حافظ ؎

مین بھی قسم ہے خدا کی آپکے قول سے بالکل موافق ہون کہ آپکے علماء اور آئمہ کا بالکل یہی حال ہے کہ راست اور حق کو جھوٹ دکھاتے ہین۔ یا جھوٹ پر ملمع سازی کرکے سچا کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ غرض نتیجہ دونون کا ایک ہی۔ اسکا ثبوت

ہم سے سیکھئے۔ اور اپنے گریبان مین منہ ڈالیئے۔

کشتی نوح کے صفحہ ۵ سے مرزا جی کے **چار سفید جھوٹ** بڑے زور سے ظاہر کرتا ہون وہ لکھتے ہین "یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف مین بلکہ توریت کے بعض صحیفون مین یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کیوقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل مین خبر دی ہے۔ اور ممکن نہین کہ نبیوں کی پیشگویان ٹل جائین"[۵] حاشیہ مین لکھتے ہین "مسیح موعود کیوقت طاعون کا پڑنا بائیبل کی کتابون مین موجود ہے۔ زکریا باب ۱۴ انجیل متی

(پہلا جھوٹ مرزا جی کا)

قرآن شریف میں کسی جگہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا۔ مین بڑے زور سے مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہون کہ اگر مرزائی سچے ہین تو اپنے خلیفۃ المسیح سے ہفتہ کے اندر قرآن شریف سے ثبوت اسکا شائع کرین۔ ورنہ جہالت اور کور باطنی کا علاج کرین۔ اور پھر کبھی مرزا صاحب کی مسیحیت نہ بگھارین۔

(دوسرا جھوٹ مرزا کا)

کتاب ذکریا نبی کے باب ۱۴ آیت ۱۲ میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کیوقت طاعون پڑیگا بلکہ اُس مین تو اُس قوم پر مری پڑنے کا ذکر ہے جو یروشلم پر چڑھ آوینگے (مرقع قادیانی جلد (راقم) واہ مرزا جی کیا بے پر کی اُڑائی ہے۔ کہ ہر صحیح الحواس اِس جھوٹ کی عفونت سے پریشان ہے۔ مگر میرزائی ہیں کہ اُنکو لخلخہ کا کام دے رہا ہے۔

(تیسرا ڈبل جھوٹ مرزا جی کا)

انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸ مین یہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ

[۵] کہان تک خود بخود مرزا جی کی زبان سے بمصداق الحق یجری علی اللسان آخر نکل ہی گیا کہ پیشگوئی انبیا کی ممکن نہیں کہ ٹل جائین۔ پھر بقول مرزا صاحب ان کی پیشین گوئیان جو ٹل گئین۔ ادمیں جھوٹ موٹ حضرت یونس کے بے سر و پا قصہ کو جاہلوں کے ڈھارس باندھنے کے لیئے کیون پیش کرتے ہین کہ حضرت یونس نے قوم کی ہلاکت

اسکے برعکس اسمین لکھاہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آدینگے تب مری پڑے گی۔ اور بھونچال آدینگے (دیکھو انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸) اور جھوٹے نکلنے والے برادر تو کیا خود بدولت ہی کی تصنیف کردہ ہزار لعنت کا وردکرو۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی کہ ہر طرف مرزاجی کے جھوٹ کی ٹونڈی کسی گئی کہ کسیطرف بھاگ نہین سکتے۔

(۴) چوتھا جھوٹ مرزاجی کا

مکاشفات یوحنا باب۲۲ آیت۲ مین یہ ہرگز نہین لکھاہی کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگا

میرے پیارے عزیز ملک منصور صاحب اپنے امام یعنی مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کو دیکھنا۔ واقعی بھائی تمنے سچ لکھا کہ جب ہمارے علماء اور ائمہ کا یہ حال ہے کہ اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لیئے سچ کو جھوٹ دکھانا چاہتے ہین الخ

اب خدا کیلئے ذرا ایمان سے کہدو کہ مرزاجی نے کیسا ڈبل جھوٹ لکھا۔ اور اپنے مریدین کو کیسا اندھا بنا چھوڑا کسی نے بھی جرأت نہ کی کہ مرزا صاحب کو ذرا توروکتے کہ حضرت جی یہ کیا غضب ڈہار رہے ہو۔ مخالف آپکی دہجیان اڑادینگے۔ نعوذ باللہ اِس قدر موٹا اور سفید جھوٹ کہ ریلوے اسٹیشن کے سنگل پوسٹ کیطرح دور ہی سے دکھائی دیوے۔ کیا آپکے مخالف بھی آپکے مریدین کیطرح نشیب و فراز پر نظر نہ ڈالین گے۔ اور حضرت جی کے جھوٹی ہانک پر سب بجا اور درست کے نعرہ لگاکر لقمہ چرب کیطرف ہاتھ بڑھائینگے۔ افسوس بلکہ ڈبل افسوس ہے ایسے شخص کی دلیری پر جو دیدہ دو دانستہ لوگون کو دہوکہ مین ڈالنے کے لیئے جھوٹ کے کاغذی گھوڑے خانہ ساز مطبع سے دوڑایا کرے۔ اور خدا اور اسکے رسُولون پر تہمت دھرے۔ فلعنة اللہ علی الکاذبین۔

میرے عزیز ذرا تم توریت کے حوالہ دینے سے شاید بہت خفا ہوگئے۔ کیونکہ توریت کے احکام کے مطابق مرزا صاحب کے ایسے جھوٹے ملہم اور کاذب نبی کی سزا قتل مقرر ہے تم تولکے پہلے درقون مین توریت و انجیل اور قرآن شریف کے متعلق مرزا صاحب کے چار صریح

جھوٹ دیکھ چکے پھر حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی پر اپنے جلے پھپھولے کیون توڑتے ہو۔
کہ مولف موصوف کا دامن صدق و صفا آجتک تحریف وابلہ فریبی و مکر و دروغگوئی سے
بحمدہ تعالے بالکل پاک و صاف ہی۔
بھائی صاحب! اگر آپکے نزدیک چند اخبار کے ایڈیٹرون کے ریمارک اور بقول آپ کے
بودے اعتراضات (ر) یہ کا جواب دینا ہی مرزاجی کے لیئے نشان مسیحیت اور تصدیق نبوت
کافی ہے تو پھر صائب کا کلام اسکے رد مین پیشگوئی کا کام دے گا۔

۵

عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرے چند

کیا کہیئے کور باطنون کو اتنا بھی تو معلوم نہین کہ عیسائیون کا جواب دندان شکن (جو مرزا
صاحب کے کبھی خیال مین بھی نہین گزرا ہوگا) کب سے دیا جاتا ہے اور دیا جاچکا
ہے۔ میان! پادری فنڈر اور پادری عماد الدین۔ اور منشی صفدر علی عیسائی کا جواب سچ کہنا
مرزاجی نے بھی کبھی دیا ہے اوسوقت انکی سلطان القلمی اور مسیحیت اور ہن گھڑت الہامی تاریکی کس
حجلہ عروسی مین زیر نقاب تھین کہ میدان مین اپنے حریف کے مقابل آنے اور منہ دکھانے
شرماتی تھیں۔ اگر کوئی کتاب اون کے جواب مین لکھی ہو تو بتاؤ وہ کون سے مطبع مین چھپکر
چھپ گیئن۔ لو مجھسے سنو بیچارہ مرزا صاحب کو کہان ایسا مادہ تھا کہ اُن جیسے پادریون کے
سامنے لن ترانیان بگھارتے۔ پادری فنڈر صاحب کو مولانا رحمت اللہ صاحب کرانوی
نے آگرہ مین مناظرہ کرکے سخت عاجز اور ایسا ساکت کیا کہ او سدم ہندوستان سے ولایت
ہی جہان سے مناظرہ کے لیئے تیاری کرکے آئے تھے۔ وہین بھاگ گئے۔ آپ لوگون کو یہ دا
نہ معلوم ہو یہ دوسری بات ہی ورنہ ہندوستان کے ہر ذی علم ارباب اسکو خوب جانتے
ہین۔ اِس مناظرہ کی کیفیت مولانا موصوف نے رسالہ "اظہار الحق" مین لکھکر شائع کی ہے
جسکو بڑی قبولیت ہوئی ہے کہ متعدد یورپ کی زبانون مین ترجمہ ہوکر از گنگ تا سنگ

پھیل گیا۔ اور کچھ جواب کسی عیسائی سے ولایت کے بھی نہ بن سکا۔ پادری عماد الدین اور منشی صفدر عیسائیون کا جواب حضرت مصنف فیصلہ آسمانی ہی کے فیضان اور تقریر کا نتیجہ ہے جسکا جواب آجتک اون لوگ سے یا کسی دوسرے عیسائی سے نہ دیا گیا۔ حالانکہ ایک مدت دراز ہوگئی۔ و دیکھو ترانہ حجازی۔ پیغام محمدی[1]۔ دفع التلبیات۔ آئینۂ اسلام) وغیرہ وغیرہ یہ سب بڑے زور کی تحریرین قوی استدلالات سے لکھی گئی ہین حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت مصنف مدظلہ العالی پوری خدمت اسلام کی بجا لائے جس سے ہزارون متردد دین مذہب کی تشفی ہوگئی او رعیسائیت کے دام تزویر سے مخلصی پائی۔

توپھر کیا آپ لوگ کے عقاید کے موافق ایسے جواب وندان شکن اور مسکت کے دیتے سے مسیحیت اور مہدویت لازم ہو جاتی ہو۔ نعوذ باللہ منہا۔ ایسے ڈھلمل یقین نہوتے تو مرزا صاحب کو مسیح ہی کیون مانتے۔

جاہل عیسائیون اور چند ناتجربہ کار آریون کے جواب مین باتین بنا لینی اور جھوٹی پیشگوئی آتھم کی موت کی منانی۔ اور میعاد ختم ہونے پر ۷ ستمبر کی پشیمانی مرزا صاحب کو مبارک رہے ؎

سُن تو سہی جہان مین ہی تیرا فسانہ کیا — کہتی ہی تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

میانصاحب! آپکو اتنا بھی تو معلوم نہین کہ اوپر کے سب رسالے حضرت مولف فیصلہ آسمانی کے پرزور قلم کا نتیجہ ہین" جب ہی تو آپنے لکھا کہ جس وقت عیسائیون کا مناظرہ ہوا اوسوقت حضرت مولف فیصلہ آسمانی کہان چھپے ہوئے تھے۔ کیون نہین جواب دیا" ذرا مہربانی کرکے اپنے حکیم خلیفۃ المسیح سے پوچھیئے اونکو ضرور معلوم ہوگا۔ کیونکہ اونکو بھی ہرچند

---

[1] کہین کوئی مرزائی صاحب اس کتاب کے نام سے گھبرا نہ جائین کہ پھر منکوحہ آسمانی والی محمدی کیطرف تو کنایہ نہین۔ حاشا وکلا۔ یہ تو اُس زمانہ کی کتاب ہی جبکہ مرزا صاحب نے محمدی کے نکاح کا پیغام بھی نہ کیا تھا ۱۲

عیسائیون کے مناظرہ سے کچھ دلچسپی تو ضرور تھی مگر وہ بھی ان پادریون کے جواب مین سوائے سکوت کے حمایت اسلام کی طرف کسیوجہ سے جرأت نہ کر سکے۔

تو پھر کیا عیسائیون اور آریون کا جواب شافی دینا آپ کے نزدیک ملہمانہ شان اور لازمہ مہدویت و مسیحیت ہی؟ استغفر اللہ من ہذا الاباطیل۔ میان صاحبزادہ توبہ کیجئے اور مرزا صاحب کو مسیح بناکر مہدی ماننے اون کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا نہ لگائیے۔

اور ستنو لالہ اندرمن کے اعتراضات واہیہ کا جواب مرزا صاحب نے دیا یا کسی دوسرے نے **خلعت الہنود** مصنفہ مولانا سید حسن شاہ صاحب کشمیری جسنے اندرمن کے دانت کھٹے کر دئے بڑی وضاحت اور خوبی سے دلائل قاطعہ سے لکھکر شائع ہوئی ہے جی چاہے تو دیکھ لو۔ اور ساتھ ہی اسکے مولانا مولوی محمد علی صاحب بچھراؤن کی تصنیف بھی صوت اللہ الجبار کو بھی دیکھ سکو تو دیکھ جاؤ یا حکیم صاحب سے پڑھ جاؤ اور غور سے موازنہ اور مقابلہ فرماکر انصاف کرو کہ اس طرح کا شافی اور مسکت جواب مرزا صاحب نے کوئی بھی لکھا ہی یا ہرگز نہین ہان یہ ضرور ہم کہیں گے کہ گالیان دینے مین۔ نئی نئی فحش بدزبانی تصنیف کرنے مین جھوٹی شیخی بگھارنے مین۔ اُن کو البتہ ید طولیٰ تھا۔ یہ اور بات ہی اور مرد میدان بنکر حریف کو شائستگی سے جواب دینا اور بات ہی۔ آپ لوگ دل مین تو ضرور اعتراف کرینگے کہ واقعی بڑی غلطی مین پڑے ہوئے ہین۔ کہ مرزا صاحب کو سُلطان القلم وغیرہ وغیرہ کہا جائے۔ اگرچہ زبان سے کسی شرم و لحاظ اور بیجا مروت سے اسکا اقرار نہ کرین۔ مگر یاد رکھئے کہ آج دنیا کے چندروزہ شرم و لحاظ کی خاطر اپنا دین خود اپنے ہاتھون آپ لوگ تباہ کر رہے ہین جس وقت اوس خدائے قدوس مالک یوم الدین کے سامنے آپکے ہاتھون مین یہ فرد قرارداد جرم کہ

کہ از بہر دنیا دہد دین بہ باد

دیا جائیگا تو مرزا صاحب یا خلیفۃ المسیح کوئی کام نہ آدینگے۔ خدا کیواسطے ذرا تو تخلیہ مین دو منٹ ان امور کو سوچئے۔ ابتک وقت باقی ہے۔ میرا آپ پر کچھہ زور نہین ہی صرف وہی خوف اسلامی

یا انسانی ہمدردی رہ رہ کر دلمیں ابھارتی ہے کہ اپنے بچھڑے ہوتے بھائیوں کو سختی سے نرمی سے جسطرح ہو سکے بلا لاؤں وہ جامع المتفرقین اگر چاہے گا تو ملا ہی دیگا۔ وما علینا الا البلاغ ٭

صفحہ ۷ مین میرے دوست نے لکھا ہے کہ وفات مسیح کے مسئلہ کے انکار کی وجہ سے لاکھون مسلمان عیسائی ہو گئے ''الخ

یہ نئی تک بندی آپکی آج سُننے مین آئی۔ شاید اسکا رپورٹ آپکے مسیحی دربار مین بذریعہ ٹیلی گرافک الہامی مسیح کے قادیان کی گورنمنٹ میں پہونچی ہو۔ جو ابھی تک بصیغہ راز کسی پولٹیکل مصالح سے اخبار البدر یا الحکم کے دفتر مین بھی اسکی خبر نہ دیگئی۔ جو ہندوستان کی عام پبلک کے گوشزد ہوتا۔ ورنہ لاکھون مسلمان عیسائی ہو جائین۔ اور کسی عیسائی مشن ڈیپارٹمنٹ کو خبر نہ ہو۔ مگر ایک قادیانی طالب العلم کو اسکی پوری پوری آگاہی ہو۔ کیون نہ ہو۔ اسے سبحان اللہ میان صاحبزادے کی دور بلا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرض کابوس مین کچھ مبتلا رہے ہین۔ جلد اپنا علاج کیجئے۔ یہ مہلک عارضہ ہے۔ ایک مختصر علاج تو مین ہمدردانہ ہدیہ کرتا ہون کہ اپنے جھوٹے مسیح کا پورا نام مسیح کے پتے پر لکھکر ببول کے لکڑی میں جلا کر اپنی ناک مین دہونی دیجئے۔ ایک ہی دفعہ یہ عمل کرنے سے پھر کبھی بدخوابی اور اول فول بکنے کا اثر باقی نہ رہے گا۔ مجرب نسخہ ہے ہر کہ شک آرد (خدا جانے کیا) گردد ٭

خیر یہ تحقیقی جواب تھا جو لکھا گیا۔ اب الزامی جواب اُس جملہ کا آپکے یہ ہے کہ شاید مفہوم آپکا اس جملہ سے کہ ''لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے'' یہ ہو کہ آپ لوگ جو بہت سے مسلمان آب حیات مسیحؑ کا انکار کرکے میرزائی مسیحی مذہب ہو گئے۔ اُسی کو آپنے اِس جملہ مین عیسائی سے تعبیر کیا ہے۔ تو البتہ یہ ٹھیک ہے اور بہت درست ہے کیونکہ مرزاجی کی مسیحیت اور مہدویت کسی کرستان۔ یا آریہ ہندو کو مسلمان بنانے سے تو واقعی عاجز اور مجبور رہی۔ مگر البتہ لاکھون مسلمانون کو خلاف ارشاد قرآن کریم و احادیث نبویہ کے ممات مسیحؑ کا مسئلہ وہ بھی سرسید مرحوم کے اوگالدان سے چرا کر تحفہ دبترک پیش کرکے اچھے خاصے مسلمانونکو

مسیحائی بنا کر رموز حقایق اور معارف قرآنی کے گلے پر کند چھری پھیر کر حلال و خستہ حال کر دیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

اصلی حضرت مہدی موعود و امام آخر الزمان علیہ الف الف تحیۃ و السلام (روحنا فداہ) کی تشریف آوری سے تو دنیا مین خیر و برکت اور ہدایت اس قدر پھیل جائیگی کہ کسی کو بھی مجال انکار باقی نہ رہیگا۔ اور ہر طرف اسلام ہی اسلام دکھائی دیگا۔ مسلمانون مین خیر کثیر۔ اور دولت کی استغنائی اس قدر ہوگی۔ کہ کوئی بھیک لینے والا نہ ملیگا۔ مگر مرزا صاحب کے مہدویت اور مسیحیت کا عجیب اُلٹا اثر ہو گیا کہ ہدایت کے بدلے ضلالت مین مسلمان مبتلا ہو گئے۔ کہ لاکھون قدیم الاسلام انکی وجہ کر کے جدید مسحائی بن گئے۔ اور تموّل کی جگہ مفلس قلندر ہو گئے عاقبت ندارد۔ وبا۔ ہیضہ۔ بلا۔ طاعون۔ لال بخار۔ بھونچال اس قدر کثرت سے ہو کہ اللہ کی پناہ سے

قدم نامبارک و مسعود — گر بہ دریا رود بر آرد دود

صفحہ ۱۹ میں میرے نو آموز مصنف نے لکھا ہے "کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جن کتابون کا آپ حوالہ دے رہے ہین۔ اُن کے مؤرخ (یہ مولف کی خرابی ہے) تو بولے نہین اور آپنے اپنی ہانپ دی الخ"

میرے عزیز منصور ملک صاحب! زیادہ بات نہ بنائیے مجھکو سب حقیقت مرزا جی کی معلوم ہے۔ اور اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی جسکا نام قصیدۂ اعجازیہ رکھا گیا ہے اور جس شخص سے پورے پانچ سو روپیہ دیکر لکھوائے گئے ہین مجھپر پورے طور سے ظاہر ہے۔ مین بھی مرزا صاحب کے رازدارون مین پہلے بہت دن تک رہ چکا ہون۔ گھر کا بھیدیا ہون حکیم خلیفۃ المسیح صاحب سے اگر چاہو حلفاً پوچھ دیکھو۔ تو مجھ سے اسکی حقیقت سُنلو۔ بھوپال میں جناب نواب صدیق حسن جان صاحب مرحوم کے یہان جو ایک عرب کا شاعر شیخ سعید بن محمد طرابلس والد تھا۔ اور واقعی نظم و نثر مین

عربی کے اگرچہ ہندوستان کے اعتبار سے تو البتہ ممتاز شخص تھے۔ مگر عرب مین شعرا
اہل فن کے خوشہ چین تھے۔ شیخ عبدالقادر طرابلسی مہاجر مدینہ طیبہ جو قطع نظر اور علوم
دینیہ کے خاص علم ادب اور شاعری مین مرجع خاص و عام ہین۔ اون کے سامنے ایک
مبتدی سے زیادہ وقعت ان کی نہ تھی۔ بضرورت دنیا عرب سے ہند مین آئے۔
اور مرزا صاحب سے بھی قادیان مین ملے۔ ضرورت تو اونکو دامنگیر تھی ہی۔ مرزا صاحب
نے اپنے تعلیمانہ مضامین کو ٹوٹی پھوٹی عربی نثر مین ادا کر کے اون سے قصیدہ کی فرمایش
کی اور آخر تھے اہل زبان۔ فی البدیہہ سرسری طور پر یہ دو قصیدہ اوس نے لکھدئے
اور ر۔ مالد ہیجبر سید امیر علیشاہ صاحب والی۔ (پانچسو کی رقم) (جو مرزا صاحب سے
جھوٹے فرزند ہونے کے الہام بشارت دیکر اینڈا تھا) ان کے قصیدہ کے محنتانہ مین
تذر ہوئی سے مال حرام بود بہ سوئے حرام رفت + کا مضمون بھی ٹھیک ہوگیا۔ یہ ادیب نہیں
عرب کی اوگال ہے۔ جسکو مرزا صاحب اپنے سلطان القلمی کا اظہار کر رہے ہیں۔
میان صاحبزادہ! آپ سمجھیئے یہ ہین مرزا جی کے اعجاز جسکو مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری
(رسالہ الہامات مرزا کے صفحہ ۷۰ لغویت ۹۶ بڑی وضاحت سے ہر ہر شعر کی نحوی صرفی
عروضی غلطیان نکالکر طبع اول پر (پانچسو روپیہ کا انعام) اور طبع ثانی پر دپورے ہزار کا)
اور طبع ثالث ۱۹۰۴ء مین ڈبل انعام دو ہزار روپیہ کا مشتہر کیا اور پانچ برس تک
اسکے بعد مرزا صاحب جیتے رہے مگر انعام پانے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور نہ کچھ جواب
ہی دے سکے۔ آپ بیچارے عربی سے نابلد اسکو آپ کیا جان سکتے ہین۔ اور کیونکر
پہچان سکتے ہین۔ مرزا صاحب کی اور دوسری عبارتیں جو ایک سطری دو سطری خاص
انکی شکم زاد تصنیف ہین۔ اُن سے ان دونون کتابون کا مقابلہ و موازنہ کوئی اہل فن
ادیب کرے تو بے تردد صاف طور پر مرزا صاحب کا کرشمہ کھل جاتا ہے۔ اور فسانہ
عجائب کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔ خیر یہ تو اہل علم کے سمجھنے کی بات ہے آپ بیچارے اس کو

نہین سمجہہ سکتے ہین - آپکو تو ابھی اتنا جغرافیہ جو معمولی مدرسون مین رائج ہی بھی معلوم نہین جو صحیح صحیح ملکون کا نام بھی املا کر سکین - صحیح عبارت لکھنا تو زیادہ قابلیت کا کام ہے - جیسا کہ آپ نے اسی صفحہ ۱۹ سطر ۹ مین لکھا ہی کہ مرزا صاحب کی اعجاز المسیح کتاب "ملک عرب وشاہم مصر وطوران سب جگہ گئی"

(راقم) بھتیا گھبراؤ نہین ذرا جغرافیہ کے نقشہ مین دیکھکر بتلاؤ تو کہ طوران کہان ہے کہین کوہ طور کے نزدیک تو نہین؟ کیونکہ تم نے طوران کو شاید اسیکا مشتق سمجھا ہے جبھی تو طا مہملہ سے املا کیا ہے! - خیر اسکو بھی درگزر کرو وہان کا دار السلطنت کون شہر ہے - اور وہان کی زبان کیا ہے؟ چنگیزی یا جاپانی یا منگولی - میرے یار ذرا صاف بتادو تم نے تازہ جغرافیہ پڑھا ہے - اور پڑھا بھی کہان کہ یونیورسٹی قادیان مین - اور ذرا مہربانی کرکے یہ بھی بتادینا کہ ملک شاہم کس سرزمین مین واقع ہی - کیا دشت قفچاق کے قریب کوئی ملک کا نام تو نہین ہے - یا تم نے شاید میرتقی خیال کے بوستان خیال سے یہ سب شہرون کا نام معلوم کیا ہے - شرم شرم - ہزار شرم - چھوٹا منہ اور بڑا نوالہ - گلدم اور نگلین گولر - ذرا اپنے بساط کو دیکھئے اور فیصلہ آسمانی کے جواب لکھنے کو حکیم خلیفۃ المسیح صاحب تو باوجود انہمہ قرآن دانی اور معارف اور حقایق شناسی کے بیچارے فیصلہ آسمانی کے جواب لکھنے سے دم بخود ساکت ہوں - اور بیچارہ طالب العلم ہے کہ غصہ مین جامہ سے باہر ہی ہوا جاتا ہے -

صفحہ ۲۰ مین ہمارے عزیز ملک منصور صاحب نے نمبر ۲ مین حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی کی تردید اور اپنے مرزا صاحب کی تائید مین واپنے زعم باطل سے آیہ کریمہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ۛ الی واحصٰی کل شیٔ عددا پارہ ۲۹ سورہ جن کو استدلالاً

سلہ میان تم کو مومن جان کا مصرعہ بھی یاد نہ رہا - جو لفظ کو صحیح کرتے ہے ایرانیون میں یار ہے تورانیون میں ہم اسی پر اہل تصنیف بننے کا نزلہ اپنے اوپر نازل کرلیا ۱۲ منہ اخی اللہ بھائی یعنی کوسی کے رہنے والے ۱۲

پیش کیا ہی۔ اور لکھ مارا ہے " کہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے صرف مرزا صاحب کو نہیں۔ بلکہ
اِن تمام کے تمام نبیون اور مرسلون کو نعوذ باللہ رمال بنا دیا " خدا جانے واقعی مرزائیون کی عقل سلیم
صلب ہوگئی ہے یا دیدہ و دانستہ احمقانہ اعتراض یا پُر تقریری کرنیکو اپنی چالاکی سمجھتے ہین
حالانکہ حضرت مولف موصوف نے یہ بخوبی ثابت کر دکھایا کہ پیشگوئیان معیار مرسلین نہیں۔ پھر
ہمارے ملک جی کا یہ بیہودہ اعتراض جہالت نہین تو اور کیا ہی۔ ہان جنھون نے اپنی صداقت
معیار پیشگوئیونکو ٹھیرالیا ہو اور وہ پیشگوئیان روز روشن کیطرح جھوٹی ہوچکی ہون۔ پھر اونکے
کذب کو ظاہر کر دینا اور اون کے مقابلہ مین سالین غیرہ کا ذکر کرنا بالکل مناسب ہی۔ اور مرزا صاحب
اِس خطاب کے بالکل مستحق ہین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار اور جس آیہ شریف مرقومہ بالا کو استدلالاً
پیش کیا ہے۔ اوسکو اہل علم بخوبی معلوم کرینگے کہ مجیب کے دعوے سے اسکو کیا ربط ہو سکتا ہی
کسی جاہل کے کہنے سے خواہ مخواہ بھی قرآن مجید کی آیت نقل کرنا کوئی دلیل نہین ہو سکتی
اسی وجہ سے نہ تو اسکا ترجمہ نہ غیب کی معنی نہ اور کوئی تفسیر اس آیۃ کریمہ کی لکھی۔ میان صاحبزادے
بھلا یہ تو بتاؤ کہ علیٰ غیبہ مین خداتعالے نے غیب کی نسبت اپنی طرف کیون کی؟ غیب کی
معنی اِس آیت مین تمہاری سمجھ سے باہر ہے۔ لہذا ہمنے بھی جاہل کو جاہل رہنے دیا۔
اور ظاہر نہ کیا۔ اِس احمقانہ طور پر آیت کی نقل کر دینے سے سوائے جاہل مرزائیون کے
اور کون صدائے تحسین بلند کریگا۔ بھائی صاحب اگر عربی تفسیر دیکھنے کی لیاقت نہ تھی
تو کوئی اردو ہی کی تفسیر دیکھ لیتے۔ کہ آپ کے دعوے سے کہان تک اِس آیت شریف
کو ربط ہو سکتا ہے۔ جانچ لیتے یا کسی سے پوچھ لیتے۔ میان صاحبزادے خود مرزا جی نے
بھی اسکو قبول کیا ہے کہ مجرد پیشگوئی معیار صداقت مرسلین نہیں ہو سکتی دو دیکھو انا اللہ نام
دحقیقۃ الوحی۔) اور یہ بالکل ٹھیک ہی۔ کیونکہ واقعات دو نمرہ اِس کے شاہد ہین
میان صاحب ذرا کسوف و خسوف و زلزلہ و طوفان و رویت ہلال وغیرہ کی خبرون
پر دھیان کرو کہ برس چھ مہینے پہلے سے بقاعدہ نجوم و فلکیات آیندہ کی خبرین مشہور کر دیجا

ہین اور اکثر اس قاعدہ کے موافق پیشگوئی اُتر جاتی ہے۔ جہاز مین معلمون کا ایک آلہ دیکھو جسکو برامیٹر کہتے ہین۔ اوس سے پوری کیفیت طوفان اور جس سمت سے طوفان کی آمد ہوگی۔ اور جسطرف کو اسکا رخ رہیگا۔ سب کچہہ معلوم ہو جاتا ہے۔ جو مرزاجی کے ناقص علم دانی کی پیشگوئی سے بدرجہا بڑھکر ہے۔ تو اب جہازران معلمون کو بھی مرزائی صاحبان نبوت مین مرزاجی کے شریک کرلین تو عین انصاف ہے۔ ورنہ محض لاف دگزاف صفحہ ۱۲ مین مرزا صاحب نے ایک نہین بلکہ سینکڑون پیشگوئیان کین۔ اور سب کی سب پوری ہوئین صرف ایک مشتبہ تھی "

(راقم) مرزاجی کی دو درجن جھوٹی پیشگوئیان رسالہ مسیح کاذب مین بخوبی گنائی گئی ہین منگاکر ملاحظہ فرمایئے تو حواس درست ہوجائینگے۔ اور ناظرین اسکو غور سے ملاحظہ کرین کہ خود ملک منصور صاحب نے بھی قبول کرلیا کہ ایک تو ضرور مشتبہ ہی فھو المراد جس شخص کا ایک جھوٹ بھی ثابت ہو جائے اوسکی شہادت قانوناً اور عرفاً و شرعاً مردود ہو جاتی ہے پہر مرزا صاحب خود بقول مقبولہ ملک جی کے کیونکر مقبول ہو سکتے ہیں۔ آگے چلکر لکھتے ہین کہ انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد یہ بھی ظاہر کردونگا کہ جو کچہہ آپنے اس پیشگوئی کی نسبت لکھا محض غلط اور عظیم الشان پیشگوئی عظیم الشان طور پر پوری ہوئی "

بھائیصاحب! یہ لکھنا آپکا نرالا جھوٹ ہے۔ جبکہ اپنی حیات مین مرزاجی آپکے گرو جی اسکا جواب نہ دیسکے تو آپ بیچارے۔ کے آمدی کے پیر شدی کیا ظاہر کرینگے۔

مرتے دم تک یہی حسرت تو مرزا صاحب اپنے ساتھ گور مین لیگئے کہ جس ماہ لقا کا آسمان پر مرزاجی کے خدا نے نکاح پڑھا دیا تھا۔ اسکی صورت زیبا تک دیکھنی نصیب نہوئی اور سلطان محمد بیگ اُنکا خصم یا رقیب ۱۵-۱۶۔ برس تک مرزاجی کے کلیجہ پر مونگ دلتا رہا۔ اور باوجود تقدیر مبرم ہونے کے مرزا کا الہام اسکے نسبت نہ پورا ہوا۔ کسی نے خوب کہا ہی ؎

نکاح آسمانی ہو گر بیوی ہاتھ آئے رہیگی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

صفحہ ۲۴ مین اللہ تعالےٰ کا ہر ایک نشان اور ہر ایک رسول کی ہر ایک پیشگوئی عظیم الشان ہو اور ان مین سے بہت ٹل گیئں

(راقم) دروغگو را حافظہ نباشد۔ اسی رسالہ مین اپنے ملک جی نے خود ٹائیٹل پیج پر بطور عنوان رسالہ کے یہ شعر لکھا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ ۔ خدائی بات نہین ٹلتی۔ اور یہ بہت ٹھیک ہے کہ خدا کا وعدہ ہرگز ہرگز نہین ٹلتا۔ پھر اُسکے خلاف یہ لکھتے ہین کہ بہت سی ٹل گیئن قولہٗ جس بات کو کہیگا کرون گا مین یہ ضرور ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے جب ٹلگئی تو جان خدائی نہین یہ بات اقول جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے ملک جی کے حواس بجا نہیں ہین۔ آپ لکھتے ہین ،، کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی ایک تصنیف مین فرماتے ہین "یوعد ولا یوفی ،، یعنی خدا وعدہ کرتا ہے اور پورا نہیں کرتا ہے ۔

(راقم) ناظرین ذرا اس حماقت کو میان صاحبزادے طالب العلم کے ملاحظہ کرین کہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے تو محمد بن تومرت مہدی کاذب کا ذکر بقید حوالہ کتاب تاریخ کامل ابن اثیر و ابن خلکان وغیرہ پوری وضاحت سے بتعین جلد دہم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰۵ و صفحہ ۱۳۰ جلد ۱) بہ تفصیل حوالہ کتاب افادۃ الافہام مصنفہ مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی صفحہ ۱۴۱ سطر ۱ بذیل حاشیہ ایسی وضاحت سے لکھدیا ہے کہ ہر مبتدی بھی باوجود تاریکی باطن کے ظاہر طور پر اس مضمون پر نظر ڈال سکتا ہے۔ جسکو مصنف کم شعور نے طفلانہ مزاجی سے اپنے ۔رسالہ کے صفحہ ۳۳ مین یون جھوٹ لکھکر اپنے رسالہ کا منہ کالا کیا ،، کہ لکھ تو دیا مگر حوالہ نا معلوم یہ مختصر تاریخ ہند سے انہون نے لیا ہے یا لیتھ برج سے الخ ،،

ناظرین ذرا اس لڑکے کے جھوٹ کو اسی جگہ پر تال کرلین۔ کہ ماشاءاللہ میان ملک منصور نے اپنے مسیح کاذب کے قدم پر قدم رکھکر طابق النعل بالنعل کی پوری

مطابقت کردی۔ کیون نہ ہو تعلیم کس یونیورسٹی کی ہے جہان رات دن اسی جھوٹ کی مشاقی ہوتی رہتی ہے۔

کتاب فیصلہ آسمانی کثرت سے شایع ہو چکی ہے۔ ذرا ناظرین ایک نظر صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۱ کو دیکھ جائین۔ اور اس عقل کے اندھے کو بھی دکھا کر روشنی کی سلائی کور باطنون کی آنکھون مین پھیر دین۔ تو البتہ بیچارے لڑکے کو سوجھائی دیگا۔

اس قدر واضح طور سے حوالہ دینے پر تو جھوٹ لکھدیا کہ حوالہ نامعلوم اور خود ملک جی بڑے بیباکی سے لکھتے ہین کہ شیخ عبد القادر جیلانی اپنی ایک تصنیف مین فرماتے ہین

یوعد والا یوفی۔

اب کوئی میان لڑکے سے یہ تو پوچھے کہ حضرت شیخ غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی تو سینکڑون تصانیف ہین۔ تم نے کیون حوالہ نہ دیا۔

مین نے جانا بیچارہ طالب العلم کے آنکھون پر جہالت کا ایسا گھٹا ٹوپ پردہ پڑا ہوا ہے کہ وہ حوالہ دینے سے عاجز ہے اسی لیئے اس قدر پر بس کر دیا کہ " اپنے ایک تصنیف مین فرماتے ہین "

میان ببے سُنو تمہین کیا معلوم کہ کون تصنیف مین ہے تم تو بیچارے عربی فارسی اور اردو سے بھی محض نابلد معلوم ہوتے ہین۔ جبھی تو جوق در جوق کو صفحہ ۱۲ مین اپنے رسالہ کے جوک در جوک لکھا ہے۔ اردو کا بھی املا درست لکھنا تم کو پہاڑ ہے تو پھر کیون تصنیف کا بار عظیم اپنے سر پر اوردھر لیا جس تصنیف کا حوالہ تم دینے سے عاجز رہ گئے مین تم کو بتائے دیتا ہون۔ وہ شریف تصنیف حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی فتوح الغیب ہے۔ یہ گلا ریزی تمہارے گرو گھنٹال حکیم جی کی ہے جبکو مین بڑے زور شور سے پبلک میں رد کر کے نہایت جرأت سے کہتا ہون کہ جو جملہ یوعد والا یوفی کا حوالہ دیا ہے اور عامہ مسلمین کو فریب دیا ہے کہ یہ مقولہ حضرت موصوف رضی کا ہی یہ بالکل غلط ہے

اگر اس جملہ مذکورہ کو بغیر تحریف لفظی بعینہ وبلفظہ کوئی میرزائی یا حکیم صاحب حضرت سیدنا غوث الاعظم کے تصنیف موصوف مین دکھادین تو مین دو سو۲ انکو انعام دیتا ہون۔ اور میعاد بھی بہت طویل دیتا ہون۔ جو آج سے ۶ ماہ کی ہے۔ اور اگر یہ جملہ یدعل ولا یوفی[ف ۱] بعینہ وبلفظہ ثابت نہ کر سکے تو پھر ان پر سوائے ہزارہ لعنت تصنیف کردہ مرزاجی کے اوپر کیا پہونچ سکتا ہے۔

لطیفہ

یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رحمانیون کا خدا وہ ذات واجب الوجود وحدہ لاشریک ہے جسکی شان یہ ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد جیساکہ عزیز منصور سلمہ نے اپنے رسالہ کے ٹائٹیل پر شعر لکھا ہے وہ ٹھیک ہے۔ ہان شیطانیون کا خدا اُسکا وہم متخیلہ ہے اور ذریات شیاطین کا باپ۔ وہی جھوٹے الہام اپنے مریدون کے دل مین ہر وقت ٹھونستا رہتا ہے۔ جیساکہ قرآن کریم مین سورۂ ناس کے آیہ شریفہ الذی یوسوس فی صدور الناس مین ارشاد ہے اور جو کچھ ایسے وساوس باطلہ سے کوئی شیطانی وعدون کے مرید مذکور کو بے بصیرتی اور حماقت سے کچھ اُمید اُس کی بندھ جاتی ہے۔ اسواسطے اسکو الہام تو مشہور کر دیتا ہے۔ مگر جھوٹ ہوکر ٹل جایا کرتا ہے جسکو قرآن کریم نے اس مضمون کا ارشاد فرمایا ہے۔ غور سے سنو! یعدھم ویمنیھم وما یعدھم الشیطن الا غرورا۔ ترجمہ یعنی شیطان انکو دیعنی مرزا جیسے کو) وعدہ دیتا ہے اور امیدین دلاتا ہے حالانکہ شیطان ان سے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہے وہ نرا دھوکا ہی دھوکا ہے۔

اس صفائی سے قرآن کریم کا ارشاد ہو رہا ہے اور میرزائی حضرات اسپر توجہ نہین فرماتے ہین۔ یہ کیا غضب خدائے قدوس کے ارشاد پاک کے خلاف ڈھارہی ہے

[ف ۱] لطف یہ ہے کہ من چیزے دیگر می سرایم وطنبورہ من چیزے دیگر۔ یعنی حکیم جی تو فرماتے ہیں یدل ولا یوفی اور انکی خوب مرمت کرکے میان طنبوسہ یعنی منصور کہتے ہین کہ یدعل ولا یوفی حالانکہ دونون ہی غلط۔ خود املا انشا غلط غلط غلط

اور اپنے ڈھاک کے ۳ پتوں پر ضد سے اڑے ہوئے ہین - خدا کے واسطے ایک لمحہ آپ
ان امور پر غور صحیح وفکر سلیم کرین - آپ سمجھیئے یہ گر ہے کہ مرزا جی کی جھوٹی پیشگوئیان کثرت
سے ہوتی تہین - کچھہ دو چار شکلین رمل کی اور اون کے منسوبات کو یاد کرکے زائچہ لکھہ سکتے
تھے اور باقی عقل معاش کے پورے دھن کے پکے قیافہ اور واقعات شناسی مین بھی
اپنے کو یکتائے روزگار جانتے تھے - اسلیئے طبیبون کے قاعدہ کے موافق کچھہ موسم
کچھہ ملک کچھہ خلط کا لحاظ کرکے پیشگوئیون کے گول مول جملے تصنیف فرمایا کرتے تھے - اسپر
بھی سینکڑ دن ہی جھوٹ اِن کے تمام ہندوستان مین مشہور ہوچکے - یہان تک کہ
خود اونکی موافقین جو صاحب عقل سلیم ہین - جب اونکے مقابلہ مین مرزا صاحب کا تذکرہ
آیا بے ساختہ اُن لوگ نے ایمان کی بات کہی کہ مرزا صاحب مین بھی تو عیب تھا کہ جو کچھہ
اون کے دلمین آیا اسکو کالوحی منزل من السماء سمجھہ لیتے تھے اور اپنی بات
کے ناحق ضد مین ٹھوکرین کھاتے تھے - کاش یہ عیب نہ ہوتا تو آدمی معقول تھے میان
صاحبزادے! یہ ہے معقولیت کی تحقیق اور منصفانہ رائے اور آزادانہ خیال -

اب آپ مخالفین کا ثبوت دیجئے - جنکا ذکر آپنے اپنے منہ سے نکالا ہے کہ مرزا صاحب
کو بڑا عالم فاضل سلطان القلم سمجھتے تھے - (صفحہ ۱۶) جب آپ مخالفین کی فہرست اور
ثبوت ظاہر کیجیئگا تو مین بھی بذریعہ اخبارات آپ کے موافقین کی دستخطی تحریرین
شائع کردونگا - بلکہ اُسکو رجسٹری کرا کے - اگر آپ توبہ کی شرط کرین -

مرزائیون کی عادت ہوگئی ہے کہ جب کسی نے مرزا کی جھوٹی پیشگوئی کو ظاہر کیا
تو اپنے جاہل بھائیون کے اطمینان اور ڈھارس باندھنے کے لیئے جھٹ حضرت یونس
کا قصہ شروع کردیا - چاہے مرزا کے حالات سے چسپان ہو یا نہو - عوام مین تو
یہی مشہور کر رکھا ہے کہ حضرت یونس عم کی پیشگوئی بھی (نعوذ باللہ منہا) ٹل گئی ہے
تو مرزا کی پیشگوئی کیون نہ ٹلے -

تو سنو بھاگو نہین۔ اے عقل کے دشمنو۔ کور باطنو۔ جب تمہین کچھ قرآن کا علم نہین۔ تو کیون قرآن دانی کا دعوے بیفائدہ کرتے ہو۔ اور بیچارے جاہلوں کو جہنم کا راستہ دکھلاتے ہو۔ میان! کسی آیت یا کسی حدیث سے سلف سے آجتک یہ ہرگز ثابت نہیں ہوا ہے کہ اللہ تعلےٰ نے یونس علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ہان عذاب بھیجنے کا وعدہ تھا۔ اور عذاب آیا۔ اور وعدہ خداوندی سچا ہو گیا جب قوم نے گرویدگی اختیار کی اور ایمان لائے تو عذاب ہٹا دیا گیا۔ بس قرآن مجید اور حدیث شریف سے اسی قدر ثابت ہی۔ بھلا مرزا کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی سے اسکو کیا تعلق ہو سکتا ہے۔

"پھر آگے چلکر لکھتے ہین۔ کہ وعدہ نہین تھا وعید تھا"

ملک جی! بلی کے گوہ کی طرح مرزا جی کے الہامی جھوٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہین۔ مگر اوسکی عفونت اور سٹرانڈ بدبو کہیں چھپ سکتی ہے۔ مرزائی ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے ہین اور اپنے جھوٹے کردار سے باز نہین آتے۔ کبھی وعدہ کو وعید بتاتے ہین۔ اور یہ سمجھتے ہین۔ کہ وعید کہہ دینے سے مرزا جی پر جھوٹ کا مقدمہ ڈسمس ہو جائیگا۔ ہرگز نہین۔ قطع نظر اس بات سے کہ یہ وعدہ ہو یا وعید۔ مرزا جی نے تو اِس پیشگوئی کی نسبت یہ قید لگائی تھی کہ یاد رکھو اگر یہ پیشگوئی پوری نہوئی اور مین مر گیا مین تو ہر بد سے بد تر ٹھہرونگا۔

پھر اب خود بقول اُن کے مرزا جی کو بدترین مخلوق سمجھنے مین آپکو کیا عذر ہی۔ کیونکہ زمانہ ہوا کہ مرزا جی مر بھی گئے۔ اور اُن کا خصم وڈہل رقیب سلطان محمد بیگ بفضلہ تعالیٰ صحیح و سالم موجود ہے۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی۔ غیرت ہو تو توبہ کر کے اب بھی مسلمان ہو جاؤ۔ ورنہ تم جانو اور تمہارے اعمال۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ **محمدی بیگم** سے نکاح ہونا مرزا کا اور اُس سے بشیر الدولہ۔ عالم کباب۔ عمانوئیل کا پیدا ہونا جس کی تعریف مین مرزا نے مجذوبون کا سا بڑ لگایا ہے۔ کان اللہ نزل من السماء بھی الہامی جملہ زیب رقم فرمایا ہی یہ وعدہ تھا یا وعید سچ کہنا۔ کیونکہ ابھی تک مرزا جی کو اسکی حسرت باقی ہے سہ

نکاح آسمانی ہو گر بیوی نہ ہاتھہ آئے
رہیگی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

مسٹر آتھم و دوا کسٹر عبد الحکیم خان و مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مقابلہ مین جو جو
پیشگوئیان مرزا صاحب کی روز روشن کیطرح تمام دنیا پر جھوٹ ثابت ہو چکی ہین۔ اون
سب کی شرح اور پوری کیفیت رسالہ مسیح کاذب مین راقم نے پبلک پر ظاہر کر دیا ہے۔
(جس صاحب کو تفصیل درکار ہو وہ رسالہ ملاحظہ کرلین) صفحہ ۲۶ مین ہمارے عزیز لکھتے ہین
(کہ فیصلہ آسمانی مین حضرت مؤلف مدظلہ العالی نے لکھا ہے") کہ مرزا صاحب نے آئینہ
کمالات میں بد تہذیبی سے کام لیا" کس قدر کورانہ جھوٹ اور جاہلانہ افترا ہے۔ مین پبلک
کو مخاطب کرکے التماس کرتا ہون کہ رسالہ فیصلہ آسمانی تمام شائع ہو چکی ہے اور قریباً یہ رسالہ
ہر شہرون مین مشہور ہو چکا ہے۔ بھلا مہربانی فرما کر ذرا ملاحظہ کرکے آپ لوگ اِس جاہل
طالب العلم کی جہل کو جانچ لیوین کہ اُس رسالہ مین حضرت مؤلف نے کسی جگہ آئینہ کمالات
کا نام بھی لکھا ہے۔ یا نہیں۔ شاید اِن پر بھی مرزاجی کی طرح جھوٹے الہام کا سلسلہ شروع
ہو گیا ہے۔ بقول شخصے مچھلی کے جائے کن تیرائے۔ یہ پنجابی مثل ہے۔ جسکا مفہوم یہ ہے
کہ مچھلی کے بچے انڈون سے نکلتے ہی تیرنے کا الہام ساتھ لیئے آتے ہین۔ اسی طرح سے
مرزاجی کے روحانی صاحبزادگان بھی ہین ۔ ؎

ابھی فتنہ ہے کوئی دن مین قیامت ہوگا

اگرچہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے مطلق جھوٹ یا افترا نہیں ہے۔ اب مین اسکو پوری تصریح
سے پبلک میں پیش کرتا ہون۔ اور ملک منصور صاحب کا مین شکریہ ادا کرتا ہون کہ
اونکی جھوٹی تقریر نے مجھکو اسکی صراحت پر مجبور کیا ورنہ کاہیکو اسکا ذکر ان کے مقابلہ مین
کیا جاتا ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

ایک آئینہ کمالات پر کیا منحصر ہے مرزاجی کی مندرجہ ذیل تصانیف ہین جنمین قریباً
پانچسو غیر مکرر گالیان اور مخش کلمات اور تصنیف لعنتیں درج ہین۔ جو شان میں علماء کرام

اور شانِ خذوی العظام مین مرزاجی نے اپنی خباثت نفسانی تحریر کی ہین۔ اور اُسکے علاوہ جو شان نبوت مین حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے فحش شدید اونکی امہات مومنات کے لیئے درج رسالہ کیا ہی اسکو دیکھہ جایئے تو پتہ چل جائیگا کہ کوئی لکھنؤ کے شہدے پاجی بھی ایسی گالیان نبی خدا کی شان اور ان کی امہات کی شان مین ہرگز ہرگز استعمال نہیں کرسکتے جسکو مرزا نے نہایت بیباکی سے اور دریدہ دہنی سے لکھا ہے۔ چونکہ میرے نزدیک اون کا اعادہ بھی گناہ ہی اسلیئے میرے قلم کو جرأت نہیں ہوسکتی کہ اُسکو ظاہر کراسکون۔ آئینہ کمالات۔ توضیح المرام۔ ازالۃ الادہام۔ انجام آتھم۔ ضمیمہ انجام آتھم۔

جیساکہ راقم نے قبل اسکے صفحہ، این چند نمونہ مرزا کے فحش کلام کا بدل ناخواستہ پبلک پر ظاہر کردیا ہی۔ اوسکو جانچنے کے بعد پبلک خود فیصلہ کرلے۔ کہ جس شخص کے زبان پر ایسے پاجیانہ لغات چڑہے ہون۔ اور انکا مصداق حضرت عیسےٰ جیسے اولوالعزم نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے امہات مومنات کو (معاذاللہ) ٹھہرادے۔ کیا وہ شخص کبھی ایسا ہوسکتا ہی کہ اُسکو دنیادار شرفا اور مہذب قوم ہی بھی شمار کرسکیں۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہیں۔ نبوت اور مہدویت تو درکنار معمولی دیندارانہ حیثیت کا آدمی بھی یہ ذلیل چال و چلن اور رذیل طریق کو اپنے سیلئے ہرگز ہرگز باعث افتخار نہیں سمجہہ سکتا ہی اپنے منہ میان مٹھو مُھَنفَخِو۔ بنجائین یہ دوسری بات ہی ؎

بے حیا باش انچہ خواہی کن

مولانا مثل مشہور ہے **لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا**" میرے پیارے عزیز! ابتو ضرور مان لینا چاہیئے کیونکہ آپکا اونٹ آپ ہی کے سامنے رد کردیا گیا ہی ؎

بات کو مانو اسمیں کد نہ کرو قے نہ کرو میرا کہنا رد نہ کرو

قولہ یہ خدائی سلسلہ ہے اور وہی اوسکی مدد کرتا ہے اگر انسان کا بنایا ہوا ہوتا تو مدتون ہوے برہم ہوجاتا

اقول میان! یہ کیون نہیں کہتے کہ یہ مرزائی سلسلہ ہے جو خود[1] خدا۔ خدا کا باپ[2]۔ خدا کا بیٹا[3] ہونیکا

---

[1] خود خدا جیسا مرزاجی کو کشف مین ظاہر ہوا تھا (تفسیر یعنی مرزا کرشن چندر ہوگئے اور ہمین روپ دھارن کیا ۱۲ [2] خدا کا باپ (یعنی ہندون کے مواق) مرزاجی نے براہ روپ مین بھی جلوہ گری فرمائی۔ ۱۲ منہ [3] خدا کا بیٹا (تفسیر) اونہین ہندون کے راماین کے رد سے آخر زمانہ مین کلنکی اوتار لیکر آئے۔ جنکو وہ مہدی یا مسیح خیال کرتے ہین ۱۲ منہ

دعوید ارہو جسکی تفصیل پچھلے صفحہ میں بخوبی کردیگئی ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیئات اعمالہم) لو مجھسے سُنو۔ یہ تینوں الہام تو مرزاجی پر ہوئے تھے مگر تفسیر اس کی اسوقت اون کے ذہن مین نہ آئی تھی۔ اب مجھ کو اوس موفق حقیقی نے اس میرزائیہ تثلیث کی حقیقت کھولنے کی توفیق بخشی ہے۔ مگر یار خفا نہ ہونا۔ ہر چند بات کڑوی ہے مگر علاج بالخاصہ ہے۔ حاشیہ دیکھو صفحہ ۲۳۔ یہ تو اون تینوں جملون کی تفسیر ہوئی۔ مگر حقیقت مین مرزا صاحب کی یہ انوکھی تثلیث ہر عیسائی معروف تثلیث مین باپ اور بیٹا اور روح القدس ملکر تثلیث پوری ہوتی ہے اور مرزا صاحب کی نئی تثلیث مین باپ اور بیٹا اور اون کے خدا کا باپ بھی شریک تثلیث ہو۔

میان صاحبزادے! اب سمجھے یہ ہے سلسلہ میرزائیہ کی تثلیث اور اسکا درہم[۱] برہم ہونا اگر آپ لوگ کو معلوم نہو تو کور باطنی کا علاج کیجئے۔ مرزا صاحب کی حیات ہی سے اونکا کارخانہ فیل کرگیا۔ دوکانداری ٹھنڈی پڑگئی۔ پبلک پر اون کا فریب کھل گیا۔ خود ہزار دن مرید خاص اون کے عقیدے سے پھر گئے۔ اور پھر بڑے گرما گرمی سے رد و رد ہونے لگے۔ تمام دنیا مین اون کے دجال ہونیکا اور کفر کا فتوے شائع ہوگیا۔ اسپر بھی آپ لوگ کو احساس نہو تو پھر کیا اجارہ ہے عقل سلیم آپ لوگ سے صلب کرلی گئی ہے اور بعینہ فونوگراف بنگئے جو کچھ قادیانی ترانہ آپ کے دلون کے رکارڈ مین بھردیا گیا ہے وہی آواز نکلتی ہے۔

اب بھی چیتو۔ توبہ کا دروازہ ابتک کھلا ہوا ہے۔ موت کی گرم بازاری انواع اقسام سے مرزا صاحب کے قدم نحس کی بدولت تمام دنیا مین۔ ان بطش ربک لشدید کی منادی ہوچکی ہے۔ مبارک وہ لوگ ہین جو اس منادی پر کان دھرین اور اپنے سچے نبی خاتم المرسلین حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ علیہ الف الف تحیۃ والثنا کی دل سے پیروی کرکے شیطانی

[۱] غیرتِ حق۔ میرزاجی سے ہوئی جب ستدراہ + خود بقول میرزا جو تھا شریر و پرگناہ + مفتری صادق کے آگے مرگیا ہوکر تباہ + مفتری ہوتا ہے آخر اس جہان مین روسیاہ + جلدتر ہوتا ہے برہم افترا کا کاروبار + یہ مرزا صاحب کا شعر ہے اوسپر مصرعہ لگایا گیا ہے کیا پھڑکتا ہوا مضمون ہے اور کیسا چسپان ہے +

عقاید باطلہ سے اپنے کو بچا دین۔ اور اسکو غور سے تخلیہ مین تجویز کرین کہ اس تیرہ سو برس مین آج
تک کتنے جھوٹے مہدی اور مسیح پیدا ہوتے گئے مگر اسلام کا کیا بگڑا۔ سوائے اسکے کہ معدودہ
چند لوگ اسلام کی فہرست سے خارج ہو گئے اور ادن کی جگہ درک اسفل مقرر ہو گئے اور مشیت
الٰہی نے اپنی حکمت بالغہ سے ادنکو حقیقی اسلام اور اتباع رسالت مصطفوی سے محروم رکھا۔
میرے پیارے عزیز ملک منصور! (بقول ارشاد مرزا صاحب کے کہ کسی قدر مرارت بھی
لازمۂ حق گوئی ہے) جا بجا ہمنے محض نیک نیتی سے واسطے افادہ عوام و خواص کے براہ بہی
خواہی مرزائیان کے واقعہ صحیحہ کا اعادہ کیا ہے۔ اور مرزا صاحب کی منہاج نبوت و مہدویت
کا اظہار کیا ہے۔ خدا کے لئے خفا نہونا۔ بلکہ تخلیہ مین خدا کو حاضر و ناظر جانکر اس رسالہ کو
سامنے رکھکر ذرا غور کیجئے اور ان واقعات کو پیش نظر رکھکر خود ہی دلمین فیصلہ کر لیجئے۔ کہ جس
شخص کے افعال و اقوال باہم ایسے متضاد ہون (مسیحیت اور مہدویت تو درکنار) بھلا کبھی وہ
ہمچشمون مین اپنی سوسائٹی کے قابل اعتبار ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ واللہ ہرگز نہین۔ ثم باللہ
ہرگز نہین ضرور آپ بھی دل مین بلا تکلف اعتراف کیجئیگا۔ اور آپکا دل گواہی دے گا کہ فیصلہ آسمانی
واقعی آسمانی فیصلہ ہے۔ اس سے انکار کرنے کی ہرگز جرأت نہیں ہو سکتی۔ لیکن پھر بھی آپ کو
یہان شیطانی وسواس یا دوسرے لفظون مین دنیاوی حجاب کا روڑا صراط مستقیم سے روک
رہا ہے۔ بڑے بہادر اور دانشمند وہ ہین کہ اس مقام پر خدا کی سچی توحید اور رسالت مصطفوی کی
مضبوط ڈوری کو پکڑ لین۔ اور شیطانی وسواس اور بے جا حجاب کی مزاحمت کر کے صدق دل سے
توبہ کر کے اوس قدوس ذوالجلال کے آگے سر عجز و نیاز کو جھکا دین کہ ایسی سرافگندگی اوس کے حضور مین
باعث قبولیت ہو جاتی ہے اللھم اھدنا الصراط المستقیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین آمین
بجاہ سید المرسلین و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

لطیفہ: خاتمہ کتاب مین مرزا صاحب آنجہانی کے چندوہ الہامات جنکے سچے ہونے مین مرزا جی
کے کسی مخالف کو بھی کچھ عذر نہین ہوگا بنظر مزید دلچسپی ناظرین ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔ مگر حضرات

ناظرین سے دست بستہ التماس ہو کہ مرزا صاحب کے ان الہامات پر خدا کیواسطے مضحکہ نہ اڑائیگا کیونکہ یہ حضرت مسیح قادیان کے، جیسا کچھ بھی ہو، الہام تو ہین ۔

(۱) مرزا صاحب کو الہام ہوا ہو کہ کبھی معدے کے خلل سے ورم بھی ہو جاتی ہو۔ (ریویو۔ اپریل)

سبحان اللہ۔ کیا لطیف الہام ہو جو آجتک کسی طبیب یونانی یا ڈاکٹران انگریزی کو بھی معلوم نہوا تھا۔ یا معلوم تھا تو مرزا صاحب کو اسکی اطلاع اُن اطبار نے کیوں نہ دی۔ ناظرین یہ البتہ مرزا صاحب کا الہام ہی ہے

(۲) مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ "رعایا مین سے ایک شخص کی موت" (ریویو۔ اپریل) کون سے ایمان ہے جو اس الہام کو سچ نہ مانیگا واہ کیا کہنے ہین الہام تو ایسا ہی ہونا چاہئیے کہ دشمن بھی مانجائے

(۳) الہام ہوا۔ "فتح" (ریویو۔ اپریل) کس کی یہ مت پوچھو۔ جس کی ہوگی وقت پر کہدینگے۔

صاحبو! مرزا صاحب کے ایسے ویسے جیسے تیسے سو نہین بلکہ ہزارون مزخرف الہامات خود اُن کے تصنیفات مین بھرے پڑے ہین جسکو اہل طبع سلیم دیکھکر بے ساختہ کہہ اوٹھیگا کہ ٹھیک مرزا صاحب کے الہامات مندرجہ ذیل شعر کے مصداق ہین ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باران شد

مرزائی حضرات بس ان تینون کو دیکھکر دل مین شرمائین اور پھر کبھی الہام کا فکر اپنی زبان سے نہ نکالین۔ زیادہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

+ + + + + + +

الراقم

ملک نظیر احسن بہاری سابقاً یکے از مرید خاص

جناب مرزا صاحب اگر حالیا مرزا صاحب کے عقائد باطلہ سے تائب ہو کر داخل سلسلہ رحمانیہ ہوا۔

لائق دید کتابیں

یہ رسالہ چونکہ ایک غیر مہذب طالب علم کا جواب ہے۔ اسلیئے اُسی طرز پر لکھا گیا ہے اہل تہذیب طالبین حق رسائل ذیل کو ملاحظہ کریں میں اس ورق پر اُن کتابوں اور رسالوں کا نام ظاہر کرنا چاہتا ہوں جن میں نہایت شایستگی اور پرزور تحریر اور حقانی دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوے میں سچے نہ تھے جماعت احمدیہ میں کوئی ان رسائل کا جواب نہیں دے سکتا ٭

نمبر شمار	نام	خلاصہ مضمون
۱ ۲ ۳	فیصلہ آسمانی حصہ اول قیمت ۲ر حصہ دوم قیمت ۴ر حصہ سوم زیر طبع	مرزا صاحب نے جس معجزے کو اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھیرایا تھا۔ اور خلق کو اُس کا منتظر کیا تھا اُس کا ہر طرح سے غلط ہونا اس رسالہ میں دکھایا گیا ہے ٭
۴	تتمہ فیصلہ آسمانی حصہ اول قیمت ۲ر	پہلے حصہ کے بعض مضامین کے جواب میں جو مرزا صاحب اور اُن کے خلیفہ نے لکھا ہے اُسکی غلطی ظاہر کی گئی ہے ٭
۵	شہادت آسمانی قیمت ۲ر	۱۳۱۱ھ میں چاند گہن اور سورج گہن کا اجتماع رمضان شریف میں ہوا تھا اُسے مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونیکا آسمانی نشان ٹھیرایا تھا اُس کا غلط ہونا نہایت پُرزور تقریر سے ظاہر کیا ہے ٭
۶	حقیقۃ المسیح قیمت ۴ر	اس میں متعدد طریقوں سے اور خود مرزا صاحب کے قول سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا نہایت معقولیت سے ثابت کیا ہے اور اُنکے وجود کا نتیجہ دکھایا ہے ٭

نمبر شمار	نام	خلاصہ مضمون
۷	معیار المسیح قیمت ۲ر	بعض وہ آیتیں جنسے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اُنہیں سے اُن کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے +
۸	تنزیہ ربانی ۲ر	مدرسہ قادیان یعنی خلیفۃ المسیح صاحب کے دربار سے جو حصے ۲ فیصلہ کے بعض مضمون کا جواب نکلا تھا۔ اُسکے دو جواب اہل حق کی طرف سے شائع ہوئے۔ ایک مفصل دوسرا مختصر +
۹	معیار صداقت ۱ر	
۱۰	تنبیہ قادیانی قیمت ۱ر	مرزا صاحب کے بڑے صحبت یافتہ اوڈیٹر اخبار بدر نے بے تہذیبی سے کچھ لکھا تھا۔ اُسکا کافی جواب ہے +
۱۱	مسیح کاذب ۳ر	اسمیں وہ دس جھوٹی پیشگوئیاں مرزا صاحب کی لکھکر اُنکی حالت دکھائی ہے +
۱۲	تذکرہ یونس علیہ السلام	حضرت یونس کا سچا واقعہ ذکر کرکے مرزا صاحب کا کذب ظاہر کیا ہے (ابھی طبع نہیں ہوا) +
۱۳	شہاب ثاقب	یہ لائق دید رسالہ برق آسمانی کا دنداں شکن جواب ہے (ابھی نہیں چھپا) +
۱۴	ایک ہمدرد مخلص کی فریاد رسی (زیر طبع)	اِس میں ماسٹر عبد المجید صاحب کے خط کا محققانہ مفصل قابل دید جواب ہے۔ (ابھی طبع نہیں ہوا) +
۱۵	حق طلب کی سچی فریاد زیر طبع	اسمیں ماسٹر عبد المجید صاحب کا دوسرا خط ہے اور اُسپر تقریظ اور مختصر نوٹ ہیں۔ ماسٹر صاحب کا یہ خط قابل دید ہے + (زیر طبع ہے)
۱۶	حق نما زیر طبع	جس میں نہایت شائستگی اور خوبی سے جماعت احمدیہ کو ہدایت کی گئی ہے اور جلسہ اسلامیہ لاہور کی روداد بھی شامل ہے۔ جس میں مرزا صاحب کے اُس جلسہ سے روپوش ہونیکی کیفیت مذکور ہے۔ (زیر طبع)

اور اسی قسم کی کتب اور کتب دینیہ اور تصوف وغیرہ شہر مونگیر محلہ مخصوص پور مولوی سید حاجی عبد الرحمن صاحب و مولوی محمد اسحٰق صاحب سے بقیمت طلب فرمائیں

الحمد للہ والمنہ کہ

رسالۂ لاجواب

نمبر ۱۸ صحیفۂ رحمانیہ

چیلنج محمدیہ

نمبر ۱۸ برگروہ مرزائیہ

صولتِ فاروقیہ

طالبین حق اسپر غور فرمائین کہ یہ مختصر رسالہ سنہ ۱۳۳۷ھ مطابق سنہ ۱۹۱۹ء مین گروہ مرزائی قادیانی اور لاہوری دونوںکی ہدایت وخیر خواہی کیلئے مشتہر ہوا تھا، اور جواب کیلئے تمام دنیا کے قادیانی کو چیلنج دیا گیا تھا اب سنہ ۱۳۴۰ھ ہے اسوقت تک کسی نبی ماننے والے اور نہ کسی مجدد کہنے والے نے دم مارا اڈیٹر الفضل اور خلیفۂ قادیان کے نام مکرر بھیجا گیا مگر بجز عجز اور سکوت اسوقت تک کچھ جواب نہیں آیا، اب خلیفہ صاحب کی خاص چیلے میاں اللہ مارا عرف اللہ دتا کا چیلنج آیا ہے۔ انھوں نے اپنے خیال مین ممات مسیح ثابت کی ہے اُسکے جواب میں ہم ساتویں روز ایک رسالہ بھیج چکے ہیں جسکا نام رسائل لاثانی در کذب مسیح قادیانی ہے، اب یہ رسالہ بھیجتے ہیں جس میں مرزا صاحب کا جھوٹا اور بدترین خلائق ہونا نہایت اُنکے پختہ الہامی اقرار دن سے خوب روشن کرکے دکھایا ہے اور اُنکے علانیہ افترا پردازیوں اور کذب بیانیوں سے اُنکا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے، مگر نہایت افسوس ہے کہ ہمارے برادر قدیم مرزائی ہماری خیر خواہی پر نظر نہیں کرتے اور عار کی وجہ سے نار جہنم کو پسند کرتے ہیں، اب اس رسالہ کے دوبارہ طبع میں کچھ اضافہ ہوا ہے اور انجام اتھم کی تھوڑی سی عبارت میں مرزا صاحب کے چونسٹھ جھوٹ دکھائے گئے ہیں اب اللہ دتا بتائیں کہ ایسا اقراری جھوٹا اور ہر بد سے بدتر مسیح موعود ہو سکتا ہے؟ حضرت مسیح کا مرنا ایسے کذاب کو مسیح موعود نہیں بنا سکتا

حسب امداد عالی ہمت جناب محمد نجم الدین احمد صاحب انسپکٹر پولیس استھانوی

منشی سراج الدین احمد پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا





اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

اسکے بعد یہ خیر خواہ تمام مرزائی گروہ کو کلکتہ سے قادیان اور حیدر آباد و افریقہ تک چیلنج دیتا ہے کہ میرے رسالہ کا جواب دیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تقریری جوابدیں یا تحریری، تقریری کی صورت یہ ہے کہ کلکتہ میں قادیان میں، لکھنو میں، دہلی میں جلسہ عام کریں، اور مجھے اطلاع دیں میں اُس جلسہ میں تن تنہا یا اپنی جماعت کے ہمراہ حاضر ہونگا، اور اُسی جلسہ میں ایک ایک قول حاضرین جماعت کو سناؤنگا، اور جواب طلب کرونگا، مگر کامل دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی کسی مقام کا جواب نہیں دے سکتا اور ہرگز نہیں دیسکتا، اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے کہ ہادی مطلق نے نہایت روشن طریقے سے مخلوق پر ایک بڑے ہوشیار کذاب و مفتری کے کذب کو اُسی کے اقوال سے دکھادیا، اور کامل طور سے حجت تمام کردی، پانچواں مہینہ ہے کہ اسکے لاجوابی کا ثبوت خداتعالیٰ نے اسطرح دکھایا، واقعہ یہ ہوا کہ قادیانی اور علمائے دیوبند سے تحریری مناظرہ ہو رہا تھا، اور علمائے دیوبند کے متعدد رسالے اور اشتہارات چھپ رہے تھے مگر اڈیٹر الفضل کے گیارہویں نمبر کا جواب غالباً علمائے دیوبند نے اسوقت تک مشتہر نہیں کیا تھا اڈیٹر صاحب سمجھے کہ ہمارے جواب سے علمائے دیوبند عاجز ہوگئے اسلئے وہ نمبر فخریہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر میں بھیجدیا، چونکہ علمائے دیوبند سے مباہلہ پر بحث شروع ہوئی تھی اسوجہ سے اس

چیلنج محمدیہ کے پہلے ہی صفحہ پر یہ مضمون لکھکر کہ جس مدعی کا جھوٹا ہونا اُسکے پختہ اقراروں سے ثابت
کر دیا ہو جیساکہ اس رسالہ میں دکھلایا گیا ہے، جس میں سات اقرار مرزا صاحب نے اپنے جھوٹے ہونے
کے کیے ہیں، پھر ایسے علانیہ جھوٹے کی صداقت پر کوئی فہمیدہ مباہلہ کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں
کچھ دنوں کے بعد پھر اسی اشتہار کے سرورق پر یہ لکھا آیا کہ مباہلہ تو آخری فیصلہ ہے ۲۰ رجب ۱۳۳۸ھ
کو یہاں سے جواب گیا کہ آخری فیصلہ اگر ہے تو اُسکے لئے ہے جسکا فیصلہ نہوا ہو جسکا فیصلہ خود مدعی
کی زبان سے ہوگیا اور قطعًا اور یقینًا اُس کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا گیا ہو، پھر اسکے لئے دوسرا فیصلہ بیکار ہے
اس مضمون کو کچھ تفصیل سے لکھکر اور چھپوا کر اڈیٹر الفضل اور مرزا محمود خلیفہ قادیان کو بھیجدیا گیا
اب دوسرا سال تمام ہوتا ہے اسوقت تک تو صدائے برنخاست کا مضمون ہے اور آئندہ بھی یہی
ہوگا، مگر افسوس ہے کہ اس علانیہ طور سے جھوٹے ثابت ہوئے مگر ایسے جھوٹے کو چھوڑنے کا نام نہیں
لیتے، صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲ میں اس جواب کی تفصیل ملاحظہ ہو،

برادران اسلام پورے طور سے متوجہ ہو کر میری دردمندی کو ملاحظہ کریں ان دنوں
کلکتہ میں ایک دشمن اسلام مرزائی غلمدی آیا تھا، اور اپنے ترلقمہ کو ہضم کرنے کے لئے علمائے
اہل اسلام اور خصوصًا اُن مجدد وقت کو چیلنج دیتا تھا جنہوں نے پچاس ساٹھ رسالے مرزا کی کذابی
کے بیان میں شائع کر کے دنیا کے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا اور عظیم الشان گمراہی سے بچایا،
فیصلہ آسمانی کے تین حصوں کو مشتہر ہوئے برسیں گذر گئیں جسمیں **توریت مقدس**، اور
قرآن مجید سے اور صحیح حدیثوں سے اور انکے علانیہ کذابیوں سے اُنکا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا گیا اور اُسکے
جواب دینے والے کو ہزاروں روپیہ کا انعام دینے کیلئے کہا گیا مگر اسوقت تک قلم نہ اوٹھا سکے،
دوسری شہادت آسمانی میں انکی آسمانی شہادت کو کیسا خاک میں ملایا ہے، اور انکے
جھوٹ و فریب دکھلائے ہیں، مگر کسی مرزائی کی مجال تو نہوئی کہ سامنے آئے اور اپنے مرشد کی رُوسیاہی
کو مٹائے اور اسکا جواب دے عنقریب رسالہ چشمہ ہدایت چھپا ہے جسمیں انکے اٹھارہ ۱۸ اقوال
دکھائے گئے ہیں جن سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوتے ہیں، اس رسالہ میں یہ اقوال

۲۸ شعبان ۱۳۳۸ھ میں رحمانیہ پریس مونگیر میں چھپا ہے ۱۲

بھی ہیں جو اس چیلنج میں لکھے گئے اور انکے علاوہ اور بھی ہیں اسکا نیجہ یہ ہے کہ اونکے جھوٹے ہونے کیلئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے اُنکے اقوال اُنکے نہایت پختہ اقرار اونھیں جھوٹا ثابت کرتے ہیں مگر چونکہ مرزا صاحب کا وجود چودہویں صدی میں نمونہ قہر آلہی تھا، اسلئے اسکا ایک اثر یہ بھی ہے کہ اس فتنہ کی طرف مسلمانونکو کچھ توجہ نہیں ہے احمدی جماعت کی عقل سلب کر دی گئی ہے، وہ اپنی اس خیر خواہی کو دیکھتے ہی نہیں اور دہکتی آگ میں گرے پڑتے ہیں اور دوسرونکو اپنے ہمراہ زبردستی گھسیٹے ہیں انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے کرم سے اتمام حجت کیلئے مرزا صاحب کو اُنکے پختہ اقرارونسے اُنکا مفتری اور جھوٹا ہونا ثابت کر دیا اور وہ اقرار جنکے سچے ہونے پر انہوں نے نہایت سخت قسم کھائی ہے اور یہ کہا ہے کہ اگر یہ میرا قول سچا نہو تو میں جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ہوں اور انہیں نہایت پختہ اور سچا الہام آلہی کہا ہے یعنی اُن اقرارونکو انہوں نے اُسی طرح الہام آلہی کہا ہے جسطرح اپنے مسیح اور مہدی اور مجدد اور نبی ہونیکے الہام کو کہا ہے، ان دونوں الہاموں میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا، مگر مرزائی حضرات کچھ خیال نہیں کرتے اور ان کے مسیح اور مہدی ہونیکے الہام کو سچا سمجھکر انہیں مہدی اور مسیح مان رہے ہیں اور اُسی قسم کے وہ الہامات جن سے وہ جھوٹے ثابت ہوتے ہیں اُنکی طرف کچھ خیال نہیں کرتے اور ایسے اقراری کذاب سے علیحدہ نہیں ہوتے اور اپنے سچے اور بہی خواہوں کے عجز ونیاز پر بھی رحم نہیں کرتے اور ایسے علانیہ کذاب سے علیحدہ نہیں ہوتے اور دہکتی آگ میں گرنا قبول کرتے ہیں، راقم خیر خواہ اس قسم کے چند اقرار انکی صرف ایک کتاب انجام آتھم سے یہاں نقل کرتا ہے، اور قدرت خدا کا نمونہ دیکھاتا ہے کہ ایسا ہوشیار اور چالاک شخص اپنے ایک رسالہ میں ایک ہی واقعہ کے بیان میں آٹھ نو اقرار ایسے کرتے ہیں جن سے وہ خود جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ثابت ہوتے ہوں یہاں یہانتک کہ اُس نے اپنے جھوٹے ہونے پر قسم کھائی ہو

وہ اقرارات ملاحظہ ہوں، **پہلا اقرار** (۱) میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشینگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے، اسکی انتظار کرو، (۲) اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری

ف۱ یہ عبارت محاورہ اردو سے غلط ہے مرزا کو تانیث وتذکیر میں امتیاز نہ تھا ۱۲ منہ

نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی (۳) اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اسکو بھی ایسا ہی پورا کردیگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہوگئی اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہوجاتا ہے (۴) جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اُسے روک نہیں سکتا" (انجام آتھم صلا۳) مرزا صاحب کے قول سے ثابت ہوا کہ وعید کی پیشینگوئی رونے دہونے سے ٹل نہیں سکتی، یہ قرار مرزا صاحب نے ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء سے کچھ قبل کیا ہے، اس اقرار کے الہامی اور سچے ہونے پر اسقدر اصرار و پختگی ہے کہ صرف انھیں چار سطروں میں نہایت زوردار چار طریقوں سے اس پیشگوئی کے پورا ہونیکو بیان کیا ہے لیکن الحمدللہ ہر طریقہ سے مرزا صاحب کا کذب ہی ثابت ہوتا ہے تفصیل ملاحظہ ہو، اول طریقہ بیان مرزا صاحب کا یہ ہی "میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے" (جس بات کا پورا ہونا علم الٰہی میں قرار پاچکا ہو اُسے تقدیر مبرم کہتے ہیں) اسلئے مرزا صاحب کے قول کا مطلب یہ ہوا کہ داماد احمد بیگ کا میرے سامنے مرنا علم الٰہی میں قرار پاچکا ہے، وہ ضرور میرے سامنے مریگا لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ پیشینگوئی پوری نہوئی جس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا اسے تقدیر مبرم کہنا محض جھوٹ اور اللہ تعالیٰ پر افترا تھا، اور نہایت ظاہر طریقہ سے مرزا صاحب کاذب و مفتری علی اللہ ثابت ہوئے، اور جب اس جھوٹ کو مرزا صاحب بار بار بولے تو اس طریقہ سے کم سے کم تین جھوٹ مرزا صاحب کے ثابت ہوئے یعنی ایک جھوٹ تین مرتبہ بولے اور اگر جماعت احمدیہ مرزا صاحب کو اس دروغ گوئی سے مبرا سمجھتی ہے، تو دہریوں کی مؤید ہے، دوسرا طریقہ نہایت ظاہر طور سے اپنا کمال وثوق اسکے پورا ہونے پر اسطرح ظاہر کیا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشینگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائیگی" ہمارے دینی برادران طالبین حق اسپر غور فرمائیں کہ جناب مرزا صاحب نے اپنی صداقت کے اظہار میں اور اپنی نبوت کی دلیل میں نہایت روشن بات پیش کی ہے جسکی صداقت آنکھوں سے معائنہ ہوتی ہے اور جسکا یقین متواتر خبروں سے ہوسکتا ہے، دنیا دیکھ رہی ہے کہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے بارہ برس ہوگئے اور خدا جانے انکی ہڈیوں کی کیا حالت

ہوئی ہوگی اور احمد بیگ کا داماد ابتک موجود ہے اور اپنے چہرے کو دکھا کر انکی کذابی کا معائینہ کرا رہا ہے، مگر اُنکے مریدین ایسے اندھے ہیں کہ ایسی علانیہ بات پر بھی ایمان نہیں لاتے، اور اُس کذاب کو جھوٹا نہیں سمجھتے جسکے کذب کا معائینہ آنکھوں سے ہو رہا ہے اسپر نظر رہے کہ یہ قول مرزا صاحب کا معمولی نہیں ہے کہ اتفاقیہ کوئی بات کہدی ہو بلکہ اپنی نبوت کی دلیل میں یہ پیشینگوئی کی ہے اور اُس دلیل نے انہیں جھوٹا ثابت کر دیا، تیسرا طریقہ اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالی ضرور اسکو بھی ایسا ہی پورا کر دیگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہوگئی، اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتوں میں توکبھی استعارات کا دخل ہو جاتا ہے، مرزا صاحب تیسرے طریقے میں تمثیل دیکر اپنی پیشینگوئی پوری ہونیکی توضیح کرتے ہیں اور احمد بیگ اور مسٹر آتھم کی نظیر پیش کرتے ہیں لیکن یہ دونوں پیشینگوئیاں بھی جھوٹی ثابت ہوئیں، اسکی تفصیل الہامات مرزا اور فیصلہ آسمانی میں کی گئی ہے، اور اس قول میں مرزا صاحب چار جھوٹ بولے ہیں (۱) یہ کہ یہ پیشینگوئی پوری ہوگی (۲) احمد بیگ کی پیشگوئی پوری ہوگئی (۳) آتھم کی پیشینگوئی پوری ہوگئی (۴) وقتوں میں کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے یہ چوتھی بات بھی محض دروغ اور بناوٹ ہے، انبیا کی مقرر کئے ہوئے اوقات میں کبھی استعارہ نہیں ہوتا ہے، یہ مرزا صاحب کی ڈھٹائی ہے اس تیسرے طریقہ میں چار جھوٹ مرزا صاحب کے ہوئے، چوتھا طریقہ جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے اُسے کوئی روک نہیں سکتا، اس چوتھے جملہ میں مرزا صاحب اپنی پیشینگوئی کی مزید توثیق کے خیال سے اسکو خدا کے یہاں کی ٹھہری ہوئی بات بیان کرتے ہیں جب یہ پیشینگوئی پوری نہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ خدا کے یہانکی ٹھہری ہوئی بات نہ تھی، بلکہ مرزا صاحب جھوٹ بولے اور اللہ تعالی پر افترا کیا، مرزا صاحب اپنے پہلے اقرار کے تمام طریقوں سے جھوٹے ٹھہرے البتہ اُنکا یہ اقرار سچا نکلا، اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائیگی مرزا صاحب عمر بھر میں غالباً سوائے اس جملہ کے کوئی سچ نہ بولے ہونگے، اب جماعت احمدیہ فرمائے کہ جب آپ مرزا صاحب کے تمام الہاموں اور اونکے اقوال کو سچا اعتقاد کر کے اونپر ایمان لائے ہیں تو اس پختہ اور یقینی اقرار پر ایمان لاکر اونھیں جھوٹا

کیوں نہیں مانتے، اور اس اقرار میں انہیں جھوٹا کیوں نہیں سمجھتے ہیں، اگر آپ کے خیال میں نبی جھوٹ بولتا ہے یا کسی وقت وحی الہام کے معنی نہیں سمجھتا تو پھر کسی صاحب عقل کے نزدیک نبی کی کوئی بات لائق اعتبار نہیں ہو سکتی اور نبوت بیکار ہو جاتی ہے ذرا اسمیں غور کر و عقل کو ہاتھ سے نہ دو جب مرزا صاحب کا وہ قول جو اُس نے بار بار کہا ہو اور اسکو خدا کا الہام بتایا ہو اور اُسے اپنی صداقت کا معیار ٹھہرایا ہو، اور عرصہ دراز تک وہ اپنے اُس غلط دعوی کو مشتہر کرتا رہا ہو اور اللہ تعالی اُس غلطی پر اُسے کسی وقت متنبہ نکرے اور دنیا کے روبرو اُسے جھوٹا اور رسوا کرے ایسا ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں، اور میں نہایت خیر خواہانہ کہتا ہوں کہ خدا تعالی نے مخلوق اور بالخصوص مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ مرزا صاحب کے کذب کو دنیا پر روشن کر کے دکھا دیا اور کسی نافہم اور جاہل کو بھی جائے دم زدن نرہی کیونکہ مرزا صاحب اسکے لائق تھے، وہ جھوٹ بولنے میں ایسے بیباک اور عوام کے فریب دینے کو ایسے جھوٹ بیباکانہ بولے ہیں کہ اہل فہم اُنکے جھوٹ کو اچھی طرح معلوم کر سکتے ہیں چنانچہ اسی اقرار میں مرزا صاحب کے آٹھ جھوٹ دکھائے گئے اور اس سے پہلے اوسی انجام آتھم کے تیسویں[۳۰] صفحہ میں حضرت یونس ع کا ذکر کیا ہے اسمیں متعدد جھوٹ بولے ہیں اسکے ساتھ مرزا صاحب کے اس پیشگوئی کے جھوٹ کو بھی ملا لیا جائے تو مرزا صاحب کے جھوٹ کی تعداد اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے، ناظرین مختصر لفظوں میں اسکی تشریح ملاحظہ فرماویں،

مرزا صاحب کے علانیہ چوّن[۵۴] جھوٹ

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا تعالی نے یونس نبی ع کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونیکا وعدہ دیا تھا، اور وہ قطعی وعدہ تھا جسکے ساتھ کوئی بھی شرط نہ تھی جیسا کہ تفسیر کبیر کے صفحہ ۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درمنثور میں احادیث صحیحہ کی رو سے اسکی تصدیق موجود ہے، (حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۳۰) اس قول میں مرزا صاحب کئی دعوے کرتے ہیں، ایک یہ کہ اللہ تعالی نے نزول عذاب کا قطعی وعدہ کیا تھا یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر بالیقین

عذاب نازل ہوگا، دوسرا دعوے یہ کہ نزول عذاب کی مدت چالیس دن ہے اور اس مدت کا ثبوت بھی قطعی ہے کچھ شک وشبہ نہیں ہے اسکے بعد پھر نزول عذاب کی وعید کو قطعی اور یقینی کہتے ہیں، اور اپنے پہلے قول کی تاکید کرتے ہیں تیسرا دعوے یہ کہ نزول عذاب کیلئے کوئی شرط نہیں ہے، اب نہایت ظاہر ہے کہ نزول عذاب کیلئے اگر شرط ہوگی تو یہی ہوگی کہ اگر ایمان نہ لائیں تو اونپر عذاب آئیگا، مگر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اوسمیں کوئی شرط نہ تھی اسکا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ وہ ایمان لائیں یا نہ لائیں اونپر عذاب ضرور نازل ہوگا، اسکا نتیجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک خدا تعالیٰ کسی وقت ظلم بھی کرتا ہے، مرزا صاحب کے یہ تینوں دعوے جھوٹے ہیں، کہیں سے ثابت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قطعی طور سے بلاشرط بطور نادری حکم کے عذاب کا وعدہ کردیا تھا تین جھوٹ یہ ہوئے، چوتھا دعویٰ یہ ہے کہ یہ تینوں دعوے تفسیر کبیر ص ۱۶۴ سے ثابت ہیں یہ بالکل جھوٹ ہے یہ دعوے نہ تفسیر کبیر کے کسی مقام سے ثابت ہے اور نہ تفسیر کبیر کے اس صفحہ سے کیونکہ تفسیر کبیر کی آٹھ جلدیں ہیں اور آٹھوں جلدوں کی اس صفحہ سے اس پیشینگوئی کا قطعی ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہوتا ہے اسلئے یہ دو جھوٹ ہوئے اور چونکہ تفسیر کبیر سے تین دعوے ثابت کر رہے ہیں اسلئے اس میں درحقیقت تین ۳ دونی چھ جھوٹ ہوئے پانچواں دعوے یہ ہے کہ تفسیر درمنثور سے بھی یہ تینوں دعوے ثابت ہیں یہ بھی محض جھوٹ ہے اور چونکہ تین دعوں کا ثبوت اس کتاب سے بھی دے رہے ہیں، اسلئے تین جھوٹ یہ بھی ہوئے اور شروع سے یہانتک شمار میں بارہ ۱۲ جھوٹ ہوئے اور چونکہ ان تفسیروں میں احادیث صحیحہ سے ان دعوؤں کا ثبوت بتاتے ہیں اور احادیث جمع کا صیغہ ہے جسکے لئے کم سے کم تین صحیح حدیثوں کا ہونا ضرور ہے اسلئے اسکے معنی یہ ہوئے کہ ہر دعوے کے متعلق تین صحیح حدیثیں ہیں اور دعوے تین ہیں تو اس لحاظ سے نو ۹ صحیح حدیثیں ہونا چاہییں اور چونکہ ان حدیثوں کا حوالہ دو کتابوں سے دے رہے ہیں، اسلئے نو ۹ دونی اٹھارہ ۱۸ صحیح حدیثیں دونوں کتابوں میں ملاکر ہونا چاہئے تھا لیکن افسوس کیساتھ میں کہتا ہوں کہ اٹھارہ تو

کیا ہوتیں ایک صحیح حدیث بھی ان دعوونکی ثبوت میں نہیں ہی تو اس اعتبار سے میں کہہ سکتا ہوں
کہ تعداد حدیث کے لحاظ سے اٹھارہ جھوٹ یہاں پر مرزا صاحب کے ہوئے اور بارہ پہلے ہوئے
تھے تو اب کل میزان تیس ۳۰ ہوئی اب ایسی حالت میں کہ مرزا صاحب کی پیشینگوئی جھوٹی نکلی
اور دنیا پر اسکا جھوٹا ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو گیا تو مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی پر پردہ
ڈالنے کیلئے کہدیا کہ جسطرح حضرت یونس علیہ السلام کا وعدۂ عذاب ٹل گیا اسیطرح مرزا احمد بیگ
کے داماد کی موت کا وعدہ ٹل گیا یہ مرزا صاحب کا اکتیسواں ۳۱ جھوٹ ہے کیونکہ حضرت یونس ع
کا وعدہ عذاب پورا ہوا اور عذاب آیا، جو قرآن شریف کے نص قطعی سے ثابت ہے اور سورۂ
یونس میں مذکور ہے کہ جب وہ ایمان لائے تو اونپر سے وہ عذاب جو اونپر نازل ہو چکا تھا خدا
نے دور کر دیا اور یونس علیہ السلام کا وعدہ پورا ہوا، بخلاف اسکے کہ مرزا صاحب نے احمد بیگ کے
داماد کی موت کے لئے قطعی طور سے بار بار کہا مگر وہ نہ مرا

علاوہ اسکے حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کو پیش کرنا اور اپنی پیشگوئی کے ہمشکل بتانا اسوجہ
سے بھی غلط اور سراسر کذب و فریب ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر سے عذاب اسوجہ سے
خداوند تعالٰے نے نازل کرنیکے بعد اُٹھا لیا کہ اُنکی قوم ایمان لے آئی اور یہاں تو مرزا صاحب یہ
وہ لوگ جنکے متعلق مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی آخری دم تک ایمان نہیں لائے، لہذا
مرزا صاحب کی پیشینگوئی حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی سے دوسرے معنی کے اعتبار
سے بھی مختلف ہے اور اس لحاظ سے مرزا صاحب کا اپنی پیشینگوئی کو حضرت یونس علیہ السلام
کے واقعہ کے ہمشکل ٹھہرا کر لوگونکے سامنے پیش کرنا بتیسواں ۳۲ جھوٹ ہوا، اس کے بعد
اسی پیشینگوئی کے ضمن میں مرزا صاحب کی چار سطر کی عبارت بھی قابل دید ہے کہ بالکل
بے باک وںڈر ہو کر جھوٹ بولتے گئے ہیں، میں ناظرین کے سامنے وہ عبارت پیش کر کے
اوسکے جھوٹ دیکھاتا ہوں، مرزا صاحب حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۳۲و۳۱ میں لکھتے ہیں تو

پھر اگر خدا کا خوف ہو تو اس پیشگوئی کے نفس مفہوم میں شک کیا جائے، کیونکہ ایک وقوع یافتہ

امر کی یہ دوسری جزء ہے، جس حالت میں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈالدی جاتی ہے تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کیلئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے، اس عبارت میں پہلا جھوٹ تو یہ ہے کہ اس پیشینگوئی کو وقوع یافتہ بات کا ایک جز قرار دے رہے ہیں، حالانکہ محض غلط ہے، کیونکہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ پیشینگوئی کا کوئی حصہ پورا نہیں ہوا جیسا کہ اسکو الہامات مرزا میں خوب اچھی طرح ثابت کیا گیا ہے اس کے بعد لکھتے ہیں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشینگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈالدیجاتی ہے، اس عبارت کا مطلب آسان ہے، اسلئے تشریح نہیں کرتا ہوں، اسمیں ایک جھوٹ خدا پر ہوا قرآن مجید میں کہیں اسکا ثبوت نہیں ہے کہ عذاب کی پیشگوئی خوف سے ٹلجاتی ہے اگر کسی مرزائی کو دعویٰ ہو تو ثابت کرے بلکہ اسکے خلاف متعدد جگہ قرآن مجید میں مذکور ہے[1] کہ خدا کے وعدہ اور وعید میں کبھی تخلف نہیں ہوتا ہے، لہذا یہ مرزا صاحب کا دوسرا جھوٹ ہوا تیسرے یہ کہ اسی مضمون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن حدیثوں میں بھی اس کا ذکر کہیں نہیں ہے یہ تیسرا جھوٹ ہے، چوتھے یہ کہ اسکے مضمون کو پچھلی کتابوں کی طرف بھی منسوب کرتے ہیں پچھلی کتابیں دس ہیں تو گویا دسوں کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ایک کتاب میں بھی یہ مضمون نہیں ہے اسلئے دس جھوٹ یہ ہوئے، اسکے بعد غضب کی ڈھٹائی کے ساتھ مرزا صاحب اسی مضمون کو اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہیں یہ کسقدر بیباکی و جسارت ہے کہ جس بات کے دس بیس علما بھی قائل نہوں اسکو اجماعی عقیدہ بیان کر دیا اپنے اس قول میں مرزا صاحب نے صرف ایک دو علما پر اتہام نہیں باندھا ہے بلکہ کروڑوں مسلمانوں کی طرف جھوٹی بات منسوب کر دی ہے کیونکہ اجماعی عقیدہ وہی کہلاتا ہے جسکو تمام مسلمان تسلیم کر لیں اب خیال کرو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر اس وقت تک کتنے مسلمان گذرے

[1] فیصلہ آسمانی حصہ سوم میں متعدد آیات سے اس دعویٰ کو ثابت کیا ہے ۱۲ منہ

ہونگے اور اگر تم تمام مسلمانونکو نہ صرف علما ہی کا شمار کرو اسوقت بھی کرڑوڑوں کی تعداد ہوجاتی
تو گویا اس قول میں مرزا صاحب کرڑوڑوں جھوٹ بوے اور اگر کرڑوڑوں جھوٹ اسکو
نہ لکھوگے تو کرڑوڑوں جھوٹ کے مقابلہ کا ایک جھوٹ تو شمار کروگے، اس لحاظ سے اس
چار سطر کی عبارت میں چودہ جھوٹ ہوئے اور بتیس ۳۲ پہلے ہوئے تھے اور اس سے قبل اٹھ
تو اب میزانکل چوّن ۵۴ ہوتی ہے خدا کی پناہ جس شخص کے ایک اقرار کی چند سطروں میں چوّن ۵۴
جھوٹ ظاہر ہوں، اسکو لوگ نبی مانیں سوا اسکے کیا کہا جائے کہ مرزائیونکی عقلیں سلب
ہوگئی ہیں اب جو شخص مرزا صاحب کی صداقت کا مدعی ہو وہ مجمع کرکے ہمارے سامنے انکی
صداقت ثابت کرے پھر دیکھے کہ انکا جھوٹا ہونا کسطرح ثابت کیا جاتا ہے، یہ ہمارا چیلنج
ہے اور اس جلسہ میں ہم اس کیلئے انعام بھی مقرر کردینگے اسقدر عرض کرنے کے بعد اب
میں پھر مرزا صاحب کے اقرار کیطرف لوٹتا ہوں جسوقت مرزا صاحبنے داماد احمد بیگ کی
اپنے سامنے نہ مرنے پر اپنے جھوٹے ہونیکا اقرار عام طور سے مشتہر کیا تو خاص طور سے بعد
میں علما کو بھی خط لکھا ہے اور عربی اور فارسی کی قابلیت دیکھائی ہے، اور ۱۲ صفحوں پر اسی
پیشینگوئی کا ذکر کیا ہے، اور علما کی شکایت کی ہے کہ احمد بیگ کا داماد پیشینگوئی کی میعاد
میں نہیں مرا، وایں برخلاف آں وعدہ تاکیدی است کہ در الہام بود پھر اسکے جواب
میں ایک طوفان بے تمیزی کا اٹھایا ہے، اور صفحہ ۲۱۳ پر پہونچکر اسکے مرنیکا جدید الہام
بیان کیا ہے اور الہام سابق کی لعنہ سے تفصیل قرار دی ہے اور صفحہ ۲۱۵ میں اس مضمون کا
اعادہ کیا ہے، پھر صفحہ ۲۱۶ میں تیسرا الہام اسی داماد احمد بیگ کی موت کی بابت بڑے زور سے پیش
کرتے ہیں اور اسمیں کسی شرط کو بیان نہیں کرتے اور اسکی تعریف عربی اور فارسی میں اسطرح کرتے ہیں

عبارت عربی	عبارت فارسی
وتجلی ہذا الالہام کالنور فی الظہور	وایں الہام در ظہور مانند نور تجلی کرد وہمہ
ورفع الحجب کلہا من السر المستور و	حجابہا کہ بر راز پوشیدہ بود از میان

كان هذا شرحًا مبسوطًا للالهامات السابقة وتفصيلاً للكلام المجملة الكشفية وبيانًا واضحًا للسامعين	برداشت و این الہام برائے الہامات سابقہ بطور شرحے بود مبسوط و برائے کشوف مجملہ تفصیلے بود واضح ۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ اوسکے مرنے کی اس تیسرے الہام نے پہلے الہامونکی ایسی واضح شرح کردی کہ کسی طرح کا شبہ نرہا، اور آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہوگیا کہ احمد بیگ کا داماد ضرور میرے سامنے مریگا، ان مکرر الہاموں اور یقینی شرح بیانونسے یہ امر بھی بخوبی ظاہر ہوگیا کہ جسطرح مرزا صاحب کو اپنے مجدد اور مسیح اور نبی ہونیکا یقینی الہام ہوا تھا یہ الہام بھی یقین اور وضوح میں اس سے کم نہیں ہے بلکہ الہام کی یہ شرح تو اسکی مقتضی ہے کہ مسیحی الہام سے یہ الہام زیادہ واضح اور یقینی ہے کیونکہ ان الہامونکی ایسی تعریف کہیں دیکھی نہیں گئی اس کا نتیجہ بالضرور یہ ہے کہ جب اس الہام سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا تو مسیحی الہام بھی قابل اعتبار نرہا خوب خیال رکھئے کہ یہ محکم اور شرح الہام جسکا بیان ابھی کیا گیا، مرزا صاحب نے عربی اور فارسی دونونمیں لکھا ہے، اگر صرف انکی فارسی عبارت نقل کرتا ہوں،

دوسرا اقرار

اصل عبارت	مطلب
بیان آن این ست کہ خدا تعالی امرا در بارہ قبیلہ من مخاطب کرد و گفت کہ ایں مردم مکذب آیات من ہستند و بدانہا استہزا می کنند پس من ایشاں را نشانے خواہم نمود۔ و برائے تو انہم را کفایت خواہم شد و آں زن را کہ زنِ	مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے میرے کنبہ کے باب میں فرمایا کہ یہ لوگ میرے نشانونکے منکر ہیں اور انھیں ہنسی اور مذاق میں اڑاتے ہیں انکو میں ایک معجزہ دیکھاؤنگا اور وہ معجزہ یہی ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی کو تیرے پاس واپس لاؤنگا یعنی اس لڑکی کا نکاح ایک

احمد بیگ را دختر ست باز بسوے تو عاپس خواہم آورد یعنی چونکہ او از قبیلہ بباعث نکاح اجنبی بیرون شدہ باز بتقریب نکاح تو بسوے قبیلہ رد کردہ خواہد شد در کلمات خدا و وعدہ ہائے او ہیچکس تبدیل تواند کرد وخدائے تو ہر چہ خواہد آں امر بہر حالت شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند پس خدا تعالیٰ بہ لفظ فسیکفیکھم اللہ سوے ایں امر اشارہ کرد کہ او دختر احمد بیگ را بعد میرانیدن مانعان بسوے من واپس خواہد کرد واصل مقصود میرانیدن بود۔ تو میدانی کہ ملاک ایں امر میرانیدن ست وبس

اجنبی غیر کفوے ہوگیا ہے،" اسلئے وہ اپنے قبیلہ سے خارج ہوگئی ہے مگر تیرے نکاح میں آنے سے پھر اپنے قبیلہ میں آجائیگی خدا کی باتوں اور اسکے وعدوں کو کوئی بدل نہیں سکتا خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ ہوکر رہتا ہے کسی طرح ملتوی نہیں رہ سکتا مثلاً اس لڑکی کا مرزا کے نکاح میں آنا خدا تعالیٰ کی انہیں باتوں میں ہے جو کسی وقت ملتوی نہیں ہوسکتیں) اللہ تعالیٰ کے الہام میں بلفظ فسیکفیکھم اللہ اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح میں آنیکے جو مانع ہیں اور وہ روک رہے ہیں ان کو نہیں مار کر اس لڑکی کو میرے نکاح میں لائیگا اور اصل مقصود خداوندی اُن مانعوں کا مار ڈالنا ہے۔"

اس قول سے پانچ باتیں ثابت ہوئیں (۱) اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کے کہنے سے لوگوں کو نشان یعنی ایک خاص معجزہ دکھانے کا وعدہ کرتا ہے (۲) وہ معجزہ یہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح جو غیر کفو میں ہوگیا ہے اُس کا شوہر مریگا اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح کے ذریعہ سے اپنے قبیلہ میں آئیگی یہ دو وعدہ الٰہی ہیں ایک یہ کہ احمد بیگ کا داماد مریگا، دوسرا یہ کہ اُسکی بیوی مرزا کے نکاح میں آئیگی (۳) خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں (۴) اس لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا خدا تعالیٰ کی اُن باتوں میں ہے جسکی نسبت مرزا صاحب یا اُن کا الہام یہ کہتا ہے کہ بہر حال شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند" (۵) اصل مقصود خداوندی احمد بیگ کے داماد وغیرہ کا مار ڈالنا ہے،" ان باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ اور اُسکی مشیت یہ ہوچکی ہے کہ اُس لڑکی کا شوہر مریگا

اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی یہ امر کسی طرح ملتوی نہیں ہو سکتا یعنی مذکورہ مخول و عدے ضرور پورے ہونگے اور نکاح میں آنا کیا معنی بلکہ نکاح میں آچکی ہے کیونکہ بقول مرزا صاحب اللہ تعالےٰ نے اس کا نکاح آسمان پر کر دیا ہے اسی وجہ سے اس کا لقب منکوحۂ آسمانی دنیا میں مشہور ہو گیا،

اب خیال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اسکے نکاح میں لانیکا پختہ وعدہ کیا پھر اُسکے ظہور کی پختگی کیلئے آسمان پر نکاح بھی خود پڑھا دیا، اسلئے اُسکا ظاہر ہونا ہر حالت میں ضروری کسیوجہ سے یہ ملتوی نہیں ہو سکتا، اسکو نہ کوئی شرط روک سکتی ہے اور نہ کسی کا روناد ہونا اُسے ملتوی کر سکتا ہے اگر ایسا پختہ وعدہ بھی پورا نہو تو اُسکے کسی وعدہ پر اطمینان نہ رہیگا اور اُسکے نبی کی نبوت اور اُسکا تمام کلام بیکار ہو جائیگا کسی پر اعتماد نہ رہیگا، اب مرزا صاحب کی خبط الحواسی یا دفع الوقتی اور فریب ہی ملاحظہ کیجیے مدت کے بعد جب وہ احمد بیگ کا داماد غیرہ اور اُسکی بیوی مرزا کے نکاح میں نہ آئی او سوقت ایک نے دریافت کیا کہ وہ عورت تو تمہارے نکاح میں نہ آئی او تم جھوٹے ہوئے تو اپنے رسالہ حقیقۃ الوحی میں اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ وہ پیشینگوئی شرطی تھی اور اُس عورت نے شرط کو پورا کر دیا اسلئے وہ پوری نہولی، اب مرزائی حضرات دیکھیں کہ یہاں تو نہایت صاف طور سے کہہ رہے ہیں کہ بہر حال تبدیلی ست ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند" یعنی اس نکاح کا ملتوی ہونا ممکن نہیں ہے ہر طرح اوسکا ظہور ہوگا، اور حقیقۃ الوحی میں اس کے التوا کے لئے ایک جھوٹی شرط پیش کرتے ہیں یہ علانیہ فریب نہیں تو اور کیا ہے،

ناظرین اسپر خوب غور فرمائیں کہ یہاں مرزا صاحب نے تین وعدے الٰہی بیان کئے ہیں جنکا پورا ہونا وہ ضرور بیان کرتے ہیں جنہیں کوئی شئے روک نہیں سکتی، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کے کنبے کے لوگونکو معجزہ دکھائیگا، دوسرا یہ کہ احمد بیگ کی لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح میں لائیگا تیسرا وعدہ یہ کہ احمد بیگ کے داماد وغیرہ کو مرزا صاحب کے رو برو

مرزا کے تین جھوٹ اور خلاف وعدہ ا فریب ۱۲

مار یگا، اس کا مرنا مرزا صاحب کے لئے وعدہ ہے اور اسکے لئے وعید ہے اور تیسرے وعدہ
کی نسبت کہتے ہیں کہ اصل مقصود خداوندی اس وعدہ کا پورا کرنا ہے یعنی مرزا صاحب کی
زندگی میں احمد بیگ کے داماد کو مارنا۔ اب دنیا نے دیکھ لیا کہ ان تین وعدوں میں کوئی
وعدہ الٰہی پورا نہوا یہانتک کہ جس وعدہ کا پورا ہونا عین مقصود خداوندی بتایا تھا وہ بھی
پورا نہوا اسلیئے اس قول سے خدائے ق... پر دو عیب مرزا صاحب نے ایسے لگائے جس سے
اسکی خدائی درہم برہم ہو گئی کیونکہ یہ وہ وعدے ہیں جو اس نے نہایت پختگی سے بار بار مرزا
صاحب سے کئے ہیں اور ایسے پختہ وعدوں کو اس نے پورا نکیا اسلیئے اوسکے تمام وعدے جو شریعت
محمدیہ میں اسنے کئے ہیں وہ سب بیکار ہو گئے، ان میں کوئی وعدہ قابل وثوق نہیں رہا تیسرے
وعدے کے پورا نہونے سے وعدہ خلافی کے علاوہ اسکا عاجز ہونا بھی ثابت ہوا کیونکہ مرزا
صاحب کے قول کے بموجب وہ اپنے اصلی مقصود کو پورا نہ کرسکا، اور احمد بیگ کے داماد کو نہ
مار سکا اور اپنے اور اپنے رسولؐ کے قول کو جھوٹا اور دنیا کے نزدیک غیر معتبر ٹھہرا دیا اور پورے
طور سے دہریوں کی تائید کی، اے مرزائیو اس اعتراض کا کوئی جواب ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں
یہ پرانے اعتراض نہیں ہیں بلکہ نئے ہیں اور اسطرح کے ہیں کہ ان سے آپکے پرانے جوابات
ردی ہو گئے اور آپکے مرشد اپنے اقرار دنسے یقیناً مفتری اور دہریوں کے مؤید بلکہ پوشیدہ دہریہ
ثابت ہوئے اسکے بعد صـ۲۲۶ تک وہ میعادی جھوٹی پیشینگوئی کے متعلق اپنی سلطان القلمی
دکھائی ہے اور خوب جھوٹی باتیں بنا کر یہ دکھایا ہے کہ وہ پیشینگوئی اسوجہ سے ملتوی ہو گئی
یعنی احمد بیگ کا داماد اسوقت تک نہیں مرا مگر اب صـ۲۲۶ میں اوسکے مرنے کی پھر پیشینگوئی کرتے ہیں

تیسرا الہامی اقرار

اور بڑے زور و شور کا قسمیہ اقرار

جس سے قدرت خدا نظر آتی ہے کہ ایسے چالاک اور ہوشیار مدعی کو اسکے نہایت صاف
اور مستحکم اور قسمیہ اقرار سے دنیا کو جھوٹا دکھا کر اپنی قدرت کا نمونہ معائنہ کرایا ہے ناظرین

ملاحظہ کریں کہ ایک پیشینگوئی ہے داماد احمد بیگ کی اب اُسکی صداقت اور اپنے اعتماد کا اظہار متعدد زبانوں اور مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے یہ دوسرا طریقہ ہے یہاں اپنی قابلیت کے اظہار میں عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں اپنا مدعا بیان کیا ہے مگر عربی میں زیادہ زور ہے اور اُنکا مدعیٰ بھی عربی زبان میں زیادہ واضح ہوتا ہے اسلئے میں انکی عربی عبارت نقل کرکے اوسکا مطلب لکھتا ہوں

عربی عبارت

ثُمَّ ماقُلتُ لکم ان القضیۃ علیٰ ھذا القدر تمت والنتیجۃ الاخرۃ ھی التی ظہرت وحقیقۃ النبأ علیھا ختمت بل الکلام قائم علیٰ حالہٖ

مطلب

میں پھر تم سے کہتا ہوں کہ میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ اس پیشینگوئی کی حالت اسی پر ختم ہوگئی یعنی مذکورہ وجوہات سے احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور اب وہ ہمارے حیات میں مریگا اور پیشینگوئی کی حقیقت اسی پر ختم ہوگئی ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ اصل بات بدستور اپنی حالت پر قائم ہے" یعنی وہ پیشینگوئی ضرور پوری ہوگی اور احمد بیگ کا داماد میری زندگی میں مریگا، (یہانتک مدعا تمام ہوگیا،)

اب اس پر کمال وثوق اور اعتبار کے لئے تاکیدی جملے تحریر کرتے ہیں،

اظہار کمال وثوق کے لئے تاکیدی جملے

اونکی عبارت عربی یہ ہے

(١) ولایردہ احد باحتیالہ (٢) والقدر قدر مبرم من عند الرب العظیم (٣) وسیاتی وقتہ بفضل اللہ الکریم (٤) فوالذی بعث لنا محمد المصطفےٰ وجعلہ خیر الرسل وخیر الوریٰ (٥) ان ھذا حق فسوف تریٰ وانی اجعل ھذا النبأ معیاراً لصدقی اوکذبی (٦) وما قلت الا بعد ما انبئت من ربی (انجام آتھم صـ۲۲۳)

مطلب

(١) کوئی شخص اُسے کسی طرح ٹال نہیں سکتا (٢) کیونکہ خدائے بزرگ کیطرف سے اُسکا ہونا تقدیر مبرم ہے یعنی اُسکا ظہور میں آنا علم الٰہی میں قرار پاچکا ہے وہ ٹل نہیں سکتا اور اُسکا علم بعض وقت انبیا کو دیا جاتا ہے اسمیں اجتہادی غلطی نہیں ہوسکتی (٣) اور اُسکے ظہور کا وقت عنقریب آنیوالا ہے (اسکے بعد اپنے بیان کے سچے ہونے پر قسم کھاتے ہیں) (٤) اُس خدائے بزرگ کی قسم ہے جسنے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اُنہیں بہترین مخلوقات بنایا، کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اور پیشینگوئی کر رہا ہوں اُسکا ظہور میں آنا حق ہے تم اسکا ظہور تو عنقریب دیکھ لیگا (٥) اور میں اس پیشینگوئی کو اپنے سچے یا جھوٹے ہونیکی معیار قرار دیتا ہوں اگر یہ پیشینگوئی سچی ہوجائے تو میں سچا ہوں اور اگر جھوٹی نکلے تو جھوٹا ہوں (٦) اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ وہی کہا ہے، جو میرے پروردگار نے مجھے اطلاع دی ہے"

مذکورہ عربی عبارت بعینہٖ نقل کی گئی ہی جسے انھوں نے اپنے کامل اعتماد و ظہور کیلئے بقلم جلی لکھا ہے،
اور کسی مقام پر اسکے شرطی ہونیکا ذکر نہیں کیا بلکہ قسم کھا کر ہر طرح اسکا پورا ہونا بیان کیا ہے،
ناظرین اس پر خوب نظر کریں کہ داماد احمد بیگ کے مرنیکی پیشینگوئی کی نسبت لکھتے ہیں، وہ
بدستور قائم ہی اور وہ میری زندگی میں ضرور مریگا اب اسکے وثوق اور اعتماد ظاہر کرنے کیلئے چھ جملے
مرزا صاحب نے لکھے ہیں جنپر میں نے ہندسہ دیدیا ہے، اُنمیں سب سے زیادہ تاکیدی جملہ وہ ہی جسمیں مرزا
صاحب نے اس خبر کے سچے ہونے پر قسم کھائی ہے اور قسم بھی بڑے زور کی ہے جسمیں انھوں نے اپنی ذہانت سے
ایک لطیف اشارہ رکھا ہے، وہ یہ کہ قسم کھانیوالا اس خدائے عالی ذات کا بندہ ہے جسنے حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عالی صفات کو پیغمبر بناکر بھیجا اور اُسی عالی مرتبہ نبی کا ارشاد ہے کہ
مسلمان یعنی میرا امتی جھوٹ نہیں بولتا پھر جھوٹی قسم کیسے کھا سکتا ہے، اسطرح قسم کھانیکی یہ وجہ
ہے کہ اہل علم اس قسم پر کامل وثوق کریں، آخری جملہ میں اُنکا یہ کہنا کہ میں نے وہی کہا ہے جو اللہ تعالیٰ
نے مجھے خبر دی ہی اپنی صداقت کے اظہار کی تاکید ہی کیونکہ وہ کہہ چکے ہیں کہ پیشینگوئی بغیر خدا کے خبر دئے
کوئی نہیں کرسکتا، اور کسیکے مرنیکی خبر دینا پیشینگوئی ہے اسلئے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ خدا سے خبر
پاکر یہ پیشینگوئی کر رہے ہیں مگر مرزا صاحب تو سلطان القلم ہیں اپنے اظہار صداقت کو انتہا مرتبہ تک پہنچانا
چاہتے ہیں کہ مخاطب کے دل میں کمال مرتبہ کا وثوق بیٹھ جائے لیکن یہاں خدا کی قدرت نمائی قابل ملاحظہ
ہے کہ اُنکی سلطان القلمی اور اظہار قابلیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دربار اسلام میں اپنے نہایت محکم بیان اور
پختہ قسم سے جھوٹے ہوئے اور اپنی مقرر کردہ معیار پر کاذب اور مفتری علی اللہ ثابت ہوئے، الحمد للہ
علی احسانہٖ کہ اُسنے اپنی بہت مخلوق پر رحم فرمایا اور واقعی کذاب کے کذب کو اُسی کے قسمیہ اقرار سے
دنیا پر آشکارہ کر کے ہر ایک پر اپنی حجت تمام کر دی جسکے مرنیکی نسبت اسقدر وثوق ظاہر کیا گیا، اور
بار بار مختلف عنوان سے اُسے بیان کر کے اوسپر وثوق دلایا گیا، مگر اُنکے اس تمام اہتمام نے اُن کے
کذب کو خوب روشن کر دیا وہ احمد بیگ کا داماد جسکے جلد مرنیکی نسبت یہ زوردار بیان ہو رہا ہے
اور اُسپر قسم کھائی جاتی ہی، وہ ابتک موجود ہے اور مرزا صاحب کی ہڈیاں بھی قبر میں سڑ کر خاک

میں ملگئی ہونگی، اور اُنکی روح پر خدا جانے کسطرح کا عذاب ہو رہا ہوگا جسکا جی چاہے قبر کھولکر دیکھ لے
اے حضرات مرزائیو اسکا کچھ جواب ہو سکتا ہی، اے قادیانی اور لاہوری مرزائیو
یہ تو بتاؤ کہ سنہ ۱۹۰۸ء میں احمد بیگ کا داماد مرکر بہشتی مقبرے میں دفن ہوا؟ یا مرزا صاحب آپکے
مرشد اپنے پیشینگوئی کو نہایت حسرت سے جھوٹی دیکھتے ہوئے اپنے دشمن کے روبرو دنیا سے گذر
گئے اور اپنے مقرر کردہ معیار سے دنیا کی روبرو جھوٹے ثابت ہوئے، خدا کیلئے یہ بتا دو، کہ اب
تمہیں اُنکی جھوٹے ماننے میں کیا عذر رہے، اب تو اُنکے اقرار سے اُنکے تمام نشانات جھوٹے ہو گئے
انکے تمام دعوے جھوٹے نکلے جیسے امت محمدیہ کے دوسرے جھوٹے مدعیونکی کہو میاں حیدر آبادی
جنرل مرچنٹ انھیں دعوؤں پر آپکا چیلنج ہی، مدعی سست گواہ چست، ایجناب جب
آپکے مدعی جنکے دعوے آپنے اپنے چیلنج میں نقل کئے ہیں خود اپنے اقرار وں سے جھوٹے ہو رہے ہیں
اور انکی مقرر کردہ معیار انھیں کاذب کہہ رہی ہی تو آپکو ان دعوؤنکے جھوٹا ماننے اور مدعی کے
کاذب یقین کرنے میں کیا عذر رہے۔ بیان کیجیے، کیا ممکن ہی کہ ایسا اقراری جھوٹا اور خدائے
قدوس پر اتہام لگانیوالا سچا ہو جائے اور اُسے بزرگی کا خطاب دیا جائے استغفر اللہ آسمان
و زمین ٹلجائے مگر یہ نہیں ہو سکتا جسطرح چاہیے اسکی تصدیق کر لیجیے کلکتہ کے مرزائی
انجمن سے بھی ہم یہی کہتے ہیں انجام آتھم سے تو مرزا صاحب کی صداقت کا خاتمہ ہو لیا، اب
اُسکا ضمیمہ ملاحظہ کیجیے اُسکے صفحہ ۱۴ میں اپنے مخالفونکے روبرو اپنی صداقت کے ثبوت میں دو الہام لکھتے ہیں

چوتھا اقرار

پہلا الہام۔ ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک یعنی اے عورت (عورت سے
مراد احمد بیگ ہوشیار پوری کی بیوی کی والدہ ہی) توبہ توبہ کر کہ تیری دختر اور
دختر دختر پر (یعنی تیری بیٹی اور تیری نواسی پر) بلا نازل ہونیوالی ہی، سو ایک بلا تو
نازل ہو گئی کہ احمد بیگ فوت ہو گیا، اب بنت البنت (یعنی نواسی) کی بلا باقی ہے جسکو خدا تعالیٰ
نہیں چھوڑیگا جب تک پورا نہ کرے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴) یہ چوتھا اقرار ہے اس میں بھی

نہایت زور سے مذکورہ پیشینگوئی کی نسبت اپنا وثوق بیان کر رہے ہیں، اسپر خوب نظر ہے کہ
اس الہام سے مرزا صاحب ثابت کر رہے ہیں کہ احمد بیگ کی خوشدامن یعنی ساس پر دو بلا آئنگی
ایک اسکی بیٹی پر یعنی اُسکا شوہر احمد بیگ مریگا، دوسری بلا اسکی نواسی پر یعنی اُسکا شوہر بھی مریگا
اور وہ بیوہ ہوگی، پہلی بلا کا ظہور تو ہوگیا یعنی احمد بیگ تو چھ ماہ میں مرگیا، اب اسکی نواسی کی بلا
باقی ہے، یہ امر لایق یاد رکھنے کے ہے کہ ۱۸۸۸ء میں مرزا صاحب نے پیشینگوئی کی تھی کہ احمد بیگ
تین برس کے اندر مریگا، اور اُسکا داماد ڈہائی برس کی اندر مگر اس مدت میں نہ مرا اور انکی پیشینگوئی
جھوٹی ہوئی اسکے بعد پھر پیشینگوئی کی جسکا حاصل یہ ہے کہ میری زندگی میں وہ ضرور مریگا اور
اسکی بیوی ضرور میرے نکاح میں آئیگی رسالہ انجام آتھم میں اس پیشینگوئی کے سچا ہونے پر
نہایت اصرار ہی اور مختلف طور سے اسکی صداقت کا اظہار کرتے ہیں، یہ چوتھا طریقہ انکی اصرار
کا ہے اور لکھتے ہیں کہ خداتعالے اسکو بھی نہیں چھوڑیگا اور اس وعید کو بھی ضرور پورا کریگا،
اس بیان سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ پیشینگوئی شرطی تھی یا غیر شرطی مگر یہ وعید ہر طرح پوری ہی گی
مگر اب تو آفتاب نیمروز کیطرح ظاہر ہوگیا کہ احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور مرزا صاحب کو مرے ہوے
برسیں گذر گئیں اور وہ اب تک زندہ موجود ہے اسلیے مرزا صاحب اپنے پختہ اقراروں اور اپنے
الہام سی جھوٹے ثابت ہوئے اور انہوں نے خداتعالے پر جھوٹ کا الزام لگایا،

پانچواں اقرار

دوسرا الہام، دہلی میں شادی ہونے سے پہلے کا وہ یہ ہے، بکر و ثیب یعنی مقدریوں
ہی کہ ایک بکر سے شادی ہوگی، اور پھر بعدہ ایک بیوہ سے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴ سطر ۱۶)
(مرزا صاحب کو کیسے کیسے الہام ہوتے ہیں جیسے بقول مشہور بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر
آتے ہیں، اور ایسے جلے القا ہوتے ہیں کہ بقول المعنی فی بطن الشاعر، سوائے مرزا صاحب
کے کوئی اُنھیں سمجھ نہیں سکتا۔ اس الہام کو ملاحظہ کریجیے، یہ الہام اور اُسکا مطلب بیان کرنیکے
بعد فرماتے ہیں) جہاں کرسی پر بیٹھکر میں نے اسکو الہام سنایا تھا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی

نام ونشان نہ تھا اور نہ ابھی اس دوسری شادی کا کچھ ذکر تھا پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہی کہ یہ (الہام)
خدا کا نشان تھا جسکا ایک حصہ اس نے دیکھ لیا (یعنی دہلی میں کنواری لڑکی سے شادی ہوگئی) اور دوسرا
حصہ جو ثیب یعنی بیوہ کی متعلق ہی دوسرے وقت میں دیکھ لیگا (ضمیمہ انجام آتھم صـ۱۴) یعنی احمد بیگ
کی لڑکی بیوہ ہوگی، اُسکا داماد مریگا، اور اُسکی بیوی ثیبہ سے میرا نکاح ہوگا، اور اس الہام کا دوسرا
حصہ پورا ہوتے شیخ محمد حسین بٹالوی دیکھ لیگا، اب ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ پہلے حصہ کی نسبت
ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوا مگر دوسرے حصہ کی نسبت تو آسمانی فیصلہ ہوگیا کہ اُسکا ظہور نہیں ہوا
اور دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کی لڑکی بیوہ نہیں ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد نہیں مرا، اور اُس کی
بیوی ثیبہ جسے منکوحہ آسمانی کا خطاب ہوچکا تھا یعنی مرزا صاحب کے بیان کی بموجب اللہ تعالیٰ نے
اسکا نکاح مرزا صاحب سے پڑھا دیا تھا، مگر وہ فرضی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح میں کسیوقت نہ آئی اور اس سے
صرف مرزا صاحب ہی جھوٹے نہیں ہوئے بلکہ اُنھوں نے اپنے خدا پر سخت عیب لگایا کہ اُسے آئندہ کیحالت
معلوم نہ ہوئی اور ایک عبث فعل آسمان پر کرکے مرزا صاحب کو رسوا کیا اسکے بعد بعض اور جھوٹے نشانات
بیان کرکے داماد احمد بیگ کی پیشینگوئی پوری نہ ہونیکی وجہ میں باتیں بنائی ہیں جسکا حاصل یہ ہی کہ
احمد بیگ کے مرجانے سی چونکہ اُسکو بہت خوف اور غم ہوا، اور اُسنے توبہ کی اسلئے اُسکی موت میں تاخیر
ہوگئی مگر اُسکا پورا ہونا ضرور ہے یہ محض غلط ہی اُسکا جھوٹا ہونا دیکھا دیا گیا پھر صـ۵۳ میں مذکورہ پیشینگوئی
کے ظہور پر کمال وثوق و اعتبار نہایت شائستہ اور مہذب الفاظ سے بیان کرتے ہیں، اور اپنی
تہذیب اور جمالی[1] ظہور کا معائنہ کراتے ہیں ملاحظہ ہو،

چھٹا اقرار اور نہایت معتمد قول

(مرزا صاحب فرماتے ہیں)

بھلا جسوقت یہ سب باتیں پوری ہوجائینگی (یعنی احمد بیگ کا داماد مرجائیگا اور اسکی بیوی میرے نکاح میں

[1] مرزا محمود کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد وہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یعنی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرا جنم لیا ہے مگر پہلا ظہور جلالی تھا، اور مرزائی جنم میں جمالی ہے یعنی کسی قسم کی سختی نہیں ہی مگر انکے اس قول کو دیکھا جائے کہ مسلمانوں کی سچی بات کہنے پر کسقدر سخت کلامی کر رہے ہیں اِس سے زیادہ جلال تو اُنکے اختیار میں نہیں تھا، ۱۲ منہ

آجائیگی) تو کیا اُس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہینگے؟ اور کیا اُس دن یہ تمام لڑنیوالے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائینگے؟ ان بیوقوفونکو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہیگی، اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائیگی، اور ذلت کے سیاہ داغ اُنکے منحوس چہرونکو بندروں اور سوروں کی طرح کر دینگے" (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳ سطر ۹ سے ۲ تک) مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان ۱۸۹۷ء۔ سبحان اللہ کیا تہذیب اور شائستگی ہے انھیں کو حضرت رحمۃ للعالمین کا ظل اور دوسرا جنم اور جمالی ظہور کہا جاتا ہے، اور حضورؐ کو جلالی مظہر اب کوئی ان دل کے اندھوں سے دریافت کرے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو مخالفین نے کیسی کیسی تکلیفیں دی ہیں مگر کسی وقت کسی قسم کے سخت الفاظ آپنے نکالے ہیں؟ کوئی ثابت کر سکتا ہے؟ ہر گز نہیں ہر گز نہیں، بلکہ اُس نازک وقت میں جسوقت جان لینے کیواسطے مخالفین حملے کر رہے تھے اُسوقت حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت کر یہ جانتے نہیں ہیں ناواقفی سے میرے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں، اب مجھے یہ کہنا ہے کہ مرزا صاحب نے جو صفات اپنے مخالفوں کیلئے تجویز کی تھی وہ اُسوقت کیلئے کی تھی جسوقت انکی وہ پیشینگوییاں پوری ہو جائینگی یعنی منکوحہ آسمانی اُنکی آغوش میں آجائیگی، اور اُسکا شوہر مرجائیگا جسکے لئے وہ قسمیہ اقرار کر چکے ہیں، مگر اب تو قدرت خدا نے آفتاب کیطرح روشن کر دیا کہ مرزا صاحب کی ان دونوں مرادوں سے ایک بھی پوری نہ ہوئی اور دم واپسیں تک اپنی نامرادی سے کف افسوس ملتے ہوئے جان دی، وائے برناکامی الیشان، اب کہنا یہ ہے کہ جب یہ دونوں پیشینگوییاں پوری نہ ہوئیں تو اب انصاف سے فرمایا جائے کہ مرزا صاحب کے مذکورہ ارشادات کا مستحق خود جناب والا اور اُنکے موافقین ہوئے یا نہیں؟ ضرور ہوئے، کیونکہ کلام خداوندی نے انہیں مستحق بتایا، ارشاد نبوی نے انہیں جھوٹا اور کذاب کہہ کر انھیں ان صفات کا مورد قرار دیا، پھر جب مدعی نبوت کی ایسی مستحکم پیشینگوییاں جھوٹی ہو گئیں تو اسمیں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ سچائی کی تلوار نے اُس مدعی کو اور اُسکے ماننے والونکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اسمیں کسی کو کیا تامل ہو سکتا ہے جسے خدا

اور رسول نے جھوٹا ہونا اقرار دیا ہو، اُسکی صورت مسخ ہونے میں کسکو تامل ہو سکتا ہی مفتری کی سزا اُسی وقت سے شروع ہوتی ہی اسلئے اُنکی قبر کو کھول کر اُنکی صورت کو دیکھا جائے اور صورت کے مسخ ہوجانیکا معائنہ کیا جائے جسنے مسیح و مہدی ہونیکا دعویٰ کرکے چالیس کروڑ امت محمدیہ پر کفر کا فتویٰ دیدیا ہو اور کسی کافر کو سچا مسلمان نہ بنایا ہو اُسکے جھوٹے ہونے میں کسی کو تامل ہو سکتا ہی؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، پھر یہ ظلم و ستم اس مدعی تک محدود نہیں رہا بلکہ اسکی ایک خلیفہ گذر گئے، اب دوسرے خلیفہ کی باری ہی مگر اُنکا تمام زور و شور مسلمانوں ہی کی تباہ کرنے پر ہے کسی کافر پر ہاتھ صاف نہیں کیا جاتا، ہندوستان میں کثرت سے ہنود، آریہ، عیسائی وغیرہ ہیں اُنکا کوئی مبلغ یہ کہہ سکتا ہی کہ ہمنے اتنے ہندو اور عیسائیونکو احمدی بنایا؟ ہرگز نہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثانی نے اسلام کو کسقدر ترقی دی تھی، ذرا تاریخ اٹھاکر دیکھو کہ کسقدر یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار کو مسلمان بنایا تھا، قول مذکور کی بعد آخر ص ۵۳ اور ص ۵۴ میں لکھتے ہیں، خدا کی الہام میں جو توبی توبی ان البلاء علی عقبک ۱۸۸۶ء میں ہوا تھا، اس میں صریح شرط توبہ کی موجود تھی اور الہام کذبوا بآیتنا اس شرط کیطرف ایما کر رہا تھا پس جبکہ بغیر کسی شرط کے یونس کے قوم کا عذاب ٹل گیا تو شرطی پیشینگوئی میں اُسکے خوف کے وقت میں کیوں تاخیر ظہور میں نہ آتی،، اس عبارت سے نہایت روشن ہو گیا کہ پیشینگوئی کی شرطی ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ اُسکی ظہور میں تاخیر ہوگئی یعنی احمد بیگ کا داماد ڈھائی برس کی اندر نہ مرا، اسکی دو سطر بعد نہایت زور سے کہتے ہیں کہ انجام کار اس پیشینگوئی کا ظہور ضرور ہوگا، اسکا شرطی ہونا اُسکی ظہور کو روک نہیں سکتا وہ قول ملاحظہ ہو، بقلم جلی لکھتے ہیں

ساتواں اقرار

نہایت فیصلہ کن اور معقولہ

یاد رکھو کہ اس پیشینگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد نہ مرا) (۱) تو میں ہر ایک بد سے بد تر ٹھہرونگا اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار

---

۱ اس میں توبہ کی شرط ہرگز نہیں سمجھی جاتی ۱۲ ص ۵۳ یہ بھی محض غلط ہے اور نہ یہ الہام تھی ہے ۱۲ ص ۵۳ خدا کے معین کردہ بات میں ہرگز تاخیر نہیں ہو سکتی تاخیر پر اعتراض کرنا عین ایمان کی بات ہے ۱۲ منہ

نہیں، الیقیناً سمجھو کہ (۲) یہ خدا کا سچا وعدہ ہے (۳) وہی خدا جسکی باتیں نہیں ٹلتیں، (۴) وہی رب ذوالجلال جسکے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا ۱۲ ص ۲۴۰ سطر ۶ سے ۸ تک، اُس ساتویں اقرار میں مرزا صاحب چھ باتیں کہتے ہیں (۱) یہ کہ اگر احمد بیگ کا داماد نہ مرا تو میں بدترین خلائق ثابت ہونگا یعنی مجھ سے بدتر دنیا میں کوئی نہوگا (۲) یہ کہ یہ پیشینگوئی میرا افترا نہیں ہے بلکہ الہام ربانی ہے (۳) دوسرے عنوان سے کہتے ہیں کہ یہ قول کسی خبیث مفتری کا نہیں ہے (۴) اس قول کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں خدا نے دیکھا دیا کہ یہ خدا کا وعدہ نہیں ہے بلکہ بالیقین خدا پر افترا ہے، (۵) اپنی پیشگوئی کو اُس خدائیتعالے کی باتوں میں بتاتے ہیں جسکی باتیں نہیں ٹلتیں (۶) یہ کہ اپنی بات کو اُس قادر مطلق کے ارادوں میں شمار کرتے ہیں، جسکے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا حالانکہ یہ دونوں باتیں بھی محض غلط ہیں کیونکہ یہ پیشینگوئی غلط ثابت ہوئی اور احمد بیگ کا داماد مرزا صاحب کے سامنے نہ مرا اسلئے اس پیشینگوئی میں مرزا صاحب کے پانچ جھوٹ ثابت ہوئے اور ایک قول پہلا وہ سچا ثابت ہوا مگر وہ سچا قول ایسا ہے جسنے جھوٹوں کا سرگروہ اونھیں قرار دیا کیونکہ ہر بد سے بدتر بالضرور جھوٹوں کا سرگروہ ہوگا، اب اسپر غور کرنا چاہیے کہ مرزا صاحب اپنے جھوٹے دعووں پر کسقدر اپنا وثوق اور اعتماد ظاہر کرتے ہیں، اور ایک طریقے سے نہیں چار طریقوں سے اُسکے ظہور پر وثوق بیان کیا ہے پہلے یہ کہا کہ اگر احمد بیگ کی داماد کی متعلق پیشینگوئی پوری نہ ہو یعنی وہ میرے سامنے نہ مرے تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا یعنی بدترین خلائق ہونگا مجھ سے بدتر دنیا میں کوئی انسان نہ ہوگا، اب خوب خیال کیا جائے کہ اگر یہ پیشینگوئی پوری نہ ہو تو مرزا صاحب اپنے اس اقرار سے بالیقین اس قول کے مصداق ٹھہرینگے کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ اونکے قول کے بموجب اونھیں ہر بد سے بدتر نہ کہا جائے کیونکہ جب دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور برسیں گذر گئیں مرزا صاحب کو قبر میں عذاب اٹھاتے ہوئے زندہ رہکر مرزا صاحب کی جھوٹے ہونیکا معاینہ کرتا رہا یہانتک کہ پہلے خلیفہ کو بھی قبر میں ڈالکر دوسرے خلیفہ کی تاک میں ہے،

اب مرزا محمود صاحب اپنے باپ کے آغوش میں جائیں یا بچائیں مرزا صاحب کی حالت معلوم ہوگئی،
نمبر تیسرے یہ کہ اُسکے مرنیکو یقینی خدائی وعدہ کہتے ہیں پھر یہ معمولی وعدہ نہیں ہے جو مرزا صاحب کے نزدیک
کبھی جھوٹا بھی ہو جاتا ہے اور یَعِدُ وَلَا یُوفِی کا مصداق ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے بلکہ مرزا صاحب اسی
خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں وہ ضرور پورا ہوگا تیسرے یہ اُسے خدا کا وعدہ بیان کرکے اسکی یہ صفت بیان
کرتے ہیں کہ اُسکی باتیں نہیں ٹلتیں جو وہ کہتا ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے سچ ہے، مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ
اُسکا ارشاد ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری کوئی بات نہیں ٹلتی جو کہدیا گیا وہ ضرور پورا ہوگا، اب
چونکہ اسنے داماد احمد بیگ کی موت کا وعدہ کیا ہے وہ ٹل نہیں سکتا، میری زندگی میں وہ ضرور مریگا،
چوتھے یہ کہ یہ وعدہ اس پروردگار کا ہے جو صاحب جلال ہے کسیوقت اپنے مخالفوں اور منکرین پر عظمت
وجلال کی شان ظاہر کرتا ہے کسکی مجال ہے کہ اُس ذوالجلال کے ارادوں کو روک سکے احمد بیگ اور اسکا داماد
مخالف اور منکر رہا اسلیئے وہ رب ذوالجلال انکی نسبت اپنے جلال کے اظہار کا ارادہ کر چکا ہے اس ارادے کو
کوئی روک نہیں سکتا، اب وہ ایمان لا ہی نہیں سکتا اور کوئی بات ایسی نہیں ہو سکتی جسکی وجہ سے یہ پیشینگوئی
پوری نہ ہو اگر ایسا ہو تو خدا کا عالم الغیب نہ ہونا اور سچا وعدہ کرکے پھر بھی اُسے پورا نکرنا اور بدل جانا ثابت
ہوگا، غرضکہ خدائی درہم وبرہم ہو جائے اگر یہ پیشینگوئی پوری نہو، اب ناظرین حق پسند ان
سات آٹھ اقراروں کو اور بالخصوص اس اخیر اقرار کو دیکھیں کہ وہ اپنے اقرار اور یقینی الہام کے بموجب جھوٹے
اور بدترین خلائق ثابت ہوتے ہیں اور انکا جھوٹا اور کذاب ہونا دنیا پر مثل آفتاب کے روشن
ہو رہا ہے اب کسی صاحب عقل وفہم کے نزدیک ایسا شخص بزرگ عالی مرتبہ نہیں ہو سکتا اب اسکو نبی
اور مسیح موعود اور مہدی ماننا کسی صاحب عقل کا کام نہیں ہے، اب اگر مان لیا جائے کہ حضرت
مسیح اسرائیلی جنہیں شریعت محمدیہ نے مسیح موعود کہا ہے مر گئے ہوں اور کوئی دوسرا عالی مرتبہ بزرگ
مسیح موعود ہو تو وہ مرزا کسی طرح نہیں ہو سکتے بالفعل ۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء کو جو خلیفہ قادیان
نے اپنے خاص چیلے میاں اللہ دتا سے ایک پمفلٹ شائع کرایا ہے جسمیں انہوں
نے اپنے خام خیال کی بموجب حضرت مسیح علیہ السلام کی موت ثابت کرکے یہ سمجھے ہیں کہ مسیح

قادیان کا مسیح موعود ہونا ثابت ہو گیا مگر افسوس ہی کہ خود مسیح قادیاں کے اقوال نہیں دیکھتے
جو اپنے پختہ اقوالونسے بدترین خلائق ثابت ہو چکے ہیں اور اپنے اقوال سی خدا پر بہت کچھ الزامات
لگا چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب کسی مرزائی سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنیکو کہا جاتا ہی
تو وہ پہلے حیات و ممات کی بحث کو چھیڑتا ہے یا ختم نبوت کی بحث کو درمیان میں لاتا ہے
اب اس سی ہم دریافت یہی کرتے ہیں کہ اس بحث سی کیا فائدہ اگر ہم مان بھی لیں کہ حضرت مسیح
مر گئے اور ختم نبوت نہیں ہوئی مگر یہ یقینی بات ہے کہ جو اپنے کرداروں اور اپنے اقراروں سی
جھوٹا کذاب مفتری ہر بدسی بدتر ثابت ہو گیا ہو وہ مسیح موعود و مہدی نبی نہیں ہو سکتا اور ہر گز
نہیں ہو سکتا حضرت مسیح موعود کا مرنا ایسے جھوٹے کذاب کو سچا نہیں بنا سکتا اسیطرح
میں عام گروہ مرزائیہ سی اور بالخصوص میاں اللہ دتا سے عرض کرتا ہوں کہ جنکے قولوں پر
آپ ایمان لا چکے ہیں اور انکو مسیح موعود مان چکے ہیں انھیں کے الہامی اقوال کو میں نے آپ کی
سامنے پیش کیا ہے انکو ملاحظہ کیجیے کہ انکی صداقت پر اور انکے الہامی ہونے پر مرزا صاحب کو
کسقدر وثوق ہی انکو آپ نہ مانینگے آپ اپنی فہم و عقل کو کیوں برباد کرتے ہیں اور ایسے
اقراری جھوٹے کو جھوٹا نہیں مانتے اور علانیہ طور سے مسیلمہ کذاب ثانی کو مان کر جہنم میں جانا
پسند کر رہے ہیں میں مختصر مگر عرض کرتا ہوں غور سے ملاحظہ کیجیے کہ مرزا صاحب کس
زور و شور و یقین سی داماد احمد بیگ کے مرنے کو اپنے زندگی میں بیان کر رہے ہیں اور اسے
وعدہ خداوندی کہکر اسے یقینی الہام بتا رہے ہیں مگر غضب یہ ہے کہ باینہمہ یہ سب جھوٹ کا طومار نکلا اور
احمد بیگ کا داماد انکی زندگی میں انکی سینہ پر مونگ دلتا رہا اور انھیں مرے ہوئے برسیں گذر گئیں اور وہ زندہ موجود رہ کر انکی
روح کو تڑپا رہا ہی اے مرزائی حضرات انھیں بدترین خلائق ماننے میں تمھیں کیا عذر ہی کچھ تو کہو
اے حق کے دشمنو اس قول نے تو ان کے سارے دعوؤنکو جھوٹا ثابت کرکے انھیں[۱] ہر بدسی بدتر ثابت

[۱] اب میں میاں اللہ دتا سے التماس کرتا ہوں کہ آپکے رسالہ میں جو چیلنج دیا گیا ہے وہ کسی بڑے واقف نے آپکو دھوکا دیا ہی، درحقیقت
وہ منافق معلوم ہوتا ہے مرزا صاحب کا یہ قول اسکے پیش نظر ہے وہ جان چکا ہی کہ مرزا صاحب اپنے اقرار سی بدترین روزگار ثابت ہو چکے ہیں
اور انکے تمام دعوے جھوٹے ثابت ہو گئے ہیں، اب اگر کوئی دوسرا مدعی ایسا نکلے جیسے مرزا صاحب ہیں اور اسنے انھیں کی مثل جھوٹے دعوے
کئے ہوں تو مرزا صاحب اپنے اس قول میں جھوٹے ہو جائینگے، اور ہر بدسی بدتر نہ رہینگے بلکہ ان کے مثل ایک دوسرا جھوٹا بھی نکل آئیگا ۱۲

کردیا، وہ کون دعویٰ ہے جس پر انھوں نے اس سے زیادہ اپنا وثوق ظاہر کیا ہو، اور بالفرض اگر
کیا بھی ہو تو جب اسقدر موکد اور مکرر اقرار جھوٹا ہو گیا، اور اپنے مکرر اقراروں سے وہ جھوٹے
ثابت ہوئے تو اب کسی اہل حق، صاحب عقل کے نزدیک کسیطرح وہ سچے نہیں ہو سکتے اب اگر کوئی
بے ایمان انکی مجبوری اور معذوری بیان کرکے خدا پر جھوٹ بولنے اور فریب دینے کا اقرار کرے
تو اُسنے خدائی پلٹ دی، دہریہ ہو گیا، جب اُسکا خدا ان صفات کا ہے تو اسکے رسول کیا چیز
ہونگے، وہ جھوٹوں اور فریبیوں کے رسول ہونگے اور انھیں جھوٹ کی تعلیم دینگے اور اپنے
ہمراہ جہنم میں اُنھیں لے جائینگے، کلکتہ کے مرزائی ایسے بدترین خلائق کے ماننے پر ترقی کا مدار بتاتے
ہیں کیسا فریب نکالا ہے، خیال کیا جائے کہ جسنے دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانونکو کافر ٹھہرا
کر دنیا کو اسلام سے گویا خالی کر دیا ہو، اور گروہ کفار میں کروڑونکی ترقی دیدی ہو، اس سے
اسلام کو ترقی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں، جو اپنے اقرار سے ہر بد سے بدتر بالیقین ثابت ہو گیا ہو، اُسے ترقی
اور نجات کا سبب بتانا اپنے کو مسلوب العقل ثابت کرنا یا دنیا کو علانیہ فریب دینا ہے، اسمیں
کچھ شبہ نہیں کہ مرزا اپنے اقرار کے بموجب بدترین خلائق شخص تھا، مرزائیونکا یہ کہنا کہ ہمارے
گروہ کو بہت کچھ ترقی ہو رہی ہے جھوٹی تعلی کے علاوہ یہ اُنکے فخر کی بات نہیں ہے، آریونکو
بہت زیادہ ترقی ہو رہی ہے ہزاروں مسلمان آریہ ہو گئے کئی مولوی آریہ ہو گئے ضلع فرخ آباد میں
وہ تبلیغ کرتی ہیں، پادریونکی دس سالہ رپورٹ دیکھو، ہزاروں کیا لاکھونکی تعداد ہر دس برس
میں عیسائی ہو جاتے ہیں یہ کوشش وسعی اور روپیہ صرف کرنیکا نتیجہ ہے، گروہ بابی نے تو
یورپ اور امریکہ میں ترقی کی ہے اور کثرت سے انگریز اور بڑی بڑی میمیں بابی ہو گئی ہیں، غرضکہ
نصاریٰ کو انھوں نے اپنے طور کا مسلمان بنایا ہے، مرزا جی نے اور اُنکے گروہ نے تو کسی جماعت کفار کو
اپنا سا مسلمان بھی نہیں بنایا مسلمانونکو ہی کافر بنایا اور بناتے ہیں، غرضکہ یہ ہر طرف سے کفر کی ترقی ہے
مسلمانونکو دین کا خیال نہیں دین کی تائید اور گمراہی کے مٹانیکو جھگڑا سمجھتے ہیں کسیطرح مدد کرنا نہیں چاہتے
اسکی وجہ یہی ہے کہ قیامت قریب ہے، اور حدیث میں آیا ہے کہ شرار ناس پر قیامت آئیگی یعنی جب تمام دنیا میں

شر و فساد اور کفر و کفریات پھیل جائیگا اُس وقت قیامت آئیگی مرزائیونکو دیکھنا چاہئے کہ کس کسطرح سے انھیں گفتگو میں عاجز کیا گیا ہے لاجواب سالے مرزا کی دجل و فریب میں لکھکر شائع کرکے انکے پاس بھجوائے گئے جواب سے عاجز ہیں اگر دلوں پر تو انکی مہر لگ گئی ہے اور گمراہ کرنیوالوں نے اپنے پیٹ بھرنے کیلئے انہیں حقانی رسائل دیکھنے سے روکدیا ہے پھر وہ ایمان کیسے لائیں تو ہم خیر خواہی سے باز نرہینگے مرزا صاحب کا جھوٹا اور مرتد و بد تر ہونا تو انکے اقراروں سے ثابت کردیا گیا اب مرزا صاحب کے دہریہ ہونے کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

مرزا صاحب کے دہریہ ہونیکا ثبوت

ناظرین آپنے مرزا صاحب کا اقراری ویقینی جھوٹا ہونا تو معلوم کرلیا اب میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ بھی معلوم کرلیں کہ مرزا صاحب صرف جھوٹے ہی نہیں ہیں بلکہ علانیہ دہریہ ہیں خدا اور رسول کو نہیں مانتے، اُن کی متعدد تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے، توہین انبیا میں ان کی ایک عبارت نقل کرکے دکھاتا ہوں، انبیا کی توہین بجز منکر نبوت اور دہریہ کے کوئی نہیں کرسکتا مگر مرزا صاحب نے علانیہ طور سے بہت زور و شور سے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کی ہے جنکی تعریف قرآن مجید میں بہت جگہ آئی ہے اور انھیں سچا نبی فرمایا ہے، اور اُن کے معجزات بیان کئے ہیں، مگر مرزا صاحب نے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۷ میں اونھیں حضرت مسیح کی نسبت لکھتے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے

کوئی معجزہ نہیں ہوا یعنی حضرت مسیح سے جنکو یسوع بھی کہتے ہیں ممکن ہی کہ آپنے معمولی تدبیر کیساتھ کسی شبکور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسے بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپکی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے

خیال ہوسکتا ہی کہ اُس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے
اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہی
اور اسی تالاب نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر
ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اُس تالاب کا معجزہ ہی اور آپ کے
ہاتھ میں سوا مکرو فریب کے اور کچھ نہیں تھا، پھر افسوس کہ نالائق
عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں، آپکا خاندان بھی نہایت
پاک اور مطہر ہی تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناکار اور کسبی
عورتیں تھیں جنکے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا اگر شاید یہ
بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی آپکا کنجریوں سے میلان اور
صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان
ہی ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دیسکتا

کہ وہ اُسکے سر اپنی ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید

عطر اوسکی سر پر ملے اور اپنے بالونکو اُسکے پیروں پر ملے سمجھنے والے

سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے، ا، نتہی

صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۲ کے صفحہ ۴۴ سے ۶۰ تک یہ عبارت مع اُسکی کچھ شرح کے لکھی گئی ہے جس سے دہریت کے علاوہ اُنکا جھوٹ و فریب بھی ظاہر ہوتا ہے اُسے بھی ملاحظہ کر لیجیگا، طالبین حق کو غالباً یہ شُبہ ہوگا کہ مرزا صاحب نے بہت زور و شور سے اسلام کا دعوے کیا ہے اور براہین احمدیہ میں اسلام کی حقانیت پر بڑی دلیل لکھی ہے پھر اونھیں دہریہ کسطرح کہہ سکتے ہیں، اسکا جواب غور سے ملاحظہ کیجیے اور مرزا صاحب کے مختلف رسائل کو دیکھیے مرزا صاحب کا اصل مقصود یہ تھا کہ تمام دنیا کے انسان یعنی یہود، عیسائی، ہنود، مسلمان عام اور خاص تمام مذہب والے مجھے مقدس اور بزرگ مان لیں، اسی وجہ سے اُنھوں نے یہ دعوی کیا کہ میں مسیح موعود ہوں انکو یہود اور نصاری اور مسلمان سب مانتے ہیں اور یہ بھی دعوی کیا کہ میں نبی اور رسول ہوں اور امام مہدی ہوں جنکو عام اور خاص مسلمان سب مانتے ہیں اور ہندوؤں سے یہ کہا کہ میں کرشن اوتار ہوں مگر قدرت خدا یہ ہوئی کہ کسی مذہب کے ذی ہوش شخص نے بھی اونھیں نہیں مانا، ہمارے بھائی مسلمان ہی انکے فریب میں آ گئے اور ابتک آ رہے ہیں اور اونکے مبلغین کہیں کفار پر تبلیغ نہیں کرتے بلکہ جاہل مسلمانوں کو ہی بہکاتے پھرتے ہیں اب ظاہر ہے کہ جب کسی مذہب والے نے اُنھیں نہ مانا کچھ مسلمان ہی اونکے پھندے میں آئے تو اونھیں ضرور ہوا کہ اپنے آپکو مسلمان ظاہر کریں، دہریہ کو تو جھوٹ بولنا اور فریب دینا کوئی بات نہیں ہے اپنے مطلب کیلئے سب جائز سمجھتے ہیں اسیوجہ سے مرزا صاحب نے اپنا یہ رنگ دکھلایا، اور اُونکے بیٹے مرزا محمود ہنود کا مذہب اختیار کرکے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مرزائی جنم میں آنا بیان کرتے ہیں (نعوذ باللہ) بھائیو کیا غضب ہے کہ ایسے علانیہ جھوٹے دہریہ کو جناب سرور عالم محبوب کبریا کا جنم بیان کرتی ہیں

۱؎ جس سے یہ بھی ظاہر ہو جائیگا کہ یسوع و مسیح دونوں ایک ہی بزرگ کے نام ہیں یسوع کوئی دوسرا شخص نہیں ہے ۱۲ منہ

اب ناظرین اسکو ملاحظہ کریں کہ اس رسالہ کے صفحہ ۵ سے صفحہ ۲ تک ایک مطلب کے بیان میں چھپن
جھوٹ لکھے گئے ہیں اب تمہیں انصاف سے کہو کوئی ایسا جھوٹا شخص مجدد یا نبی و رسول ہو سکتا
ہی ضرور یہی کہوگے کہ ہرگز نہیں ہو سکتا اور اُسی صفحہ ۵ سے صفحہ ۲ تک اونکے سات پختہ اقرار ہیں،
جن سے وہ جھوٹے ہوتے ہیں اور پہلے اور ساتویں اقرار میں جو اپنی صداقت میں آٹھ دلیلیں
بیان کی ہیں اُن دلیلوں سے بھی خود جھوٹے ٹھہرتے ہیں، اب میں تمام مسلمانوں سے کہتا ہوں
یہ قول تو آپ انکا دیکھ چکے جسمیں اونھوں نے ایک بڑے نبی عظیم الشان کی ہجو کی ہے جنکی عظمت
وشان اور اُنکا سچا ہونا قرآن شریف میں بہت جگہ آیا ہے اور جنکے متعدد معجزات بیان کئے گئے ہیں،
اونھیں یہ مکار و فریبی کہتا ہے اب میں تمام طالبین حق کی خیر خواہی کیلئے اُنکی مذہبی حالت کی عام
اطلاع دیتا ہوں،

×اور بدترین خلاف ثابت

انکی مذہبی حالت کی عام اطلاع

معززین کلکتہ کو اس کی اطلاع نہ ہوگی کہ اِسوقت میں اسلام کے لئے مرزائی فتنہ نہایت
خطرناک ہے مرزا غلام احمد قادیانی جو اِن کا مرشد اور گمراہ کرنیوالا ہے وہ درحقیقت ایک
ملحد دہریہ شخص تھا، مگر نہایت ہوشیار اور چالاک تھا، چاہتا یہ تھا کہ ساری دنیا مجھے
مانے، اسی لئے اُنھوں نے یہ دعوے کئے ہیں کہ میں اسوقت کا مجدد، امام، مسیح موعود، امام مہدی
نبی، رسول ہوں، مسلمانوں اور یہود و عیسائیوں کیلئے اور ہندؤں کیلئے کرشن
ہوں، اور مسلمانوں کیلئے صرف دعوی نبوت ہی نہیں ہے بلکہ افضل الانبیاء ہونیکا دعوی
ہے، **اور تمام انبیائے کرام کی مذمت و توہین کی ہے**، اور ایک بڑا راز یہ ہے کہ
حضرت مسیح کی نہایت ہی توہین کی ہے، باوجودیکہ اُنکے ماننے والے اُنھیں خدائی میں
شریک کرنیوالے دنیا کے بادشاہ ہیں، مگر مرزا صاحب سے کسی پادری نے کچھ گرفت نہیں کی،
آخر میں مرزا صاحب نے یہ بھی کہدیا کہ اللہ تعالی نے مجھے خدائی اختیارات دیدئے ہیں،
البتہ دعوی خدائی میں کچھ دیر تھی غالباً مریدوں کا امتحان لے رہے تھے، کہ انہیں اس
دعوے کے قبول کرنے میں کوئی عذر تو نہو گا، اِسی حالت میں بُری حالت سے اُنکا انتقال ہو گیا

....اس راز میں [illegible]

لے رسالہ دعوی نبوت مرزا ملاحظہ ہو ۱۲، منہ

خدائے قدوس پر بھی اُنھوں نے شائستہ طور سے الزامات لگائے ہیں کسی وقت وہ بھی دکھائے جائینگے
یہ سب باتیں اُنکی دہریہ ہونیکو ثابت کرتی ہیں، مگر چونکہ اُنکے دعویٰ کو بجز مسلمانوں کی کسی گروہ
یہودی یا عیسائی یا ہنود نے نہیں مانا، یہ بدنصیبی مسلمانوں ہی کے حصہ میں تھی اس لیے
مرزا صاحب نے مسلمان ہونیکا دعویٰ کیا تاکہ یہ گروہ قابو میں رہے پہلے انکا بہت شور وغل تھا
اور ہر جگہ مناظرہ کے اشتہارات دیتے تھے، شہر مونگیر و بھاگلپور میں بہت زور تھا اور بہت مسلمان
انکے فریب میں آنیوالے تھے حضرت مولٰنا سید ابو احمد صاحب عم فیضہم خاموش تھے انکی حالت سے واقفیت
نہیں رکھتے تھے بہت مسلمانوں نے آکر دریافت کیا، آپنے اُنکی کتابیں دیکھکر مرزا صاحب کی حالت معلوم
کی اور انکی گمراہی سے واقف ہو کر متوجہ ہوئے اور پہلے مناظرہ کرایا، اور قادیان کے مخصوص اشخاص مناظرہ
کیلئے آئے خدا کا شکر ہے کہ قادیانیوں کو اس مناظرہ میں ایسی شکست اور ذلت ہوئی کہ کہیں نہیں ہوئی
اور عام جلسہ میں بعض قادیانی بول اُٹھے کہ ایسی شکست ہمیں کہیں نہیں ہوئی تھی جیسی یہاں ہوئی، اس کی
کیفیت چھپکر مشتہر ہو چکی ہے اور سکرٹری انجمن کلکتہ کو بھیجی گئی ہے اسکے بعد سے اس گروہ نے تقریری مناظرہ
سے انکار کیا ہے اُسوقت تک حَکم مقرر کرنے سے انکار نہیں کرتے تھے مگر جسوقت سے فاتح قادیان
مولوی ثناء اللہ صاحب کا مناظرہ قاسم علی مرزائی سے ہوا اور اس جلسہ میں ایک معزز غیر مذہب
حَکم مقرر ہوئے تھے اور تین سو روپیہ انعام کا غالب فریق کیلئے قرار پایا تھا مولوی صاحب غالب ہوئے
اور فاتح قادیان کا لقب پایا اور حَکم کی منصفانہ رائے سے وہ روپیہ مولویصاحب کو ملا
اور مرزائی نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کی مصداق ہوئے اُسوقت سے مرزائی حضرات کو حَکم کے نام سے
لرزہ آتا ہے، حالانکہ تمام دنیا اسکی شہادت دے سکتی ہے کہ فیصلہ کیلئے حاکم، یا حَکم کا ہونا ضرور ہے مگر الحمد للہ
مرزا صاحب کے کاذب ہونیکے ثبوت میں ہمیں کسی حَکم کی بھی ضرورت نہیں ہے حاکم حقیقی نے خود مرزا کی
زبان سے اُنکی قلم سے اسکا فیصلہ نہایت کامل طور سے کرا دیا، اور دیکھنے والوں نے دیکھ لیا اور جنکی
آنکھیں ہیں وہ دیکھینگے اور جنکے کان ہیں وہ دوسروں سے سُن لینگے کہ مرزا صاحب اپنے

ف۔ اور فیصلہ آسمانی وغیرہ میں کچھ دکھایا گیا ہے اُسکے حصہ اکا صفحہ ۱۰ وصفحہ ۸ و حصہ ۲ کا صفحہ ۵۳ وصفحہ ۱۵۸ ملاحظہ ہو ۱۲ منہ

متعدد اقراروں سے اپنی پختہ قسم سے جھوٹے ثابت ہوئے، یہ بھی معلوم کر لیجئے کہ صرف زبانی اور جسمانی اقرار نہیں ہی بلکہ روحانی اور الہامی اقرارات ہیں، اِن اقراروں کا مجموعہ پہلے چھپ کر مشتہر ہو چکا ہے جسکا نام **چشمۂ ہدایت** ہی اور خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے پہلے قادیان بھیجا گیا ہی اُسکے بعد کلکتہ کے مرزائیوں نے جب اپنا چیلنج بھیجا ہے اسکے جواب میں خانقاہ سے متعدد چیلنج اور رسائل پچاس کی تعداد میں بھیجے گئے ہیں اُنمیں رسالہ چشمۂ ہدایت بھی بھیجا گیا ہے، اِس چیلنج میں اُنکی چند اقرار ہیں، اب حضرات مرزائیوں کو بڑا صدمہ یہ ہوگا کہ مرزا صاحب نے صرف اپنے جھوٹے ہی ہونے پر کفایت نہیں کی بلکہ نہایت زور سے اپنے **کامل وثوق الہام سے اپنے بدترین خلائق ہونیکا اقرار کیا ہی** اور اپنے تمام ماننے والوں کو عاجز ولاجواب کر دیا ہی، اب کسی کو جائے دم زدن نہیں رہی، کلکتہ کے مرزائیوں کو چاہیئے کہ مرزا محمود کو مع انکے تمام اسٹاف کے بلائیں بلکہ دنیا بھر کے مرزائیوں کو جمع کر کے واویلا کریں اور مرزا صاحب کی قبر پر جا کر روئیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر ایسے بدترین خلائق سے علحدہ نہ ہوئے تو یقین کر لیں اور ہم سے اسٹام پر لکھوالیں کہ قیامت تک اُنکی روح روئیگی اور ہمیشہ کیلئے بدترین خلائق کے ہمراہ رہنگی، اس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی اگر کچھ حوصلہ ہے تو اس چیلنج کا جواب دیجئے مگر ہم کہتے ہیں کہ نہیں دیسکتے اور ہرگز نہیں دیسکتے اور اسکو بھی خوب سمجھ لیں کہ النبوۃ فی الاسلام اور حق الیقین اور دیگر مہملات سے اسکا جواب نہیں ہو سکتا نبوت ختم ہوئی یا نہیں ہوئی، مگر مرزا اس لائق نہیں کہ وہ نبی یا مجدد ہو سکے اگر اسکی تصدیق چاہتے ہو تو سامنے آؤ مجمع عام میں اسکا فیصلہ کرو یا خاص تعلیم یافتہ حضرات کے جلسہ میں ہم ہر طرح سے تیار ہیں، میاں عبد الرحیم مرزائی حقانی رسائل دیکھکر کلکتہ سے بھاگے بھاگلپور میں آئے یہاں بھی رسائل حقانیہ نے پھار کی گُدی دکھائیں دیکھکر مدراس بھاگے وہاں بھی متعدد رسائل بھیجے گئے مگر وہ ایسے دم بخود ہوئے کہ دم نہ مارا آخر میں میں نہایت خیر خواہانہ کہتا ہوں کہ فتنہ اسلام کیلئے نہایت نازک ہے، اگر اس مقدس مذہب سے پوری محبت ہی تو مستعد ہو جاؤ اور جسطرح جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت میں لسانی جہاد کئے تھے اور اپنا جان و مال اللہ کیلئے وقف کر دیا تھا اوسیطرح اسوقت ہر مسلمان پر بالخصوص اہل علم اور صاحب مال پر فرض ہی کہ جہاد لسانی و قلمی کریں اور صاحب مال اپنے روپے کو جنت کا ذریعہ بنائیں اور اتفاق کر کے اوسکی صورتیں نکالیں ورنہ پچھتانا ہوگا؛

راقم خیر خواہ اسلام **ابو محمود محمد اسحاق** غفرلہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۲۳ ۱۵ جنوری ۱۹۲۵ء

ماہوار رسالہ

انجمن تائید اسلام لاہور

نمبر ۱۴ - بابت جنوری ۱۹۲۵ء - قیمت سالانہ عہ ر بمدّ پیشگی

ہمارے اعتراضوں کے غلط جوابوں کے جوابات نمبر ۴

(سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ تائید اسلام دسمبر ۱۹۲۴ء)

مولوی الہ دتا صاحب جالندہری نے بذریعہ خط و کتابت کوئی فیصلہ نہیں کیا اور ہمارے خط کا جواب مطابق سوال کے نہیں دیتا اور کج بحثی کرتا ہے لہٰذا ہم ذیل میں خط و کتابت فریقین کی نقول درج کرتے ہیں تاکہ برادران اسلام کو معلوم ہوجائے کہ مرزائی صاحبان پہلے تو بڑے زور شور سے دعوے کرتے ہیں مگر بعد میں جواب دینے سے عاجز آکر خارج از بحث باتوں میں وقت ضائع کرکے فرار کرتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ اپنا الزام دوسرے کے سر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلئے ہم اپنے اور مولوی الہ دتا صاحب مرزائی کے خطوط درج کئے دیتے ہیں تاکہ اہل اسلام بآسانی فیصلہ کرسکیں کہ بحث سے مرزائی صاحبان کسطرح گریز کرتے ہیں۔

(نقل خط خاکسار سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔ بخدمت جناب مولوی الہ دتا صاحب جالندہری حال وارد قادیان ضلع گورداسپور۔ بجواب آپ کے نوٹس مندرجہ ریویو ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء قلمی ہے کہ چونکہ آپ نے اپنے پہلے دعوے پر قائم نہ رہکر اور دعوی میں زیادتی کرکے لکھا تھا کہ جسطرح موسیٰ۔ ابراہیم۔ یونس۔ نوح علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صاف طور پر ثابت ہے اسی طرح مسیح کی وفات بھی مذکور ہے۔ لہٰذا آپ کو اپنے پہلے دعوی پر قائم رہنے کے واسطے

لکھا تھا شکر ہے کہ آپ نے اپنے دعوے کی تجدید کردی ہے کہ آپ اپنے پہلے دعوے پر قائم ہیں۔ اسلیے ضروری ہے کہ بذریعہ خطوط طے ہو جائے کہ آپ کن کن شرائط پر ثبوت پیش کرینگے۔ میری طرف سے صرف چار شرطیں ہیں۔

اول۔ آپ قرآن کی کسی آیت میں سے وہ الفاظ پیش کرینگے جنسے صاف طور پر ثابت ہو کہ حضرت عیسے علیہ السلام پر موت وارد ہو چکی ہے۔

دوم۔ ایک منصف ہمارا اور ایک آپکا ہو گا اور ایک سرپنچ ہندو ہو گا جو فیصلہ دے گا کہ آیت پیش کردہ میں صاف طور پر وفات کا مسیح پر وارد ہو جانا مذکور ہے تو آپکو انعام ملیگا۔

سوم۔ انعام کا ایک سو روپیہ جو ڈاک خانہ میں جمع ہے اُسکی پاس بک کسی شخص معتمد فریقین کے پاس رکھی جاوے گی۔ جب فیصلہ آپ کے حق میں ہو گا تو اس کتاب سے روپیہ نکالکر آپ کو دیا جاویگا۔

چہارم۔ صرف تین پرچے ہونگے۔ میرا سوال۔ آپکا جواب اور میرا جواب الجواب تینوں پرچے منصفوں کے پاس بھیجے جائینگے اور بعد میں سرپنچ کے پاس جو فیصلہ وہ دیگا۔ پھر روپیہ نکالکر آپ کو دیا جائیگا۔ میری طرف سے مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر عربی اورنیٹل کالج لاہور منصف ہونگے۔ آپ اپنے منصف کا نام بتاویں اور سرپنچ بھی نامزد کریں۔ آپکا جواب ہو گا اور میرا جواب الجواب اور فیصلہ منصفان۔ اب دیر نہ کریں اور بذریعہ خطوط جواب دیں تا کہ دیر نہ ہو۔ خارج از مبحث باتیں فریقین کی قابل توجہ نہ ہونگی۔ فقط۔

(۲) نقل خط مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منشی صاحب۔ آپکا پوسٹ کارڈ ملا۔ مگر افسوس کہ آپ نے گریز کا ہی راہ اختیار کیا جس پر مجھے بے اختیار کہنا پڑا سہ

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے ‌ ‌ کیا وعدہ نہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

صاف طور کے جو معنے آپ نے کئے ہیں کہ قرآن شریف میں سے اِنَّ عیسٰے قَد مَاتَ دکھاؤ یہ معنے غلط ہیں۔ اور یہ محض بھاگنے کی بندش بندی ہے۔ کیا جو بات استدلال سے ثابت ہو وہ صاف طور پر ثابت نہیں ہوتی؟ اگر نہیں ہوتی تو کیا جمیع انبیا علیہم الصلوٰۃ و السلام

کی وفات بھی قرآن سے صاف ثابت نہیں۔ یہ تو سمجھنے کی بات ہے۔ ممکن ہے نہ سمجھیں۔ آپکی اپنی تحریریں دکھاتے ہیں

(۱) "قرآن میں صاف صاف لکھا ہے کہ عیسٰے نہیں مرے" (رسالہ انجمن تائید اسلام لاہور جلد ۲ نمبر ۷ صفحہ ۱۵)۔ منشی صاحب! کیا قرآن میں یہ الفاظ ہیں "لَمْ یَمُتْ عِیْسٰے"۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو کیا آپ نے جھوٹ لکھا ہے یا کیا استدلال سے ثابت شدہ امر بھی صاف طور پر کہلا سکتا ہے؟ سوچکر جواب دیناسے

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالی است شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

پھر اسی جلد ۲ نمبر ۱۲ کا صفحہ ۲ دیکھیں لکھا ہے۔

(۲) "مرزا صاحب کے اقوال سے صاف ثابت ہے کہ محمد رسول اللہ کا توفی و حضرت عیسٰے کی توفی میں فرق ہے"۔ کیا آپ یہ الفاظ مرزا صاحب کی کسی کتاب سے دکھا سکتے ہیں؟ ورنہ بتائیں کہ "صاف ثابت" کے کیا معنے ہیں؟۔ پھر آپ نے ہی لکھا ہے

(۳) قصہ آدم و حوا جو قرآن میں مذکور ہے۔ اور دیگر کتب سماوی میں بھی مندرج ہے۔ "صاف صاف بتا رہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بمعہ اپنی بیوی کے آسمان پر رکھے گئے تھے" (رسالہ رفع حضرت عیسٰے علیہ السلام نمبر ۳ صفحہ ۵)۔

منشی صاحب کیا قرآن میں آسمان کا لفظ ہے؟ ورنہ صاف صاف کے کیا معنے؟۔ پھر آپنے حضرت اقدس کا ایک فقرہ لکھکر لکھا ہے (رسالہ ۲۱ صفحہ ۶۳)

(۴) "اس فقرہ میں تو مرزا صاحب نے صاف صاف مسیح کا وجود عنصری مان لیا ہے"۔ حالانکہ اس میں عنصری کا لفظ ہی نہیں۔ کیا اس صورت میں "صاف صاف" لکھنا جھوٹ ہے یا کیا؟۔

(۵) پھر آپنے لکھا ہے "انجیل میں صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زیتون کے پہاڑ کر اپنے شاگردوں کے حق میں دعائے برکت دیتے ہوئے اٹھائے گئے۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۴ آیت ۳" (رسالہ رفع عیسٰے علیہ السلام صفحہ ۱۲)۔ کیا آپ مندرجہ بالا حوالہ سے الفاظ "اپنے شاگردوں کے حق میں دعائے برکت دیتے ہوئے" دکھا سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو "صاف صاف" لکھنے کے کیا معنے؟۔ انسان کو اپنے لکھے کا تو پاس چاہیئے

دروغگو را تا خانہ اش..... کے مطابق میں نے مندرجہ بالا پانچ حوالے آپ کی تحریر سے لکھے ہیں۔ اور "العاقل تکفیہ الاشارۃ" کی امید رکھتے ہوئے دیگر ایسے حوالجات کثیرہ کو درج نہیں کرتا۔ امید ہے کہ آپ اب صاف طور کے معنے سمجھ گئے ہوں گے۔ پس ہم طیار ہیں اور ہر وقت مستعد ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ قرآن مجید کی (حسب الطلب) ایک آیت سے وفات مسیح ناصری کو صاف ثابت کر دکھائیں۔ مگر انہی معنوں سے جو عقلمندوں میں متعارف اور آپ کی تحریرات سے ثابت ہیں۔ کیا آپ میں ہمت ہے کہ دوسرے کار بحث میں نہ پڑیں اور باقی شرائط کا تصفیہ کریں؟ ورنہ کہنا پڑیگا ؎

نہ خنجر جلے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو مبرے آزمائے ہوئے ہیں

منشی صاحب! اگر صاف طور کے یہی معنے ہیں جو آپ نے پوسٹ کارڈ میں لکھے ہیں۔ تو آپ مندرجہ بالا عبارتوں کو صاف طور پر ثابت کر دکھائیں۔ اگر نہیں تو اپنے خود تراشیدہ خلاف عرف معنوں کی غلطی تسلیم کریں ؎

دو گونہ رنج وملال است جان مجنوں را بلائے صحبت لیلے و فرقت لیلے

ہم ہر وقت آپ کے مطالبہ کے مطابق وفات مسیح ایک آیت قرآنی سے صاف ثابت کر سکتے ہیں۔ اگر ہمت ہے تو آزما دیکھیں۔

نوٹ - اِنّی عیسےٰ لم یمت قبل الدوقت پیش کرتے ہیں۔ یہ منقطع ہے اور ہے بھی تھرڈ کلاس ملاحظہ ہو عجالہ نافعہ صٓ۔ ہاں ان عیسےٰ ابن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ (حجج الکرامہ) پیش کریں۔ مگر مطلب سعدی دیگر است۔ ہم قرآن کے معنے قرآن۔ احادیث صحیحہ اور لغت وغیرہ سے کرینگے۔ مرزا صاحب یا کسی غیر مسلم بزرگ (یعنے جو آپ کو غیر مسلم ہو) کی تحریر نہ پیش ہوگی۔ آپ مطمئن رہیں۔ اب بہت جلد باقی شروط کے تصفیہ کے لئے لکھدیں۔ تا جلد فیصلہ ہو۔ کیونکہ یہ بات تو طے ہو چکی ہے۔ اپنی تحریر کی موجودگی میں نامعقول عذر تراشنا "نہ زیبد مرد دانا را"۔ جواب جلد۔

الراقم آپ کے جواب کا منتظر

اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) قادیان دارالامان 22/9/24

(۳) نقل خط سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔ جناب مولوی اللہ دتا صاحب آپ کا خط
مورخہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء پہونچا۔ جسکے جواب میں قلمی ہے کہ آپ نے وہ ہی روش اختیار کی
جسکی مجھکو امید تھی۔ جواب کی یہ خوبی نہیں کہ ان آپ نے جناب جو چاہا لکھدیا۔ اور کہدیا کہ
جواب دیدیا ہے۔ آپنے ناحق طول طویل بحث شروع کردی جس سے آپ کا مطلب
یہ ہے کہ بحث خراب ہوجائے۔ مگر آپ کو واضح رہے کہ یہ کبھی نہ ہوگا۔ میں اصل بحث
نہ چھوڑوں گا اور نہ آپ کی فضول باتوں کا جواب دونگا۔ آپکا دعوے ہے کہ مسیح کا فوت
ہوجانا صاف طور پر قرآن میں دکھا دونگا۔ پھر آپ نے راہ گریز اختیار کرکے لکھا کہ استدلال
سے ثابت کروں گا۔ گویا آپ وفات مسیح خصوصیت سے تو قرآن سے نہیں دکھا سکتے اپنے
طریق استدلال سے مسیح کی وفات ثابت کرینگے جو کہ آپ کے دعوے کے
برخلاف ہے۔ قادیانی استدلال کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ جیسا کہ قرآن سے مرزا صاحب
کا ابن مریم ہونا ثابت کرتے ہیں۔ اور کشتی نوح میں ہے کہ مرزا صاحب کو استعارہ کے طور پر
حمل ہوا۔ اور دس ماہ کے عرصہ میں لڑکا پیدا ہوا۔ اور پھر مرزا صاحب مریم سے عیسے بنائے
گئے اور خود ہی والد اور خود ہی مولود ہے۔ اس قسم کے استدلال پہلے میں بہت سُن چکا
ہوں۔ **جیسا کہ**:۔ ایک شخص نے حاجی کے معنے تجنیس خطی کے استدلال سے
کُتے کے کئے تھے۔ جب اُسکو پوچھا گیا کہ حاجی کے معنے کتا کیسے ہو سکتے ہیں؟
اس نے کہا کہ حاجی و چاچی میں تجنیس خطی ہے چاچی کے معنے کمان کے ہیں۔ اور
کمان و گمان میں تجنیس خطی ہے اور گمان کے معنے شک کے ہیں۔ اور شک و سگ
میں تجنیس خطی ہے۔ پس حاجی کے معنے کُتا ثابت ہوئے۔ ایسا ہی آپکا استدلال ہے
کہ قادیان کے معنے دمشق جو ملک شام میں ہے۔ اور عیسے بن مریم کے معنے غلام احمد
ولد غلام مرتضے کے ہیں۔ شرقی منارہ مسجد جامع دمشق کے معنے وہ منارہ جو مرزا صاحب نے
بعد نزول بنوایا۔ وغیرہ وغیرہ۔

آپ کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ آپ بعبارت النص تو کسی آیت سے وفات مسیح
پر وارد ہوجانا ثابت نہیں کرسکتے۔ اپنے قادیانی طریقہ استدلال سے ثابت کرسکتے ہیں

دریہی آپ کا بحث سے گریز ہے۔ آپ مجھکو بار بار لکھتے ہیں کہ گریز کرتے ہو حالانکہ میرا مطالبہ یہی ہے کہ "صاف طور پر قرآن کی آیت سے مسیح پر موت کا وارد ہونا دکھانا ہوگا" آپ کیوں اصل بحث کیطرف نہیں آتے کہ صاف طور پر حضرت عیسے علیہ السلام کا وفات پا جانا قرآن میں دکھا دونگا۔ آپ مدعی بنیں نہ کریں۔ آپنے صاف طور پر وفات مسیح دکھانی ہے نہ یہنے۔ آپ فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ اور صرف یہ بتادیں کہ آپ کی صاف طور سے کیا مراد ہے۔ کیا آپ ایسا ہی ثبوت پیش کرینگے جیسا کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں تیس ۳۰ آیت سے کیا ہے۔ اور حکیم خدا بخش نے عسل مصفے میں ساٹھ ۶۰ آیات سے یہ رشتہ سے بھی بڑھ گیا۔ یا کوئی اور معقول ثبوت پیش کرینگے۔

افسوس آپنے وعدہ کیا تھا کہ باتہذیب بحث ہوگی مگر آپ سخت الفاظ رمز وکنایہ کے استعمال کرتے ہیں جنکو میں پسند نہیں کرتا۔ اگر آپ باز نہ آئے تو پھر جواب ترکی بہ ترکی دیا جائے گا۔

آپ اگر سچے ہیں تو کیوں نہیں لکھدیتے کہ میں صاف طور پر لکھا ہوا دکھادونگا کہ مسیح پر وفات وارد ہوچکی ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ "مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہوچکا ہے"۔ آپنے حدیث ان عیسےٰ عاش عشرین ومائۃ سنۃ جو پیش کی ہے۔ اسکی تردید مرزا صاحب خود مسلم والی حدیث سے کرچکے ہیں کہ سو برس سے زیادہ عرصہ کوئی زندہ نہیں رہ سکتا تو مسیح کا ایک سو بیس برس زندہ رہنا مرزا صاحب نے خود باطل کردیا۔ (دیکھو ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۶۲۴ تقطیع خورد)۔

دوسری شرائط کی آپنے تکمیل کرنی ہے۔ میں تو کرچکا ہوں کہ میرا منصف مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورنیٹل کالج ہوگا۔ اور روپیہ سیونگ بنک پوسٹ آفس لاہور میں جمع ہے۔ اکونٹ کا نمبر ۷۶۲۲۴۶ ہے۔ (پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر)

(۴) نقل خط مولوی اللہ دتا صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
جناب بابو پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور۔ آپکا رقعہ ملا۔ آپکے بیان کردہ شرائط کے متعلق کچھ عرض کرنے سے پیشتر ملتمس ہوں کہ آپ براہ مہربانی "صاف طور پر"

کے معنوں اور مفہوم سے بہت جلد آگاہ فرماویں۔ کیونکہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہے کہ آپ "صاف طور پر" کے کوئی عجیب ہی معنے سمجھتے ہیں۔ جواب آنے پر شرائط کے متعلق لکھونگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ گریز کرنیکا راہ اختیار نہ کرینگے۔ ہم تو صاف کہتے ہیں ؎ وللہ سلطان وحکم وشوکۃ ونحن کماۃ بالاشارۃ نحضر

الراقم اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) قادیان۔ ۱۷ستمبر ۱۹۲۴ء

(۵) نقل خط سکرٹری تائید اسلام۔ جناب مولوی اللہ دتا صاحب۔ بجواب آپ کے پوسٹ کارڈ مورخہ ۱۷ستمبر ۱۹۲۴ء قلمی ہے کہ "صاف طور" کے معنے اور مفہوم وہی ہیں جو پہلے لکھ چکا ہوں کہ جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو۔ قرآن شریف کے وہ الفاظ پیش کریں جنکے معانی یہ ہوں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر موت وارد ہو چکی ہے۔ مثلاً حدیث شریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ ان عیسےٰ لم یمت و انہ راجع الیکم قبل یوم القیمٰۃ۔ آپ اسکے مقابل قرآن شریف میں دکھادیں کہ ان عیسےٰ قد مات کیونکہ لم یمت کے مقابل قد مات ہے اگر آپ مرزا صاحب کی تحریر یا کسی دوسرے فرقہ غیر از سنت والجماعت کی تحریر پیش کرینگے تو قبول نہ کیا جائیگی۔ کہنے کو تو ہر ایک باطل پرست قرآن کے معنے غلط کر کے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور بیوقوف مان بھی لیتے ہیں جیسا کہ آریہ قرآن سے تناسخ کا ثبوت دیتے ہیں مگر خصم کے سامنے آتے وقت دانت ہل جاتے ہیں۔ پیر بخش سکرٹری معرفت اللہ دتا صاحب پوسٹماسٹر ۱۹ ستمبر ۱۹۲۴ء

(۶) نقل خط مولوی اللہ دتا صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ جناب منشی محمد پیر بخش صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا ملفوف ملا۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے ؎

قد کان ماخفت ان یکونا انا الی اللہ راجعون

ہم اپنے اصل الفاظ "قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کو صاف طور پر بیان فرمادیا ہے" ریویو بابت اکتوبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۹ کے ثابت کرنیکے لئے ہر طرح مستعد ہیں۔ اصول مناظرہ میں سے ہے کہ پہلے تعیین مبحث کیا جاتا ہے لہٰذا اس پہلو پر حسنِ

چاہی گئی۔ مگر آپ نے ایک من گھڑت معنے اپنے ذہن میں رکھے ہوئے ہیں۔ جو کہ خود آپکی تحریرات کے بھی برخلاف ہیں جیسا کہ مکتوب نمبر ۲ میں لکھ چکا ہوں اور عرف کے بھی مخالف ہیں۔ ہمارے نزدیک صاف طور سے ثابت کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ اور ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ اگر ان معنوں کو جو خود آپ کی تحریرات سے ثابت ہیں نہیں مانتے تو کسی غیر مسلم عالم کو جو بے تعصب ہو منصف مان لیں جو بتا دیگا کہ صاف طور سے ثابت اور بیان فرما دینے کے معنوں میں ہم حق بجانب ہیں یا آپ۔

اگر آپ "صاف طور سے بیان فرما دیا ہے" کے یہ سادہ اور صاف معنے قبول کرنیکے لئے تیار نہیں تو اسی کا نام گریز ہے۔ جسکی ہمیں آپ سے پہلے ہی امید ہے۔ (خدا کرے غلط ہی ثابت ہو)۔ باقی باتوں کو لغو اور خارج از بحث سمجھتے ہوئے اپنے نوٹس کے مطابق قابل التفات نہیں سمجھتا۔

اس بات کے طے ہو جانے پر باقی شرائط کے متعلق عرض کرونگا تا کہ غلط بحث نہ ہو۔ کاش! آپ بھی اسبات کو ملحوظ رکھیں اور بے فائدہ تضییع اوقات نہ کریں۔

ہاں۔ یاد رہے کہ استدلال سے ہماری مراد قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے ثابت شدہ صاف اور بیّن استدلال ہے جس سے ایک اور ایک دو کیطرح وفات مسیح ثابت ہو۔ آپکے ذکر کردہ لغو استدلال کو ہم استدلال نہیں سمجھتے۔ اگر آپ استدلال کے یہی معنے سمجھتے ہیں تو قابل افسوس بات ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

الراقم نیاز مند۔ اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) از قادیان ۲۹ $\frac{9}{24}$

(۷) نقل خط سکرٹری تائید اسلام۔ جناب مولوی اللہ دتا صاحب آپکا خط مورخہ ۲۹ ستمبر ۲۴ء پہونچا کمال خوشی ہوئی کہ آپنے سنت نبوی کے مطابق السلام علیکم تحریر فرمایا ہے پہلے خطوط اس خوبی سے عاری ہیں اسواسطے مینے بھی التکبر مع المتکبرین تواضع پر عمل کیا۔ ہمکو یاد ہے کہ میرے پرانے مہربان اکمل صاحب نے خط لکھا اور سلام نہ لکھا۔ فوٹیفہ اعتراض کیا اور انہوں نے جواب دیا کہ چونکہ ہمارے اور تمہارے مذہب میں اختلاف ہے مینے اسواسطے سلام نہیں لکھا۔ مینے مرزا صاحب کے خطوط کا حوالہ دیا کہ انہوں نے

اپنے مخالفین کو خط لکھتے ہوئے السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لکھا ہے۔ اسیر اکمل صاحب شاید ناراض ہو گئے اور لکھا کہ میں اس معاملہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔

افسوس "صاف طور" کا لفظ آپ نے خود استعمال فرمایا اور خود ہی اُس سے گریز کر کے استدلال کیطرف آئے۔ صاف طور کے معنے آپکو بتا دیئے تھے کہ یہ ہیں کہ قرآن کریم کی کسی آیت میں آپ کو وہ الفاظ دکھانے ہوں گے جنکے معنے یہ ہوں کہ مسیح پر وفات وارد ہو چکی ہے۔ چونکہ ایسا دکھانے سے آپ عاجز ہیں اسواسطے کج بحثی کر رہے ہیں میں نے تو مرزا صاحب کی عبارت الہامی نقل کر کے لکھا تھا کہ آپ کو ایسے الفاظ دکھانے ہونگے جنکے معنے یہ ہوں کہ "مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے"۔

افسوس آپ مرزا صاحب کے معنے بھی تسلیم نہیں کرتے۔ میں نے مرزا صاحب کا الہام نقل کر دیا تھا۔ مگر پھر بھی آپ اُسکو من گھڑت کہتے جاتے ہیں۔ جب مرزا صاحب کی عبارت ازالہ اوہام حصہ دوم کے صفحہ ۵۶۱ پر درج ہے تو پھر ان معنوں کو من گھڑت کہنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ اب آپ نے نئی بات پیش کی ہے کہ آپ کی مراد استدلال سے قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے ثابت شدہ امر صاف اور بین استدلال ہے جس سے ایک اور ایک دو کیطرح وفات مسیح ثابت ہو۔

افسوس آپ اپنے دعوے سے گریز کر گئے اور اسی کا نام گریز ہے۔ آپکا دعویٰ تھا کہ قرآن سے صاف طور پر وفات مسیح ثابت ہے۔ اب کہتے ہیں کہ قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے ثابت کرینگے۔ یہی آپکا گریز اور عجز ہے۔ قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے وفات مسیح ثابت کرنا آپکا دعویٰ نہیں۔ ورنہ اسیر انعام موعود ہے۔ کیونکہ آپکا منطق میں جانتا ہوں۔ مثلاً کل انسان حیوان ہیں اور حیوان مرجاتے ہیں اور مسیح چونکہ انسان تھا اسواسطے فوت ہو چکا ہے پس مسیح کی وفات ثابت شدہ امر ہے جسکا جواب بھی قواعد منطقیہ سے سن لو کہ آنیوالے کے واسطے حیات لازم ہے۔ اور چونکہ مسیح آنیوالا ہے اسواسطے قواعد منطقیہ سے حیات مسیح ثابت ہے۔ ایسے ثبوت تو آپ کی طرف سے ہمیشہ دیئے جاتے ہیں اور ہمارا لطائف سے جواب بھی دفتر دفتر لکھے گئے

تعجب ہے، آپ اصل دعویٰ سے گریز کر کے فضول باتوں سے وقت ضائع کررہے ہیں۔ جینے تو روپیہ بھی جمع کر دیا ہے۔ اور اپنا منصف بھی بنا دیا ہے جسکا جواب آپ سے کچھ نہیں بن آتا۔ مگر زبانی جمع خرچ کرتے جاتے ہیں۔ اور گریز گریز کر کے مجکو الزام دیتے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ جبتک آپ فضول باتیں چھوڑ کر اصل بحث کیطرف نہ آئینگے میں آپکا پیچھا نہ چھوڑونگا۔ پھر سُن لو۔ قرآن شریف میں وہ الفاظ دکھانے ہوں گے جنکے یہ معنے ہوں کہ "مسیح مرچکا ہے" یا "اسپر موت وارد ہو چکی ہے۔

محمد پیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔ مورخہ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء

(۸) نقل خط مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب منشی پیر بخش صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں اپنے گذشتہ خطوط میں صاف طور پر کافی بحث کر چکا ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ ان معنوں کے لئے بھی ایک عالم غیر مسلم ثالث تسلیم کر لیا جائے جو بتاوے کہ آیا ہم اپنے دعوے پر قائم ہیں یا نہیں اور کون گریز کر رہا ہے۔ یہ مختصر طریق فیصلہ ہے۔ مجھے تو حیرانی ہے۔ اپنی تحریر کے بعد آپ کیونکر انکار کر رہے ہیں۔ بہرحال اب بھی موقعہ ہے۔ اب بھی اپنی حق پسندی کا ثبوت دیں۔ السلام علیکم کے متعلق آپ نے خود را فضیحت دیگراں را نصیحت پر کیوں عمل کیا ہے (الراقم خاکسار اللہ دتا جالندہری مولوی فاضل از قادیان ۲/۱۱/۲۴ء)

(۹) نقل خط سکرٹری تائید اسلام (۲۶ ۱۱ ۲۴ لاہور) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ کار ٹو پہونچا۔ آخر وہ ہی نتیجہ نکلا جسکی امید امید تھی۔ کیونکہ میں مدت سے دیکھتا ہوں کہ آپ کی جماعت کے لوگ پہلے تو بڑے زور شور سے دعاوی کر لیتے ہیں اور جب دوسری طرف سے آمادگی ظاہر کیجاتی ہے تو کج بحثی شروع کر دیتے ہیں۔ کسقدر غضب ہے کہ خود تو فرار کر رہے ہیں اور دوسروں کو الزام فرار دیتے ہیں۔ آپ کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا حق خود بخود ظاہر ہو جائیگا۔ آپنے جو پہلے لکھا تھا کہ استدلال سے حیات مسیح قرآن سے ثابت کرونگا تو وہ ہی فرار تھا۔ آپ تو مولوی فاضل ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے۔ آپکے جواب آنے پر آپکو ایسا جواب دیا جائیگا کہ فیصلہ آسان ہو جائے۔ اور پھر اسکے واسطے بھی منصف مقرر کرینگے۔ مگر افسوس کہ آپنے اسکا فیصلہ بھی

نہیں مانتا۔ کیونکہ پہلے شرط اوسکے عالم ہونے کی لگائی ہے اور آپ کی نیت یہ ہے کہ آخر کہدونگا کہ ہندو لفظ عربی کا فیصلہ کرنا کیا جانے۔ جیسا کہ میر قاسم علی نے پہلے تو خود ہی منصف مقرر کیا اور پھر کہدیا کہ سکھ ہندو عربی کا فیصلہ نہیں کرسکتا۔ افسوس آپ مرزا صاحب کی الہامی بات بھی نہیں مانتے جنہوں نے لکھا ہے کہ مجھکو الہام ہوا ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہوچکا ہے۔ پس آپ یہی الفاظ قرآن میں دکھادیں (پیر بخش)

(۱۰) نقل خط مولوی اللہ دتا مرزائی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ بابو صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (۱) میں جو کچھ اپنے پچھلے خطوط میں لکھ چکا ہوں وہ دانشمند کے سمجھنے کے لئے تو فیصلہ کن ہے۔ مگر جناب کی حالت جسطرح قابل افسوس ہے اس سے بڑھکر قابل رحم ہے۔ مینے صاف طور کے معنے عرف سے۔ عقل سے۔ خود آپ کی تحریرات سے دکھائے مگر آپ کا شیوہ مطلقاً حق پسندی نہیں۔ بتلایئے اب میں جناب کو کس طریق سے سمجھا سکتا ہوں۔ ناحق کی تضییع اوقات سے کوئی فائدہ نہیں۔ انشاء اللہ بصورت گریز ہم خط وکتابت شایع کرنے پر مجبور ہونگے۔ تا منصفین پر حق کھل جائے۔ صاف بتایئے کہ آیا جس معقول طریق سے ہم وفات مسیح کا ثبوت دینا چاہتے اسطرح آپ لینا چاہتے ہیں یا نہیں۔ صرف ہاں یا نہیں جواب درکار ہے۔ وبس لیکن آپ یاد رکھیں سے

وان کنت ازمعت النضال فاننا نأتی کما یأتی لصید ضیغم

(۲) دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء کا ایک رسالہ ارسال فرویں۔ پیسے تحریر کریں بذریعہ ٹکٹ ارسال کردونگا انشاء اللہ (الراقم۔ اللہ دتا جالندہری مولوی فاضل قادیان شریف ۲۵/۱۰/۲۴۔

(۱۱) سکرٹری تائید اسلام۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ مولوی صاحب علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مینے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ جو اپنے دعوے سے گریز کرکے کہتے ہیں۔ استدلال سے وفات مسیح ثابت کرونگا۔ اور اسیکا نام صاف طور پر وفات مسیح قرآن سے ثابت ہے۔ اسپر مینے سوال کیا تھا کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے آپنے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ اور لایعنی باتیں لکھکر بھیجدیں۔ آپ میرے

سوال کا جواب دینگے۔ تو پھر فوراً آپ کی سمجھ میں آجائیگا کہ آپ غلطی پر ہیں۔ اور اپنے دعوے کے برخلاف کج بحثی کررہے ہیں جو کہ آپ کے عجز کا ثبوت ہے۔ فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کریں اور جواب دیں کہ استدلال کی کب ضرورت پڑتی ہے۔ اگر جھوٹ بولکر اوس جھوٹ کو صاف طور پر سچ کہنا ہے تو اسکو کوئی عقلمند قبول نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے " بلکہ تمام پیشگوئیاں صفائی سے پوری ہوگئیں۔ (اعجاز احمدی ص۵) تمام دنیا جانتی ہے کہ منکوحہ آسمانی کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اگر صاف اور صفائی کے یہی معنے ہیں تو قادیانی علم وفضل معلوم ہوا۔ آپ کج بحثی چھوڑدیں اور سوال کا جواب دیں۔ رسالہ تائید اسلام ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء حسب الطلب ارسال ہے اسکی قیمت یہی ہے کہ آپ نظر انصاف سے دیکھیں اور طاقت ہو تو جواب دیں۔
محمد پیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔ ۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء۔

(۱۲) نقل خط مولوی اللہ دتا صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ بابو محمد پیر بخش صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں صاف طور کے معنے عقل سے نقل سے آپ کی تحریرات سے لکھ چکا ہوں۔ افسوس کہ خود غرضی انسان کو اندھا کردیتی ہے۔ پس صاف جواب دیں کہ آیا آپکو جو معنے ہمنے آپ کی تحریرات سے ثابت کئے ہیں منظور ہیں یا نہیں۔ استدلال صحیح سے جو بات ثابت ہوجائے وہ صاف طور پر ہی ثابت سمجھی جاتی ہے عند العقلاء۔ ہاں یا نہ سے جلد مطلع فرماویں۔ اور تضییع اوقات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ والسلام خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ ایک سفر کے باعث جواب میں تاخیر ہوگئی ہے۔

نیز مجھے تو تائید الاسلام کا وہ رسالہ درکار ہے جس میں مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام (نقل کفر کفر نباشد) کے عشق مجازی کی جھوٹی اور مفتریانہ کہانی لکھی ہے کیا وہ بھیجینگے۔ والسلام (الراقم اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل)

(۱۳) از سکرٹری تائید اسلام۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ مولوی اللہ دتا صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپنے پھر میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ آپکا دعویٰ تھا کہ قرآن میں صاف طور پر وفات مسیح مذکور ہے۔ جب کہا گیا کہ صاف طور پر وفات کا مسیح پر وارد ہوجانا دکھانا ہوگا تو آپنے اپنے دعوے سے گریز کرکے لکھا کہ استدلال سے

وفات ثابت ہے۔ جب پوچھا کہ استدلال کی کب ضرورت پڑتی ہے تو آپ اسکے جواب دینے سے عاجز آکر ادہر اُدہر کی باتیں کر کے ٹالنا چاہتے ہیں۔ مگر واضح رہے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ آپ میرے سوال کا جواب دیں کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے؟ جبتک آپ اس سوال کا جواب نہ دینگے خلاصی مشکل ہے۔ برخلاف سوال اگر ہزار جواب دینگے تو پھر بھی میں اپنے ہی سوال کا جواب طلب کرونگا۔ پس آپ کج بحثی چھوڑ دیں اور سوال کا جواب دیں۔ پھر سُن لو کہ آپ کو استدلال کی کب ضرورت پڑتی ہے۔

عشق مجازی بوسہ بازی کا رسالہ کاذب مدعی کی زندگی میں ہی ملا محمد بخش مرحوم لاہوری کیطرف سے شائع ہوا تھا۔ جسکا جواب مرزا صاحب کیطرف سے کوئی شائع نہ ہوا اور مسلمانوں نے سمجھ لیا تھا کہ سچا واقعہ ہے ورنہ اسکی تردید ضرور ہوتی۔ مرزا صاحب کا چپ رہنا واقعہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ زیادہ دریافت کرنا ہو تو قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی سے دریافت کریں۔

الراقم محمد بیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔

(۱۴) از مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپنے میرے مطالبے کا جواب نہیں دیا۔ لایعنی باتوں کے لئے میں جوابدہ نہیں ہوں۔ جو معنے "صاف طور" کے میںنے خود آنجناب کی تحریرات سے لکھے ہیں وہ منظور ہیں یا نہیں وبس۔ ہمنے دعوےٰ کیا تھا اور اوسکی جائز تشریح کردی جو کہ آپ کی تحریرات سے بھی ثابت ہے۔ اگر منظور ہے تو لکھیں ورنہ تضییع اوقات کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں یا نہ میں جواب دیں۔ اور یاد رکھیں کہ جبتک آپ اس معاملے میں اثبات یا نفی میں جواب نہ دینگے آپ کی سب تحریرات کالعدم سمجھی جائینگی اور قابل خطاب نہ ہوں گی۔ فقط۔ عشق مجازی کا ذکر جس تائید الاسلام میں ہے وہ ارسال فرمادیں۔ پیسے لیکر ہی بھیجیں۔ مجھے خط براہ راست لکھیں آئندہ کسیکی معرفت والا خط غیر موصول سمجھیں والسلام

الراقم اللہ دتا جالندہری مولوی فاضل از قادیان شریف۔ $\frac{11}{24}$ 16

(۱۵) از سکرٹری تائید اسلام۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ مشفقی ام۔ علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کارڈ پہونچا سوال کا جواب پھر نہیں دیا۔ اور لکھا ہے کہ لایعنی باتوں کا جواب نہ دینگے

اس سے زیادہ گریز کیا ہو سکتا ہے۔ پہلے آپ نے لکھا کہ قرآن شریف میں مسیح کی صاف طور پر وفات دکھا دونگا۔ پھر لکھا کہ استدلال سے وفات مسیح قرآن سے ثابت کروں گا جب پوچھا کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے تو جواب نہ دیا اور کج بحثی میں ٹالا۔ جب مطالبہ کیا کہ بتاؤ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے تو آخراس کارڈ میں لکھدیا کہ لایعنی باتوں کے لئے میں جواب دِہ نہیں ہوں۔ اب مطلع صاف ہے کہ آپ کی گریز کا ہلال نمودار ہوا مصرعہ۔ "چو دُم برداشتم مادہ برآمد" کا مضمون صادق آیا۔ آپ ڈرتے کیوں ہیں صاف اور ناصاف کا فیصلہ تو منصف کرینگے۔ آپ پہلے سے ناحق کج بحثی کر رہے ہیں آپ وہ آیت لکھیں جسمیں لکھا ہے کہ مسیح پر موت وارد ہو گئی ہے۔ منصفوں کا فیصلہ آپ کو اور مجھکو تسلیم کرنا پڑے گا۔ پہلے ہی سے کیوں کانپ رہے ہو۔ "آب ندیدہ جامہ کشیدہ" پر کیوں عمل کر رہے ہو۔ جب جواب سوال کا نہیں دیسکتے کہ استدلال کی آپ کو کیوں ضرورت ہے تو پھر آئندہ اس معاملہ سے صاف طور پر کے معنوں اور مفہوم پر خط و کتابت بند کریں۔ منصف خود فیصلہ کر لیں گے کہ آیت پیش کردہ کے معانی صاف طور پر یہ ہیں یا نہیں کہ مسیح پر موت وارد ہو چکی ہے۔ پس آپ وقت ضائع نہ کریں اور اپنا منصف مقرر کریں۔ اور کوئی غیر مسلم سرپنچ مقرر کریں۔ رسالہ تائید اسلام کے شائع ہونیکا مہینہ اور سنہ بتادیں تاکہ تلاش کرکے بھیجدوں۔

پیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور مورخہ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء۔

(۱۶) از مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ جناب بابو صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ افسوس! افسو!! افسوس!!! ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

آپنے لکھا ہے "آپ وہ آیت لکھیں گے جسمیں لکھا ہے کہ مسیح پر موت وارد ہو گئی ہے" کاش آپ اتنا ہی سمجھتے کہ ہمارا تو یہ دعوٰی ہے "قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کو صاف طور پر بیان فرما دیا ہے"۔ (ربوبیہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء صفحہ ۹) ("صاف طور" کے معنے خط ۲ میں آپ کی اپنی تحریرات سے لکھ چکا ہوں۔ آپ نے اس دعوٰی کو ثابت کردینے

کی صورت میں انعام مقرر کیا ہے۔ ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں اور اب پھر لکھتے ہیں کہ "ہم وہ آیت لکھیں گے کہ جس سے وفات مسیح صاف طور پر ثابت ہو" ثابت کرنا ہمارے ذمہ ہوگا۔ اگر آپ اپنے چیلنج پر قائم ہیں (حالانکہ ہرگز نہیں اور نہ رہینگے انشاءاللہ) تو براہِ مہربانی بدیدن خط ہذا تحریر فرمادیں کہ ہم اپنے انعامی چیلنج پر قائم ہیں۔ تم وہ آیت مع اپنے ثبوت و استدلال کے لکھو گے جس سے "وفات مسیح صاف طور پر ثابت ہو"۔

آپ صاف تحریر فرمادیں کہ آیا آپ کو ایسا لکھنا ہم سے ثبوت لینا منظور ہے یا نہیں۔ ہم ثالث وغیرہ کا فیصلہ کرنیکے لئے بالکل طیار ہیں مگر جب تک اصل بات کا تصفیہ نہ ہوجائے ان باتوں کا کیا نتیجہ ہوگا۔ والسلام۔ آپکا خیر خواہ۔ اللہ دتا جالندہری مولوی فاضل $\frac{12}{24}$ ۹

۱۷) از جانب سکرٹری تائید اسلام۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم مشفقی ام مولوی اللہ دتا صاحب۔ افسوس۔ آپ اپنے دعویٰ پر قائم نہ رہے۔ آپ نے یہ تو کئی بار لکھا ہے کہ ہم وہ آیت لکھیں گے جس سے وفات مسیح صاف طور پر ثابت ہو۔ ثابت کرنا ہمارا ذمہ ہوگا۔ چونکہ آپکا ثابت کرنا تاویلات باطلہ سے ہوتا ہے اور بلا سند شرعی ہوتا ہے اسلئے سند نہیں اگر آپ قرآن سے مسیح کا وفات پاجانا قرآن کے الفاظ سے نہیں بتاسکتے تو آپکا فرار ثابت ہے۔ افسوس آپ منصفوں کا کام بھی خود ہی کرنے لگ گئے۔ یہ تو منصفوں کا کام ہے کہ وہ فیصلہ دینگے کہ صاف طور پر وفات ثابت ہے۔ یا نہیں اگر انہوں نے کہدیا کہ قرآن کی آیت پیش کردہ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ مسیح مرچکا ہے تو آپ انعام کے مستحق ہوجائیں گے ناحق وقت ضائع نہ کریں اور اپنے منصف اور ثالث نامزد کریں۔ پیر بخش تعلیم خود مولوی اللہ دتا صاحب کو متواتر لکھا گیا کہ آپ منصف مقرر کریں مگر جواب نہیں آیا اسواسطے انکا گریز ثابت ہے۔ مرزائی صاحبان بالکل جھوٹ لکھدیتے ہیں کہ قرآن سے وفات مسیح ثابت ہے۔ خاکسار محمد پیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔　　(باقی آئندہ)

رسید زر و شکریہ بابت دسمبر ۱۹۲۴ء حضرت حافظ پیر جماعت علیشاہ صاحب علیپوری۔ جناب محمد غوث صاحب پٹیالہ۔ حافظ احمد صاحب بہرہ عہ ر غلام خضر صاحب دکاندار چک جنوبی سرگودھا۔ حافظ فتح الدین صاحب امام مسجد چک سرگودھا۔ جمال الدین صاحب بل۔ الحسن ٹھیکیدار راولپنڈی عیا مولوی عبد الرحمن صاحب پنشنر ل ودلاہور عہ ر۔ اکبر دین آباد کا رچک ۵ کھوچینچہ وملی عہ۔ چوہدری فتح محمد صاحب چیچہ وطنی عہ۔ مولوی محمد یوسف صاحب کوٹلی جار لعہ چوہدری نور محمد صاحب جالندہری۔ مولوی مجریہ نومبر ۱۹۲۴ء علیلہ۔ محمد حسن مردلیا نوالہ عہ۔ میزان ہو ۳۲ ق (پیر بخش سکرٹری تائید اسلام)

جواب منشی محمد عبداللہ صاحب منشی (کوہری) بنام ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب احمدی جماعت لاہوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ ط

من خاکپائے اہل اللہ محمد عبد اللہ الی طبیب الاجل مکرمی ام سید محمد حسین صاحب ۔

السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ نامہ گرامی موصول ہوکر کاشف مدعا ہوا۔ آپ کی اس ہمدردی اور یادآوری کا خلوص دل سے ممنون ہوں۔ قبل ازیں اخبار پیغام صلح مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۲۴ء میری نظر سے گذرا جسمیں آپکا مضمون بعنوان "سفر کوہری سے چند اسباق" درج تھا میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اس مضمون کو تحریر کرتے ہوئے آپنے صداقت اور ایمانداری کو تہ کرکے طاق پر رکھ چھوڑا ہوگا۔ کیونکہ اصلیت پر آپنے بالکل پردہ ڈالا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۸ ستمبر کو محمدن ریسٹ ہوس میں جو جلسہ آپ کی طرف سے ہونیوالا تھا اُسکے اشتہار میں درج تھا کہ آج اتحاد اسلام پر جلسہ ہوگا۔ اُس روز میں خود شریک جلسہ ہوا تو اُسوقت آپ کھڑے ہوکر لکچر دے رہے تھے جسمیں مرزا صاحب کی تعریف تھی اور مولویصاحبان کو ناشائستہ الفاظ سے یاد کرکے کوسا جارہا تھا۔ دوران تقریر میں آپنے درفشانی کی کہ اسلام میں درحقیقت حنفی اور شافعی مذہب کچھ چیز نہیں۔ جسپر مینے آپ سے کہا کہ میں اس شرط میں آپکا لکچر سن سکتا ہوں۔ اگر آپ کیطرف سے اختتام پر مجھے نصف گھنٹہ کا وقت تردید کے لئے دیا جائے۔ ورنہ میں اس قسم کے حملہ کو جو ہمارے سچے مذہب پر ہو رہا ہے برداشت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ آپنے اور صدر مجلس نے مجھے وقت دینے سے انکار کردیا۔ پھر مینے کہا کہ اچھا کل یا پرسوں کوئی وقت مقرر کرکے میرے ساتھ مباحثہ کریں۔ اس سے بھی آپ نے انکار کردیا۔ جسپر میں جلسہ سے اُٹھکر چلا آیا۔ اور میرے پیچھے نصف سے زیادہ لوگ بھی اُٹھکر چلے گئے۔ بس اصل حقیقت تو اسقدر تھی۔ مگر آپنے پیغام صلح میں میری نسبت لکھا ہے کہ نہایت بدزبانی اور بداخلاقی سے ہماری مخالفت کیگئی (باقی)

خاکسار محمد بخش پنشنر ہیڈ ماسٹر و سکرٹری انجمن تائید اسلام مکان ڈلیہ بھاٹی دروازہ لاہور

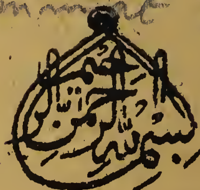
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۹۳

۱۵ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء

ماہوار رسالہ انجمن تائید الاسلام لاہور

نمبر ۴ - بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء قیمت پیشگی سالانہ عہ

Auliyae Ummat ke malfuzat ka javab



اولیائے اُمّت کے مَلفُوظات کا جواب

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

واضح ہو کہ جب مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی نبوّت و رسالت و کرشنیت وغیرہ پر مسلمانوں کی طرف سے اعتراضات ہوئے اور مرزا صاحب ختم نبوّت کے منکر ثابت ہوئے تو ان کے مریدوں میں سخت حیرت پھیلی اور نصوص شرعی سے جواب دے سکنے کے ناقابل ہو کر مرزا صاحب کے کفریات کا جواب یہ دینا شروع کیا کہ اولیائے اُمّت میں سے پہلے بھی کئی بزرگان دین

نے ایسے ایسے کلمات منہ سے نکالے ہیں جنکے جواب کئی دفعہ علمائے اسلام کیطرف سے دئے گئے ہیں کہ مرزا صاحب اوران بزرگان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مرزا صاحب کے کلمات کفر لوگوں کو اپنا مرید بنانے کی خاطر ہیں اوران بزرگان نے حالت سکر میں ایسے کلمات منہ سے نکالے اور بعد میں تائب ہوئے بلکہ بعض نے حکم دیا کہ ہمکو اس حالت میں ہلاک کردو۔ اور مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرے مرید نہ ہوگے تو تمہاری نجات نہ ہوگی مصرع ؎

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

وہ بزرگ تو فرماویں کہ با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار اور اسپر اجماع امت ہے کہ ختم نبوت کا منکر اور مدعی نبوت و رسالت بلا اختلاف احدے کافر ہے اور مرزا صاحب لکھتے ہیں ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام داد آن جام را مرا بہ تمام

یعنی جو کچھ نعمت نبوت کا پیالہ ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے ان سب کا مجموعہ مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے۔ یہ شعر مرزا صاحب کا انکو افضل الانبیا بناتا ہے۔ بلکہ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہونے کا بین ثبوت دیتا ہے۔ کیونکہ جب جو کچھ پہلے نبیوں کو نعمت و معرفت دی گئی وہ سب تلاکم اکیلے مرزا صاحب کو دی گئی تو ظاہر ہے کہ جو کچھ حضرت محمد رسول اللہ کو دیا گیا۔ وہ بھی مرزا صاحب کو دیا گیا۔ تو مرزا صاحب محمد صلعم سے افضل ہوئے اس دلیل سے کہ محمد صلعم کو صرف پہلے نبیوں کے کمالات دئے گئے تھے اور مرزا صاحب کو پہلے نبیوں کے علاوہ محمد صلعم کے کمالات بھی دئے گئے تو وہ محمد صلعم سے بھی افضل ثابت ہوئے۔

اسی بنا پر مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ اب خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو مدار نجات قرار دیا ہے دیکھو اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ مصنفہ مرزا صاحب اب قرآن شریف کی پیروی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے

سے نجات نہیں ملسکتی جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے آنے سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین نعوذ باللہ معزول کر دیئے گئے۔ اب ضروری ہوا کہ مسلمان مرزا صاحب کی وحی و تعلیم کی پڑتال کریں کہ آیا وہ اس قابل ہے کہ ذریعہ نجات ہو سکے۔ کیونکہ یہ قانون الٰہی ابتدائے آفرینش سے انسانوں میں جاری ہے کہ سچ کے مقابلے میں جھوٹ۔ اصل کے مقابلہ میں نقل۔ سچے نبی و رسول کے مقابلہ میں جھوٹے نبی و رسول۔ سچے اولیاء اللہ کے مقابلہ میں بناوٹی اولیاء اللہ۔ کھرے سونے کے مقابلہ میں کھوٹا سونا۔ سچی تعلیم کے مقابلہ میں جھوٹی تعلیم۔ توحید کے مقابلہ میں شرک۔ اسلام کے مقابلہ میں کفر۔ خدائی الہام کے مقابلہ میں شیطانی الہام۔ غرض کہ ہر ایک امر دو پہلو رکھتا ہے۔ ایک صحیح اور دوسرا غلط۔ کیونکہ سنت اللہ اسی طرح جاری ہے ؎

ہست دریں قاعدۂ ہزل و جد ضد نہیں نشود جز بضد

ترجمہ اس دنیا ہزل و جد میں قاعدہ مقرر ہے کہ ضد بغیر ضد کے ظاہر نہیں ہو سکتی۔ راستی ہو گی تو اس کے مقابل ناراستی بھی ہو گی۔ جب کوئی سچا رہبر مصلح پیغمبر و رسول ظاہر ہوا تو اس کے مقابل جھوٹے مدعیان نبوت و رسالت و وحی و الہام کھڑے ہوئے جیسا کہ مسیلمہ کذاب و اسود عنسی حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی کھڑے ہو گئے تھے۔ جنہوں نے اپنی اپنی جماعت الگ کر لی تھی۔ قرآن شریف بھی جھوٹے مدعیانِ الہام کی خبر دیتا ہے۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا (پ ۸ رکوع ۱) ترجمہ پس اسی طرح ہم نے کل نبیوں کے مقابل ان کے دشمن بنا دئے تاکہ دھوکہ دینے کی غرض سے وہ بجھوری کی باتیں شیطان کی طرف سے وحی کئے جاتے ہیں۔

پھر خدا تعالٰے نے شیطانی وحی کی علامت یہ فرمادی ہے کہ جو وحی شیطانی

کی طرف سے ہوتی ہے وہ جھوٹی ہوتی ہے - ہل انبئکم علی من تنزل الشیطٰن ؁ تنزل علی کل افاکٍ اثیم ؁ یلقون السمع واکثرھم کٰذبون ؁ ترجمہ کیا میں تجھے بتادوں کس پر شیطان اترا کرتے ہیں - اترا کرتے ہیں جھوٹے بدکار پر سنی سنائی بات شیطان ان پر القا کر دیتے ہیں اوران میں بہتیری جھوٹی ہوتی ہیں - (الشعرا جزو ۱۹)

جب نص قرآنی سے ثابت ہے کہ مدعی سچا بھی ہوتا ہے اور جھوٹا بھی ہوتا ہے تو ضروری ہے کہ کوئی معیار ہو جسپر سچا اور جھوٹا مدعی پرکھا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ جھوٹے کی پیروی کرکے انسان جہنم کی راہ اختیار کرلے اسیواسطے مولانا روم فرماتے ہیں سہ اے بسا ابلیس آدم روہست پس بہر دستے نباید داد دست

یعنی بہت انسان شکل اور شیطان صفت بزرگوں کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں پس ہر ایک مدعی کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا چاہیے یعنی بیعت نہ کرنی چاہیئے -

اب سوال ہوتا ہے کہ وہ معیار کونسا ہے جسپر جھوٹا اور سچا مدعی پرکھا جاوے تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس قرآن شریف و حدیث نبوی معیار ہے اور مسلمان ہر ایک مدعی کو انہی معیاروں سے پرکھ سکتے ہیں پس جس مدعی کا قول یا فعل خلاف قرآن و حدیث ہوگا وہ جھوٹا ہے چاہے رسی کے سانپ بناکر دکھادے اور ہوا پر اڑکر اعجاز نمائی کرے -

حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور دیوار کو حکم دے کہ چل اور دیوار چل بھی پڑے تو مسلمان اسکی نبوت کی ہرگز تصدیق نہ کرینگے - اور اس کی اعجاز نمائی کی تصدیق کرینگے کیونکہ دعوے نبوت قرآن شریف کی آیت خاتم النبیین اور صحیح حدیث لانبیّ بعدی کے برخلاف ہے - پس اولیائے امت اور مرزا صاحب کے دعاوی و کلمات کفر و شرک میں چونکہ دنرا ست کا فرق ہے اسواسطے یہ بالکل غلط اور سخت مغالطہ دہی ہے کہ اولیائے امت نے بھی ایسے کلمات منہ سے نکالے - مرزا صاحب کو اولیا اللہ سے کیا نسبت وہ تو نبی و رسول ہیں نعوذ باللہ

کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ کسی اولیاء اللہ نے یہ بھی دعوے کیا ہو کہ میں کرشن جو کہ ایک ہندو مذہب رکھتا تھا اسکا اوتار ہوں۔

مولوی میر مدثر شاہ صاحب پشاوری نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ملفوظات اولیائے امت ہے اور شاہ صاحب نے اپنی طرف سے کوشش کی ہے کہ مرزا صاحب کو ایک اولیا امت محمدیہ ثابت کریں مگر نہایت افسوس کہ وہ یا تو مرزا صاحب کی تحریروں اور الہاموں سے واقفیت نہیں رکھتے یا جان بوجھکر خاص و عام کو دھوکہ دیکر جو فروشی اور گندم نمائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسواسطے ان کی کتاب کا جواب اختصار کے ساتھ دیا جاتا ہے انکی تحریر کے خلاصہ کو قولہ لکھا جائے گا اور جواب کو اقول سے پیش کیا جائے گا۔

قولہ "جب کبھی کوئی مصلح یا مذہبی پیشوا آیا اور نسل انسانی کی اصلاح اور تزکیہ نفوس کے لیئے مبعوث ہوا تو حریفان روحانی اس کے مقابلہ کے لیئے اٹھ کھڑے ہوئے" الخ

اقول شاہ صاحب ! رونا تو اسی بات کا ہے کہ مرزا صاحب بجائے اصلاح اور تزکیہ النفس کے شرک و کفر کی تعلیم دیتے ہیں۔ عاجز انسان کو خالق زمین و آسمان بتاتے ہیں اور واجب الوجود ہستی جو کہ بے انتہا اور غیر محدود ہے اسکو ایک انسانی وجود میں محدود فرماتے ہیں اہل ہنود کے مسئلہ اوتار کو اور آریوں کے مسئلہ قدامت مادہ و روح کو اور عیسائیوں کے مسئلہ ابن اللہ کو اسلام میں داخل کرتے ہیں۔ افسوس آپ نے جو آیات قرآن شریف ابتدا میں لکھی ہیں غیر محل ہیں کیونکہ یہ تو رسولوں اور نبیوں کے حق میں ہیں اور آپ مرزا صاحب کو رسول نہیں مانتے جب مرزا صاحب رسول نہیں تو یہ دونوں آیتیں آپ نے غلط پیش کی ہیں یا مرزا صاحب کو رسول مانتے ہو صاف کہو پھر ہم بھی جواب دیں فی الحال تو میرا فرض ہے کہ مرزا صاحب پر میں نے جو الزام قائم کیئے ہیں ان کا ثبوت دوں۔

اوّل حلول باری تعالےٰ مرزا صاحب کے وجود میں دیکھو الہام انت منی بمنزلۃ

بروزی ہا (تجلیات الٰہیہ ص۱۳) یعنی خدا تعالےٰ مرزا صاحب کو فرماتا ہے کہ اے مرزا کر تو ہمارے اوتار کے جا بجا ہے۔۔ یہ الہام مرزا صاحب کی کتاب تجلیات الٰہیہ کے صفحہ ۱۳ پر درج ہے اس الہام نے ہندوؤں کے مسئلہ اوتار کی تصدیق کر دی اور مرزا صاحب نے لکچر سیالکوٹ والے میں فرمایا ایسا ہی میں راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے اوتاروں میں سب سے بڑا اوتار تھا دیکھو لکچر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء۔

جب مرزا صاحب کو خدا کہتا ہے کہ تو میرے اوتار کی جا بجا ہے تو مرزا صاحب کرشن اوتار ہوئے اور اسلام سے خارج ہوئے کیونکہ کرشن جی کا یہی مذہب تھا جو آجکل آریوں کا ہے یعنی تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر۔ پس مرزا صاحب اگر کرشن ہیں تو مسلمان نہیں - اولیاء اللہ ہونا تو درکنار سنو کرشن جی گیتا میں جو ان کی الہامی کتاب ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔ جو صاحب کمال ہو گئے جنہوں نے فضیلتیں حاصل کریں اور میری ذات میں مل گئے ہیں ان کو جنمنے مرنے کی تکلیفات سے پھر سابقہ نہیں ہوتا۔ اشلوک ۱۵ ادہائے ۸ گیتا مترجمہ دوارکا پرشاد افق۔

چونکہ اختصار درکار ہے اسواسطے ایک ہی حوالہ کافی ہے جس سے روز روشن کیطرح ثابت ہے کہ کرشن جی تناسخ کے معتقد تھے اور یوم قیامت وحشر اجساد کے منکر تھے اور ہرگز مسلمان نہ تھے جب مرزا صاحب کرشن کا اوتار تھے تو مسلمان نہ تھے کیونکہ حلول کا مسئلہ باطل ہے۔

شاہ صاحب فرماویں کہ مرزا صاحب اسی تزکیہ نفس کے واسطے تشریف لائے تھے کہ مسلمانوں کو حلول اور اوتار کے باطل مسائل سکھا دیں۔ خدارا انصاف فرماویں کیا مولوی رومی نے سچ نہیں فرمایا ؎

کار شیطاں میکند نامش ولی گر ولی این است لعنت بر ولی

یعنی کام تو کرے شیطان کے اور کہے کہ میں ولی ہوں - اگر ولی ہونا یہی ہے تو لعنت ہے ایسے ولی پر - کیا یہی تزکیہ نفس ہے اور اسی تعلیم باطل کی مخالفت کرنے

والوں کو آپ دشمن اولیا سمجھتے ہیں۔
دوم انسان کا خدا ہونا۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا
کہ خود خدا ہوں اور یقین کیا وہی ہوں پھر میں نے زمین آسمان بنائے اور میں دیکھتا
تھا کہ میں اسکی خلق پر قادر ہوں الخ بطور اختصار مفصل دیکھنا ہو تو دیکھو کتاب البریہ
صفحہ ۹۰ مصنفہ مرزا صاحب۔
شاہ صاحب غور فرماویں کہ یہی اصلاح امت ہے جو مرزا صاحب نے کی کہ خود
خدا بن گئے۔ اگر کہو کہ یہ خواب کا معاملہ ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے
مسیح موعود ہونے کے دعوے کی بنیاد بھی تو آخر اپنے کشفوں اور الہاموں پر ہے
اگر انکو خدا نہیں ملتے تو مسیح موعود کیوں مانتے ہو۔ جب الہاموں کے رُو سے
مسیح موعود ہیں تو خدا بھی ہیں نعوذ باللہ۔
قولہ "اہل اسلام میں شاید ہی کوئی ایسا ولی گذرا ہوگا جسکو مسلمانوں ہی نے
نہ ستایا ہو۔ ائمہ اربعہ سے کوئی ظلم وتعدی سے نہ بچا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کو قیدخانہ میں ہی زہر دی گئی وغیرہ وغیرہ اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد
قادیانی نے چودھویں صدی کے عین سر پر بموجب حدیث نبوی مجدد ہونیکا
دعویٰ کیا اسواسطے آپ کی بھی مخالفت کی گئی اور آپ کے دعاوی کو کلمات
کفر قرار دیا گیا بلکہ انکی طرف دعوے نبوت منسوب کیا گیا حالانکہ جہانتک
میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہیں ان سے کوئی کلمہ کفر و دعویٰ نبوت ثابت نہیں
ہوتا الخ بطور اختصار
اقول شاہ صاحب! مرزا صاحب اور اولیاء اللہ یا اولیائے امت میں بعد المشرقین ہے
مرزا صاحب کو اولیاء اللہ کی فہرست میں لانا نہایت ظلم کی بات ہے۔ مرزا صاحب کا
دعویٰ اولیاء امت ہونیکا ہرگز نہیں۔ وہ خدا اور رسول ہونے کے مدعی تھے۔
بلکہ نجات کے بھی ٹھیکیدار واحد تھے۔ آپ انکو بری کرنے کیواسطے اولیاء اللہ کی آڑ
لیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اولیاء امت کیطرف جو باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔

وہ انہوں نے ہرگز نہیں کہیں۔ صرف مریدوں نے ان کے مرید بڑھانے کیواسطے غلو کیا ہے۔ بہت اچھا ہوا کہ آپ نے خود ہی تذکرۃ الاولیا وغیرہ کتابوں کے حوالے دیکر لکھا ہے۔ اولیاء اللہ کی نسبت جو کچھ لکھا ہے درست ہے اب ہمکو بھی حق ہے کہ اولیاء اللہ کی کتابوں سے حالات کا موازنہ کرکے آپکو دکھائیں کہ مرزا صاحب ہرگز ہرگز اولیا کے زمرہ سے نہ تھے۔ پہلے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ہی لیجیئے کہ وہ اصالتاً نزول حضرت عیسےٰ ابن مریم روح اللہ اور رسول اللہ کے معتقد تھے اور انکا نزول بموجب نص قرآنی وانہ لعلم للساعۃ ایک نشان قیامت کا یقین کرتے تھے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے اصالتاً نزول کیواسطے حیات لازم ہے پس ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ حیات مسیح و اصالتاً نزول جسمی کے بموجب انجیل و قرآن کے قائل تھے۔ دیکھو فقہ اکبر و نزول عیسےٰ علیہ السلام من السماء یعنی ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ اسبات پر ایمان رکھے کہ قیامت برحق ہے اور قیامت کا نشان یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے مگر مرزا صاحب بلا سند شرعی اجماع امت کے برخلاف کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام تو مر چکے ہیں وہ نہیں آئینگے اور وہ عیسےٰ آنیوالا میں ہی ہوں۔ آپ ایسے شخص کو جو خدا کے برخلاف اناجیل کے برخلاف قرآن شریف کے برخلاف کل اولیائے امت کے برخلاف جاتا ہے اور من گھڑت بات کی پیروی کرتا ہے اسکو اولیاء اللہ سے کیا نسبت دے سکتے ہیں۔ آپ کوئی ثبوت پیش کرسکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اولیاء امت کی طرح مجاہدات کے چلے کاٹے نفس کشی کی ریاضیات شاقہ نفس کی تادیب کیواسطے کیں جہانتک مشاہدہ ہے اور مرزا صاحب کی تاریخ بتاتی ہے وہ یہ ہے کہ ابتدائی عمر تعلیم عربی و فارسی میں خرچ کی جوانی کا وقت انگریزوں کی ملازمت میں کاٹا۔ کچھ حصہ عمر کا علم رمل کے سیکھنے میں صرف کیا کچھ حصہ عمر کا مختاری اور قانون انگریزی کے امتحان کی تیاری میں لگایا۔ ہاں خشک ملاں کیطرح نمازیں ضرور پڑھتے تھے وہ بھی غیر مقلدوں کے طریقہ پر جنکو مسلمان وہابی کہتے ہیں۔ جب کبھی عبادت الٰہی اور ذکر اذکار کا ذکر آتا تو یہ فرماکر ٹال دیتے کہ رہبانیت

فی الاسلام یعنی اسلام میں رہبانیت نہیں ہے نہ کسی پیر طریقت کی خدمت کی اور نہ کسی بزرگ سے فیض روحانی حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ اپنے ہر ایک دعوے کو شاعرانہ لفاظی۔ استعارہ۔ مجاز و تشبیہ وغیرہ سے مبالغہ کا رنگ دیکر ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے اور جھوٹ کو سچ کر دکھاتے جیسا کہ انہوں نے کشتی نوح میں ابن مریم ہونا لکھا ہے کہ بچے ہنسی اڑاتے ہیں کہ مرزا صاحب کو استعارہ کے طور پر حمل ہوا اور دردزہ ہوا اور نو ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوا جو عیسےٰ تھا اور میں مریم سے عیسےٰ بنایا گیا دیکھو کشتی نوح صہ۴۷
جب پوچھا جاتا ہے کہ مرزا صاحب تو مریم تھے بموجب ان کے الہام کے یَا مَرْیَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ کہ اے مریم تو اور تیرے دوست جنت میں رہو حقیقت الوحی ص۷۶
جب مرزا صاحب مریم تھے تو پھر خود ہی ابن مریم کیسے ہوئے غرض کہ مرزا صاحب تھرڈ کلاس شاعر تھے طبیعت کی موزونی سے مضمون نویسی کرتے تھے روحانی برکات سے بے بہرہ تھے یوں تو ان کے مریدوں کا اختیار ہے جو چاہیں بنالیں۔ پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند مشہور ضرب المثل ہے۔ مرزا صاحب تو محالات عقلی اور خلاف قانون قدرت کے حیرت خانہ میں مقیم تھے۔ انکو اولیائے اللہ سے سمجھنا سخت غلطی ہے۔ اولیاء اللہ تو صاحب کرامات ہوتے ہیں۔ اور یہی سچے اور جھوٹے مدعی کے فرق کرنیوالی بات ہے چونکہ آپ نے اولیاء اللہ کی باتیں پیش کی ہیں میں بھی ایک حکایت کشف المحجوب سے پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں جنگل میں تھا۔ ایک شخص عیسائی راہب آیا میں نے اسکا آنا مکروہ سمجھا مگر اس نے کہا کہ میں تمہارے پاس رہونگا میں نے کہا کہ میرے پاس کھانے پینے کیواسطے کچھ نہیں اسنے کہا کہ جہان میں تیری بزرگی کا شہرہ ہے اور تو ابھی کھانے پینے کی فکر سے آزاد نہیں۔ میں نے اسکو قبول کر لیا۔ کہ دیکھوں اپنے دعوے میں کہانتک سچا ہے۔ جب سات راتیں اور سات دن ہم چلے تو ہمیں پیاس لگی۔ راہب کھڑا ہو گیا اور کہا اے ابراہیم کچھ دکھا کیونکہ تیرا جہان میں شہرہ ہے۔ میں نے زمین پر سر رکھا اور کہا کہ اے اللہ مجھے اس بیگانہ کے سامنے

خوار نہ کر کیونکہ وہ عین بیگانگی میں مجھ پر نیک ظن رکھتا ہے۔ میں نے سر اٹھایا تو ایک طبق دیکھا جسپر دو روٹیاں اور دو شربت کے پیالے رکھے تھے ہم نے اسے کھایا جب سات دن اور چلے تو میں نے اسکو کہا کہ اب تیری باری ہے تو کچھ لا۔ راہب سجدہ میں گیا اور کچھ کہا۔ ایک طبق پیدا ہوا۔ چار روٹیاں اور چار شربت کے پیالے اس پر رکھے تھے میں متعجب ہوا۔ راہب نے کہا کہ اے ابراہیم غم نہ کر تیرا مرتبہ عالی ہے اور میں مسلمان ہو گیا ہوں اسی واسطے یہ کرامت ظاہر ہوئی۔ قصہ طویل ہے۔ میں نے بہت اختصار سے نقل کیا ہے۔ دیکھو کشف المحجوب اردو صفحہ ۲۴۸

یہ ہے اولیاء اللہ کی کرامت اب مرزا صاحب کا حال سنئے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے معجزات سے ہی انکار ہے اور خدا تعالٰے کو انسان کی طرح اسباب کا محتاج یقین کرتے ہیں اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آسمان پر خدا رزق نہیں دے سکتا تصور کر کے خدا کا عجز ثابت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عیسٰے کیواسطے باورچی خانہ اور پاخانہ وغیرہ کا انتظام نہیں کر سکتا اب آپ خدا کو ناصر و ناظر سمجھکر بتائیں کہ آپ کا ایمان ہے کہ خدا تعالٰے بغیر اسباب ظاہری کے پکا پکایا کھانا اپنے بندوں کو دے سکتا ہے۔

حکیم محمد حسین معروف مرہم عیسٰے نے مولوی اصغر علی صاحب روحی سے مسجد میں گفتگو کرتے ہوئے تمسخر اُڑایا تھا کہ قرآن میں جو لکھا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی دعا پر آسمان سے دسترخوان اترا تھا اسمیں چٹنی بھی تھی۔ بھلا صاحب ایسے شخصوں کو جو محال عقلی کے جال میں پھنسے ہوئے ہوں انکو اولیا اللہ سے کہنا کہانتک خلاف واقعہ امر ہے۔ یوں تو ماننے والے اپنے پیشوا کو سچا ہی مانتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کو اس کے پیرو اسکو سچا نبی کہتے تھے بلکہ عزیز جانیں اسکے فرمان پر قربان کرتے تھے۔ اللہ تعالٰے آپ کی حالت پر رحم کرے کہ آپ نے جھوٹے مدعیان نبوت و رسالت کے مقابلہ میں سب بیندار ان کو جنہوں نے عقائد اسلام کی حمایت کرکے کذاب مدعیان کا مقابلہ کیا ظالم سمجھتے ہیں حالانکہ اجماع امت اسپر ہے کہ مدعی نبوت بعد حضرت خاتم النبیین کے کافر ہے۔

آپ حق پوشی کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت و رسالت کا دعوےٰ نہیں کیا۔

کیونکہ مرزا صاحب کی تحریروں نے قادیانی جماعت کو اور مولوی ظہور الدین اکمل کی جماعت کو جو مرزا صاحب کو مستقل نبی مانتی ہیں گمراہ کیا - اب میں مرزا صاحب کی وہ تحریریں لکھتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ مرزا صاحب اولیا اللہ میں سے نہ تھے مسیلمہ کذاب سے لیکر تیرہ سو برس تک کے عرصہ میں جسقدر مدعیان نبوت گذرے ان میں سے تھے - اگر اولیا اللہ تھے تو پھر مسیلمہ سے لیکر مرزا صاحب تک جو کذاب مدعیان گذرے وہ بھی اولیا اللہ ہونگے اور جن صحابہ کرام نے مسیلمہ کو قتل کیا وہ بقول آپ کے خطاکار تھے کیونکہ انہوں نے ایک مصلح کو ستایا -

پہلا الہام مرزا صاحب - قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً - اے مرزا تو ان لوگوں کو کہدے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں - دیکھو اخبار الاخبار صہ ۳
دوسرا الہام إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولاً شَاهِداً عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولاً حقیقۃ الوحی صہ ۱۰۱
تیسرا الہام يٰسٓ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ
یعنے اے سردار تو مرسلوں سے ہے - (حقیقت الوحی صہ ۸۲)
چوتھا الہام قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ حقیقت الوحی صہ ۱۰۱
پانچواں الہام وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
چھٹا الہام هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ٥
(حقیقت الوحی صہ ۷۱)

یہ چھ الہام ہیں جو مرزا صاحب کو رسول بناتے ہیں اگر آپ کا اعتقاد ہے کہ مرزا صاحب کو خدا تعالے کیطرف یہ الہام ہوئے تو ضرور مرزا صاحب سچے رسول صاحب کتاب حضرت موسے علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے تھے -

اب مرزا صاحب کے اقوال نقل کرتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ آپ سخت غلطی پر ہیں جو مرزا صاحب کو مدعی نبوت یقین نہیں کرتے جب وہ خود مدعی ہیں اور انکی تحریریں موجود ہیں تو پھر آپ کیوں انکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا رسول نہیں مانتے جبکہ یہی آیات محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئیں -

قول ۷ مرزا صاحب۔ میں خدا کے فضل سے نبی و رسول ہوں۔ دیکھو اخبار بدر مارچ ۱۹۰۸ء۔

قول ۸ مرزا صاحب۔ خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو کشتی نوح قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اسکو مدار نجات ٹھہرایا۔ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۶

قول ۹ مرزا جی جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگا۔ میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ یہاں مرزا جی کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونیکا ہے۔

قول ۱۰ مرزا جی۔ الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ۔ خدا کا مامور۔ خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ اور اسکا دشمن جہنمی ہے دیکھو انجام صفحہ ۶۲ شاہ صاحب! خدا تو آپ کو فرماتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتا ہے اسپر ایمان لاؤ اور وہ کہتا ہے کہ میں خدا کے فضل سے نبی و رسول ہوں تو آپ کسطرح کہتے ہیں کہ وہ نبی نہ تھا کیا آپ اسکو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے اور مرزا کو مفتری یقین کرتے ہو

قول ۱۱ مرزا جی۔ سچا خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا واقع البلاء صفحہ ۱۱

قول ۱۲ مرزا جی۔ جبکہ مجھکو اپنے وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن کریم پر۔ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۹۸)

قول ۱۳ مرزا جی۔ خدا وہی ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کیساتھ بھیجا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶)

قول ۱۴ مرزا صاحب۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جسطرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱)

قول ۱۵ مرزا جی۔ جسقدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں۔ انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام

پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا - دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں
حقیقت الوحی صـ ۳۹۱

قول عـ ۱۶ (شعر عربی کا ترجمہ) مرزا صاحب - اے لعنت کرنیوالے تجھے کیا ہوگیا بیہودہ بک رہا ہے اور تو اسپر لعنت کر رہا ہے جو خدا کا مرسل یعنے فرستادہ اور عزت یافتہ ہے - (دیکھو اعجاز احمدی صـ ۵۳)

مرزا صاحب اپنی تفضیلت تو حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی بتاتے ہیں (دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء) مرزا صاحب کہتے ہیں جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور اپنی کتاب تحفہ گولرویہ صـ ۴۰ پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھتے ہیں - تین ہزار معجزے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے - میر مدثر شاہ صاحب جواب دیں کہ کون افضل ہے - جسکے تین لاکھ معجزے یا جسکے صرف تین ہزار - اور سنو - دیکھو مرزا صاحب کا عربی شعر جو انکی کتاب اعجاز احمدی میں ہے -

لہ خسف القمر المنیر و ان لی　　　غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تو صرف چاند گہن ہوا تھا اور میرے واسطے چاند و سورج دونوں کا گہن ہوا - کیا اب بھی تو انکار کریگا (اعجاز احمدی صـ ۷۱) -

غرض مرزا صاحب اپنے نفس پر دھوکہ خوردہ تھے اور "زخرف القول غرورا" کے مصداق تھے - اور جبکو وہ وحی الٰہی زعم کرکے افضل الرسل ہونیکے مدعی ہوئے اور ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو گمراہ کر گئے - قادیانی جماعت جو اپنی تعداد چار پانچ لاکھ بتاتی ہے مرزا صاحب کے ان دعاوی کے باعث انکو مستقل نبی مانتی ہے - ایک اور جماعت مرزا صاحب کے مریدوں میں سے ہے جو مرزا صاحب کو افضل الرسل یقین کرتی ہے اور ناسخ دین محمدی تسلیم کرتی ہے اور مرزا صاحب کو تشریعی نبی مانتی ہے وہ کہتی ہے کہ جب مرزا صاحب نے اپنی امت کے لئے امر بھی کئے اور نہی بھی کی - اور اپنی کتاب اربعین نمبر ۴ صـ ۶ میں صاف صاف لکھدیا کہ جس نے

اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا - وہی صاحب شریعت ہوگا اور میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی - یہ تیسری جماعت اسیواسطے مرزا صاحب کو صاحب شریعت نبی مانتی ہے اور یہ جماعت مولوی ظہیر الدین ساکن اروپ ضلع سیالکوٹ کی ہے - ایسا ہی چھوٹی چھوٹی اور جماعتیں ہیں جو سلسلہ نبوت کے ختم ہونے کے منکر اور مدعی نبوت ہیں جیسا کہ میاں نبی بخش صاحب ساکن معراجکے ضلع سیالکوٹ جسکی نسبت عسل مصفےٰ میں آپ کی جماعت کے سرکردہ ممبر حکیم خدا بخش نے بدیں الفاظ لکھی ہے - کم گو اور گوشہ نشین شخص ہیں - اس بزرگ کو پنجابی و اردو - عربی و فارسی زبان میں بکثرت الہام ہوتے ہیں اور رویا اور مکاشفات بھی بہت ہوتے ہیں - ۱۸۹۶ء میں انہوں نے اشتہار دیا تھا - (دیکھو عسل مصفےٰ حصہ دوم صہ ۲۸۲ مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان)

دوسرے ایک شخص میاں عبد اللطیف صاحب ساکن گنا چور ضلع جالندھر ہیں - یہ بھی مرزا صاحب کیطرح مدعی نبوت و مہدویت ہیں - تیسرے شخص عبد اللہ تیما پوری ہیں - چوتھے ماسٹر محمد سعید صاحب کیمل پوری ہیں جو شریعت محمدی کو منسوخ شدہ سمجھکر ختنہ حرام سمجھتے ہیں - پانچویں ایک شخص محمد اکبر ہیں جو مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں - اور چھٹے قاضی یار محمد صاحب کانگری ہیں اور ہر ایک کے پیرو بھی ہوگئے ہیں اور ہو رہے ہیں - اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ ایمان سے بتادیں کہ یہ تمام فرقے کس نے بنائے اور کس شخص کی تحریروں اور الہاموں نے انکو گمراہ کیا - بلکہ انکار ختم نبوت کے مرتکب ہوئے اور اجماع امت سے کافر ہوئے - اسکا کون ذمہ وار ہوا ہے اگر مرزا صاحب کے یہ الہامات و تحریریں نہ ہوتیں تو لاکھوں مسلمان گمراہ نہ ہوتے - پس جتنا قصور ہے یہ سب مرزا صاحب کا ہے جنہوں نے خود وحی و الہام کا دعوے کیا - اور اسی وحی کے مطابق پہلے خود نبوت و رسالت و مسیحیت و کرشنت کے مدعی ہوئے اور انکے بعد ان کے پیرو بھی مدعی نبوت ہوئے - اگر مرزا صاحب حد سے تجاوز نہ کرتے اور ایسے دعاوی نہ کرتے

اور جماعت الگ نہ بناتے تو کوئی فتنہ امت محمدیہ میں برپا نہ ہوتا اور مخالفین غالب نہ آتے ۔ یہ خوب مسیح موعود آیا ہے کہ بجائے امت کے ترقی دینے کے مسلمانوں کو بھی کافر بناکر اور اور اختلاف اور شرک و کفر کا بیج بوکر چل دے ۔ آپ اولیائے امت کو ناحق بدنام کرتے ہیں ۔کسی اولیاء اللہ نے نبوت کا دعوے نہیں کیا اور نہ لاکھوں مسلمانوں کو اپنی نبوت و رسالت منوائی جیسا کہ مرزا صاحب نے منوائی ۔ یہ قیاس مع الفارق ہے جو کہ اہل علم کے نزدیک باطل ہے ۔ کجا دعویٰ نبوت و رسالت اور کجا کلمہ کفر جو کہ بحالت سُکر کسی اولیا اللہ کے منہ سے نکلا کجا مرزا صاحب کا اپنے دعویٰ نبوت و رسالت پر قائم ہونا ۔ دلائل شرعیہ سے اپنی نبوت و رسالت کا ثبوت دینا اور کجا اولیا اللہ کا بحالت صحو توبہ کرنا ۔ مرزا صاحب کو اولیائے امت سے کوئی نسبت نہیں ہاں بموجب حدیث رسول صلعم اس گروہ سے مرزا صاحب کو نسبت ہے وہ حدیث یہ ہے سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی یعنی میری امت میں سی ۳۰ جھوٹے ہونگے کہ گمان کرینگے کہ وہ نبی اللہ ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں کوئی نبی بعد میرے نہیں پس بسبب دعاوی نبوت و رسالت و کرشنیت و مہدویت مرزا صاحب انہی امتی نبیوں سے نسبت رکھتے ہیں جو پہلے گذر چکے ہیں اور کیوں نہ گذرتے جبکہ دو اولوالعزم پیغمبروں کی پیشینگوئیاں ہیں کہ جھوٹے نبی آئینگے سچا نبی کوئی نہ آئیگا ۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جو چیز مجھکو تسلی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ اس رسول (محمدؐ) کے دین کی کوئی حد نہیں اسلئے کہ اللہ اسکو درست کریگا اور محفوظ رکھیگا ۔ کاہن نے جواب میں کہا کیا رسول اللہ (محمدؐ) کے بعد اور رسول بھی آئینگے ۸ رسول یسوع نے جواب دیا اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئینگے ۹ مگر جھوٹے نبیوں کی ایک جماعت بڑی بھاری تعداد میں آئیگی الخ دیکھو انجیل برنباس فصل ۹۷ آیات ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ سب سے پہلے حسب پیشینگوئی حضرت عیسےٰ علیہ السلام و محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے مقابل انکی زندگی میں مسیلمہ کذاب کھڑا ہوا ۔ پھر اسود عنسی ۔ طلحہ بن خویلد ملا ۔ یہ شخص مرزا صاحب کیطرح حدیثوں کی تاویلات کرکے امتی نبی ہونیکا مدعی تھا اور کہتا تھا کہ "لا نبی بعدی" کے یہ معنی ہیں کہ میرے بعد نبی "لا" ہوگا یعنی ایسا شخص نبی ہوگا جسکا نام "لا" ہوگا اور میرا نام

"لا" ہے۔ پس میں نبی ہوں۔
مرزا صاحب بھی کہتے ہیں کہ میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی۔ پس "لا" گیا نہ انکی نسبت ہے
یا مسلیمہ وغیرہ کے جو غیر تشریعی نبوت کے مدعی تھے۔ پھر خالد بن عبد اللہ کے زمانہ میں ایک
شخص مدعی نبوت ہوا اور قرآن شریف جیسی عربی لکھنے کا مدعی بھی تھا۔ اور مرزا صاحب
کیطرح اپنی غلط عربی کو معجزہ کہتا تھا۔ اور کچھ عربی لکھی ہوئی دکھائی۔ خالد نے اس کے قتل
کا حکم دیا۔ میر مدثر شاہ صاحب فرماویں کہ خالد نے بقول آپ کے ایک مصلح کو قتل کرایا۔
یا دشمن دین محمد کو قتل کراکر فتنہ عظیم کا انسداد کیا۔ افسوس

مختار ثقفی عبد اللہ بن زبیر و عبد الملک کے زمانہ میں مدعی نبوت ہوا اور نبوت بھی
مرزا صاحب والی یعنی بغیر شریعت و کتاب کے جسطرح مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں بروزی و ظلی
نبی ہوں اصلی نبی نہیں اور لاہوری جماعت انکو ایسا نبی مانتی ہے یہ شخص بھی یہی کہتا تھا کہ "میں محمد کا
ایک مختار ہوں اور مرزا صاحب کیطرح مسئلہ حلول کا قائل تھا دیکھو مرزا لکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ
میرے وجود میں داخل ہوگیا۔ اور میرا غضب اور حلم اور تلخی و شیرینی اور حرکت و
سکون سب اسی کا ہوگیا الخ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)　　باقی آئندہ

رسید زر و شکریہ بابت ماہ فروری ۱۹۲۴ء

سید محمد حسین صاحب کمام ضلع جالندھر	عہ	محمد حسین قاری ویراجیاں	عہ
سید فدا حسین صاحب بہاری پور لائل پور	عہ	پنڈت پرسوتم صاحب اٹاوہ	عہ
رائے احمد خاں کہندرہ ہوشیارپور	عہ	صوفی حاجی محمد خاں پشاور	عہ
میاں عبد الغنی فضل الٰہی چونده	عہ	مولوی محمد امین صاحب چک نمبر ۴۳	عہ
منشی چراغ دین نظام پورہ قصور	عہ	حکیم عبد الجلیل صاحب پشاور	سے
انجمن حنفیہ بغداد شریف	للعہ	مولوی محمد عظیم صاحب وزیر آباد	سے
حضرت اقدس مولینا محمد علی صاحب مونگیر	[illegible]	بابو نذر محمد صاحب سٹیشن ماسٹر	[illegible]
عبد الخالق صاحب نوشہرہ	[illegible]	شیخ محمد دین صاحب سوداگر چرم ملسی	عہ
حکیم ابراہیم صاحب بگا پورہ	عہ	میزان ۔۔۔۔	[illegible]

[illegible]

يَا قَوْمَنَا اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ

اے بھائیو اللہ کیطرف بلانیوالے کی بات مانو

الحمد للہ کہ رسالہ نادرہ مسمّی

Rahmani, Aziz Ahmad

معیارِ صداقت

Me'yar-i sadaqat

جس مین مختصر طور سے ثابت کیا گیا ہی کہ مرزا صاحب اپنی بیان کردہ معیار کی بموجب کاذب ہین - اور نکاح والی پیشین گوئی قطعاً غلط ہوئی - اسکا کوئی جواب نہین ہو سکتا - اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کے ماننے سے خدا و رسول کو چھوڑنا ہوگا اگرچہ اُنکے ماننے والے اپنی زبان سے نہ کہین

حسب فرمائش منشی شیخ مولا بخش صاحب عرف مولائی رحمانی

منشی سراج الدین رحمانی کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر مین طبع ہوا

بار دوم - ۱۰۰۰

قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ :- حاجی لیاقت حسین محلہ مخصوص پور - مونگیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت احمدیہ سے گزارش

رسالہ فیصلہ آسمانی حضرت مصنف نے خلاف عادت محض آپکی خیرخواہی کے خیال سے لکھا تھا
اگر آپ غور سے ملاحظہ نہین کرتے اور خیالات کاذبانہ آپ کے دماغ مین ایسے جانشین ہوگئی ہین کہ
اس کے مضامین عالیہ صادقہ کی گنجائش نہین رہی جو صاحب دیکھتے بھی ہین وہ پہلے ہی سے اُس کے نہ
ماننے کا ارادہ کرلیتے ہین - الا ماشاء اللہ

بھائیو! تمہاری بھلائی کیلئے کہتا ہون کہ غور سے دیکھو خصوصًا جو کچھ علم رکھتے ہین وہ انصاف
دلی سے دیکھین - کس طرح عام فہم عبارت مین حقانیت کو آفتاب کیطرح روشن کرکے دکھایا ہے - اور یقین
کرلو کہ اسکا جواب قیامت تک کسی سے نہین ہوسکتا - ملاحظہ کرو کہ بڑے تقاضونسے خلیفۃ المسیح صاحب
نے اخبار بدر کے دو کالم مین اُسکی ایک بات کا جواب لکھوایا تھا - اُسکے دو جواب ایک مفصل اور دوسرا
مختصر حضرت مصنف نے تحریر فرمائے ہین - اُنہین ملاحظہ کیجئے اگر طلب حق ہے تو بخوبی معلوم کرلینگے
کہ فیصلہ آسمانی کا جواب نہیں ہوسکتا - جب خلیفۃ المسیح کے دربار سے ایسا مہمل جواب نکلا جس سے مجیب
کو اور خلیفہ صاحب کو شرمانا چاہئے تو پھر دوسرے سے کیا امید ہے اور وہ کیا لکھیگا - اور مین پیشینگوئی کرتا ہون
کہ اس جواب کو دیکھکر کوئی ذی علم اُسکے جواب کی ہمت نہین کریگا - اور جو کوئی کریگا تو بہت پشیمان ہوگا
اور ذلت اُٹھائیگا - دیکھئے عبدالماجد صاحب نے کچھ لکھا مگر اُسکے جواب مین اسوقت تک سات رسالے
لکھے گئے ہین جنمین اُنکی بددیانتیان اور جہالتین دکھائی گئی ہین اب فیصلہ حصہ دوم کی توضیح کو ناظرین
دیکھینگے کہ کس خوبی اور صفائی سے مرزا صاحب کے پختہ اقرارون سے اُنہین کا کاذب ثابت کیا ہے اب جواب
لکھنے سے پہلے مین مرزا صاحب کے ماننے کا نتیجہ آپکے روبرو پیش کرتا ہون اُسے ملاحظہ کیجئے اور خدا کا
ڈر کر امر حق کو اختیار کیجئے - اللہ آپکو توفیق دے -

آپکا خیرخواہ

عبداللطیف رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا غلام احمد صاحب کے ماننے کا نتیجہ

اور اونکی صداقت کا معیار

برادران اسلام خدا کے لئے توجہ کرین

اور مرزا صاحب کی صداقت کا بڑا معیار ملاحظہ فرمائین - اور انصاف دلی سے فیصلہ کرین کہ مرزا صاحب کا ماننا کیسا ہی اور مرزا صاحب کے ماننے سے ہمین کسے کسے چھوڑنا ہوگا ؟ اور کیا کیا خطرناک باتین ماننا پڑینگی ؟ خدا کو - رسولؐ کو - کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کو - حدیث رسولؐ کو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما اور تمام اولیاء اللہ کو چھوڑنا ہوگا - اور امور ذیل اوسے ماننا ہون گے -

(۱) خدا سے قدوس جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ خلافی کرتا ہی اور نہایت پختہ عہد کر کے کبھی پورا نہین کرتا - چنانچہ محمدی کے نکاح مین آپکا مرزا صاحب سے نہایت ہی پختہ وعدہ کیا اور تخمیناً بیس برس تک امید دلائی مگر اس وعدہ کو پورا نہ کیا اسیطرح اوسکے شوہر سلطان محمد کے مرنیکی وعید کی مگر پوری نہ کی اور اسیوجہ سے مرزا صاحب اپنے پختہ اقرار سے کاذب ٹھہرے - اسکا مفصل اور مدلل بیان فیصلہ آسمانی کے حصہ اول و دوم و سوم مین نہایت تحقیق اور تفصیل سے کیا گیا ہے - اور پھر جو کچھ کہا گیا تھا اسکا جواب تنزیہہ ربانی اور معیار صداقت مین دیا گیا - خدا کی وعدہ خلافی کے ثبوت مین بعض آیتین پیش کرتے ہین جن سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرات قادیانی خدا کو جھوٹا اور وعدہ خلاف مانتے ہین (نعوذ باللہ) اسکا نتیجہ یہ ہی کہ خدا اور رسول کی کسی بات پر اطمینان اور یقین نہین ہوسکتا پھر ایسے خدا کو کون مان سکتا ہی اور ماننے کی کیا وجہ ہے ؟ الحاصل مرزا صاحب کو وہی مان سکتا ہی جو خدا کو چھوڑ دے مگر افسوس کہ قادیانی اس پر غور نہین کرتے

(۲) قرآنمجید کی بہت آیتون مین آیا ہی کہ خدا قدوس وعدہ خلافی نہین کرتا اُسکے سارے وعدے سچے ہوتے ہین یہ سب آیتین غلط ہین (نعوذ باللہ) اگرچہ مطعونی کے خیال سے بظاہر یہ الفاظ زبانسے نہ کہین مگر اپنے خیال کے بموجب قرآنمجید کی بعض آیتین اُنکی وعدہ خلافی کے ثبوت مین پیش کرنا اور خلیفہ صاحب کا جملہ یَعِدُ وَلَا یُوفِی کو سند مین لانا نہایت صفائی سے ثابت کر رہا ہی کہ ان نصوص پر اُنہین یقین نہین ہے بلکہ اُنہین وہ غلط مانتے ہین۔ گو زبانسے نہ کہین اور اگر ایسے نصوص قطعیہ صریحیہ مین کوئی تاویل کیجائیگی تو شریعت محمدیہ اور احکام قرآنمجید کوئی لائق اعتبار نرہینگے کیونکہ اگر ایسی تاویل جو صریح معنی نص کے خلاف ہو مان لیجائے تو ہر شریر النفس نفس پرست جو چاہیگا قرآن کے معنی بنالیگا اور تمام احکام کو درہم برہم کر دیگا۔ الغرض مذکورہ بالا مضمون کی آیتین اگر غلط ہین تو بقیہ قرآن کی صحت کی کیا وجہ ہو سکتی ہی اگر صحیح مانکر ایسی باتین بنائی جائین جنسے خدا کی سچائی اور وعدہ خلافی کی برائی ثابت نہو تو پھر شریعت کا کوئی مسئلہ ثابت نہین ہو سکتا۔ احکام شرعی ہر نفس پرست کے نفس کے تابع ہو جائینگے جسطرح وہ چاہیگا اپنے نفس کی خواہش کے موافق احکام نکال لیگا اور شریعت کو مضحکہ بنائیگا۔ (۳)

قرآنمجید مین جسقدر وعدے اہل تقوی اور مسلمانونسے کئے گئے ہین اور کفار و منکرین سے جسقدر وعیدین کیگئی ہین کوئی لائق وثوق نہین ہے کیونکہ ہمارے اعتراض کے جواب مین آیت یُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ پیش کرتے ہین جسکا مطلب اُنکے خیال مین یہ ہی کہ اللہ تعالی بعض وعدے پورے کرتا ہی اکثر نہین کرتا۔ اگرچہ اُنکی ہمت اسقدر نہین ہوئی کہ صاف طور سے اپنے استدلال کو بیان کرتے مگر اُنکے فہم سے اور اُنکی باتونسے یہی مطلب معلوم ہوتا ہی غرضکہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے عقیدہ سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے ماننے سے قرآن شریف کو چھوڑنا ہوگا۔ اگرچہ اسوقت کسی مصلحت سے یا محض نادانی سے وہ اس سے انکار کرین مگر اسمین کوئی شبہہ نہین ہی کہ خدا کے وعدے خلاف کہانا اور خلیفہ صاحب کا یَعِدُ وَلَا یُوفِی پیش کرنا بالیقین ثابت کرتا ہی کہ مرزا صاحب کے سچا ماننے سے قرآنمجید کے سارے وعدے اور وعیدونکو غیر معتبر ماننا ہوگا۔ اور یہ عقیدہ بالآخر قرآنمجید کے چھوڑنے پر اُسے مجبور کریگا (۴) خدا تعالی ہر چیز مین محو و اثبات کرتا ہی بعض وقت نہایت پختہ وعدہ کرکے اُسے مٹا دیتا ہے چنانچہ مرزا صاحب نے وعدے کئے اور پھر مٹا دئے اُسکا ظہور نہوا مخالفین نے جب مرزا صاحب سے منکوحہ آسمانی کی نسبت اعتراض کیا ہی تو اُسکے جواب مین حقیقۃ الوحی مین آیت يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ پیش کی ہی جب وعدہ وعید مین بھی محو و اثبات ہی تو اسکا ضروری نتیجہ

یہ ہوگا کہ رسول کی رسالت بھی لائق اعتبار نہ رہیگی کیونکہ معلوم نہیں کہ اسکی رسالت قائم ہے یا مٹادی گئی
پھر ایسے مشکوک رسولونکو کون عاقل مان سکتا ہے غرضکہ مرزا صاحب کو مانکر تمام انبیا کو چھوڑنا ہوگا یہ چوتھا عقیدہ ہے
جسکی وجہ سے خدا کے رسولونکو چھوڑنا ہوگا اس سے پہلے جو تین عقیدے بیان ہوگئے ہیں ہر ایک اسکا موجب ہے کہ مرزا صاحب
کو مانکر خدا کے رسولونکو چھوڑنا ہوگا اور بالآخر اسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ مرزا صاحب کو بھی نہ مانیگا اگر اُسے کچھ عقل ہے
کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں (۵) تمام حدیثیں غیر معتبر اور بیکار ہیں قصیدہ اعجازیہ
کا شعر ملاحظہ کیا جاوے وهل النقل شیٔ بعد ایحاء ربنا * فای حدیث بعده تتخیر * وقد مزق الاخبار
کل ممزق * فکل بما هو عنده یستبشر - اور اعجاز احمدی کا صفحہ ۲۹ و ۳۰ اور تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۰ دیکھا
جائے کہ اپنے الہام کے مقابل مین حدیثون کی کیسی بے ادبی کی ہے اور ردی کیطرح پھینکدینے کو لکھا ہے
اور ازالہ الاوہام کے صفحہ ۵۵۶ مین یہ لکھتے ہین کہ اگر حدیث صحیح بھی ہو تب بھی کچھ مفید نہین ہے
یعنی کوئی امر حق اُس سے ثابت نہین ہو سکتا اس کہنے کے بعد جو حدیث یا جو روایت اُنکے مدعا کے موافق
ہے اُس سے سند پکڑتے ہین اگرچہ وہ کیسی ہی ضعیف یا موضوع کیون نہو اور جاہل فریب باتین بناکر اُسکی صحت ثابت کرتے ہین
چنانچہ دار قطنی کی نہایت ضعیف بلکہ موضوع روایت کی صحت بیان کرنیمین رسالہ نور الحق مین کیسی باتین بنائی
ہین (۶) حضرت سرور انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشینگوئیان پوری نہین ہوئین
حالانکہ یہ محض افترا اور حضور انور کی کسر شان ہے آپنے کوئی پیشینگوئی ایسی نہین کی جو پوری نہین ہوئی ہو مگر چونکہ
مرزا صاحب کی بہت پیشینگوئیان پوری نہین ہوئین اسلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کرکے عوام کو
دھوکا دیا جاتا ہے - تحفہ گولڑویہ مین لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین پیشینگوئی کی تھی مگر وقت
نہوئی حالانکہ آنحضرت صلعم نے حدیبیہ مین کوئی پیشینگوئی ایسی نہین کی جو پوری نہوئی ہو ۱۲ صفحہ ۵۳ ضمیمہ انجام اتھم کے حاشیے
مین لکھتے ہین کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہونے اور اُس سے ایک خاص لڑکا ہونیکے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سلہ ان شعرونکا حاصل یہ ہے کہ جب مجھپر خدا کی وحی آنے لگی تو پھر حدیث کوئی چیز نہین ہے تمام حدیثین ٹکڑے ٹکڑے کردی گئیں اب جو
کچھ میرے پاس ہے اوس سے خوش ہو ۱۲ سلہ اور اس پیشینگوئی مین کوئی اندازی وقت کسیطرح بیان نہین ہوا (بیان حقانی دیکھو)
سلہ حاشیہ کے صریح مضمون سے ثابت ہوگیا کہ محمدی سے نکاح کیلئے اور پھر اُس سے لڑکا ہونیکے لئے کوئی ایسی شرط نہیں ہے جسکی وجہ سے
وہ لڑکی مرزا صاحب کے پاس نہ آئے اور پیشینگوئی پوری نہو بلکہ اس پیشینگوئی کے پورا ہونیکی یہی صورت ہے کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کی پاس آئے اور اُس سے لڑکا
پیدا ہو ۱۲

پیشینگوئی کی ہی مگر یہ محض خیال خام و افترا ہی جس پیشینگوئی کو مرزا صاحب نے اپنی پیشینگوئی ٹھہرایا ہی اُسکا ذکر
فیصلہ آسمانی مین کیا گیا ہی وہان دیکھنا چاہئیے۔ مگر مرزا صاحب کے کہنے کے بموجب اس پیشینگوئی کا ظہور نہین ہوا کیونکہ نہ نکاح
ہوا نہ لڑکا ہوا اسکے سوا اُنکے بیان سے ظاہر ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پیشینگوئیان کین ایک یہ کہ محمدی بیگم سے
مرزا صاحب کا نکاح ہوگا۔ وہ آسمانی اور خیالی نکاح نہین جسکا ہونا دنیا مین کسیٔنے نہین دیکھا بلکہ وہ نکاح جسکا نتیجہ
اولاد ہونا ہی وہ ہوگا۔ دوسری پیشینگوئی یہ ہی کہ اُس سے اولاد ہوگی اور وہ لڑکا ہوگا جسکی پیشینگوئی مرزا صاحب نے
کی تھی جب ان دونو کا ظہور نہوا تو مرزائی اس کہنے پر مجبور ہین کہ بقول مرزا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو پیشینگوئیان
غلط ہوگئین (نعوذ باللہ) کوئی مسلمان ایسا نہین کہہ سکتا۔ اب اُنکے مریدین کہہ رہے ہین کہ حضور انور نے
مسیلمہ کذاب کے اپنے سامنے مارے جانیکی پیشینگوئی کی تھی مگر اوسکا ظہور نہ ہوا بلکہ آپکے بعد وہ مارا گیا بعض نے
اُسپر اور اضافہ کیا ہی کہ آنحضرت نے ایک رویا کی بناء پر فرمایا تھا کہ مسیلمہ میرے ہاتھ سے ہلاک ہوجائیگا،، (دیکھو
آئینۂ صداقت) حالانکہ یہ بالکل غلط ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز ایسا نہین فرمایا مگر حضرات
مرزائیونکی جرأت کو برادران اسلام ملاحظہ کرین کہ کیسے صریح جھوٹ حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام
پر لگا رہے ہین اور صرف اسلئے کہ عوام کی نظرونمین مرزا صاحب کو سُرخرو کرین۔ بھائیو یہ کیا اسلام ہے -
خادمان اسلام اور جان نثاران حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام ذرا غور کرین کہ مرزا صاحب اور انکے
پیرو دونے اول تو خدائے قدوس پر جھوٹ کا ایسا عیب لگایا جس سے اُسکا تمام کلام مخدوش اور لایق
اطمینان نرہا۔ اُسکے بعد حضرت سرور انبیاء پر یہ الزام دیا کہ آپنے غلط پیشینگوئیان کین جس سے آپکی رسالت
اور نبوت درہم برہم ہوجاتی ہی کیونکہ نبی کی پیشینگوئی غلط نہین ہوسکتی بھائیو یہ نہایت خدشہ کی بات ہی
ذرا غور کرو جماعت احمدیہ تو دھوکے مین آگئی اور پھر ختم اللہ علی قلوبہم کی مصداق ہوگئی مگر تم تو ہوشیار ہو
پیشینگوئی کے غلط ہوجانے سے نبوت اسوجہ سے درہم برہم ہوجاتی ہی کہ توریت مین مصرح ہی[1] کہ جس مدعی نبوت کی
پیشینگوئی غلط ہوجاے وہ جھوٹا ہی اس حوالہ کو مرزا صاحب نے اپنے متعدد رسالونمین بطور سند پیش کیا ہی اس حوالہ سے
تو صاف طور سے نبوت باطل ہوتی ہی - اور قرآن مجید کی وہ آیت جو رسالہ کے تیسرے نمبر مین لکھی گئی جس سے

؎۱ اسکا ذکر حصہ دوم فیصلہ آسمانی کے صفحہ ۵ مین کیا گیا ہے اور توریت کی عبارت بھی نقل کی گئی ہی ۱۲

ظاہر ہے کہ خدا اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی نہیں کرتا اس باب مین نص صریح ہے کہ جس مدعی کی ایسی پیشینگوئی
غلط ہو جائے جسمین وعدہ خداوندی ہو وہ مدعی کاذب ہے اگرچہ بعض پیشین گوئیان اُسکی سچی بھی ہوئی ہون اسکے
علاوہ مرزا صاحب تو پیشینگوئی بطور نشان و معجزہ مخلوق کے روبرو پیش کرتے ہین اب اگر وہ اسوجہ سے
غلط ہو جائے کہ خواب یا کسی قیاس کی بنیاد پر کی تھی تو اُسکی تمام باتون پر یہ گمان ہو سکیگا اور بالخصوص
مخالف اسلام نہایت دلیری سے یہ کہیگا کہ جسطرح یہان قیاس و گمان کیا گیا ہے اسیطرح اور باتین بھی اس نبی نے قیاس و
گمان سے کہی ہین اور اگر کوئی پیشینگوئی صحیح بھی ہوئی تو اتفاقیہ ہے ایسے اتفاقات بہت ہوتے ہین اور اگر اوس
نبی نے وحی و الہام سے پیشین گوئی کی تھی اور وہ غلط ہو گئی تو یہ خدا پر الزام ہے جسکا پہلے ذکر ہوا۔

غرضکہ مرزائیونکے ان عقائد اور ایسے خیالات سے نہ خدا ہے نہ رسول ہے نہ دین ہے نہ ایمان ہے اور یہی بات
اُنکی صورت اُنکی سیرت اُنکے حالات سے اظہر من الشمس ہوتی ہے (بعض نیکدل جو غلطی سے اُنکے شامل ہو گئے ہین اُنکا
ذکر نہین ہے)

اب دین کا نام اور خدا و رسول کی تعریف کسی پالسی اور مصلحت سے معلوم ہوتی ہے اسکی تفصیل مین طول ہے مگر
مین یقینی طور سے کہتا ہون کہ جو کچھ لکھا گیا ہے اسمین ذرا شک نہین ہے مرزا صاحب کی باتین اسکی کامل شہادت دیتی ہین
مگر اُنکی جماعت کی نسبت مین وثوق سے کچھ نہین کہہ سکتا البتہ اکثر کی نسبت میرا گمان ہے کہ وہ دہوکے مین آگئے ہین
اور غلطی مین پڑے ہین اللہ تعالیٰ انکو غلطی سے نجات دے آمین۔

(۷) سارے انبیائے کرام کی شریعت منسوخ اور اولیاء عظام کا چشمۂ فیض مرزا صاحب نے بیکار کر دیا (اُنمین حضرت
سرور انبیا علیہ السلام بھی داخل ہین) اب کسی سے فائدے اور فیضان کی امید نرہی۔ قصیدۂ اعجازیہ مین مرزا صاحب
لکھتے ہین۔ تکدر ماء السابقین و عیننا * الی اٰخر الایام لا تتکدرا۔ چونکہ آخر مین مرزا صاحب کو نبوت مستقلہ کا
دعویٰ تھا اور اپنے الہام لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ[۱] سے تمام انبیا کو اپنا ظل قرار دیچکے ہین اسلئے اس شعر کے
بالضرور یہ معنی ہونگے کہ مرزا صاحب سے پہلے جتنے انبیا گذرے اُنکی شریعت و تعلیم مکدر اور میلی ہو گئی اور جتنے اولیائے
کرام خلفائے راشدین حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم اور حضرت محی الدین جیلانی اور حضرت خواجہ

---

[۱] استفتا صفحہ ۸۵ ملاحظہ ہو ۱۲

معین الدین چشتی ہوئے سبکا فیض کمدراد ربیکار ہوگیا میرا چشمہ قیامت تک میلا نہ ہوگا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھتے ہین کہ سچا شفیع مین ہون میریطرف دوڑو۔

بھائیو! کیسا غضب ہے کہ تمام انبیا اور اولیا کو جھوٹا شفیع قرار دیتے ہین اور اپنے آپ کو سچا شفیع کہتے ہین کوئی مسلمان اسکو سن سکتا ہے اور کہنے والے کو مسلمان سمجھ سکتا ہے یہ اردو کی عبارت صاف یہی مطلب ظاہر کر رہی ہے کوئی اردو کے محاورے جاننے والا اس سے انکار نہین کرسکتا ہے۔ یہ تو صاف طور سے تمام انبیا کرام اور اولیائے عظام کے مرتبت سے انکار ہے اور جہان کہین اقرار ہے غالباً پالسی پر ہے تاکہ ہر ایک کیوقت وہ اقوال پیش کردئے جائین جب تمام یا اکثر مان لینگے اسوقت کہدیا جائیگا کہ اسوقت مجھے اپنی فضیلت معلوم نہین ہوئی تھی بعد کو معلوم ہوئی جسطرح براہین کے بہت مضامین کی نسبت کہدیا ہے۔ عزیز و یقین جانو کہ مرزا صاحب کی ایسی بیجا باتین ہین جنمین پورے طور پر نظر کرنیسے فہمیدہ حق بین بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ مرزا صاحب کا مقصد دعوے خدائی کا تھا آہستہ آہستہ ترقی کرتے جاتے تھے پہلے مجدد اور مثیل مسیح ہوئے پھر مسیح موعود ہوئے پھر ظلی نبی ہوئے پھر مستقل نبی صاحب شریعت ہوگئے۔ پھر مذکورہ الہام اتار کر تمام انبیا کو اپنا طفیلی بنالیا اور سب کی شفاعت سے انکار کردیا خود نبی سب کے سچے شفیع بن گئے۔ اس سے زیادہ ترقی کے اظہار کا موقع نہین آیا تھا کہ غیرت الٰہی نے نجوڑا اور نیست و نابود کردیا۔

(۸) ایک فتویٰ مرزا صاحب کا اور انکے خلیفہ اور صاحبزادہ کا یہ ہے کہ جو کوئی مرزا صاحب پر ایمان نہین لایا وہ کافر ہے اور اسکے پیچھے نماز ہرگز جائز نہین ہے۔ اسکا حاصل یہ ہے کہ دنیا مین جو تقریباً چالیس کروڑ مسلمان تھے وہ مرزا صاحب کے وجود سے سب کافر ہوگئے بجز قلیل گروہ کے اور کوئی کافر مسلمان نہین ہوا انکے مجدد اور مہدی ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ تیرہ سو برس کے عرصہ دراز مین جو کاملین امت محمدیہ اور علماء راسخین کی ہمت اور سعی سے مسلمانونکی تعداد تمام دنیا مین تقریباً چالیس کروڑ ہوئی تھی اُسے چودھوین صدی مین مرزا صاحب نے خاک مین ملادیا یعنی وہ سارے مسلمان کافر ہوگئے اور ساری دنیا کافرونسے بھر گئی اور مسلمان دنیا سے گویا ناپید ہوگئے۔ میان محمود احمد رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء مین لکھتے ہین جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہا تو پھر آپکی

۱۵ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ صفحہ ۱۷ سے ۲۱ تک دیکھو ۱۲ ۱۶ اسکی تفصیل صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱ مین ملاحظہ کی جاوے ۱۲

بعثت کا فائدہ ہی کیا ہوا؟ اس کلام سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت کا فائدہ یہی ہے
کہ ساری دنیا کے مسلمان کافر ٹھہرائے جائیں اور ظاہر ہے کہ جب مرزا صاحب نے کافروں کو مسلمان نہیں بنایا
تو اب اگر مسلمانوں کو کافر بھی نہ بنائیں تو پھر انکا وجود اور بعثت بیکار ہو جائے اسلئے انکے خلیفہ صاحب اور خلیفہ
ارشد کو اس پر اصرار ہے کہ سب کو کافر بنایا جائے تاکہ انکی بعثت کا فائدہ ظاہر ہو - اب برادران اسلام نظر انصاف
کی چشمہ کو دیکھیں کہ کسقدر کفر کا دریا بہا دیا ہے اور دنیا میں کفر کی ظلمت کو پھیلا کر اپنی بعثت کا فائدہ دکھایا ہے
اسیطرح انکی ساری باتوں پر غور کریں اور انصاف فرمائیں کہ مرزا صاحب کا ماننا کیسا ہے؟ اور اللہ تعالی سے
عاجزی کے ساتھ دعا کریں کہ وہ ہادی برحق ہمیں اور آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے اور راہ مستقیم پر قائم رکھے آمین

بعض مرزائیوں سے دریافت کیا گیا کہ مرزا صاحب نے ایسا عظیم الشان دعوے کیا یعنی مسیح موعود بنے
اور تین لاکھ معجزوں کے مدعی ہوئے اور حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار بتاتے
یعنی سو حصے حضور انور سے افضل ہو گئے مگر یہ بتائیے کہ اونکی ذات سے اسلام کو اور مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوا -
انہوں نے کتنے کافروں کو مسلمان کیا - مسلمانوں کی ظاہری اور باطنی حالت میں کیا ترقی ہوئی - اسنے جواب
دیا کہ حضرت نوح ؑ کی بعثت سے کیا فائدہ ہوا تھا - یعنی حضرت نوح ؑ نے نو سو برس سے زیادہ تبلیغ کی مگر چند کافر مسلمان
ہوئے تھے - میں نے کہا کہ حضرت نوح ؑ کی دعوت سے جتنے قطعے کافر ایمان لائے اوتنے ہی یا اوسکے نصف کافروں کا ایمان لانا
مرزا صاحب کی وجہ سے ثابت کرو مگر یہ یقینی بات ہے کہ دنیا میں جتنے کفار ہیں یعنی یہود و نصاری اور ہنود و آریہ ان میں سے دس
بیس کو بھی مرزا صاحب نے مسلمان نہیں بنایا - البتہ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا دیا اور حضرت نوح ؑ نے پچاس سو یا کچھ کم
بیش کافروں کو مسلمان بنایا تھا اور آپ نے ایک سادی دعا سے ساری دنیا کو کفر سے دھو دیا اور سارے مخالفین کفار کو طوفان نوحی سے
نیست و نابود کر دیا - اب حضرت نوح ؑ کی بعثت کا فائدہ اور مرزا صاحب کے دعوی کا نتیجہ دیکھ لو مگر افسوس ہے کہ اکثر انکے دل
اسقدر سیاہ ہو گئے ہیں کہ ایسی بدیہی حقانی باتیں اونکی سمجھ میں نہیں آتیں انکے دعوے کی غلطی قرآن مجید سے صحیح حدیثوں سے کتب سابقہ
اجماع امت محمدیہ سے ثابت کر دیگئی اور اونکی اور بہت سے جھوٹ دکھا دئے گئے جسکو طلب حق ہو وہ فیصلہ آسمانی اور شہادت آسمانی
و صحائف رحمانی ملاحظہ کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ انکے جواب سے عاجز ہیں مگر راہ راست پر آنا قبول نہیں کرتے افسوس - اے کریم و
رحیم تو انہیں اس مغالطہ کی ظلمت سے نکال اور نور ایمان سے انہیں منور کر آمین اسکے بعد نکاح والی پیشینگوئی کا جواب ملاحظہ ہو

نکاح والی پیشین گوئی کا جواب



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادران اسلام - دسوین صدی کی ابتدا مین سید محمد[۱] جونپوری نے ہند مین امام مہدی ہونیکا دعوے کیا تھا - اور تیرھوین صدی کے درمیان علی محمد[۲] بابی نے ملک فارس مین بھی دعوے کیا - اور دونون مدعی بہت کچھ کامیاب ہوے - اور ابتک اونکے ماننے والے موجود ہین - چودھوین صدی کی ابتدا مین مرزا غلام احمد قادیانی نے پنجاب مین یہ دعویٰ کیا - مرزا صاحب کو اپنے دعوے کی اشاعت مین نہایت آسانی اور عافیت اسوجہ سے ہوئی کہ وہ ایک عادل اور آزاد گورنمنٹ کی حکومت مین رہتے تھے کسی بات سے کوئی اُن کا روکنے والا نہ تھا - اشاعت کے اسباب بھی اسوقت مین بہت کچھ مہیا ہین پھر اُن کے طرز تحریر نے کامل علمائے دیندار کو اُن کی طرف متوجہ نہونے دیا اس لئے اُنھین اسقدر کامیابی ہوئی جو اسوقت دیکھی جاتی ہے - مرزا صاحب نے اپنے دعوی کے ثبوت مین اپنی پیشین گوئیان بہت سی کی ہین اون مین دو پیشین گوئیان بہت ہی مہتم بالشان ہین جنکو مرزا صاحب نے اپنے دعوے کا نہایت عظیم الشان نشان بتایا ہے وہ یہ کہ (۱) احمد بیگ کی لڑکی میرے

---

[۱] اسکا حال ہدیہ مہدویہ مین مولٰنا محمد زمان خاں مرحوم شاہجہان پوری حیدرآبادی نے لکھا ہے - ناظرین اُسے ضرور ملاحظہ کرین اور مرزا صاحب کی حالت سے ملائین ۱۲

[۲] اسکا مختصر حال حافظ عبدالرحمن امرتسری نے اپنے سفرنامہ مین اور مذاہب الاسلام کے آخر مین لکھا ہے - یہ بھی لکھا ہے کہ اس فرقہ نے استنبول - شام - مصر - امریکہ - بمبئی - رنگون مین اچھی وقعت حاصل کی ہے - اب جو حضرات مرزا صاحب کی کامیابی پر فریفتہ ہوئے ہین اُنھین غور کرنا چاہئے کہ مرزا صاحب کو ایسی کامیابی نہین ہوئی - ۱۲

نکاح مین آئیگی اور (۲) سلطان محمد اُسکا شوہر میرے روبرو مریگا۔ ان دونون پیشین گوئیون کا چرچا بیس ۲ برس سے زیادہ مرزا صاحب نے نہایت زور کیساتھ کیا ہے اور مختلف طور پر ادن کے ظہور کے لئے وعدہ خداوندی بتایا ہے اور اس قدر تاکید اور یقین سے اس دعوے کو بیان کیا ہے۔ جس سے زیادہ تاکید اور یقین دلانا نہین ہوسکتا۔ مگر فضل خداوندی یہ ہوا کہ یہ دونون پیشین گوئیان غلط ہوگئین اور انکی زبان سے اونکے دعوی کا فیصلہ ہوگیا۔ اور اُنکے پختہ اقرار و نے اون کی حالت کو اظہر من الشمس کردیا۔ یہ وقت تھا کہ جنہون نے غلطی سے اونکی پیروی اختیار کی تھی اور اون کے دعوے کے مُصَدِّق ہوگئے تھے۔ وہ فوراً اُن سے علیحدہ ہوکر حق کے پیرو ہوتے مگر اُنہون نے ایسا نہ کیا بلکہ مرزا صاحب کی حمایت مین (جو در اصل نفس کی حمایت ہے) خدائے قدوس پر الزام لگانے لگے اور یہ کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ نے اون سے وعدے کئے تھے مگر پورے نہ کئے اور خدا تعالیٰ کی وعدہ خلافی کے ثبوت مین قرآن مجید کی آئیتیں پیش کرنے لگے۔ اور اس پردہ مین مخالفین اسلام کو مدد دینے لگے۔ چنانچہ اخبار بدر قادیان مطبوعہ ۸ اگست ۱۹۱۲ء مین ایک مضمون نکلا ہے اوسمین دو آیتین پیش کی ہین۔

(۱) یُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ[۱] - (۲) قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا (الی) قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ إِن شَاءَ - ان آیتون کو نقل کرکے صرف اسقدر بیان کیا ہے کہ قرآن مجید کی یہ آیتین ہین یا نہین۔ اس کی تشریح مطلقاً نہین کی کہ ان آیتون سے اونکا مدعا کیونکر ثابت ہوا۔ اسلیئے ہم بھی اسقدر کہتے ہین کہ آیتین قرآن مجید کی ہین مگر ان سے اس کا ثبوت ہرگز نہین ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کرتا ہے۔ اُس قدوس کی ذات اقدس اس عیب سے پاک ہے اور ہم قرآن مجید کی آئیتین پیش کرتے ہین جو

---

[۱] اس آیت کے اوپر یہ ذکر ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے قتل کرنیکا ارادہ کیا۔ ایک شخص اوسی کے قریبون مین یا اُس کے گروہ مین تھا مگر پوشیدہ طور سے ایمان لے آیا تھا اوسنے چاہا کہ فرعون کو اس ارادے سے باز رکھون۔ اور اسطرح سمجھانا شروع کیا کہ تو ایسے شخص کو ماریگا جو اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہے اور تمہارے پاس نشانیان لایا ہے۔ اچھا اُن نشانیون کو نہ مانو تمہین اختیار ہے مگر تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہون کہ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ۔ یعنی اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اُس پر پڑے گا اور آپ تباہ ہوگا تیرے مارنے کی ضرورت نہین ہے۔ اور اگر سچا ہے تو اُسکے وعدون کا ظہور کچھ تو ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پوشیدہ مومن فرعون کے سامنے ایسا لفظ بولا جو ذو معنیین تھا یعنی اوسکے معنی بعض کے بھی تھے اور کل کے بھی۔ نہایت قرین قیاس ہے کہ وہ ایسا لفظ اسلئے بولا کہ مین سچا بھی رہون اور علم بھاورہ

ہمارے دعوے کے ثبوت مین نصوص قطعیہ ہین۔ مثلاً

(۱) رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا۔ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ اے پروردگار جو تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمین عنایت کر۔ اس مین شبہہ نہین کہ تو وعدہ خلافی نہین کرتا۔

(۲) حَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ اس کا حاصل بھی وہی ہے جو پہلی آیت کا ہے

(۳) فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ۔ اس بات کا خیال بھی دل مین نہ لاؤ کہ اللہ اپنے رسولون سے وعدہ خلافی کرتا ہے اور کسیوقت اپنے وعدے یا وعید کو پورا نہین کرتا۔ یعنی ایسا نہین ہو سکتا یہان نہایت تاکید سے ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ بالخصوص اپنے رسول سے وعدہ خلافی نہین کرتا۔ یہ آیت اس مدعا مین نص قطعی ہے کہ مرزا صاحب مامور من اللہ اور خدا کے رسول نہ تھے کیونکہ جس بات کو مرزا صاحب نے نہایت پختہ وعدہ خداوندی بار بار کہا ہے وہ پورا نہیں ہوا۔ اسکی تفصیل دلائل حقانی مین کیگئی ہے چوتھی دلیل ملاحظہ ہو

(۴) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ صبر کر اسمین شبہہ نہین کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ کبھی خلاف نہین ہو سکتا

(۵) اَلَا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے

(بقیہ صفحہ ۹) کے لحاظ سے فرعون کے مزاج کے بالکل برخلاف بھی نہو تاکہ وہ میری بات کا خیال کرے۔ قرآن مجید مین ایک لفظ کا ترجمہ بعض کیا گیا جسکے معنی عام محاورہ مین اور ہین اور بعض وقت دوسرے معنی مین بھی بولا جاتا ہے یعنی کل کے معنی ہین۔ تفسیر روح المعانی مین اسکے ثبوت مین کئی شعر لکھے ہین۔ قرآن مجید مین اوسکے کلام کا ترجمہ کر دیا گیا اور ایسا لفظ لایا گیا جسکے دونون معنی کلام عرب مین ہین اگرچہ ایک معنی متعارف اور عام ہین اور دوسرے معنی مین اتفاقاً کسی وقت بولا جاتا ہے جب یہ لفظ دونون معنی کیلئے آیا تو اس آیت سے یہ ثابت نہین ہو سکتا کہ خدا کے سارے وعدے پورے نہین ہوتے جیسا کہ جماعت احمدیہ کہہ رہی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ وہ اتنا بھی نہین سمجھتی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ موسیٰ کو سچا مانکر یہ کہا جائے کہ انکے اکثر وعدے اور وعید تو جھوٹے ہونگے۔ مگر بعض سچے ہونگے۔ کیونکہ اگر یہ معنی ہون تو جھوٹے اور سچے مین کوئی فرق نہین رہتا۔ ایسے شخص کو کوئی سچا نہین کہہ سکتا۔ جسکی اکثر باتین جھوٹی ہون اور فرعون کا مقابل انہین سچا مانکر سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے آیت کے معنی وہ نہین ہو سکتے جو جماعت احمدیہ سمجھی ہے۔ مگر چونکہ آیت مین بعض کا لفظ آیا ہے اسلئے جماعت احمدیہ اپنا الزام دفع کرنے کے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھی اور خوشی مین آکر آیت کے معنی یہ خیال کرتی کہ خدا بعض وعدے پورے کرتا ہے سب نہین کرتا۔ مگر انہین سارے قرآن مجید پر نظر کرنا چاہئے۔ دیکھین کہ قرآن مجید مین کتنی آیتین ہین جن سے قطعاً اور یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ یا وعید خلاف نہین ہو سکتا۔ اسکے تمام وعدے سچے ہوتے ہین یہان چند آیتین بہاں نقل کی جاتی ہین۔ ایسے نصوص قطعیہ کے ہوتے ہوئے کوئی ذی علم کسی آیت سے خدا کی وعدہ خلافی نہین ثابت کر سکتا تنزیہہ ربانی مین اس آیت کی دوسری توجیہہ بیان کی ہے۔ وہ عام فہم زیادہ ہے ۱۲

سلہ ان دونون آیتون مین نہایت صفائی سے بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہین ٹلتا سارے پورے ہوتے ہین کیونکہ قاعدہ کلیہ دوسری المیعاد مین الف لام استغراق کا ہے اور اگر عہد ذہنی لیا جائے جیسا مرزائی کہتے ہین تو بھی یہی معنی ہونگے۔ کیونکہ عہد ذہنی کردہ کے

(اس مین کسی وقت جھوٹ کا شائبہ نہیں ہوسکتا) لیکن اکثر لوگ نہین جانتے۔ انہین مین سے جماعت احمدیہ بھی ہے۔ کہیے خلیفہ صاحب یہ قرآن مجید کی آیتین ہین[۱] یا نہین اور ہین تو اس باب مین نص قطعی ہے یا نہین کہ اللہ تعالیٰ کے سارے وعدے سچے ہوتے ہین اُسکا کوئی وعدہ خلاف نہین ہوتا۔؟ اگر آپ قرآن کو مانتے ہین تو یہ بھی آپ کو ضرور ماننا پڑیگا۔ ان نصوص قطعیہ نے یہ بھی ثابت کردیا کہ جو آیتین آپنے پیش کی ہین اُن کا مطلب وہ نہین ہے جو آپ سمجھے ہین وہ مرزائی جو خلیفہ صاحب کے پاس رہکر اس پیشنگوئی کا یہ جواب دیتے ہین کہ وہ نکاح منسوخ ہوگیا اور اپنی بے علمی سے یہ کہتے ہین کہ کیا نسخ آیات کا ثبوت قرآن شریف سے نہین ملتا" افسوس ہے کہ حکیم نورالدین صاحب وہان موجود ہین اور اُنہنے یہ نہین کہتے کہ نسخ اگر ہوتا ہے تو احکام مین ہوتا ہے۔ اخبار مین نہین ہوتا ہے پیشین گوئیان خبر ہین اور ایسی خبر ہین کہ وعدۂ خداوندی ہے۔ انکو نسخ سے کیا واسطہ۔ اسقدر بے علمی کہ جہالت کی باتین مجیبہ جواب مین پیش کیجاتی ہین کیا اب بھی شرم نہ آئیگی۔ اگر کچھ ایمان ہے تو ان آیتون پر غور کرین خدا پر عیب نہ لگائین۔ آیتون کے بعد مضمون نگار نے حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی کو پیش کیا ہے جسکو مرزا صاحب نے اپنے لئے بڑی سپر بنا رکھی ہے۔ مگر یہ سخت مغالطہ ہے۔ حضرت یونسؑ کی کوئی پیشینگوئی غلط نہین ہوئی۔ نہ وعدۂ معینہ سے ٹل گئی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ پیشینگوئی ہرگز نہین کی تھی کہ خدا تعالیٰ تمہین ہلاک کریگا البتہ اس قدر کہکر قوم کو ڈرایا تھا کہ اگر ایمان نہ لاؤگے تو عذاب آئیگا جیسا کہ انبیا کا معمول ہے۔ جب اُنہون نے نہ مانا تو بموجب اُنکے کہنے کے عذاب آیا۔ اسکا ثبوت قرآن مجید مین ہے۔ مگر وہ عذاب کے آثار دیکھتے ہی ایمان لے آئے اسلیے عذاب ٹل گیا

غرضکہ جو پیشین گوئی کی تھی وہ پوری ہوئی۔ مرزا صاحب کی پیشینگوئی یہ تھی کہ محمدی میرے نکاح مین آئیگی اور اُسکا شوہر میرے روبرو مریگا۔ اسکا ظہور نہ ہوا۔ پھر حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی سے اسکا جواب کس طرح ہوگیا۔ مدرس صاحب کچھ تو آنکھین کھولو اور واقعی حالات کو معلوم کرو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ احمد بیگ کے داماد کی نسبت جو پیشین گوئی غلط ہوئی اُسکا ایک اور جواب مجیب نے دیا ہے اوسکا حاصل یہ ہے کہ انکا الہام

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹) حکم مین ہوتا ہے اور جب نکرہ نفی کے بعد آتا ہے تو عام ہو جاتا ہے اگر کچھ علم ہے تو سمجھو کہ بیان دو قسم کے ہونگا حاصل ایک ہی ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ خلاف نہین ہوتا۔ ۱۲

[۱] اس رسالہ کو تنزیہ ربانی کے ساتھ ملاکر دیکھا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ آٹھ آیتوں سے یہ دعویٰ ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے پورے ہوتے ہین ۱۲

کے صفحہ ۳۱ کی بنا پر جو اعتراض کیا گیا ہی اُس کا جواب اوسی کے صفحہ ۳۲ مین موجود ہے وہ یہ کہ احمد بیگ کے
داماد کی موت کو مرزا صاحب نے مشروط کیا ہی۔ اُسکے بیباکانہ اور رکذبانہ اشتہار دینے پر وہ شرط اُس نے
پوری نہین کی اسلئے مشروط نہین پایا گیا۔ اب حق پسند حضرات مجیب کی عبارت فہمی یا حق پوشی ملاحظہ
فرمائین۔ فیصلہ آسمانی مین صرف انجام اتھم کے صفحہ ۳۱ کی بنا پر اعتراض نہین کیا گیا بلکہ صفحہ ۳۱ وصفحہ ۲۱۶
وصفحہ ۲۲۳ و ضمیمہ انجام اتھم کے صفحہ ۵۴۔ کئی جگہ کی عبارت نقل کرکے اعتراض کیا ہی اور ہر ایک جگہ کی عبارت
سی ایک جداگانہ بات پیدا ہوتی ہی جو مجیب کی غلطی کو روشن کرتی ہی۔ سبکو ملاکر دیکھنا چاہئے تاکہ پوری
حالت معلوم ہو۔ اُسکے بعد صفحہ ۳۲ کے مضمون کو دیکھنا چاہئے۔ مجیب نے ایسا نہیں کیا۔ اب مین صرف
صفحہ ۳۱ کی عبارت آپکے روبرو پیش کرتا ہون ملاحظہ کرکے انصاف فرمائیے۔ وہ یہ ہے۔ (۱) مین بار بار
کہتا ہون کہ نفس پیشینگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہی (۲) اور اگر مین جھوٹا ہوں تو یہ
پیشینگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (۳) اور اگر مین سچا ہون تو خدا تعالی
اوسے بھی ویسا ہی پورا کریگا جیسا کہ احمد بیگ اور اتھم کی پیشینگوئی پوری ہوگئی۔ (۴) جو بات خدا
کیطرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اُسکو روک نہین سکتا " مرزا صاحب کی عبارت کے یہ چار جملے ہین۔ ہر ایک
جملہ مجیب کے جواب کو غلط بتاتا ہی۔ پہلے جملہ کا مطلب یہ ہی کہ داماد احمد بیگ کا میرے سامنے مرنا تقدیر مبرم ہی اور
تمام اہل علم جانتے ہین کہ تقدیر مبرم وہی ہی جس مین کوئی شرط نہین ہوتی۔ اوسکا ہونا ہر طرح ضرور ہوتا ہے
اس کے خلاف مجیب صاحب اُسکے لئے ایسی شرط بتلاتے ہین جسکا ظہور مرزا صاحب کی موت کے بعد
تک نہوا۔ دوسرے جملہ مین مرزا صاحب نہایت صفائی سی سلطان محمد کے نہ مرنیکو اپنے جھوٹے ہونیکی
علامت بتلاتے ہین اور کہہ رہی ہین کہ اگر مین مرجاؤن اور وہ نہ مرے تو مین جھوٹا ہون۔ بھائیو
ذرا غور کرو کہ اس مین ایسی شہرط کیونکر ممکن ہے کہ مرزا صاحب کے مرنیکے بعد تک اُسکا ظہور نہو اس جملہ
کی رو سے اگر مرزا صاحب سچے ہین تو اُسکا مرنا مرزا صاحب کے روبرو ضرور ہی۔ تیسرے جملہ مین وہ صاف
کہہ رہی ہین کہ جسطرح احمد بیگ اور اتھم میری پیشنگوئی کے بموجب میرے سامنے مرگئے اسی طرح احمد بیگ کا
داماد بھی میرے سامنے مریگا اس مین اگر کوئی شرط کیجائے تو یہ کلام غلط ہو جائیگا۔ چوتھے جملہ مین۔

کہہ رہے ہین کہ احمد بیگ کے داماد کی موت خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کیونکہ وہ اسکی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔ اسلئے اُسے کوئی شرط یا کوئی دوسری بات رد نہین کر سکتی۔ اسکی زیادہ تشریح کیلئے انجام اتھم کا صفحہ ۲۲۳ دیکھنا چاہئے۔ اب خلیفہ صاحب فرمائین کہ یہ چار جملے کیسی شہادت دے رہے ہین کہ اس پیشینگوئی مین شرط نہین ہو سکتی پھر آپ کے صحبت یافتہ آپکے پاس کے رہنے والے ایسی بات کیون کہہ رہے ہین جیسے مرزا صاحب کے کلام کا ہر جملہ غلط بتا رہا ہے۔ اسیطرح بقیہ عبارتونکا حال ہے کہ انکا بھی ہر ہر جملہ کہتا ہے کہ اس پیشینگوئی مین ایسی شرط ہرگز نہین ہو سکتی جو مرزا صاحب کی موت تک پوری نہو۔ طول کلام کا خوف ہے ورنہ مین سب کو بیان کر کے دکھا دیتا۔ اب صفحہ ۳۲ کی عبارت کو بھی دیکھئے جسے مجیب شرط بتا رہے ہین اور اپنے مخالف کو شرمانا چاہتے ہین۔ صفحہ مذکور کی اول عبارت یہ ہے۔ احمد بیگ کے داماد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اسکے بعد جو میعاد خدا تعالی مقرر کرے اگر اُس سے اوسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون۔" یہ عبارت تو نہایت صفائی سے بتا رہی ہین کہ صفحہ ۱۳۱ مین جو پیشین گوئی ہے اُسکے لئے یہ شرط نہین ہے بلکہ مخالفین کے تنگ کرنے کی وجہ سے ایک اور میعادی پیشین گوئی کرنے کا وعدہ کرتے ہین کیونکہ صاف کہہ رہے ہین کہ اشتہار کے بعد خدا تعالی جو میعاد مقرر کرے اوس سے اُسکی موت اگر تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون" یعنی جسطرح مین نے پہلے اُسکی موت کے لئے ڈھائی سال کی مدت مقرر کی تھی اب اشتہار کے بعد پھر کوئی میعاد مقرر کرونگا۔ اگر اُس سے اُسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون۔ افسوس ہے کہ ایسی صاف عبارت کا مطلب مجیب غلط سمجھ رہے ہین۔ الحاصل صفحہ ۱۳۱ و ۳۲ دونون کی عبارتین مجیب کی غلطی کو متعدد طریقون سے ظاہر کر رہی ہین۔ اسکے علاوہ اوسی صفحہ ۱۳۱ مین پیشین گوئی کے اصل الفاظ مرزا صاحب نے نقل کئے ہین مثلاً فسیکفیکھم اللہ۔ ویردھا الیک لاتبدیل لکلمات اللہ۔ ان الفاظ کے یہان نقل کرنیکی کوئی وجہ نہین ہو سکتی بجز اسکے کہ صفحہ ۱۳۱ کے مضمون کی تائید کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سلطان محمد کی بیوی کا میرے پاس آنا یعنی میرے نکاح مین آنا ضروری ہے کیونکہ وعدۂ خداوندی ہے اور خدا کی بات بدل نہین سکتی اسلئے اوسکے شوہر کا مرنا اور میری پیشینگوئی کا پورا ہونا میری زندگی مین ضرور ہے۔ اسلئے سلطان محمد کے مرنیکے لئے وہ شرط نہین ہو سکتی جو مجیب بیان کر رہے ہین۔ الغرض

مرزا صاحب کے کلام سے مجیب کی غلطی کی چھہ وجہین بیان کر دیگئین - چار صفحہ ۱۳۱ کی عبارت سے اور دو صفحہ ۲۳۲ کی عبارت سے - کہئے مجیب صاحب اب کسے شرمانا چاہئے آپ کو یا آپکے مخالف کو ؟ اسکے علاوہ اگر مجیب فیصلہ آسمانی کو دیکھتے تو اس جواب کے غلط ہونیکے اور بھی وجوہ انہین خود مرزا صاحب کے کلام سے ملتے مگر افسوس ہی کہ حضرات مرزائی اون تحریرونکو نہیں دیکھتے جو محض اُنکی خیر خواہی کی نظر سے لکھی گئی ہین - اور کسی نے کچھ دیکھا تو محض سرسری طور سے جواب دینے کے خیال سے - انصاف اور حق طلبی سے بحث نہیں - مجیب کے اس جواب سے یہ حالت روشن ہو رہی ہے وہ فیصلہ آسمانی کے پہلے حوالہ کو دیکھکر جواب لکھنے بیٹھ گئے - نہ اُس پیشین گوئی کے متعلق عبارت مین غور کیا نہ اُس عبارتمین جہانسے وہ شرط نکالتے ہیں اور نہ اُسکے بعد دیکھا اور جواب لکھنے بیٹھ گئے - افسوس تو یہ ہی کہ خلیفہ صاحب ایسی بے تکی باتیں لکھواتے ہین اور اُنکے روبرو لکھی جاتی ہین کیا تقاضائے ایمان و ہدایت یہی ہی ؟

اب اگر مجیب صاحب کی قوت ایمانی فیصلہ آسمانی دیکھنے کی برداشت نہیں کر سکتی تو انجام آتھم کا صفحہ ۶۱ سطر ۷ سے صفحہ ۶۲ کی سطر ۴ تک دیکھین جس مین نہایت تاکیدوں کیساتھ مرزا صاحب کے بیان کے موافق خدا تعالیٰ کا پختہ وعدہ بلکہ عہد خداوندی ہی کہ سلطان محمد کی بیوی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی جس میں کہا گیا ہی - انا کنا فاعلین - فلا تکونن من الممترین[1] - جب مرزا صاحب سے ایسا پختہ عہد خدا کر رہا ہی تو پھر مرزا صاحب کے ایمان کا مقتضا یہ کب ہو سکتا ہی کہ سلطان محمد کے مرنیکے لئے ایسی شرط لگائین جو اونکے مرنے کیوقت تک پوری نہو کیونکہ اُسکے مرنیکے بعد وہ نکاح مین آئیگی - پھر صفحہ ۲۱۶ سطر ۶ سے آخر تک ملاحظہ کرین - جس مین نکاح کے روکنے والونکا مارڈالنا اصل مقصود خداوندی بیان کیا ہی - روکنے والون مین اُسوقت بڑا روکنے والا اُسکا شوہر تھا - اس الہام کے بعد مرزا صاحب وہ شرط نہیں لگا سکتے جسے مجیب بیان کر رہے ہین اسکے بعد صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۴ پر غور کرین جس میں ہر ایک جملہ یہ کہہ رہا ہی کہ سلطان محمد کا مرنا مرزا صاحب کے روبرو ہر طرح ضرور ہی اسمین کوئی شرط نہیں ہو سکتی اور اگر شرط تھی تو پوری ہو گئی - الحاصل انمین سے ہر ایک عبارت نہایت قوی دلیل ہے کہ اس پیشینگوئی مین کوئی شرط نہیں ہو سکتی - بلکہ سلطان محمد کا مرنا مرزا صاحب کے روبرو بموجب اس پیشینگوئی کے ضرور ہے - مگر افسوس ہی کہ مجیب صاحب جب صفحہ ۲۳۲ کی صاف اُردو عبارت

[1] یعنی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ بلا شبہ ہم اسکے کرنیوالے ہین اس میں تو شبہہ ہرگز نہ کر ۱۲

سمجھے تو اُن حوالوں کی عربی عبارت کیا سمجھیں گے۔ مگر خدا کے لئے خلیفہ صاحب ملاحظہ کر کے انصاف کریں اور اپنی جماعت کو سمجھائیں کہ ایسی بے تکی باتیں نہ کریں۔ خدا سے ڈریں۔ اسکے بعد مجیب صاحب ان دونوں پیشینگوئیوں کی صداقت ایسے طور سے بیان کرتے ہیں کہ انکی عقل و فہم پر حیرت ہوتی ہے اور اُن جوابوں کا نمونہ روبرو ہو جاتا ہے جو گذشتہ کذاب اپنے الزاموں کے جواب میں دیا کرتے تھے کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی جھوٹا مدعی اپنے الزاموں کے جوابات نہ دے۔ کچھ کہنا اُسے ضرور ہے اب اسکو سمجھنا کہ کیسا کہا ہے اُسی کا کام ہے جس کو اللہ نے عقل کے ساتھ انصاف پسندی عنایت کی ہے اور خدا سے ڈرتا بھی ہے

مجیب لکھتے ہیں کہ انجام یہ ہوا کہ وہ بزرگ خاندان جو بانی اس کام کا تھا سلسلۂ بیعت میں داخل ہو گیا جس نے شرط توبی توبی پوری کر کے پیشگوئی کی صداقت ثابت کر دی" مگر یہ محض غلط ہے احمد بیگ کے خاندان میں کوئی بزرگ ایسا نہیں تھا جو بانی فساد یعنی باعث نکاح ہوا اور پھر وہ مرزا صاحب کا مرید ہو گیا ہو۔ اگر مجیب کو دعویٰ ہے تو اُسکا نام و نشان بتائے حقیقۃ الوحی کا حوالہ اگرچہ غلط ہے مگر یہاں اُسکے حوالہ سے کام نہیں چلتا ثابت کیجئے۔ مرزا صاحب نے انجام اتھم کے صفحہ ۲۱۸ میں پانچ شخصوں کو بانی فساد بتایا ہے۔ احمد بیگ کو اور اُس کی ساس کو اور اُسکی دو بہنوں کو۔ پھر لکھا ہے کہ یہ چاروں مر چکے ایک باقی ہے جس پر موت کا حکم ہو چکا ہے۔ کہئے جناب اب کون باقی ہے جو سلسلۂ بیعت میں داخل ہو گیا۔ اب اس سے قطع نظر کر کے کہتا ہوں کہ جملہ توبی توبی کو اگر شرط مان لیا جائے تو بھی کسی بزرگ خاندان کے مرید ہو جانے سے شرط پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مرزا صاحب انجام اتھم اور حقیقۃ الوحی میں اس جملہ کا مخاطب احمد بیگ کی ساس کو کہتے ہیں جب شرط احمد بیگ کی ساس سے کی گئی تو کسی غیر معلوم بزرگ خاندان کے مرید ہو جانے سے وہ شرط کیونکر پوری ہو سکتی ہے۔ شرط کے پوری ہونے کے لئے ضرور ہے کہ جس سے خطاب ہے جس سے شرط کی گئی ہے وہ توبہ کرے اور ایمان لائے۔ مگر وہ مرتے دم تک ایمان نہیں لائی۔ پھر شرط کے پورا ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے اب ہم اس گرفت سے بھی درگذر کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ دو پیشین گوئیوں کے لئے یہ شرط تھی یعنے احمد بیگ کی لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا۔ اور اُسکے داماد کا مرنا ان دونوں پیشینگوئیوں میں ایک وعدہ خداوندی ہے اور دوسری وعید ہے اب اس جملہ کی شرط ہونے کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ اگر اسے پورا کر دیا جائے

یعنی جنہیں توبہ کیلئے کہا گیا ہے وہ توبہ کرلیں تو وعدہ خداوندی کا ظہور ہو۔ اور وعید ٹل جائے مگر اُس شرط کے پورا کر دینے سے مشروط نہیں پایا گیا یعنی وعدہ خداوندی کا ظہور نہیں ہوا۔ اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں نہیں آئی اسلئے یقیناً معلوم ہوا کہ وہ الہام بناوٹ تھا اور پھر اسکے بعد اس شرط کا اضافہ بھی اسی مصلحت سے تھا۔ کہ کسی وقت کام آوے۔ اور جواب دینے کی گنجایش رہے۔ اگر وہ سچا الہام تھا تو اُسکے دونوں جز کا پورا ہونا ضرور تھا۔ مگر ایسا نہوا اسلئے وہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔ اور ممکن نہیں کہ اُسکی صداقت کسی طرح ثابت ہوسکے الحاصل اول تو یہ ثابت نہیں کہ اُس خاندان کا کوئی بزرگ مرزا صاحب کا مرید ہوگیا اور بالفرض اگر کوئی بڑا اُس خاندان کا مرید بھی ہوگیا ہو تو بھی وہ شرط پوری نہیں ہوسکتی۔ اور اگر شرط کا پورا ہونا مان لیا جائے تو بھی پیشینگوئی کی صداقت ثابت نہیں ہوئی اور قرآن مجید کے نص قطعی

اور توریت کے صریح ارشاد سے اور مرزا صاحب کے پختہ اقرار سے مرزا صاحب کا کذب ثابت ہوا۔

کیونکہ مرزا صاحب کا یہ مقولہ ہے۔ یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہوئی[١] تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ یقین سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔" دوسری جز سے مراد احمد بیگ کے داماد کا مرنا ہے۔ اب حضرات مرزائی اس قول سے کیوں روگرداں ہیں۔ اگر کوئی مسلمان مرزا صاحب کا یہ قول پیش کرتا ہے تو اُس سے ناخوش ہوتے ہیں۔ بھائیو یہ انہیں کا کلام ہے جن پر تم ایمان لائے ہو۔ کسی دوسرے کا قول نہیں ہے پھر ناخوشی کی کیا وجہ ہے۔؟ الغرض آپ مانیں یا نہ مانیں مگر اسمیں شبہہ نہیں ہے کہ فضل خدا نے ہمنے اصلی حالت کو روشن کرکے دکھا دیا اور مرزا صاحب کے اقرار سے انکی زبان سے مرزا صاحب کے دعویٰ کا فیصلہ ہوگیا جسکے آنکھیں ہیں وہ دیکھ رہا ہے۔ عجیب یہ بھی لکھتے ہیں کہ معترضین جواب دیں کہ کیوں اُنہوں نے سلطان محمد سے اشتہار نہیں دلایا۔" جواب ملاحظہ ہو مرزا صاحب کے کذب کا اُنہیں کامل یقین ہوگیا تھا اب زیادہ تجربہ کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اور جانتے تھے من جرب المجرب حلت به الندامة اسلئے اشتہار دلوانے کی دقت نہیں اُٹھائی۔ ان سب باتوں کی تفصیل رسالہ تنزیہ ربانی میں دیکھنا چاہیئے واللہ الموفق والمعین۔ آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین۔

امت محمدیہ کا خیرخواہ
ابو احمد رحمانی

[١] ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ ملاحظہ ہو ١٢

نکاح والی پیشین گوئی پر ابتک کیون گفتگو ہو رہی ہے
کیا حضرت مسیحؑ کی حیات پر گفتگو کرنیسے علماء موکر قاصر ہین؟

جواب:- مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی ایک دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلین بیان کی گئی ہین اور اس خاص پیشین گوئی پر بحث کرنے کی وجہ نہایت محققانہ طور سے حصہ اول و دوم فیصلہ آسمانی اور جواب حقانی مین اچھی طرح بیان کی گئی ہے اوسے دیکھئے۔ اوس کا حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی صداقت کا بڑا معیار اپنی پیشینگوئیون کو بتایا تھا۔ اور نکاح والی پیشین گوئی کو نہایت ہی عظیم الشان نشان کہا تھا اوسکے کاذب ہونے سے باسانی فیصلہ ہو سکتا ہے اس لیے اسکی خاص پیشین گوئی کا جھوٹا ہونا دکھایا گیا۔ اور اُس مین جو جو باتین خلاف شان ولایت و نبوت مرزا صاحب سے ہوئین اونھین ظاہر کر دیا گیا۔ جس سے بالیقین ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے مین کاذب ہین۔ اب دوسری پیشین گوئی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہین رہی اور نہ حضرت مسیحؑ کی حیات و ممات پر بحث کرنے کی حاجت ہے۔ حضرت مسیحؑ زندہ ہون یا مر گئے ہون مرزا صاحب کسی طرح مسیح موعود نہین ہو سکتے کیونکہ جس کا جھوٹا ہونا کلام خدا سے کلام رسول سے اور خود اُس کے اقوال سے بالیقین ثابت ہو وہ مجدد اور خدا کا رسول ہرگز نہین ہو سکتا اس لئے اگر کوئی پیشینگوئی اُن کی سچی بھی ہو جائے تو ایسا ہی ہے جیسا نجومی اور رمالون کی بعض پیشین گوئیان سچی ہو جاتی ہے۔ غرضکہ جب مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کر دیا گیا تو اور بحثین فضول ہین البتہ بمقتضاے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ الخ اُنکی جماعت کو سمجھایا جاتا ہے اور حسب موقع لکھا جاتا ہے مرزا صاحب نے پچیس ۲۵ تیس برس رسالہ بازی اور اشتہار بازی کی تھی۔ اب نا بیان رسول اوسکی حالت کو کھول رہے ہین اور فضول بحث سے اجتناب کرتے ہین اور حتی الوسع

گمراہون کی ہدایت اور خیر خواہی مین کوشان ہین۔ کسی مرزائی کے کہنے سے اصل مطلب کو چھوڑ نہین سکتے علما کی شان نہین ہے کہ فضول بحث مین پڑین۔ جن پختہ دلیلون سے اور خود مرزا صاحب کے اقرار سے اُن کا کاذب ہونا یقینی طور سے ثابت کر دیا گیا ہی اُسے مرزائی تسلیم کر لین یا ہماری باتون کا جواب دیدین اوس کے بعد دوسری گفتگو کی جائے گی۔ مگر یہ قیامت تک کسی مرزائی سے نہین ہو سکتا اس کے ثبوت کے لئے یہ دیکھنا کافی ہے کہ ہماری طرف سے متعدد رسالے خصوصًا **فیصلہ آسمانی** اور **شہادت آسمانی** کو مشتہر ہوئے عرصہ ہوا جنمین قطعی طور سے متعدد دلیلون سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کر دیا ہی اور اب دوسری **شہادت آسمانی** نہایت آب و تاب سے شائع ہوئی ہے مگر یہان سے قادیان تک کوئی جواب نہین دیسکتا۔ مولوی عبد الماجد صاحب نے بڑے خلیفہ کی مدد سے ایک رسالہ لکہا تھا اُس پر پانچ رسالے اس طرف سے شائع ہو چکے ہیں جن مین اصل جواب کے علاوہ اُن کی علمی لیاقت اور دیانت کو اظہر من الشمس کیا ہے مگر کچھ جواب دے نہین سکتے۔ جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ اس پر غور کرے اپنی عاقبت کو برباد نہ کرے۔

راقم آپکا سچا خیر خواہ

اسرار نہانی کا جواب

حضرت اقدس مولف فیصلہ آسمانی و شہادت آسمانی عم فیضہم نے جب مسیح قادیانی کی واقعی حالت کو روشن کر کے دکھا دیا اور مسلمانون کو ہلاکت سے بچایا اور بہت ناواقف مسلمان جو مرزائیون کے بہکانے سے اُنھین ماننے کو تیار تھے اِن رسالون کو دیکھکر اُنسے متنفر ہو گئے اور کتنے اُنکے ماننے والے بھی اُنسے علیحدہ ہوئے اور مونگیر سے قادیان تک اُن لاجواب رسالون کا جواب کوئی نہ دیسکا تو عاجز ہو کر مسلمانونکے توجہ ہٹانیکے لئے رسالہ اسرار نہانی لکھا جواب بڑے فخر سے جا بجا تقسیم کیا جاتا ہی اُسکا نہایت عمدہ اور مہذب جواب زیر طبع ہے۔ عنقریب شایع ہوگا انشاء اللہ تعالی (محمد معز مختار سولوں) [مہتمم]

يٰقَومَنَآ اَجِيبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ

اے بھائیو اللہ کیطرف بلانیوالے کی بات مانو

الحمد للہ کہ رسالہ نادرہ مسمّٰی

معیارِ صداقت

جس میں مختصر طور سے ثابت کیا گیا ہی کہ مرزا صاحب اپنی بیان کردہ معیار کی بموجب کاذب ہیں۔ اور نکاح والی پیشین گوئی قطعاً غلط ہوئی۔ اِسکا کوئی جواب نہیں ہو سکا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کے ماننے سے خدا و رسول کو چھوڑنا ہوگا اگرچہ اُنکے ماننے والے اپنی زبان سے نہ کہیں



حسب فرمایش منشی شیخ مولا بخش صاحب عرف مولائی رحمانی

منشی سراج الدین رحمانی کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں طبع ہوا

بار دوم۔ ۱۰۰۰ قیمت ۱ر
ملنے کا پتہ:۔ حاجی لیاقت حسین محلہ مخصوص پور۔ مونگیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت احمدیہ سے گزارش

رسالہ فیصلہ آسمانی حضرت مصنف نے خلاف عادت محض آپکی خیرخواہی کے خیال سے لکھا تھا مگر آپ غور سے ملاحظہ نہیں کرتے اور خیالات کا ذبانہ آپکے دماغ مین ایسے جانشین ہوگئی ہین کہ اس کے مضامین عالیہ صادقہ کی گنجائش نہین رہی جو صاحب دیکھتے بھی ہین وہ پہلے ہی سے اُس کے نہ ماننے کا ارادہ کرلیتے ہین۔ الا ماشاء اللہ

بھائیو! تمہاری بھلائی کیلئے کہتا ہون کہ غور سے دیکھو خصوصًا جو کچھ علم رکھتے ہین وہ انصاف دلی سے دیکھین۔ کسطرح عام فہم عبارت مین حقانیت کو آفتاب کیطرح روشن کرکے دکھایا ہے۔ اور یقین کرلو کہ اسکا جواب قیامت تک کسی سے نہین ہوسکتا۔ ملاحظہ کرو کہ بڑے تقاضوں سے خلیفۃ المسیح صاحب نے بدر کے دو کالم مین اُسکی ایک بات کا جواب لکھوایا تھا۔ اُسکے دو جواب ایک مفصل اور دوسرا مختصر حضرت مصنف نے تحریر فرمائے ہین۔ اُنہین ملاحظہ کیجئے اگر طلب حق ہے تو بخوبی معلوم کرلینگے کہ فیصلہ آسمانی کا جواب نہیں ہوسکتا۔ جب خلیفۃ المسیح کے دربار سے ایسا مہمل جواب نکلا جس سے مجیب کو اور خلیفہ صاحب کو شرمانا چاہیئے تو پھر دوسرے سے کیا امید ہے اور وہ کیا لکھیگا۔ اور مین پیشینگوئی کرتا ہون کہ اس جواب کو دیکھکر کوئی ذی علم اُسکے جواب کی ہمت نہین کریگا۔ اور جو کوئی کریگا تو بہت پشیمان ہوگا اور ذلت اُٹھائیگا۔ دیکھئے عبدالماجد صاحب نے کچھ لکھا مگر اُسکے جواب مین اسوقت تک سات رسالے لکھی گئی ہین جنمین اُنکی بددیانتیان اور جہالتین دکھائی گئی ہین اب فیصلہ حصہ دوم کی توضیح کو ناظرین دیکھینگے کہ کس خوبی اور صفائی سے مرزا صاحب کے پختہ اقرارون سے اُنہین کا کذب ثابت کیا ہے اب جواب لکھنے سے پہلے مین مرزا صاحب کے ماننے کا نتیجہ آپکے روبرو پیش کرتا ہون اُسے ملاحظہ کیجئے اور خدا سے ڈر کر امر حق کو اختیار کیجئے۔ اللہ آپکو توفیق دے۔

آپکا خیرخواہ

عبداللطیف رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا غلام احمد صاحب کے ماننے کا نتیجہ اور اونکی صداقت کا معیار

برادران اسلام خدا کے لئے توجہ کرین

اور مرزا صاحب کی صداقت کا بڑا معیار ملاحظہ فرمائین - اور انصاف دلی سے فیصلہ کرین کہ مرزا صاحب کا ماننا کیسا ہے اور مرزا صاحب کے ماننے سے ہمین کیسے کیسے چھوڑنا ہوگا؟ اور کیا کیا خطرناک باتین ماننا پڑینگی؟ خدا کو - رسول ؐ کو - کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کو - حدیث رسول ؐ کو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما اور تمام اولیاء اللہ کو چھوڑنا ہوگا - اور امور ذیل اوسے ماننا ہون گے -

(۱) خدائے قدوس جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے اور نہایت پختہ عہد کر کے بھی پورا نہین کرتا - چنانچہ محمدی بیگم کے نکاح مین آنیکا مرزا صاحب سے نہایت ہی پختہ وعدہ کیا اور تخمیناً بیس برس تک امید دلائی مگر اس وعدہ کو پورا نہ کیا اسیطرح اوسکے شوہر سلطان محمد کے مرنیکی وعید کی مگر پوری نہ کی اور اسیوجہ سے مرزا صاحب اپنے پختہ اقرار سے کاذب ٹھیرے - اسکا مفصل اور مدلل بیان فیصلہ آسمانی کے حصہ اول و دوم و سوم مین نہایت تحقیق اور تفصیل سے کیا گیا ہے - اور پھر جو کچھ کہا گیا تھا اسکا جواب تنزیہہ ربانی اور معیار صداقت مین دیا گیا - خدا کی وعدہ خلافی کے ثبوت مین بعض آیتین پیش کرتے ہین جن سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرات قادیانی خدا کو جھوٹا اور وعدہ خلاف جانتے ہین (نعوذ باللہ) اسکا نتیجہ یہ ہے کہ خدا اور رسول کے کسی بات پر اطمینان اور یقین نہین ہو سکتا پھر ایسے خدا کو کون مان سکتا ہے اور ماننے کی کیا وجہ ہے؟ الحاصل مرزا صاحب کو وہی مان سکتا ہے جو خدا کو چھوڑے مگر افسوس کہ قادیانی اس پر غور نہین کرتے

(۲) قرآنمجید کی بہت آیتون مین آیا ہی کہ خدائے قدوس وعدہ خلافی نہین کرتا اُسکے سارے وعدے سچے ہوتے ہین یہ سب آیتین غلط ہین (نعوذ باللہ) اگرچہ مطعون کے خیال سے بظاہر یہ الفاظ زبانسے نہ کہین مگر اپنے خیال کے بموجب قرآنمجید کی بعض آیتین اُسکی وعدہ خلافی کے ثبوت مین پیش کرنا اور خلیفہ صاحب کا جملہ یَعِدُ وَلَا یُوْفِی کو سند مین لانا نہایت صفائی سے ثابت کر رہا ہی کہ ان نصوص پر اُنہین یقین نہین ہے بلکہ اُنہین وہ غلط مانتے ہین۔ گو زبانسے نہ کہین اور اگر ایسے نصوص قطعیہ صریحہ مین کوئی تاویل کیجائیگی تو شریعت محمدیہ اور احکام قرآنمجید کوئی لائق اعتبار نہ رہینگے کیونکہ اگر ایسی تاویل جو صریح معنی نص کے خلاف ہو مان لیجائے تو ہر شریر النفس نفس پرست جو چاہیگا قرآن کے معنی بنالیگا اور تمام احکام کو درہم برہم کردیگا۔ الغرض مذکورہ بالا مضمون کی آیتین اگر غلط ہین تو بقیہ قرآن کی صحت کی کیا وجہ ہو سکتی ہی اگر صحیح مانکر ایسی باتین بنائی جائین جنسے خدا کی سچائی اور وعدہ خلافی کی برائی ثابت نہو تو پھر شریعت کا کوئی مسئلہ ثابت نہین ہو سکتا۔ احکام شرعی ہر نفس پرست کے نفس کے تابع ہو جائینگے جسطرح وہ چاہیگا اپنے نفس کی خواہش کے موافق احکام نکال لیگا اور شریعت کو مضحکہ بنائیگا۔ (۳)

قرآنمجید مین جسقدر رد وعدے اہل تقوی اور مسلمانونسے کئے گئے ہین اور کفار و منکرین سے جسقدر وعیدین کیگئی ہین کوئی لائق وثوق نہین ہے کیونکہ ہمارے اعتراض کے جواب مین آیت یُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ پیش کرتے ہین جسکا مطلب اُنکے خیال مین یہ ہی کہ اللہ تعالی بعض وعدے پورے کرتا ہی اکثر نہین کرتا۔ اگرچہ اُنکی ہمت اسقدر نہین ہوئی کہ صاف طور سے اپنے استدلال کو بیان کرتے مگر اُنکے فہم سے اور اُنکی باتونسے یہی مطلب معلوم ہوتا ہی غرضکہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے عقیدے سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے ماننے سے قرآن شریف کو چھوڑنا ہوگا۔ اگرچہ اسوقت کسی مصلحت سے یا محض نادانی سے وہ اس سے انکار کرین مگر اسمین کوئی شبہہ نہین ہی کہ خدا کے وعدے خلاف کہانا اور خلیفہ صاحب کا یَعِدُ وَلَا یُوْفِی پیش کرنا بالیقین ثابت کرتا ہی کہ مرزا صاحب کے سچا ماننے سے قرآنمجید کے سارے وعدے اور وعیدونکو غیر معتبر ماننا ہوگا۔ اور یہ عقیدہ بالآخر قرآنمجید کے چھوڑنے پر اُسے مجبور کریگا (۴) خدا تعالی ہر چیز مین محو واثبات کرتا ہی بعض وقت نہایت پختہ وعدہ کرکے اُسے مٹا دیتا ہے چنانچہ مرزا صاحب سے وعدے کئے اور پھر مٹا دئے اُسکا ظہور نہوا مخالفین نے جب مرزا صاحب سے منکوحہ آسمانی کی نسبت اعتراض کیا ہی تو اُسکے جواب مین حقیقۃ الوحی مین آیت یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ پیش کی ہی جب وعدہ وعید مین بھی محو واثبات ہی تو اسکا ضروری نتیجہ

یہ ہوگا کہ رسول کی رسالت بھی لایق اعتبار نرہیگی کیونکہ معلوم نہین کہ اسکی رسالت قائم ہے یا مٹادی گئی
پھر ایسے مشکوک رسولونکو کون عاقل مان سکتا ہے غرضکہ مرزا صاحب کو مانکر تمام انبیا کو چھوڑنا ہوگا۔ یہ چوتھا عقیدہ ہے
جسکی وجہ سے خدا کے رسولونکو چھوڑنا ہوگا اس سے پہلے جو تین عقیدے بیان کئے گئے ہر ایک اسکا موجب ہے کہ مرزا صاحب
کو مانکر خدا کے رسولونکو چھوڑنا ہوگا اور بالآخر اسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ مرزا صاحب کو بھی نہ مانیگا۔ اگر ادسے کچھ عقل ہے
کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو نبی کہتے ہین (۵) تمام حدیثین غیر معتبر اور بیکار ہین قصیدۂ اعجازیہ
کا شعر ملاحظہ کیا جاے وھل النقل شئی بعد ایحاء ربنا[1] * فای حدیث بعدہ تتخیر * وقد مزق الاخبار
کل ممزق * فکل بما ھو عندہ یستبشر۔ اور اعجاز احمدی کا صفحہ ۲۹ و ۳۰ اور تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۰ دیکھا
جائے کہ اپنے الہام کے مقابل مین حدیثون کی کیسی بے ادبی کی ہے اور ردی کیطرح پھینکدینے کو لکھا ہے
اور ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۵۵۵ مین یہ لکھتے ہین کہ اگر حدیث صحیح بھی ہو تب بھی کچھ مفید نہین ہے
یعنی کوئی امر حق اس سے ثابت نہین ہو سکتا اس کہنے کے بعد جو حدیث یا جو روایت انکے مدعا کے موافق
ہے اس سے سند پکڑتے ہین اگرچہ وہ کیسی ہی ضعیف یا موضوع کیون نہو اور جاہل فریب باتین بناکر اسکی صحت ثابت کرتے ہین
چنانچہ دارقطنی کی نہایت ضعیف بلکہ موضوع روایت کی صحت بیان کرتے ہین رسالہ نور الحق مین کیسی باتین بنائی
ہین (۶) حضرت سرور انبیاء محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشینگوئیان پوری نہین ہوئین
حالانکہ یہ محض افترا اور حضور انور کی کسر شان ہے آپنے کوئی پیشینگوئی ایسی نہین کی جو پوری نہین ہوئی ہو مگر چونکہ
مرزا صاحب کی بہت پیشینگوئیان پوری نہین ہوئین اسلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کرکے عوام کو
دھوکا دیا جاتا ہے۔ تحفہ گولڑویہ مین لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین پیشینگوئی کی تھی مگر وقت
پر نہوئی حالانکہ آنحضرت نے حدیبیہ مین کوئی پیشینگوئی ایسی نہین کی جو پوری نہوئی ہو[2] صفحہ ۵۳ ضمیمہ انجام آتھم کے حاشیہ
مین لکھتے ہین کہ محمدی سے میرا نکاح ہونے اور اس سے ایک خاص لڑکا ہونیکے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] ان شعرونکا حاصل یہ ہے کہ جب مجھپر خدا کی وحی آنے لگی تو پھر حدیث کوئی چیز نہین ہے تمام حدیثین ٹکڑے ٹکڑے کردی گئین اب جو کچھ میرے پاس ہے اوس سے خوش ہو ۱۲
[2] اور اس پیشینگوئی مین کوئی اندازی وقت کسیطرح بیان نہین ہوا (بیان حقانی دیکھو) ۱۲
حاشیہ کے صریح مضمون سے ثابت ہوگیا کہ محمدی سے نکاح کیلئے اور پھر اس سے لڑکا ہونیکے لئے کوئی ایسی شرط نہین ہے جسکی وجہ سے وہ لڑکی مرزا صاحب کے پاس نہ آئے اور پیشینگوئی پوری ہو جائے بلکہ اس پیشینگوئی کے پورا ہونیکی یہی صورت ہے کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے پاس آئے اور اس سے لڑکا پیدا ہو ۱۲

پیشینگوئی کی ہی مگر یہ محض خیال خام اور افترا ہی جس پیشینگوئی کو مرزا صاحب نے اپنی پیشینگوئی ٹھہرایا ہی اسکا ذکر فیصلہ آسمانی میں کیا گیا ہی وہاں دیکھنا چاہئے - مگر مرزا صاحب کے کہنے کے بموجب اس پیشینگوئی کا ظہور نہیں ہوا کیونکہ نہ نکاح ہوا نہ لڑکا ہوا اسکے سوا انکے بیان سے ظاہر ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پیشینگوئیاں کیں ایک یہ کہ محمدی بیگم سے مرزا صاحب کا نکاح ہوگا - وہ آسمانی اور خیالی نکاح نہیں جسکا ہونا دنیا میں کسی نے نہیں دیکھا بلکہ وہ نکاح جسکا نتیجہ اولاد ہونا ہی وہ ہوگا - دوسری پیشینگوئی یہ ہی کہ اُس سے اولاد ہوگی اور وہ لڑکا ہوگا جسکی پیشینگوئی مرزا صاحب نے کی تھی جب ان دونوں کا ظہور نہوا تو مرزائی اس کہنے پر مجبور ہیں کہ بقول مرزا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو پیشینگوئیاں غلط ہو گئیں (نعوذ باللہ) کوئی مسلمان ایسا نہیں کہہ سکتا - اب انکے مریدین کہہ رہے ہیں کہ حضور انور نے مسیلمہ کذاب کے اپنے سامنے مارے جانیکی پیشینگوئی کی تھی مگر اوسکا ظہور نہ ہوا بلکہ آپکے بعد وہ مارا گیا بعض نے اُسپر اور اضافہ کیا ہی کہ "آنحضرت نے ایک رویا کی بنا پر فرمایا تھا کہ مسیلمہ میرے ہاتھ سے ہلاک ہو جائیگا" (دیکھو آئینہ صداقت) حالانکہ یہ بالکل غلط ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا مگر حضرات مرزائیوں کی جرأت کو برادران اسلام ملاحظہ کریں کہ کیسے صریح جھوٹ حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام پر لگا رہے ہیں اور صرف اسلئے کہ عوام کی نظروں میں مرزا صاحب کو سرخرو رکھیں - بھائیو یہ کیا اسلام ہے - خادمان اسلام اور جان نثاران حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام ذرا غور کریں کہ مرزا صاحب اور انکے پیرووں نے اول تو خدائے قدوس پر جھوٹ کا ایسا عیب لگایا جس سے اُسکا تمام کلام مخدوش اور لائق اطمینان نہ رہا - اُسکے بعد حضرت سرور انبیاء پر یہ الزام دیا کہ آپنے غلط پیشینگوئیاں کیں جس سے آپکی رسالت اور نبوت درہم برہم ہو جاتی ہی کیونکہ نبی کی پیشینگوئی غلط نہیں ہو سکتی بھائیو یہ نہایت خدشہ کی بات ہی ذرا غور کرو جماعت احمدیہ تو دھوکے میں آگئی اور پھر خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوبِهِم کی مصداق ہو گئی اگر تم تو ہوشیار ہو پیشینگوئی کے غلط ہو جانے سے نبوت اسوجہ سے درہم برہم ہو جاتی ہی کہ توریت میں مصرح ہی[1] کہ جس مدعی نبوت کی پیشینگوئی غلط ہو جائے وہ جھوٹا ہی اس حوالہ کو مرزا صاحب نے اپنے متعدد رسالوں میں بطور سند پیش کیا ہی اس حوالہ سے تو صاف طور سے نبوت باطل ہوتی ہی - اور قرآن مجید کی وہ آیت جو رسالہ کے تیسرے نمبر میں لکھی گئی جس سے

[1] اس کا ذکر حصہ دوم فیصلہ آسمانی کے صـ۱۲ میں کیا گیا ہے اور توریت کی عبارت بھی نقل کی گئی ہی ۱۲

ظاہر ہے کہ خدا اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی نہیں کرتا اس باب میں نص صریح ہے کہ جس مدعی کی ایسی پیشینگوئی غلط ہو جائے جسمیں وعدہ خداوندی ہو وہ مدعی کاذب ہے اگرچہ بعض پیشین گوئیاں اُسکی سچی بھی ہوئی ہوں اسکے علاوہ مرزا صاحب تو پیشینگوئی بطور نشان و معجزہ مخلوق کے روبرو پیش کرتے ہیں اب اگر وہ اسوجہ سے غلط ہو جائے کہ خواب یا کسی قیاس کی بنیاد پر کی تھی تو اسکی تمام باتوں پر یہ گمان ہو سکیگا اور بالخصوص مخالف اسلام نہایت دلیری سے یہ کہیگا کہ جسطرح یہاں قیاس و گمان کیا گیا ہے اسیطرح اور باتیں بھی اس نبی نے قیاس و گمان سے کہی ہیں اور اگر کوئی پیشینگوئی صحیح بھی ہوئی تو اتفاقیہ ہے ایسے اتفاقات بہت ہوتے ہیں اور اگر اوس نبی نے وحی و الہام سے پیشین گوئی کی تھی اور وہ غلط ہو گئی تو یہ خدا پر الزام ہے جسکا پہلے ذکر ہوا۔

غرضکہ مرزائیوں کے ان عقائد اور ایسے خیالات سے نہ خدا ہے نہ رسول ہے نہ دین ہے نہ ایمان ہے اور یہی باعث اُنکی صورت اُنکی سیرت اُنکے حالات سے اظہر من الشمس ہوتی ہے (بعض نیکدل جو غلطی سے اُنکے شامل ہو گئے ہیں اُنکا ذکر نہیں ہے)

اب دین کا نام اور خدا و رسول کی تعریف کسی پالیسی اور مصلحت سے معلوم ہوتی ہے اسکی تفصیل میں طول ہے مگر میں یقینی طور سے کہتا ہوں کہ جو کچھ لکھا گیا ہے اسمیں ذرا شک نہیں ہے مرزا صاحب کی باتیں اسکی کامل شہادت دیتی ہیں مگر اُنکی جماعت کی نسبت میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ اکثر کی نسبت میرا گمان ہے کہ وہ دہوکے میں آگئے ہیں اور غلطی میں پڑے ہیں اللہ تعالیٰ انکو غلطی سے نجات دے آمین۔

(۷) سارے انبیائے کرام کی شریعت منسوخ اور اولیاء عظام کا چشمۂ فیض مرزا صاحب نے بیکار کر دیا (اُنمیں حضرت سرور انبیا علیہ السلام بھی داخل ہیں) اب کسی سے فائدے او فیضان کی امید نرہی۔ قصیدۂ اعجازیہ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ تکدر ماء السابقین وعیننا* الی آخر الایام لا تتکدر۔ چونکہ آخر میں مرزا صاحب کو نبوت مستقلہ کا دعویٰ تھا اور اپنے الہام لولاک لما خلقت الافلاک[1] سے تمام انبیا کو اپنا ظل قرار دے چکے ہیں اسلئے اس شعر کے بالضرور یہ معنی ہونگے کہ مرزا صاحب سے پہلے جتنے انبیا گذرے اُنکی شریعت و تعلیم مکدر اور میلی ہو گئی اور جتنے اولیائے کرام خلفائے راشدین حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما در حضرت محی الدین جیلانی اور حضرت خواجہ

[1] استفتا صفحہ ۸۵ ملاحظہ ہو ۱۲

معین الدین چشتی ہوئے سبکا فیض مکدر اور بیکار ہوگیا میرا چشمہ قیامت تک میلا نہ ہوگا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھتے ہین کہ
سچا شفیع مین ہون میری طرف دوڑو۔

بھائیو! کیسا غضب ہے کہ تمام انبیا اور اولیا کو جھوٹا شفیع قرار دیتے ہین اور اپنے آپکو سچا شفیع کہتے ہین کوئی
مسلمان اسکو سن سکتا ہے اور کہنے والے کو مسلمان سمجھ سکتا ہے یہ اردو کی عبارت صاف یہی مطلب ظاہر کر رہی ہے کوئی
اردو کے محاورے جاننے والا اس سے انکار نہین کر سکتا ہے۔ یہ تو صاف طور سے تمام انبیا کرام اور اولیاے عظام کے
مرتبت سے انکار ہے اور جہان کہین اقرار ہے غالباً پالسی پر ہے تاکہ برہمی کیوقت وہ اقوال پیش کردئے جائین
جب تمام یا اکثر مان لینگے اُسوقت کہدیا جائیگا کہ اُسوقت مجھے اپنی فضیلت معلوم نہین ہوئی تھی بعد کو
معلوم ہوئی جسطرح براہین کے بہت مضامین کی نسبت کہدیا ہے۔ عزیزو یقین جانو کہ مرزا صاحب کی ایسی
بیجا ارباتین ہین جنمین پورے طور پر نظر کرنیسے فہیمدہ حق بین بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ مرزا صاحب کا مقصد دعوے
خدائی کا تھا آہستہ آہستہ ترقی کرتے جاتے تھے پہلے مجدد اور مثیل مسیح ہوئے پھر مسیح موعود ہوگئے پھر ظلی نبی
ہوئے پھر مستقل نبی صاحب[۱] شریعت ہوگئے۔ پھر مذکورہ الہام اُتار کر تمام انبیا کو اپنا طفیلی بنالیا اور سبکی شفاعت
سے انکار کردیا خود نبی سب کے سچے شفیع بن گئے اس سے زیادہ ترقی کے اظہار کا موقع نہین آیا تھا کہ غیرت الٰہی نے نجھوڑا
اور نیست و نابود کردیا۔ (۸) ایک فتویٰ مرزا صاحب کا اور اُنکے خلیفہ اور صاحبزادہ کا یہ ہے کہ جو کوئی مرزا صاحب پر
ایمان نہین لایا وہ کافر[۲] ہے اوسکے پیچھے نماز ہرگز جائز نہین ہے۔ اسکا حاصل یہ ہے کہ دنیا مین جو تقریباً چالیس
کروڑ مسلمان تھے وہ مرزا صاحب کے وجود سے سب کافر ہوگئے بجز قلیل گروہ کے اور کوئی کافر مسلمان نہین ہوا
اُنکے مجدد اور مہدی ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ تیرہ سو برس کے عرصہ دراز مین جو کاملین امت محمدیہ اور علماء راسخین
کی ہمت اور سعی سے مسلمانونکی تعداد تمام دنیا مین تقریباً چالیس کروڑ ہوئی تھی اُسے چودھوین صدی مین
مرزا صاحب نے خاک مین ملا دیا یعنی وہ سارے مسلمان کافر ہوگئے اور ساری دنیا کافرونسے بھر گئی اور
مسلمان دنیا سے گویا ناپید ہوگئے۔ میان محمود احمد رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء مین
لکھتے ہین جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہا تو پھر آپکی

مرزا صاحب قادیانی

۱؎ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ صفحہ ۱۷ سے ۲۱ تک دیکھو ۱۲ ۲؎ اسکی تفصیل صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ مین ملاحظہ کیجاے ۱۲

بعثت کا فائدہ ہی کیا ہوا؟ اس کلام سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت کا فائدہ یہی ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان کافر ٹھہرائے جائیں اور ظاہر ہے کہ جب مرزا صاحب نے کافروں کو مسلمان نہیں بنایا تو اب اگر مسلمانوں کو کافر بھی نہ بنائیں تو پھر انکا وجود اور بعثت بیکار ہو جا اسلئے انکے خلیفہ صاحب اور خلف ارشد کو اس پر اصرار ہے کہ سب کو کافر بنایا جائے تاکہ انکی بعثت کا فائدہ ظاہر ہو۔ اب برادران اسلام مرزا [illegible] کی چشمہ کو دیکھیں کہ کسقدر کفر کا دریا بہا دیا ہے اور دنیا میں کفر کی ظلمت کو پھیلا کر اپنی بعثت کا فائدہ دکھایا۔ اسیطرح انکی ساری باتوں پر غور کریں اور انصاف فرمائیں کہ مرزا صاحب کا ماننا کیسا ہے؟ اور اللہ تعالی سے عاجزی کے ساتھ دعا کریں کہ وہ ہادی برحق ہمیں اور آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے اور راہ مستقیم پر قائم رکھے آمین

بعض مرزائیوں سے دریافت کیا گیا کہ مرزا صاحب نے ایسا عظیم الشان دعوے کیا یعنی مسیح موعود بنے اور تین لاکھ معجزوں کے مدعی ہوئے اور حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار بتاتے یعنی سو حصے حضور انور سے افضل ہو گئے مگر یہ بتائے کہ اونکی ذات سے اسلام کو اور مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوا۔ انہوں نے کتنے کافروں کو مسلمان کیا۔ مسلمانوں کی ظاہری اور باطنی حالت میں کیا ترقی ہوئی۔ اسنے جواب دیا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت سے کیا فائدہ ہوا تھا۔ یعنی حضرت نوح نے نو سو برس سے زیادہ تبلیغ کی مگر چند کافر مسلمان ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ حضرت نوح کی دعوت سے جتنے قطعے کافر ایمان لائے اوتنے ہی یا اوسکے نصف کافروں کا ایمان لانا مرزا صاحب کی وجہ سے ثابت کرو مگر یہ یقینی بات ہے کہ دنیا میں جتنے کفار ہیں یعنی یہود و نصاری اور ہنود و آریہ ان میں سے دس بیس کو بھی مرزا صاحب نے مسلمان نہیں بنایا۔ البتہ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا دیا اور حضرت نوح نے پچاس سو یا کچھ کم و بیش کافروں کو مسلمان بنایا تھا اور آپنے ایک ساری دعا سے ساری دنیا کو کفر سے دھو دیا اور سارے مخالفین کفار کو طوفان نوح سے نیست و نابود کر دیا۔ اب حضرت نوح کی بعثت کا فائدہ اور مرزا صاحب کے دعوی کا نتیجہ دیکھ لو مگر افسوس ہے کہ اکثر انکے دل اسقدر سیاہ ہو گئے ہیں کہ ایسی بدیہی حقانی باتیں اونکی سمجھ میں نہیں آتیں۔ انکے دعوی کی غلطی قرآن مجید سے صحیح حدیثوں سے کتب سابقہ سے اجماع امت محمدیہ سے ثابت کر دیگئی اور اونکے اور بہت سے جھوٹ دکھا دئے گئے جسکو طلب حق ہو وہ فیصلہ آسمانی اور شہادت آسمانی و صحائف رحمانی ملاحظہ کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ انکی امت جواب سے عاجز ہیں مگر راہ راست پر آنا قبول نہیں کرتے افسوس۔ اے کریم و رحیم تو انہیں اس مغالطہ کی ظلمت سے نکال اور نور ایمان سے انہیں منور کر آمین اسکے بعد نکاح والی پیشینگوئی کا جواب ملاحظہ ہو

نکاح والی پیشین گوئی کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادران اسلام - دسوین صدی کی ابتدا مین سید محمد جونپوری[۱] نے ہند مین امام مہدی ہونیکا دعوے کیا تھا - اور تیرھوین صدی کے درمیان علی محمد بابی[۲] نے ملک فارس مین یہی دعوے کیا - اور دونون مدعی بہت کچھ کامیاب ہوئے - اور ابتک اونکے ماننے والے موجود ہین - چودھوین صدی کی ابتدا مین مرزا غلام احمد قادیانی نے پنجاب مین یہ دعویٰ کیا - مرزا صاحب کو اپنے دعوے کی اشاعت مین نہایت آسانی اور عافیت اسوجہ سے ہوئی کہ وہ ایک عادل اور آزاد گورنمنٹ کی حکومت مین رہتے تھے کسی بات سے کوئی اُن کا روکنے والا نہ تھا - اشاعت کے اسباب بھی اسوقت مین بہت کچھ مہیا ہین پھر اُن کے طرز تحریر نے کامل علمائے دیندار کو اُن کی طرف متوجہ ہونے دیا اس لیئے اُنہین اسقدر کامیابی ہوئی جو اسوقت دیکھی جاتی ہے - مرزا صاحب نے اپنے دعوی کے ثبوت مین اپنی پیشین گوئیان پیش کی ہین اون مین دو پیشین گوئیان بہت ہی مہتم بالشان ہین جنکو مرزا صاحب نے اپنے دعوے کا نہایت عظیم الشان نشان بتایا ہے وہ یہ کہ (۱) احمد بیگ کی لڑکی جو

---

[۱] اسکا حال ہدیہ مہدویہ مین مولٰنا محمد زمان خان مرحوم شاہجہان پوری حیدرآبادی نے لکھا ہے - ناظرین اُسے ضرور ملاحظہ کرین اور مرزا صاحب کی حالت سے ملائین ۱۲

[۲] اسکا مختصر حال حافظ عبد الرحمن امرتسری نے اپنے سفرنامہ مین اور مذاہب الاسلام کے آخر مین لکھا ہے - یہ بھی لکھا ہے کہ اس فرقہ نے استنبول - شام - مصر - امریکہ - بمبئی - رنگون مین اچھی وقعت حاصل کی ہے - اب جو حضرات مرزا صاحب کی کامیابی پر فریفتہ ہوئے ہین انہین خود کرنا چاہئے کہ مرزا صاحب کو ایسی کامیابی نہین ہوئی - ۱۲

نکاح مین آئیگی اور (۲) سلطان محمد اُسکا شوہر میرے روبرو مریگا ان دونون پیشین گوئیون کا چرچا بیس برس سے زیادہ مرزا صاحب نے نہایت زور کیساتھ کیا ہی اور مختلف طور پر اون کے ظہور کے لیئے وعدہ خداوندی بتایا ہے اور اس قدر تاکید اور یقین سے اس دعوے کو بیان کیا ہی جس سے زیادہ تاکید اور یقین دلانا نہین ہوسکتا۔ مگر فضل خداوندی یہ ہوا کہ یہ دونون پیشین گوئیان غلط ہوگئین اور اُنکی زبان سے اونکے دعوی کا فیصلہ ہوگیا۔ اور اُنکے پختہ اقرار و نے اون کی حالت کو اظہر من الشمس کردیا۔ یہ وقت تھا کہ جنہون نے غلطی سے اونکی پیروی اختیار کی تھی اور اون کے دعوے کے مُصَدِّق ہوگئے تھے۔ وہ فوراً اُن سے علیحدہ ہوکر حق کے پیرو ہوتے مگر اُنہون نے ایسا نہ کیا بلکہ مرزا صاحب کی حمایت مین (جو در اصل نفس کی حمایت ہی) خدائے قدوس پر الزام لگانے لگے اور یہ کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ نے اون سے وعدے کیئے تھے مگر پورے نہ کیئے اور خدا تعالیٰ کی وعدہ خلافی کے ثبوت مین قرآن مجید کی آیتیں پیش کرنے لگے۔ اور اس پردہ مین مخالفین اسلام کو مدد دینے لگے۔ چنانچہ اخبار بدر قادیان مطبوعہ ۸ اگست سنہ ۱۹۱۲ء مین ایک مضمون نکلا ہے اوسمین دو آیتین پیش کی ہین۔

(۱) يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ (۵)۔ (۲) قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا (الی) قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ۔ ان آیتون کو نقل کرکے صرف اسقدر دریافت کیا ہی کہ قرآن مجید کی یہ آیتین ہین یا نہین۔ اس کی تشریح مطلقاً نہین کی کہ ان آیتون سے اونکا مدعا کیونکر ثابت ہوا۔ اسلیئے ہم بھی اسقدر کہتے ہین کہ آیتین قرآن مجید کی ہین مگر ان سے اس کا ثبوت ہرگز نہین ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کرتا ہی۔ اُس قدوس کی ذات اقدس اس عیب سے پاک ہی اور ہم قرآن مجید کی آیتین پیش کرتے ہین جو

(۵) اس آیت کے اوپر یہ ذکر ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے قتل کرنیکا ارادہ کیا۔ ایک شخص اوسی کے قریبون مین یا اُس کے گروہ مین تھا مگر پوشیدہ طور سے ایمان لے آیا تھا اوسنے چاہا کہ فرعون کو اس ارادے سے باز رکھون۔ اور اسطرح سمجھانا شروع کیا کہ تو ایسے شخص کو ماریگا جو اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہی اور تمہارے پاس نشانیان لایا ہی۔ اچھا اُن نشانیون کو نہ مانو تمہین اختیار ہے مگر تمہاری بھلائی کے لیئے کہتا ہون کہ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ۔ یعنی اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اُس پر پڑے گا اور آپ تباہ ہوگا تیرے مارنے کی ضرورت نہین ہی۔ اور اگر سچا ہی تو اُسکے وعدونکا ظہور کچھ تو ہوگا۔ معلوم ہوتا ہی کہ وہ پوشیدہ مومن فرعون کے سامنے ایسا لفظ بولا جو ذو معنیین تھا یعنی اسکے معنی بعض کے بھی تھے اور کل کے بھی۔ نہایت قرین قیاس ہے کہ وہ ایسا لفظ اسلیئے بولا کہ مین سچا بھی رہون اور علم محاورہ

ہمارے دعوے کے ثبوت مین نصوص قطعیہ ہین۔ مثلاً

(۱) رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا۔ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔ اے پروردگار جو تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمین عنایت کر۔ اس مین شبہہ نہین کہ تو وعدہ خلافی نہین کرتا۔

(۲) حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔ اس کا حاصل بھی وہی ہے جو پہلی آیت کا ہے

(۳) فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ۔ اس بات کا خیال بھی دل مین نہ لاؤ کہ اللہ اپنے رسولون سے وعدہ خلافی کرتا ہے اور کسیوقت اپنے وعدے یا وعید کو پورا نہین کرتا۔ یعنی ایسا نہین ہو سکتا یہان نہایت تاکید سے ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ بالخصوص اپنے رسول سے وعدہ خلافی نہین کرتا۔ یہ آیت اس مدعا مین نص قطعی ہے کہ مرزا صاحب مامور من اللہ اور خدا کے رسول نہ تھے کیونکہ جس بات کو مرزا صاحب نے نہایت پختہ وعدہ خداوندی بار بار کہا ہے وہ پورا نہیں ہوا۔ اسکی تفصیل دلائل حقانی مین کیگئی ہے چوتھی دلیل ملاحظہ ہو

(۴) فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ۔ صبر کر اسمین شبہہ نہین کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا

(۵) أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے

(بقیہ صفحہ ۹) کے لحاظ سے فرعون کے مزاج کے بالکل بر خلاف بھی نہو تاکہ وہ میری بات کا خیال کرے۔ قرآن مجید مین آیکے لفظ کا ترجمہ بعض کیا گیا جسکے معنی عام محاورہ مین اور ہین اور بعض وقت دوسرے معنی مین بھی بولا جاتا ہے یعنی کل کے معنی مین۔ تفسیر روح المعانی مین اسکے ثبوت مین کئی شعر لکھے ہین۔ قرآن مجید مین اوسکے کلام کا ترجمہ کر دیا گیا اور ایسا لفظ لایا گیا جسکے دونون معنی کلام عرب مین ہین اگرچہ ایک معنی متعارف اور عام ہین اور دوسرے معنی مین اتفاقاً کسی وقت بولا جاتا ہے جب یہ لفظ دونون معنی کیلئے آیا تو اس آیت سے یہ ثابت نہین ہو سکتا کہ خدا کے سارے وعدے پورے نہین ہوتے جیسا کہ جماعت احمدیہ کہہ رہی ہے۔ افسوس ہے کہ وہ اتنا بھی نہین سمجھتی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ موسیٰ کو سچا مانکر یہ کہا جائے کہ اُنکے اکثر وعدے اور وعید تو جھوٹے ہونگے۔ مگر بعض سچے ہونگے کیونکہ اگر یہ معنی ہون تو جھوٹے اور سچے مین کوئی فرق نہین رہتا۔ ایسے شخص کو کوئی سچا نہین کہہ سکتا جسکی اکثر باتین جھوٹی ہون اور فرعون کا مقابل انہین سچا مانکر سمجھا جاتا ہے اسلئے آیت کے معنی وہ نہین ہو سکتے جو جماعت احمدیہ سمجھی ہے۔ مگر چونکہ آیت مین بعض کا لفظ آیا ہے اسلئے جماعت احمدیہ اپنا الزام دفع کرنے کے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھی اور خوشی مین آکر آیت کے معنی یہ خیال کئے کہ خدا بعض وعدے پورے کرتا ہے سب نہین کرتا۔ مگر انہین سارے قرآن مجید پر نظر کرنا چاہئے۔ دیکھین کہ قرآن مجید مین کتنی آیتین ہین جن سے قطعاً اور یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ یا وعید خلاف نہین ہو سکتا۔ اسلئے تمام وعدے سچے ہوتے ہین چند آیتین یہان نقل کی جاتی ہین۔ ایسے نصوص قطعیہ کے ہوتے ہوئے کوئی ذی علم کسی آیت سے خدا کی وعدہ خلافی نہین ثابت کر سکتا۔ ترجمہ ربانی نے اس آیت کی دوسری توجیہ بیان کی ہے۔ وہ عام فہم زیادہ ہے ۱۲

سلہ ان دونون آیتون مین نہایت صفائی سے بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہین ٹلتا سارے پورے ہوتے ہین کیونکہ قاعدے سے المیعاد مین الف لام استغراق کا ہے اور اگر عہد ذہنی لیا جائے جیسا مرزائی کہتے ہین تو بھی یہی معنی ہونگے۔ کیونکہ عہد ذہنی کرم۔ غور کرو

(اس مین کسی وقت جھوٹ کا شائبہ نہیں ہوسکتا) لیکن اکثر لوگ نہین جانتے - انہین مین سے جماعت احمدیہ بھی ہی - کہیے خلیفہ صاحب یہ قرآن مجید کی آیتین ہین[ف۱] یا نہین اور ہین تو اس باب مین نص قطعی ہین یا نہین کہ اللہ تعالی کے سارے وعدے سچے ہوتے ہین اُسکا کوئی وعدہ خلاف نہین ہوتا -؟ اگر آپ قرآن کو مانتے ہین تو یہ بھی آپ کو ضرور ماننا پڑیگا - ان نصوص قطعیہ نے یہ بھی ثابت کردیا کہ جو آیتین آپ نے پیش کی ہین اُن کا مطلب وہ نہین ہی جو آپ سمجھے ہین - وہ مرزائی جو خلیفہ صاحب کے پاس رہکر اس پیشنگوئی کا یہ جواب دیتے ہین کہ وہ نکاح منسوخ ہوگیا اور اپنی بے علمی سے یہ کہتے ہین کہ کیا نسخ آیات کا ثبوت قرآن شریف سے نہین ملتا؟ افسوس ہی کہ حکیم نورالدین صاحب وہان موجود ہین اور اُنسے یہ نہین کہتے کہ نسخ اگر ہوتا ہی تو احکام مین ہوتا ہی - اخبار مین نہین ہوتا ہے پیشین گوئیان خبر ہین اور ایسی خبر ہین کہ وعدۂ خداوندی ہی - انکو نسخ سے کیا واسطہ - اسقدر بے علمی کہ جہالت کی باتین مجیب جواب مین پیش کیجاتی ہین کیا اب بھی شرم نہ آئیگی - اگر کچھ ایمان ہی تو ان آیتون پر غور کرین خدا پر عیب نہ لگائین - آیتون کے بعد مضمون نگار نے حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی کو پیش کیا ہی جسکو مرزا صاحب نے اپنے لئے بڑی سپر بنا رکھی ہی - مگر یہ سخت مغالطہ ہی - حضرت یونسؑ کی کوئی پیشینگوئی غلط نہین ہوئی - نہ وعدۂ معینہ سے ٹل گئی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ پیشینگوئی ہرگز نہین کی تھی کہ خدا تعالی تمہین ہلاک کریگا البتہ اس قدر کہکر قوم کو ڈرایا تھا کہ اگر ایمان نہ لاؤگے تو عذاب آئیگا جیساکہ انبیا کا معمول ہے - جب اُنھون نے نہ مانا تو بموجب اُنکے کہنے کے عذاب آیا - اسکا ثبوت قرآنمجید مین ہے - مگر وہ عذاب کے آثار دیکھتے ہی ایمان لے آئے اسلیے عذاب ٹل گیا غرضکہ جو پیشین گوئی کی تھی وہ پوری ہوئی - مرزا صاحب کی پیشینگوئی یہ تھی کہ محمدی میرے نکاح مین آئیگی اور اُسکا شوہر میرے روبرو مریگا - اسکا ظہور نہ ہوا - پھر حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی سے اسکا جواب کس طرح ہوگیا - اگر ذہن صاف ہے کچھ تو آنکھین کھولو اور واقعی حالات کو معلوم کرو - فاعتبروا یا اولی الابصار - احمد بیگ کے داماد کی نسبت جو پیشین گوئی غلط ہوئی اُسکا ایک اور جواب مجیب نے دیا ہی اوسکا حاصل یہ ہی کہ انجام آتھم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹) حکم مین ہوتا ہے اور جب نکرہ نفی کے بعد آتا ہے تو عام ہو جاتا ہے اگر کچھ علم ہے تو سمجھو کہ بیان دونو قسم کے ہونیکا حاصل ایک ہی ہوگا یعنی اللہ تعالے کا کوئی وعدہ خلاف نہین ہوتا - ۱۲

[ف۱] اس رسالہ کو تنزیہ ربانی سے ملاکر دیکھا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ آٹھ آیتون سے یہ دعوی ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالی کے تمام وعدے پورے ہوتے ہین ۱۲

کے صفحہ ۳۱ کی بنا پر جو اعتراض کیا گیا ہی اُس کا جواب اوسی کے صفحہ ۳۲ مین موجود ہے وہ یہ کہ احمد بیگ کے
داماد کی موت کو مرزا صاحب نے مشروط کیا ہی - اُسکے بیباکانہ اور تکذیبانہ اشتہار دینے پر وہ شرط اُس نے
پوری نہین کی اسلئے مشروط نہین پایا گیا - اب حق پسند حضرات مجیب کی عبارت فہمی یا حق پوشی ملاحظہ
فرمائین - فیصلہ آسمانی مین صرف انجام آتھم کے صفحہ ۳۱ کی بنا پر اعتراض نہین کیا گیا بلکہ صفحہ ۳۱ و صفحہ ۲۱۶
و صفحہ ۲۲۳ و ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۴ - کئی جگہ کی عبارت نقل کر کے اعتراض کیا ہی اور ہر ایک جگہ کی عبارت
سے ایک جداگانہ بات پیدا ہوتی ہی جو مجیب کی غلطی کو روشن کرتی ہی - سبکو ملاکر دیکھنا چاہئے تاکہ پوری
حالت معلوم ہو - اُسکے بعد صفحہ ۳۲ کے مضمون کو دیکھنا چاہئے - مجیب نے ایسا نہین کیا - اب مین صرف
صفحہ ۳۱ کی عبارت آپکے روبرو پیش کرتا ہون ملاحظہ کر کے انصاف فرمائیے - وہ یہ ہے - (۱) مین بار بار
کہتا ہون کہ نفس پیشینگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہی (۲) اور اگر مین جھوٹا ہون تو یہ
پیشینگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائیگی - (۳) اور اگر مین سچا ہون تو خدا تعالی
اوسے بھی ویسا ہی پورا کریگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشینگوئی پوری ہوگئی - (۴) جو بات خدا
کیطرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اُسکو روک نہین سکتا" مرزا صاحب کی عبارت کے یہ چار جملے ہین - ہر ایک
جملہ مجیب کے جواب کو غلط بتاتا ہی - پہلے جملہ کا مطلب یہ ہی کہ داماد احمد بیگ کا میرے سامنے مرنا تقدیر مبرم ہی اور
تمام اہل علم جانتے ہین کہ تقدیر مبرم وہی ہی جس مین کوئی شرط نہین ہوتی - اوسکا ہونا ہر طرح ضرور ہوتا ہے
اس کے خلاف مجیب صاحب اُسکے لئے ایسی شرط بتلاتے ہین جسکا ظہور مرزا صاحب کی موت کے بعد
تک نہوا - دوسرے جملہ مین مرزا صاحب نہایت صفائی سے سلطان محمد کے نہ مرنیکو اپنے جھوٹے ہونیکی
علامت بتلا رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ اگر مین مرجاؤن اور وہ نہ مرے تو مین جھوٹا ہون - بھائیو
ذرا غور کرو کہ اس مین ایسی شرط کیونکر ممکن ہے کہ مرزا صاحب کے مرنیکے بعد تک اُسکا ظہور نہوا اس جملہ
کی رو سے اگر مرزا صاحب سچے ہین تو اُسکا مرنا مرزا صاحب کے روبرو ضرور ہی - تیسرے جملہ مین وہ صاف
کہہ رہے ہین کہ جسطرح احمد بیگ اور آتھم میری پیشینگوئی کے بموجب میرے سامنے مرگئے اسی طرح احمد بیگ کا
داماد بھی میرے سامنے مریگا اس مین اگر کوئی شرط کیجائے تو یہ کلام غلط ہو جائیگا - چوتھے جملہ میں

کہہ رہے ہین کہ احمد بیگ کے داماد کی موت خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کیونکہ وہ اُسکی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔ اسلئے اُسے کوئی شرط یا کوئی دوسری بات رد نہین کر سکتی۔ اسکی زیادہ تشریح کیلئے انجام آتھم کا صفحہ ۲۲۳ دیکھنا چاہئے۔ اب خلیفہ صاحب فرمائین کہ یہ چار جملے کیسی شہادت دے رہے ہین کہ اس پیشینگوئی مین شرط نہین ہوسکتی پھر آپ کے صحبت یافتہ آپکے پاس کے رہنے والے ایسی بات کیون کہہ رہے ہین جسسے مرزا صاحب کے کلام کا ہر جملہ غلط بتا رہا ہے۔ اسیطرح بقیہ عبارتونکا حال ہے کہ اُنکا بھی ہر ہر جملہ کہتا ہے کہ اس پیشینگوئی مین ایسی شرط ہرگز نہین ہوسکتی۔ جو مرزا صاحب کی موت تک پوری نہو۔ طول کلام کا خوف ہے ورنہ مین سب کو بیان کرکے دکھا دیتا۔ اب صفحہ ۳۲ کی عبارت کو بھی دیکھیے جسسے مجیب شرط بتا رہے ہین اور اپنے مخالف کو شرمانا چاہتے ہین۔ صفحہ مذکور کی اول عبارت یہ ہے۔ احمد بیگ کے داماد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اسکے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے اگر اُس سے اوسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون‘‘ یہ عبارت تو نہایت صفائی سے بتا رہی ہین کہ صفحہ ۳۱ مین جو پیشین گوئی ہے اُسکے لئے یہ شرط نہین ہے بلکہ مخالفین کے تنگ کرنے کی وجہ سے ایک اور میعادی پیشین گوئی کرنے کا وعدہ کرتے ہین کیونکہ صاف کہہ رہے ہین کہ اشتہار کے بعد خدا تعالیٰ جو میعاد مقرر کرے اوس سے اُسکی موت اگر تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون‘‘ یعنی جسطرح مین نے پہلے اُسکی موت کے لئے ڈھائی سال کی مدت مقرر کی تھی اب اشتہار کے بعد پھر کوئی میعاد مقرر کرونگا۔ اگر اُس سے اُسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون۔ افسوس ہے کہ ایسی صاف عبارت کا مطلب مجیب غلط سمجھ رہے ہین۔ الحاصل صفحہ ۳۱ و ۳۲ دونون کی عبارتین مجیب کی غلطی کو متعدد طریقون سے ظاہر کر رہی ہین۔ اسکے علاوہ اوسی صفحہ ۳۲ مین پیشین گوئی کے اصل الفاظ مرزا صاحب نے نقل کئے ہین مثلاً فسیکفیکھم اللہ۔ ویردھا الیک۔ لاتبدیل لکلمات اللہ۔ ان الفاظ کے یہان نقل کرنیکی کوئی وجہ نہین ہوسکتی بجز اسکے کہ صفحہ ۳۱ کے مضمون کی تائید کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سلطان محمد کی بیوی کا میرے پاس آنا یعنی میرے نکاح مین آنا ضرور ہے کیونکہ وعدہ خداوندی ہے اور خدا کی بات بدل نہین سکتی اسلئے اوسکے شوہر کا مرنا اور میری پیشینگوئی کا پورا ہونا میری زندگی مین ضرور ہے۔ اسلئے سلطان محمد کے مرنیکے لئے وہ شرط نہین ہوسکتی جو مجیب بیان کر رہے ہین الغرض

مرزا صاحب کے کلام سے مجیب کی غلطی کی چھ وجہیں بیان کر دیگئیں - چار صفحہ ۱۳۱ کی عبارت سے اور دو صفحہ ۲۳۲ کی
عبارت سے - کہئے مجیب صاحب اب کسسے شرمانا چاہئے آپ کو یا آپکے مخالف کو؟ اسکے علاوہ اگر مجیب فیصلہ آسمانی
کو دیکھتے تو اس جواب کے غلط ہونیکے اور بھی وجوہ انہیں خود مرزا صاحب کے کلام سے ملتے مگر افسوس ہے کہ حضرات
مرزائی اون تحریرونکو نہیں دیکھتے جو محض انکی خیر خواہی کی نظر سے لکھی گئی ہین - اور کسی نے کچھ دیکھا تو محض سرسری
طور سے جواب دینے کے خیال سے - انصاف اور حق طلبی سے بحث نہیں - مجیب کے اس جواب سے یہ حالت روشن ہو رہی ہے
وہ فیصلہ آسمانی کے پہلے حوالہ کو دیکھکر جواب لکھنے بیٹھ گئے - نہ اس پیشین گوئی کے متعلق عبارت میں غور کیا
نہ اس عبارت میں جہانسے وہ شرط نکالتے ہیں اور نہ اسکے بعد دیکھا اور جواب لکھنے بیٹھ گئے - افسوس تو یہ ہے کہ
خلیفہ صاحب ایسی بے تکی باتیں لکھواتے ہیں اور انکے روبرو لکھی جاتی ہیں کیا تقاضاے ایمان و ہدایت یہی ہے؟

اب اگر مجیب صاحب کی قوت ایمانی فیصلہ آسمانی دیکھنے کی برداشت نہیں کر سکتی تو انجام آتھم کا صفحہ ۶
سطر ۲ سے صفحہ ۱۱ کی سطر ۴ تک دیکھیں جس میں نہایت تاکیدوں کیساتھ مرزا صاحب کے بیان کے موافق خدا تعالی
کا پختہ وعدہ بلکہ عہد خداوندی ہے کہ سلطان محمد کی بیوی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی جس میں کہا گیا ہے -
انا کنا فاعلین - فلا تکونن من الممترین[۱] - جب مرزا صاحب سے ایسا پختہ عہد خدا کر رہا ہے تو پھر مرزا صاحب
کے ایمان کا مقتضا یہ کب ہو سکتا ہے کہ سلطان محمد کے مرنیکے لئے ایسی شرط لگائیں جو اونکے مرنے کیوقت تک
پوری نہو کیونکہ اسکے مرنیکے بعد وہ نکاح میں آئیگی - پھر صفحہ ۲۱۶ سطر ۶ سے آخر تک ملاحظہ کریں - جس میں نکاح
کے روکنے والونکا مارڈالنا اصل مقصود خداوندی بیان کیا ہے - روکنے والون مین اسوقت بڑا روکنے والا
اسکا شوہر تھا - اس الہام کے بعد مرزا صاحب وہ شرط نہیں لگا سکتے جسے مجیب بیان کر رہے ہین - اسکے بعد
صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۴ پر غور کریں جس میں ہر ایک جملہ یہ کہہ رہا ہے کہ سلطان محمد کا مرنا مرزا صاحب کے روبرو ہر طرح
ضرور ہے اسمین کوئی شرط نہیں ہو سکتی اور اگر شرط تھی تو پوری ہو گئی - الحاصل انمیں سے ہر ایک عبارت نہایت
قوی دلیل ہے کہ اس پیشینگوئی میں کوئی شرط نہیں ہو سکتی - بلکہ سلطان محمد کا مرنا مرزا صاحب کے روبرو
بموجب اس پیشینگوئی کے ضرور ہے - مگر افسوس یہ ہے کہ مجیب صاحب جب صفحہ ۲۳۲ کی صاف اردو عبارت

---

[۱] یعنی اللہ تعالی کہتا ہے کہ بلاشبہ ہم اسکے کرنیوالے ہیں اس میں تو شبہہ ہرگز نہ کر ۱۲

سمجھے تو ان حوالوں کی عربی عبارت کیا سمجھیں گے - مگر خدا کے لئے خلیفہ صاحب ملاحظہ کر کے انصاف
کریں اور اپنی جماعت کو سمجھائیں کہ ایسی بے تکی باتیں نہ کریں - خدا سے ڈریں - اسکے بعد مجیب صاحب
ان دونوں پیشینگوئیوں کی صداقت ایسے طور سے بیان کرتے ہیں کہ انکی عقل وفہم پر حیرت ہوتی ہے اور
اُن جوابوں کا نمونہ روبرو ہو جاتا ہے جو گذشتہ کذاب اپنے الزاموں کے جواب میں دیا کرتے تھے کیونکہ
ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی جھوٹا مدعی اپنے الزاموں کے جوابات نہ دے - کچھ کہنا اُسے ضرور ہے اب اسکو سمجھنا
کہ کیسا کہا ہے اُسی کا کام ہے جس کو اللہ نے عقل کے ساتھ انصاف پسندی عنایت کی ہے اور خدا سے ڈرتا بھی ہے

مجیب لکھتے ہیں کہ انجام یہ ہوا کہ وہ بزرگ خاندان جو بانی اس کام کا تھا سلسلہ بیعت میں داخل ہو گیا جس نے شرط
توبی توبی پوری کر کے پیشگوئی کی صداقت ثابت کر دی" مگر یہ محض غلط ہے احمد بیگ کے خاندان میں
کوئی بزرگ ایسا نہیں تھا جو بانی فساد یعنی باعث نکاح ہوا اور پھر وہ مرزا صاحب کا مرید ہو گیا ہو - اگر مجیب کو دعوی
ہے تو اُسکا نام ونشان بتائے حقیقۃ الوحی کا حوالہ اگرچہ غلط ہے مگر یہاں اُسکے حوالہ سے کام نہیں چلتا
ثابت کیجئے - مرزا صاحب نے انجام آتھم کے صفحہ ۲۱۸ میں پانچ شخصوں کو بانی فساد بتایا ہے - احمد بیگ کو
اور اُس کی ساس کو اور اسکی دو بہنوں کو - پھر لکھا ہے کہ یہ چاروں مر چکے ایک باقی ہے جس پر موت کا حکم
ہو چکا ہے - کہئے جناب اب کون باقی ہے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہو گیا - اب اس سے قطع نظر کر کے کہتا ہوں
کہ جملہ توبی توبی کو اگر شرط مان لیا جائے تو بھی کسی بزرگ خاندان کے مرید ہو جانے سے شرط پوری نہیں
ہو سکتی - کیونکہ مرزا صاحب انجام آتھم اور حقیقۃ الوحی میں اس جملہ کا مخاطب احمد بیگ کی ساس کو کہتے
ہیں - جب شرط احمد بیگ کی ساس سے کی گئی تو کسی غیر معلوم بزرگ خاندان کے مرید ہو جانے سے وہ شرط
کیونکر پوری ہو سکتی ہے - شرط کے پوری ہونے کے لئے ضرور ہے کہ جس سے خطاب ہے جس سے شرط کی گئی ہے وہ
توبہ کرے اور ایمان لائے - مگر وہ مرتے دم تک ایمان نہیں لائی - پھر شرط کے پورا ہونیکی کوئی وجہ نہیں ہے
اب ہم اس گفتگو سے بھی درگذر کرتے ہیں - اور یہ کہتے ہیں کہ دو پیشین گوئیوں کے لئے یہ شرط تھی یعنے
احمد بیگ کی لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا - اور اُسکے داماد کا مرنا - ان دونوں پیشینگوئیوں میں ایک وعدہ
خداوندی ہے اور دوسری وعید ہے اب اس جملہ کی شرط ہونیکے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ اگر اسے پورا کر دیا جائے

یعنی جنہیں توبہ کیلئے کہا گیا ہے وہ توبہ کرلیں تو وعدہ خداوندی کا ظہور رہو - اور وعید ٹل جائے مگر اُس
شرط کے پورا کر دینے سے مشروط نہیں پایا گیا یعنی وعدہ خداوندی کا ظہور نہیں ہوا - اور وہ لڑکی مرزا صاحب
کے نکاح میں نہیں آئی اسلئے یقیناً معلوم ہوا کہ وہ الہام بناوٹ تھا اور پھر اسکے بعد اس شرط کا اضافہ بھی اسی
مصلحت سے تھا کہ کسی وقت کام آوے - اور جوابدہی کی گنجائش رہے - اگر وہ سچا الہام تھا تو اُسکے دونوں جز
کا پورا ہونا ضرور تھا - مگر ایسا نہوا اسلئے وہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی - اور ممکن نہیں کہ اُسکی صداقت
کسی طرح ثابت ہوسکے الحاصل اول تو یہ ثابت نہیں کہ اُس خاندان کا کوئی بزرگ مرزا صاحب کا مرید ہوگیا
اور بالفرض اگر کوئی بڑا اُس خاندان کا مرید بھی ہوگیا ہو تو بھی وہ شرط پوری نہیں ہوسکتی - اور اگر شرط
کا پورا ہونا مان لیا جائے تو بھی پیشینگوئی کی صداقت ثابت نہیں ہوئی اور قرآن مجید کے **نص قطعی**
اور توریت کے صریح ارشاد سے اور مرزا صاحب کے پختہ اقرار سے مرزا صاحب کاذب
ثابت ہوئے - کیونکہ مرزا صاحب کا یہ مقولہ ہے [1] "یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہوئی
تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا - یقین سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے" دوسری جز سے مراد احمد بیگ کے
داماد کا مرنا ہے - اب حضرات مرزائی اس قول سے کیوں روگردان ہیں - اگر کوئی مسلمان مرزا
صاحب کا یہ قول پیش کرتا ہے تو اُس سے ناخوش ہوتے ہیں - بھائیو یہ انہیں کا کلام ہے جن پر تم ایمان
لائے ہو - کسی دوسرے کا قول نہیں ہے پھر ناخوشی کی کیا وجہ ہے - ؟ الغرض آپ مانیں یا نہ مانیں مگر اسمیں شبہہ
نہیں ہے کہ فضل خداوندی نے اصلی حالت کو روشن کرکے دکھا دیا اور مرزا صاحب کے اقرار سے انکی زبان سے مرزا صاحب کے
دعویٰ کا فیصلہ ہوگیا جسکے آنکھیں ہیں وہ دیکھ رہا ہے عجیب یہ بھی لکھتے ہیں کہ معترضین جواب دیں کہ کیوں
اُنھوں نے سلطان محمد سے اشتہار نہیں دلایا" جواب ملاحظہ ہو - مرزا صاحب کے کذب کا اُنہیں کامل یقین ہوگیا تھا
اب زیادہ تجربہ کی ضرورت نہ رہی تھی - اور جانتے تھے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ اسلئے اشتہار
دلوانیکی دقت نہیں اٹھائی - ان سب باتوں کی تفصیل رسالہ **تنزیہ ربانی** میں دیکھنا چاہئے - واللہ الموفق
والمعین و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین -

امت محمدیہ کا خیرخواہ

ابو احمد رحمانی

[1] ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ ملاحظہ ہو ۱۲

نکاح والی پیشین گوئی پر ابتک کیون گفتگو ہورہی ہی

کیا حضرت مسیح کی حیات پر گفتگو کرنیسے علما مونگیر قاصر ہین؟

جواب:- مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی ایک دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلین بیان کی گئی ہین اور اس خاص پیشین گوئی پر بحث کرنے کی وجہ نہایت محققانہ طور سے حصہ اول سوم فیصلہ آسمانی اور جواب حقانی مین اچھی طرح بیان کی گئی ہے اوسے دیکھئے۔ اوس کا حاصل یہ ہی کہ مرزا صاحب نے اپنی صداقت کا بڑا معیار اپنی پیشینگوئیون کو بتایا تھا۔ اور نکاح والی پیشین گوئی کو نہایت ہی عظیم الشان نشان کہا تھا اوسکے کاذب ہونے سے بآسانی فیصلہ ہوسکتا ہے اس لیئے اسی خاص پیشین گوئی کا جھوٹا ہونا دکھایا گیا۔ اور اُس مین جو جو باتین خلاف شان ولایت و نبوت مرزا صاحب سے ہوئین اونھین ظاہر کردیا گیا۔ جس سے بالیقین ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے مین کاذب ہین۔ اب دوسری پیشین گوئی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہین ہی اور نہ حضرت مسیح کی حیات و ممات پر بحث کرنے کی حاجت ہی۔ حضرت مسیح زندہ ہون یا مرگئے ہون مرزا صاحب کسی طرح مسیح موعود نہین ہوسکتے کیونکہ جس کا جھوٹا ہونا کلام خدا سے کلام رسول سے اور خود اُس کے اقوال سے بالیقین ثابت ہو وہ مجدد اور خدا کا رسول ہرگز نہین ہوسکتا اس لئے اگر کوئی پیشینگوئی اُن کی سچی بھی ہو جائے تو ایسا ہی ہی جیسا نجومی اور رمالون کی بعض پیشین گوئیان سچی ہوجاتی ہے۔ غرضکہ جب مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کردیا گیا تو اور بحثین فضول ہین البتہ بمقتضاے اُدعُ اِلیٰ سَبِیلِ رَبِّكَ بِالحِکمَۃِ الخ اُنکی جماعت کو سمجھایا جاتا ہے اور حسب موقع لکھا جاتا ہے مرزا صاحب نے پچیس تیس برس رسالہ بازی اور اشتہار بازی کی تھی۔ اب نائبان رسول اوسکی حالت کو کھول رہے ہین اور فضول بحث سے اجتناب کرتے ہین اور فی الوسع

گمراہون کی ہدایت اور خیر خواہی مین کوشان ہین۔کسی مرزائی کے کہنے سے اصل
مطلب کو چھوڑ نہین سکتے علما کی شان نہین ہے کہ فضول بحث مین پڑین۔جن
پختہ دلیلون سے اور خود مرزا صاحب کے اقرار سے اُن کا کاذب ہونا یقینی طور
سے ثابت کر دیا گیا ہی اُسے مرزائی تسلیم کر لین یا ہماری باتون کا جواب دیدین
اوس کے بعد دوسری گفتگو کی جائے گی۔مگر یہ قیامت تک کسی مرزائی سی نہین ہوسکتا
اس کے ثبوت کے لئے یہ دیکھنا کافی ہے کہ ہماری طرف سے متعدد رسالے خصوصًا
فیصلہ آسمانی اور **شہادت آسمانی** کو مشتہر ہوئے عرصہ ہوا جنمین
قطعی طور سے متعدد دلیلون سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کر دیا ہی اور اب
دوسری **شہادت آسمانی** نہایت آب و تاب سے شائع ہوئی ہے مگر یہان سے
قادیان تک کوئی جواب نہین دیسکتا۔مولوی عبد الماجد صاحب نے بڑے خلیفہ کی مدد سے
ایک رسالہ لکھا تھا اُس پر پانچ رسالے اس طرف سے شائع ہو چکے ہین جن مین
اصل جواب کے علاوہ اُن کی علمی لیاقت اور دیانت کو اظہر من الشمس کیا ہے
مگر کچھ جواب دے نہین سکتے۔جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ اس پر غور کرے اُپنی
عاقبت کو برباد نہ کرے۔

راقم آپکا سچّا خیر خواہ

اسرار نہانی کا جواب

حضرت اقدس مولف فیصلہ آسمانی وشہادت آسمانی عم فیضہم نے جب مسیح قادیانی کی واقعی
حالت کو روشن کر کے دکھادیا اور مسلمانون کو ہلاکت سی بچایا اور بہت ناواقف مسلمان
جو مرزائیون کے بہکانے سی اُنھین ماننے کو تیار تھے اِن رسالون کو دیکھکر اُنسے متنفر ہوگئے
اور کتنے اُنکے ماننے والی بھی اُنسے علیحدہ ہوئے اور مونگیر سے قادیان تک اُن لاجواب رسالونکا جواب
کوئی نہ دیسکا تو عاجز ہوکر مسلمانونکے توجہ ہٹانیکے لئے رسالہ اسرار نہانی لکھا جواب بڑے فخر سے جابجا تقسیم
کیا جاتا ہی اُسکا نہایت عمدہ اور مہذب جواب زیر طبع ہے عنقریب شائع ہوگا انشاء اللہ تعالی (محمد معز مختار سوپولی)

الحمد للہ والمنتہ کہ

صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۱۵ سنہ ۱۳۳۵ھ

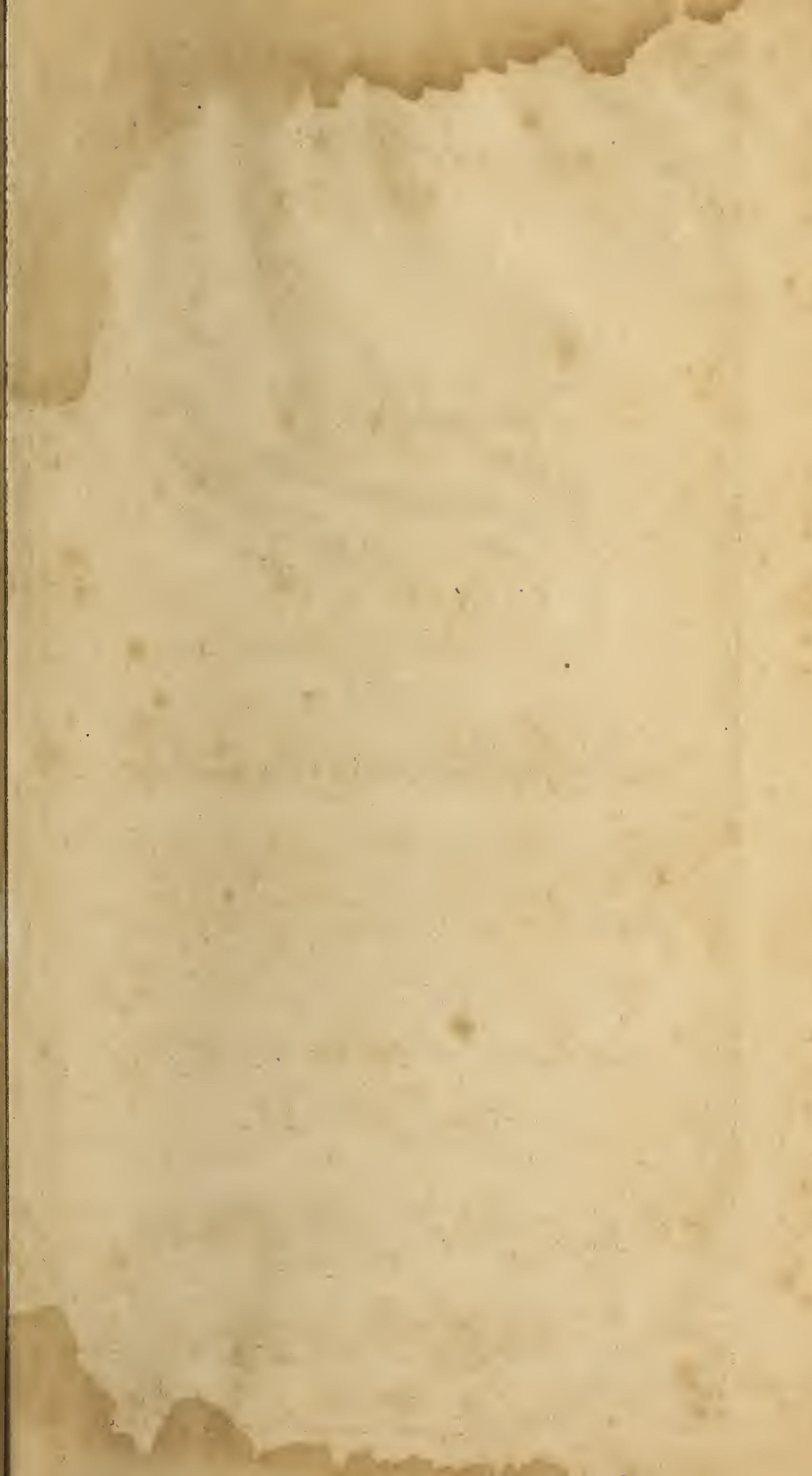
جس میں

ختم نبوت پر دلائل اور امت محمدیہ کی فضائل

بیان کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا ہونا قرآن وحدیث سے ثابت کیا ہے، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کے نہ آنے کا ایک عجیب سر عظیم دکھایا ہے جس سے حضرت سرور انبیاؐ کی شان رفعت اور امت محمدیہ کی عظمت نہایت خوبی سے ظاہر ہوتی ہے،

باہتمام منشی سراج الدین احمد رحمانی پرنٹر کے
مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا
فریاد باری

بار اول ۱۰۰۰ قیمت ۳ر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرزائیوں کی سخت کلامی اور بدایمانی

حد سے گذر گئی

مسیح قادیان کے جھوٹے ہونے کے دلائل میں بہت رسالے لکھے گئے جن کے جواب سے تمام مرزائی عاجز ہیں، ان رسالوں میں (۱) قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے اُن کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا، (۲) صحیح حدیثوں سے اُن کا کذب اظہر من الشمس کیا گیا، (۳) اُن کی پیشین گوئیوں کے جھوٹا ہوجانے سے وہ یقینی طور سے جھوٹے ثابت ہوئے، (۴) اون کے جھوٹے حوالوں اور علانیہ دروغگوئیوں سے اُن کی پوری رسوائی ہوئی، (۵) وہ اپنے پختہ اقراروں سے جھوٹے اور کاذب تمام دنیا کے نزدیک ثابت ہوئے۔ ان دلایل کے سوا اب اُن کے مریدوں کی روش اور عام مریدین بلکہ اُن کے صحابی اور خاص مریدوں کے صحبت یافتہ کے چال وچلن، اُن کی تہذیب و شائستگی، اونکی بدزبانی، مرزا صاحب کے بد اثر کو ظاہر کر رہی ہے، جس سے اُن کا نیک لنسان ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا، اور بزرگی اور نبوت تو بڑی بات ہے،

تھوڑا عرصہ ہوتا ہے کہ مولٰنا محمد عبداللطیف صاحب اور مولٰنا

محمد عبدالشکور صاحب لکھنوی بھاگلپور اور پورینی تشریف لیگئے تھے وہان وعظ ہوئے
مولوی عبدالماجد سے مناظرہ کی درخواست بارہا کیگئی مگر گریز کرتے رہے، ایک روز
وہ اپنے مکان پر اپنے بہکائے ہوئے چند اشخاص کو گمراہی پر قائم رکھنے کے لئے بیان کرنیکا
سامان کر رہے تھے کہ یکبارگی حضرات ممدوحین مع ایک جماعت اہل اسلام کے انکے مکان
پر پہنچ گئے، اور مولٰنا عبدالشکور صاحب سے اور عبدالماجد صاحب سے مرزا کے صدق وکذب
پر گفتگو ہونے لگی جناب مولٰنا نے انکا کذب ثابت کیا اور جو بیہودہ جواب عبدالماجد صاحب نے
دیا اسکا غلط ہونا مولٰنا نے قرآن مجید سے ثابت کردیا مرزائی صاحب کچھ ایسے بدحواس ہوئے
کہ قرآن مجید ہاتھ مین لیکر بسم اللہ صحیح نہ پڑھ سکے مولوی عبدالماجد کی اس حالت نے انکے مرشد کی کذب
و دجالی کا گویا معائنہ کرادیا، اگر مرزائی کے دلمین کچھ بھی حیا اور حق طلبی ہوتی تو اسیوقت مرزا کی
جھوٹے ہونے پر ایمان لے آتے مگر اسکے خلاف اس عمدہ اثر کے مٹانے اور حقانیت کے چھپانے
کیلئے دو اشتہار نکالے گئے جنمین دروغگوئی کا انبار اور علمائے حقانی پر سب وشتم کی بوچھار ہے
انسے مقصد یہ ہے کہ مسلمانونکو اصل مقصد یعنی مرزا کے دجل وکذب سے علیحدہ کرکے اور غصہ
دلاکر دوسری باتون کیطرف متوجہ کیا جائے، ایک اشتہار ظریف کے نام سے نکلا جسکا جواب
بھی مختصر ہوگیا دوسرا مرزائی انجمن کے سکرٹری کے نام سے ہفتہ تہذیب کہنا گیا جسمین اور
کذابی کے علاوہ قرآن وحدیث پر افترا کیا گیا ہے اور محض جھوٹا مضمون انکی طرف منسوب کیا ہے
جسکا ذکر مولٰنا محمد عبدالشکور صاحب نے اپنے اشتہار مین دیا ہے یہ اشتہار بخوبی ثابت کرتے ہین
کہ مرزا قادیانی کی دجالی اور کذابی کے ثبوت مین تین ۳ چالیس رسالے رحمانیہ خانقاہ سے شائع ہوئے ہین
انکے جواب سے سب مرزائی عاجز ہین انکے جواب مین دو ورق کا رسالہ بھی نکال نہ سکے ظریف کے
اشتہار مین صرف یہ کہکر اپنے جاہلونکو خوش کردیا کہ فیصلہ آسمانی پاگل کی بڑ ہے میان ظریف
مولوی عبدالماجد کے صحبت یافتہ اور انکی حالت کے فوٹو ہین اسیوجہ سے دروغگوئی اور بے
تہذیبی سے اشتہار کو بھردیا، اور اس حق نما رسالے کو جسمین قرآن وحدیث سے مرزا صاحب کے

کذب و دجالی کو آفتاب کیطرح روشن کرکے دکہایا ہے پاگل کی بڑ بتایا ہے، اب ہم اُس کتاب کا نمونہ دکہا کر مسلمانون اور مرزائیون سے اس مرزائی ظالم کی نسبت دریافت کرتے ہین کہ یہ مسخرا اور بدگہر کس گروہ مین ہی جو قرآن و حدیث کو پاگل کی بڑ لکہتا ہی، فیصلہ حصہ کی تمہید مین حدیث و قرآن سے مرزا کا جہوٹا ہونا اسطرح ثابت کیا ہی اور لکہا ہی، اگر آپکو امت محمدیہ ہونیکا فخر حاصل ہی اور کامل یقین ہی کہ انسان کو حیات ابدی اُسیوقت حاصل ہوسکتی ہی کہ وہ حضور انور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا پیرو اور ساری باتونکا ماننے والا ہو، اور بتقاضائے نفس نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ[1] اسکی حالت نہو تو ضرور آپ توجہ سے اُسے ملاحظہ کرینگے، اور اُسی کے بموجب اعتقاد رکھینگے مُخبر رسول برحق کی سچی پیشینگوئی یہ ہی:- (۱) سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ مسلم، ترمذی، ابوداؤد وغیرہم من ائمۃ الحدیث،، میری امت مین تیس جہوٹے پیدا ہونیوالے ہین انمین سے ہر ایک کا گمان یہ ہوگا کہ مین نبی ہون حالانکہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے (اسلئے انکا یہ دعوی کرنا ہی انکے جہوٹے ہونے کی دلیل ہی) میری امت مین ہمیشہ ایک گروہ حق پر رہیگا اور غالب رہیگا اُسکے مخالف اُسے ضرر نہین پہنچا سکینگے یہانتک کہ خدا کا حکم (قیامت) آجائے، اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہی کہ میرے بعد میری اُمت مین نبوت کا جہوٹا دعوی کرنیوالے پیدا ہونگے اور اُنکے جہوٹے ہونیکی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہی یعنی میرے بعد کسیکو نبوت کا مرتبہ نہین ملسکتا ہے اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعوے کرے وہ جہوٹا ہے خصوصًا وہ جو اپنے آپکو امت محمدی مین قرار دیکر نبوت کا مدعی ہو اُس کا جہوٹا ہونا نہایت ظاہر ہے،

اس حدیث سے اس کا بہی فیصلہ ہوگیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین

[1] یعنی بعض باتون کو مانتے ہین اور بعض کو نہین مانتے ۱۲

سکے ہیں یعنی کلام خدا و رسول میں جن کو نبی کہا گیا ہے اُن سب کے بعد آنیوالے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مان کر یہ کہنا کہ آپ
تشریعی انبیا کے خاتم ہیں یا تمام انبیا کے لئے زینت یا مہر ہیں محض غلط اور قرآن
شریف میں تحریف کرنا ہے، یہ دونوں تراشیدہ معنوں کی غلطی اس حدیث
نے ظاہر کردی۔ اگر خاتم النبیین کے معنی میں کوئی تخصیص کی جائے، یا اس کے
دوسرے معنے لیئے جائیں تو جملہ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی اون
کاذبوں کے جھوٹے ہونے کی وجہ نہیں ہوسکتی، واقعات اور تاریخ سے ظاہر ہے
کہ جن جھوٹے مدعیان نبوت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر
دعویٰ کیا ہے اُن میں کل یا اکثر ایسے ہی ہیں جنہوں نے نبوت غیر تشریعی کا دعوےٰ
کیا ہے، اس لئے ان کے کذب کے لئے حضور کا یہ ارشاد صحیح نہوگا (نعوذباللہ)
الحاصل یہ حدیث قرآن مجید کے مطابق اور آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ
وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے بعض مضمون کی تفسیر ہے، اس حدیث نے اول تو
خاتم النبیین کے معنے بیان کردئے یعنی تمام انبیاے کرام بمنزلہ مقدمۃ الجیش
کے تھے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیا ہیں آپ
آخر میں آئے، اب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ آپ ہی کی ہدایت کا آفتاب
قیامت تک چمکتا رہے گا، اور آپ کی شریعت حقہ کاملہ کی روشنی عمل کرنے
والوں کے دلوں کو منور کرتی رہے گی، اور کسی جدید شریعت کی انھیں حاجت
نہ ہوگی۔ ہاں علماے امت اور مجددین ہوں گے، جو آپ کے دین مستقیم
کی حقانیت کو ظاہر کرتے رہیں گے، اور مسلمانوں کی خراب حالت کی
درستگی ان کا کام ہوگا۔ اور یہ بھی بشارت حضور انور نے دیدی
کہ یہ گروہ مقابل جھوٹوں پر، گمراہوں پر غالب رہے گا۔ اس لئے کسی نبی کی

آنے کی ضرورت نہ رہی، اس مضمون کی شہادت میں بہت حدیثیں[1] پیش ہوسکتی ہیں، مگر بغرض اختصار حدیث مذکور کے علاوہ صرف تین حدیثیں یہان نقل کی جاتی ہیں، (۲) ابن ماجہ میں دجال کے بیان میں ایک بڑی حدیث روایت کی گئی ہے، اس میں یہ ارشاد ہے، أَنَا آخِرُ الأَنْبِيَاءِ وَأَنتُمْ آخِرُ الأُمَمِ، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے خطاب کرکے فرماتے ہیں، کہ میں تمام انبیا کے آخر میں ہوں، اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور تمہارے بعد کوئی دوسری امت نہیں ہے، امت محمدی پر دنیا کا خاتمہ ہے، اب جن گمراہوں کا یہ خیال ہے کہ آخری امت احمدی ہے محمدی نہیں ہے محض غلط ہے جس کی غلطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت صاف طور سے بیان فرما دی اور یہ بھی ظاہر کردیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں، امام بخاری اور مسلم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس طرح روایت کرتے ہیں (۳) انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی، میں عاقب ہوں (پیچھے آنے والا) اور عاقب وہ ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے،

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بہت ہیں، ان میں ایک نام عاقب بھی ہے، اس کے معنے پیچھے آنے والا، اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کی شرح فرمادی، جس کا حاصل یہ ہے کہ تمام انبیا کے پیچھے آنے والا، اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، ناظرین ان دونوں حدیثوں کو ذرا غور سے ملاحظہ کریں کہ کس صفائی سے جناب

[1] نمونہ کے طور پر چند حدیثوں کے بعض الفاظ آپ کے روبرو پیش کئے جاتے ہیں تاکہ میرے دعوے کی صحت میں آپ کو تامل نہ رہے، (۱) لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب

سکے ہیں یعنی کلام خدا و رسول ہیں جن کو نبی کہا گیا ہے ان سب کے بعد آنیوالے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بان کر یہ کہنا کہ آپ
تشریعی انبیا کے خاتم ہیں یا تمام انبیا کے لئے زینت یا مہر ہیں محض غلط اور قرآن
شریف میں تحریف کرنا ہے، یہ دونوں تراشیدہ معنوں کی غلطی اس حدیث
نے ظاہر کردی۔ اگر خاتم النبیین کے معنی میں کوئی تخصیص کی جائے یا اس کے
دوسرے معنے لیئے جائیں تو جملہ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اون
کاذبون کے جھوٹے ہونے کی وجہ نہیں ہوسکتی، واقعات اور تاریخ سے ظاہر ہے
کہ جن جھوٹے مدعیان نبوت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر
دعویٰ کیا ہے اُن میں کل یا اکثر ایسے ہی ہیں جنہوں نے نبوت غیر تشریعی کا دعوے
کیا ہے، اس لئے ان کے کذب کے لئے حضور کا یہ ارشاد صحیح نہ ہوگا (نعوذ باللہ)
الحاصل یہ حدیث قرآن مجید کے مطابق اور آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ
وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے بعض مضمون کی تفسیر ہے، اس حدیث نے اول تو
خاتم النبیین کے معنے بیان کر دیئے یعنی تمام انبیائے کرام بمنزلہ مقدمۃ الجیش
کے تھے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیا ہیں آپ
آخر میں آئے اب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ آپ ہی کی ہدایت کا آفتاب
قیامت تک چمکتا رہے گا، اور آپ کی شریعت حقہ کاملہ کی روشنی عمل کرنے
والوں کے دلوں کو منور کرتی رہے گی، اور کسی جدید شریعت کی انہیں حاجت
نہ ہوگی، ہاں علمائے امت اور مجددین ہوں گے، جو آپ کے دین مستقیم
کی حقانیت کو ظاہر کرتے رہیں گے، اور مسلمانوں کی خراب حالت کی
درستگی ان کا کام ہوگا۔ اور یہ بھی بشارت حضور انور نے دیدی
کہ یہ گروہ حقانی جھوٹوں پر، گمراہوں پر غالب رہے گا۔ اس لئے کسی نبی کی

آنے کی ضرورت نہ رہی، اس مضمون کی شہادت میں بہت حدیثیں پیش ہوسکتی ہیں، مگر بغرض اختصار حدیث مذکور کے علاوہ صرف تین حدیثیں یہاں نقل کی جاتی ہیں، (۲) ابن ماجہ میں دجال کے بیان میں ایک بڑی حدیث روایت کی گئی ہے، اس میں یہ ارشاد ہے، أنا آخر الأنبياء و أنتم آخر الامم، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے خطاب کرکے فرماتے ہیں، کہ میں تمام انبیا کے آخر میں ہوں، اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور تمہارے بعد کوئی دوسری امت نہیں ہے، امت محمدی پر دنیا کا خاتمہ ہے، اب جن گمراہوں کا یہ خیال ہے کہ آخری امت احمدی ہے محمدی نہیں ہے محض غلط ہے جس کی غلطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت صاف طور سے بیان فرما دی اور یہ بھی ظاہر کردیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں، امام بخاری اور مسلم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس طرح روایت کرتے ہیں (۳) انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی، میں عاقب ہوں (پیچھے آنے والا) اور عاقب وہ ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے،

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بہت ہیں، ان میں ایک نام عاقب بھی ہے، اس کے معنے پیچھے آنے والا، اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کی شرح فرمادی، جس کا حاصل یہ ہے کہ تمام انبیا کے پیچھے آنے والا، اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، ناظرین ان دونوں حدیثوں کو ذرا غور سے ملاحظہ کریں کہ کس صفائی سے جناب

سلہ نمونہ کے طور پر چند حدیثوں کے بعض الفاظ آپ کے روبرو پیش کئے جاتے ہیں تاکہ میرے دعوے کی صحت میں آپ کو تامل نہ رہے، (۱) لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں آخر النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے ان تینوں حدیثوں نے **خاتم النبیین** کے معنے کی نہایت واضح شرح کردی، یعنی پہلی حدیث میں تھا۔ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی یعنی میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، یہاں تو جملہ لا نبی بعدی نے خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین متعین کئے تھے دوسری حدیث میں صاف طور سے حضور نے اپنے آپ کو انا آخر الانبیاء فرمایا یعنی میں تمام انبیا کے آخر میں ہوں تیسری حدیث میں اس کی جگہ ارشاد ہوا انا العاقب الخ یعنی میں سب نبیوں کے بعد آنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اس کے معنی بعینہ وہی ہیں جو دوسری حدیث کے ہیں، ان تینوں حدیثوں سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہیں، غرضکہ اس الہامی لفظ کے معنے صاحب الہام نے بیان فرما دیئے، اور حضور انور کی زبان مبارک سے مرزا اور مرزائیوں کی غلطی ظاہر ہو گئی، اب اس کی تائید کے لئے چوتھی حدیث ملاحظہ ہو،

(۴) صحیح بخاری میں ہے کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء

بقیہ صفحہ ۵۔ ترمذی وغیرہ۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا، اس سے نہایت صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی امت میں کوئی نبی نہ ہوگا۔ اب جو نبوت کا دعوی کرتا ہے وہ حضور انور کو جھوٹا ٹھہراتا ہے، (۲) لا نبوۃ بعدی الا المبشرات میرے بعد نبوت نہیں ہے مگر مبشرات ہیں، (۳) ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بلاشبہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی ہے (۴) عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے تشریف لائے اور

كلما هلك نبی خلفہٗ نبیٌّ وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوہم حقہم فان اللہ سائلہم عما استرعاہم (بخاری باب نزول عیسیٰ)
یعنی بنی اسرائیل پر انبیا حکومت کرتے تھے، جب کوئی نبی انتقال کرتا تو اونکی جگہ دوسرا نبی قائم ہوتا تھا، اور میرے بعد کوئی نبی نہین ہے البتہ خلفا ہونگے (جو مسلمانون کے تمام امور کا نظم کرینگے، اور ان کی کثرت ہوگی، صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ہمکو کیا ارشاد فرماتے ہین (یعنی جب بہت سے ہونگے تو اگر ایک وقت مین کئی ہوئے تو ہم کو کیا کرنا چاہئے) حکم ہوا کہ جس سے پہلے بیعت کرلو اُس کو پورا کرو، اور اُن کے حقوق کو ادا کرتے رہو، اللہ تعالےٰ خلفاء سے ماتحت کی نسبت سوال کرے گا، کہ کس طرح انہون نے رعیت سے برتاؤ کیا، تم بری الذمہ ہو، اس حدیث سے نہایت صفائی سے ظاہر ہوگیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہین ہوگا، یہ مدعا ان چارون حدیثون سے بعبارۃ النص ثابت

بقیہ صلا اور تین مرتبہ فرمایا انا النبی الامی ولا نبی بعدی، مین نبی امی ہون اور میرے بعد کوئی نبی نہین ہے، یہ حدیثین امام احمد نے اپنی مسند مین روایت کی ہین (۵ د ۶) صحیح بخاری و مسلم مین یہ الفاظ بھی ہین، ختم بی الانبیاء وختم بی النبیون، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین، انبیا کا خاتمہ مجھپر کیا گیا، اس مضمون کی روایتون سے حدیث کی کتابین بھری ہین بہتیرے صحابی اس مضمون کی روایت کرنے والے اس وقت میرے پیش نظر ہین، اور کامل تلاش سے کس قدر ہون اسے مین نہین کہہ سکتا، الغرض عام طور سے ختم نبوت کا ثبوت قرآن وحدیث سے کامل طور ر ہے، مگر نبوت تشریعی اور غیر تشریعی کا فرق کرکے کسی ضعیف روایت سے بھی پتہ نہین چلتا کہ نبوت غیر تشریعی ختم نہین ہوئی، جن صحابہ نے ختم نبوت کی حدیثین روایت کی ہین اُن مین سے بعض کے نام یہ ہین، جابر بن عبداللہؓ، ابو سعید خدریؓ، ابو الطفیلؓ، ابو ہریرہؓ

ہے، اس مین کسی طرح کا شک شبہہ نہین ہوسکتا،

الحاصل ان حدیثون سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہین دیا جائے گا، البتہ جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہون گے، جس کا ظہور ہو رہا ہے،

اب مین مختصر طور سے یہ بیان کرتا ہون کہ **خاتم النبیین** کے جو معنی احادیث مذکورہ سے معلوم ہوئے وہی معنے محاورہ عرب کے سے ثابت ہین، کیونکہ **خاتم النبیین** مین لفظ **خاتم** ہے اُس مین حرف **تا** کو زبر بھی ہے اور زیر بھی ہے، اگرچہ روایت کے لحاظ سے زیر زیادہ مستند اور معتبر ہے کیونکہ زبر کی روایت کرنے والے صرف دو آدمی ہین، باقی جتنے ماہرین قرآن و قراء ہین وہ سب زیر کے ساتھ روایت کرتے ہین، البتہ ہندوستان مین زبر کے ساتھ مستعمل اور مشہور ہوگیا ہے، اس لئے عوام سمجھتے ہین کہ صحیح یہی ہے مگر یہ اُن کی ناواقفی ہے، کلام عرب مین **خاتم** کے کئی معنے ہین، **انگوٹھی** **مُہر**، **آخر القوم** یعنے جو سب سے آخر مین ہو، مگر یہ لفظ جب مضاف

بقیہ حاشیہ انس بن مالک، عفان بن مسلم، ابی معاویہ، جبیر بن مطعم، عبداللہ بن عمرو، ابی بن کعب، حذیفہ، ثوبان، قتادہ، عبادہ بن الصامت، عبداللہ ابن مسعود، جابر، عبداللہ ابن عمر، عائشہ، عبداللہ بن عباس، عطاء ابن یسار رضی اللہ عنہم ۱۲

ہ علامہ جریر طبری اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ حسن اور عاصم کے سوا تمام قاری خاتم کے تے کو زیر پڑھتے تھے، بیضاوی کے حاشیہ شیخ زادہ مین ہے کہ عاصم کے سوا سب نے خاتم بکسر التا پڑھا ہو اور تفسیر مدارک مین بھی اسی طرح ہے اور تفسیر روح المعانی کے جلد ۶ مین ہے وقرأۃ الجمہور خاتم بکسر التاء علی انہ اسم فاعل ای الذی ختم النبیین والمراد اٰخرھم اور فتح البیان مین بھی یہی ہے الغرض ان پانچ تفسیرون سے معلوم ہوا کہ سوا ایک یا دو قاریون کے سب نے خاتم کے تے کو زیر پڑھا ہے اس لئے زیادہ مستند یہی ہے ۱۲

ہوجاتا ہے اُس وقت کئی معنی نہیں رہتے بلکہ مضاف الیہ کے اعتبار سے
اُس کے معنے خاص ہوجاتے ہیں مثلاً خَاتَمُ فِضَّةٍ یعنی انگوٹھی چاندی
کی، یہاں خاتم خاص انگوٹھی کے معنی میں ہے، دوسرے معنی نہیں ہیں
اسی طرح جب وقت خاتم کو قوم وغیرہ کی طرف مضاف کریں گے مثلاً
خَاتَمُ الْقَوْمِ کہیں گے تو اس کے معنے صرف آخر قوم کے ہوں گے،
دوسرے معنے نہیں ہوں گے، **لسان العرب** جو اہل زبان کے نزدیک
نہایت مستند لغت ہے اس میں لکھا ہے خِتَامُ الْقَوْمِ وَ خَاتِمُهُمْ وَ
خَاتَمُهُمْ - آخِرُهُمْ وفی التنزیل العزیز مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ
رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَیْ آخِرَهُمْ"
یعنی لفظ خِتَام اور خاتِم اور خاتَم تینوں کو جب مضاف کرتے ہیں اور
مثلاً خاتم القوم کہتے ہیں تو اُس کے ایک ہی معنی ہوتے ہیں یعنی ساری
قوم کے آخر میں آنے والا، اور قرآن مجید میں جو مَا كَانَ مُحَمَّدٌ الخ میں جو لفظ
خاتم النبیین ہے اُس کے معنے یہ ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیا
آخر میں ہیں، اسی طرح جب خاتم لفظ نبیین کی طرف مضاف ہوگا اور خاتم النبیین
کہیں گے تو اُس کے معنی یہی ہوں گے کہ سب نبیوں کے آخر میں آنے والا اُس کے
بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، کیونکہ اگر اُس کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ دیا جائے
تو وہ آخر الانبیاء نہ ہوا، یہی معنی اور ماہرین لغت نے لکھے ہیں، چنانچہ **قاموس**
اور اس کی شرح **تاج العروس** میں ہے

الخاتم من كل شيء عاقبته و
آخرته والخاتم آخر القوم
كالخاتم ومنه قوله تعالى

یعنی ہر شی کے انجام اور اس کے آخر کو خاتم
کہتے ہیں اسی طرح خاتم القوم آخر قوم کو کہتے
ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو رسول اللہ

وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ای اٰخرہم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہو

اس کے معنی آخر النبیین کے ہین یعنی سب انبیا کے آخر مین آنے والے،

لغت کی ان تین کتابون مین پہلے خاتم کے معنے محاورہ عرب سے ثابت

کر کے خاص قرآن مجید کی وہ آیت والفاظ جن مین لفظ خاتم آیا ہے، اور

النبیین کی طرف مضاف ہو اس کے معنی بیان کر دئے، اور نہایت صفائی

سے بتا دیا کہ اس کے معنی آخر النبیین کے ہین، اگرچہ ان تینون کتابون کے

بیان سابق سے آیت کے معنی معلوم ہو گئے تھے کہ آخر النبیین کے معنی ہین

مگر آخر مین آیت کے الفاظ کو نقل کر کے یہ کہنا کہ یہان بھی خاتم کے وہی معنی

ہین جو اوپر بیان کئے گئے - غالبًا اسی دور اندیشی کی غرض سے ہے کہ کسی وقت

کوئی جاہل یا گمراہ آیت مین دوسرے معنی بتا کر مسلمانون کو گمراہ نہ کرے،

اب نہایت ظاہر ہے کہ قرآن مجید عرب کی زبان مین اوتارا گیا ہو تاکہ

وہ اسے سمجھکر اس کی ہدایتون پر عمل کرین، اور دوسرون کو سمجھائین،

اس لئے تمام دنیا کے لئے فرض ہے کہ اس کے وہی معنی کرے جو عرب کے

محاورہ مین آئے ہین، اس کے خلاف معنی کرنا یقینی تحریف ہے اور بیان

سابق سے قطعی طور پر آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ عرب کے محاورہ مین

خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہین، یعنی سب کے آخر مین آنیوالا

ان کے سوا دوسرے معنے نہین ہو سکتے، اس لئے بخوبی ثابت ہو گیا کہ آیت

وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اس باب مین نص قطعی ہو کہ جناب

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہین آپ کے بعد کسی کو مرتبہ نبوت

نہین ملے گا آپ کے وجود با جود سے کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہین رہی

آپ کی نبوت اور آپ کی شریعت کا آفتاب قیامت تک چمکتا رہے گا،

اس آیت سے یہ بھی قطعی طور سے ثابت ہو گیا کہ آپ کے بعد امتی غیر امتی جو نبوت کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے،

اہل علم اس کو سمجھتے ہوں گے کہ قرآن مجید میں اور حدیثوں میں اس مقام پر لفظ النبیین جمع سالم معرف باللام آیا ہے ایسے لفظ کو اصول فقہ وغیرہ میں الفاظ عام میں شمار کیا ہے، اس لئے خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ جس کو نبوت کا مرتبہ دیا گیا، اور جس پر نبی کا اطلاق کیا جائے خواہ وہ ظلی اور بروزی نبی ہوں یا تشریعی اور غیر تشریعی جس قسم کے ہوں سب کے آپ خاتم ہیں آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا مرتبہ کسی کو نہ ملیگا۔

الغرض جس طرح صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا تھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو کسی قسم کی نبوت نہیں ملے گی، اسی طرح قرآن مجید کی اس آیت نے اس مطلب کی کامل صراحت کردی۔ اب طالب حق کے لئے قرآن مجید کے نص قطعی اور مستند اور متعدد احادیث کی صریح الفاظ سے یقینی طور سے ثابت ہو گیا کہ حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں مل سکتا، اس لئے آپ کے بعد جو نبوت کا دعوے کرے وہ یقینا جھوٹا ہے، البتہ علماے کاملین آپ کے

سلہ یہی بات بعض کاملین امت محمدیہ کے کلام سے بھی ظاہر ہوتی ہے اور وہ کلام بھی روحانی اور القاسے ہے، شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ وصیت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں، این فقیر از روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرد کہ حضرت چہ می فرمایند در باب شیعہ کہ مدعی محبت اہلبیت اند و صحابہ را بد می گویند، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنوعی از کلام روحانی القا فرمودند کہ مذہب ایشان باطل ست و بطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم مے شود چوں ازاں حالت افاقت دست داد در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان معصوم

نائب ہوتے رہیں گے اور وہ وہی کام کریں گے جو انبیاے بنی اسرائیل کرتے تھے

یہ ایک عمدہ وجہ ہے اس امت کے خیرالامم ہونے کی کہ باوجود امت ہونیکے

وہ کام کریں گے جو گذشتہ انبیا نے کیا ہی، اس مختصر بیان سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ مرزا صاحب کا دعوی نبوت کرنا اور اُن کی جماعت کا اُنھیں کسی قسم کا نبی سمجھنا قرآن مجید کے نص قطعی اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہی۔ اب اسکے خلاف ختم نبوت کی حقیقت بیان کرنا محض عوام کو فریب دینا ہی، اگر کسی مرزائی نے کچھ اس کے خلاف لکھا ہی تو ہمارے سامنے پیش کرے اور پھر اپنی جہالت و فریب کو دیکھے کہ ہم کس طرح اُسے آفتاب کی طرح روشن کرکے دکھاتے ہیں، اور کوئی رسالہ لکھکر اپنے جاہل گمراہوں میں شائع کرنا اور ہم سے پوشیدہ رکھنا کسی اہل حق کا کام نہیں ہے، پوشیدہ رکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ اُنھیں اپنے بیان پر وثوق نہیں ہی، مگر اپنے پیرووں کو اپنے فریب میں رکھنا ضروری سمجھتے ہیں اس لئے اُن جاہلوں کے تقاضے سے کچھ لکھ دیتے ہیں،

سنا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے سرگروہ قرآن مجید کا شغلہ زیادہ رکھتے ہیں، مگر حیرت ہے کہ ایسی صریح باتوں سے بے خبر ہیں، اور سورہ اعراف کی آیت سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بقیہ صفحہ گذشتہ ... مطاعت منصوب الخلق ست و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند، پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند، گو بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیا می گفتہ باشند اسکے بعد جناب شاہ صاحب کے قول کی شرح میں قاضی صاحب فرماتے ہیں ”فقیر محمد ثناء اللہ گوید کہ اینکہ حضرت شیخ را در بطلان مذہب امامیہ از جناب رسالت پناہ علیہ السلام القا شدہ و واضح گشتہ کہ عقیدہ شان مستلزم انکار ختم نبوت ست بطریق توارد برین فقیر ہم واضح شدہ کہ فقیر آنرا در شمشیر برہنہ باستیعاب نوشتہ“ یہ دو بزرگ اُن کاملین علما اور واصلین بخدا میں

وسلم کے بعد بھی رسول آئیں گے، وہ آیت یہ ہے، یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ، (اعراف جزء ۸ - رکوع ۴)

اس آیت سے یہ ثابت کرنا کہ حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انبیا آئیں گے بہت بڑی غلطی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جماعت علوم قرآنیہ سے بالکل ناواقف ہے، قرآن مجید میں انبیائے سابقین کے حالات اور واقعات بہت بیان ہوئے ہیں، انھیں واقعات کے بیان میں یہ آیت بھی ہے، اس سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر آنے کا قصہ ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد سے یہ خطاب کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اے بنی آدم میرے رسول تمہارے پاس آئیں گے اور میری باتیں تمسے کہیں گے، پھر جس نے انھیں مانا، اور میری باتوں پر عمل کیا اُسے کچھ خوف وخطر نہیں ہے اور جس نے نہ مانا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، (۱) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بعض اُن انبیا کا ذکر کیا جو اس عام حکم سنانے کے بعد آئے، یعنی حضرت نوح - حضرت ہود،

بقیہ صـ۱۲ ـ ہیں جن کے علم وفضل پر امت محمدیہ ناز وفخر کرتی ہے، یہ دونوں حضرت فرماتے ہیں کہ شیعہ کا مذہب اس وجہ سے باطل ہے کہ آل اطہار اور ائمہ کبار کے ساتھ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں جس سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے، اس مبحث سے میں شاہ صاحب چار باتیں لکھتے ہیں (۱) امام کو معصوم جانتے ہیں (۲) اُس کی اطاعت کو فرض سمجھتے ہیں (۳) یہ بھی اعتقاد کرتے ہیں کہ مخلوق کے لئے مقرر کئے گئے ہیں، (۴) وحی باطنی ان پر اُترتی ہے ان چار باتوں میں آخر کی دو باتیں انبیا سے مخصوص ہیں اور پہلی دو باتیں ان کو لازم ہیں البتہ چوتھی بات میں اس قدر کمی ہے کہ انبیا کو ظاہری وباطنی ہر قسم کی وحی ہوتی ہے - اور

حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ علیہم السلام اس سے ظاہر ہے کہ آیت میں اُسی وقت کا ذکر ہے، ایسے علانیہ قرینہ ہونے کے بعد بھی مرزائی قرآن مجید کو نہیں سمجھتے،

(۲) اس کے علاوہ اگر قرآن مجید پر نظر ہے تو سورہ بقرہ پارہ اول رکوع ۴ میں ذیل کی آیت ملاحظہ کیجئے جس میں یہی مضمون ہے، مگر اس طرح کہ میرے بیان کی اُس سے پوری تصدیق ہو جاتی ہے، وہ آیت یہ ہے،

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(سورہ بقرہ پارہ اول رکوع ۴)

یعنی آدمؑ نے اپنے پروردگار سے معافی مانگنے کے لئے چند کلمات سیکھ لئے جن کی برکت سے خدا نے اُن کی توبہ قبول کی بیشک وہ بڑا ہی معاف کرنے والا مہربان ہے، ہم نے حکم دیا کہ تم سب کے سب یہاں سے اتر جاؤ (اور یہ بھی کہہ دیا کہ) جب میری طرف سے تمہیں ہدایت پہنچے تو اسی پر عمل کرنا کیونکہ جو ہمارے حکم کی پیروی کریں گے اور ہماری ہدایت پر چلیں گے انہیں (آخرت میں) نہ کسی بات کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جو ہماری ہدایت سے انکار کریں گے اور ہماری نشانیوں کی تکذیب کریں گے وہ جہنمی ہونگے اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے،

یہ آیت اور سورہ اعراف کی آیت دونوں مضمون کے اعتبار سے ایک ہیں

(بقیہ صفحہ ۱۳) امام کو صرف باطنی ہوتی ہے مگر باوجود اس کے اُن کے عقیدہ کو انکار ختم نبوت [illegible]
اور یہ دونوں حضرات کاملین شیعہ کو منکر ختم نبوت قرار دیتے ہیں اُن کے کلام سے صریح ظاہر ہے کہ [illegible]

حاصل معنی میں کچھ فرق نہیں ہے، البتہ کچھ لفظوں کا اختلاف ہے اور جب اس آیت میں صاف ہے کہ یہ خطاب حضرت آدمؑ کو جنت سے جدا ہونے کے وقت کیا گیا تھا اس لئے سورہ اعراف کی اس آیت کے خطاب کا بھی یہی وقت ہے، کیونکہ یہ دونوں آیتیں ایک مطلب کو بیان کر رہی ہیں غرضکہ یہ دو روشن قرینے جو قرآن مجید سے ظاہر ہو رہے ہیں اس بات کی کامل شہادت دیتے ہیں کہ سورہ اعراف کی آیت مذکورہ میں امت محمدیہ سے خطاب نہیں ہے، بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت اُن کی اولاد سے خطاب ہے،

(۳) اب اس کی کامل تائید حدیث سے بھی ملاحظہ کر لیجئے، تفسیر دُر منثور میں ہے، اخرج ابن جریر عن ابی یسار السلمی قال ان اللّٰہ تبارک وتعالےٰ جعل آدم وذریتہ فی کفہ فقال یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی الخ، اس روایت میں خاص اسی آیت کی تفسیر ہے جس کا ذکر ہو رہا ہے اور نہایت صفائی سے وہی تفسیر کی ہے جو ہم نے بیان کی ہے، یعنی اس آیت میں امت محمدیہ سے خاص خطاب نہیں ہے، بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں یہ خطاب کیا گیا ہے اور اُس کی صورت خیالی اس روایت میں بیان

بقیہ صفحہ ۱ - معنی آخر النبیین کے ہیں اور وہ نبی تشریعی یا غیر تشریعی جس طرح کا ہو، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے خاتم ہیں کیونکہ شیعہ اماموں کو تشریعی نبی نہیں جانتے،

مرزائی حضرات تو مرزا صاحب کو رسول بلکہ انبیاء اولو العزم سے افضل اعتقاد کرتے ہیں اور کامل وحی الٰہی کا اُن پر اترنا اُن کے عقیدہ میں ہے مرزا صاحب تو خود ولی وحی کا اس طرح دعوے کرتے ہیں کہ کسی نے نہیں کیا، چنانچہ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں "بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"

کی گئی ہے چونکہ مرزا صاحب نے (۴) اس تفسیر سے بہت حوالے دئے ہیں اسلئے اس تفسیر سے لکھنا میں نے مناسب سمجھا، اس تفسیر کے علاوہ جب خاتم النبیین کے معنی محاورہ عرب اور احادیث صحیحہ سے معلوم ہوئے کہ آخر النبیین کے ہیں تو آیت وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ نے قطعی فیصلہ کر دیا کہ سورہ اعراف کی آیت میں قیامت تک کے بنی آدم مراد نہیں ہیں بلکہ خاص حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کا ذکر ہے، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، یہ چار دلیلیں قرآن مجید اور حدیث سے بیان کی گئیں جن میں نہایت روشن طریقے سے ثابت ہوگیا کہ سورہ اعراف کی آیت کا مطلب وہ نہیں ہے جو مرزائی بیان کرتے ہیں، بلکہ وہ مطلب ہے جو ہم نے بیان کیا،

اب اہل علم انصاف پسند جماعت احمدیہ کے سرگروہوں کی قرآن دانی معلوم کرلیں کہ قرآن مجید کے معنے سے کس قدر ناآشنا ہیں، اور نص قطعی کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں، اور عوام کو دھوکا دینے کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور شیخ محی الدین عربی رضی اللہ عنہ کا قول پیش کرتے ہیں، مگر نص قطعی اور احادیث صحیحہ کے خلاف ان حضرات کا قول پیش کرنا یہ دعوے کرنا ہے کہ ان مقدس

بقیہ صہ ۱۵ :- ملاحظہ کیا جائے کہ بارش کی طرح نزول وحی کا دعوے کسی نبی نے نہیں کیا۔ مگر مرزا صاحب کرتے ہیں اس کے ساتھ صاف طور سے یہ بھی کہتے ہیں کہ صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا، اسلئے کہ حسب ارشاد شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ و قاضی ثناء اللہ علیہ الرحمۃ بھی مرزائی حضرات منکر ختم نبوت ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے گو زبان سے اس کا اظہار کریں اور اپنے اشتہاروں اور رسالوں میں چھاپیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں جب کوئی دریافت کرتا ہے کہ جب تم مرزا کو نبی مانتے ہو تو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے

حضرات نے صریح قرآن وحدیث کے خلاف ایک بات کہی، مگر یہ بڑی غلطی ہے، ان بزرگون کی شان نہایت اعلیٰ وارفع ہے اُن کا کوئی کلام خلاف قرآن وحدیث کے نہین ہوسکتا، جو حضرات صوفیہ کے اصطلاحات نہین جانتے اور اُن کے حالات سے واقف نہین ہین اُنہین یہ منصب نہین ہے کہ اپنے دعویٰ کی دلیل مین اُن کے کلام کو پیش کرین، اس کی تفصیل دوسرے رسالہ مین کیجائیگی جو خاص ختم نبوت کی بحث مین لکھا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ،

حضور سرور انبیا کے آخر مین آنیکا راز

اور امت محمدیہ کی فضیلت

یہان اس کا بھید معلوم کرنا چاہیئے کہ جب خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہین، یعنی سب انبیا کے بعد آنے والا تو اس مین کیا خوبی اور فضیلت ہے؟ اگر خوبی تو اس مین معلوم ہوتی ہے کہ آپ کے بعد آپ کی شریعت کے پیرو بہت سے انبیا آتے، جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد شریعت موسوی کے پیرو بہت انبیا

بقیہ صلا :- ختم الانبیا ہوئے، تو بسبب جہالت اور کم علمی کے عجیب عجیب طرح کی باتین بناتے ہین حاصل یہ کہ خلاف قرآن واحادیث صحیحہ اور محاورہ عرب کے خاتم النبیین کے معنی قرار دے رکھے ہین اور خوش ہین اور کبھی وقت کہتے ہین کہ ظلی نبی ہین اصلی نہین ہین مگر وہ یہ بتائین کہ جب مرزا صاحب اپنے اوپر نزول وحی کا یہ قدر بیان کرتے ہین کہ کسی اولو العزم نبی نے بھی بیان نہین کیا، اور یہی دعویٰ ہے کہ صریح طور سے مجھے نبی کا خطاب دیا گیا پھر اصلی نبی مین اس سے کیا زیادہ ہوسکتا ہے جو اُس سے انکار کیا جاتا ہے، الغرض اسمین شبہہ نہین کہ مرزا صاحب علانیہ نبوت کا دعویٰ کرتے ہین اور صاف طور سے ختم نبوت کے منکر ہین، اور عوام کے دھوکہ دینے کو باتین بناتے ہین رسالہ ختم نبوت مطبوعہ اخبار اہل فقہ امرتسر مین عمدگی سے اسکی تفصیل کی ہے ۱۲

آئے، یہ خیال ظاہر بین کم علم کو ہو سکتا ہے، مگر جن کو فضل خداوندی نے اسرار
شریعت پر آگاہی دی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود
باجود سب کے بعد اس لئے ہوا کہ آپ کی ذات مقدس سے اللہ تعالے اکو
دین کا کمال منظور تھا، آپ کو شریعت کاملہ دی گئی، اور ارشاد ہوا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے وقت سے لیکر
حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ تک دنیا کے لوگ اس لائق نہ تھے کہ انھیں کامل شریعت
دیجاتی، پہلے انبیاء جس قدر آئے وہ سب بمنزلہ مقدمۃ الجیش کے تھے، حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیا ہیں تمام انبیاء سابقین نے آہستہ
آہستہ بنی آدم کو آراستہ اور اس لائق کیا کہ شریعت کاملہ دی جائے اس لئے
سب کے بعد آنے والے کی زیادہ عظمت ہونی چاہیئے، کیونکہ اُس کے ذریعہ
سے شریعت کاملہ مخلوق کو ملی جو اصل مقصود ارسال انبیا ہے، چونکہ آپ مظہر کامل
صفت رحمت کے ہیں اور رحمۃ للعالمین آپ کا خطاب ہے اس کا مقتضا یہ ہوا کہ
آپ کے بعد نبوت کا مرتبہ کسی کو نہ دیا جائے، کیونکہ شرعی نبی وہی ہے کہ جس کا
منکر کافر ہے، یعنی وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، اب اگر آپ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو
حسب عادت قدیمہ ضرور بہت لوگ ایسے ہوتے، کہ حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر ایمان لائے ہوتے اور اس نبی پر ایمان نہ لاتے جو آپ کے بعد ہوا،
اور اس وجہ سے وہ دائمی عذاب کے مستحق ہوتے یہ آپ کی شان رحمت کے بالکل
خلاف تھا کہ آپ کو ماننے کر کسی وجہ سے دائمی عذاب میں مبتلا رہے یہ نہیں ہو سکتا
اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، اس سے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی کمال فضیلت حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر اور تمام انبیا پر ظاہر ہوتی ہے، کہ یہ
شان رحمت کسی کو عنایت نہیں ہوئی، اور کسی کی امت کو یہ شرف نصیب نہ ہوا

اور اس کی وجہ سے دوسرا شرف آپ کی اُمت کو یہ ملا کہ اس امت کے علمائے کاملین کی عظمت وشان وہی ہے جو انبیا کی ہونی چاہیئے، یہ وہی کام کریں گے جو انبیائے بنی اسرائیل نے کئے ہیں، علامہ سیوطی خصائص کبریٰ میں امت محمدیہ کی خصوصیات میں یہ بھی لکھتے ہیں علمائھم کانبیاء بنی اسرائیل یعنی امت محمدی کے علما انبیائے بنی اسرائیل کے مانند ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علما کی شان میں فرمایا، العلماء ورثة الانبیاء علما انبیا کے وارث ہیں، اور یہ بھی فرمایا فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنیٰکم[۱] یہ ظاہر ہے کہ انبیا کا ترکہ مال ودولت نہیں ہوتا، بلکہ عظمت وبزرگی اور کلام الٰہی کا علم اُن کا ترکہ ہے، اس لئے حدیث کے یہ معنی ہوئے کہ انبیا کی شان اور عظمت اور ہدایت وعلم شریعت علما کو ملتا ہے، جب علماء امت کی شان انبیا کی شان سی ہوئی تو جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد انبیا کے ہونے سے حضرت موسیٰؑ کی عظمت معلوم ہوتی ہے اسی طرح یہاں علمائے کاملین سے آپ کی عظمت کا اظہار نہایت کامل طور سے ہوتا ہے، البتہ یہ فرق ہے کہ حضرت رحمۃ للعالمینؐ کو مان کر پھر کسی بزرگ اور عالم کو نہ ماننے سے دائمی عذاب کا مستحق نہیں ہوسکتا اور حضرت موسیٰؑ کو مان کر اُن کے بعد کے نبی کو نہ ماننے سے عذاب دائمی کا مستحق ہے، مثلاً یہود حضرت موسیٰؑ کو مانتے ہیں، مگر حضرت عیسیٰؑ کے نہ ماننے سے کافر ہیں، اس فرق سے حضرت رحمۃ للعالمینؐ کی شان بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے دوسری حدیث سے تو علماء کاملین کی بہت ہی بڑی عظمت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ ان کی فضیلت کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فضیلت کے مشابہ

---

[۱] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عالم کی فضیلت عابد یعنی عبادت کرنیوالے پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت میری ادنے امتی پر ۱۲

فرماتے ہیں، اور مسند امام احمد رح کی روایت[۱] بھی ملاحظہ کی جائے جو حاشیہ پر منقول ہے اب خیال کرنا چاہئے کہ اس فضیلت کی کیا انتہا ہے، اللہ اکبر یہ خیال کہ اگر نبوت ختم ہو جائے تو خدا تعالےٰ کی صفت کلام معطل ہو جائے گی جاہلانہ خیال ہے ذرا غور کرو کہ خدائے تعالیٰ کی ذات پاک ازلی و ابدی ہے اسی طرح اس کی صفات ازلی و ابدی ہیں اور انسان کا وجود اور اس نبوت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے چلا، جن کی نبوت کو آٹھ نو ہزار برس سے زیادہ مورخین نہیں بتاتے، اس سے پہلے نبوت کا سلسلہ نہ تھا، اس وقت اس کی صفت کلامیہ کا کیا حال تھا، اگر اس نبوت کے ختم ہو جانے سے اس کی صفت کا معطل ہو جانا لازم آئے تو حضرت آدم علیہ السلام کے وجود سے پہلے تو اس نبوت کا سلسلہ ہی نہ تھا، تو اس خیال کے بموجب اس غیر متناہی زمانے میں خدائے پاک کی یہ صفت معطل رہی، مگر اس خیال کی بنیاد محض نادانی اور ناواقفی ہے، خدا کے مقربین فرشتے ہیں جن سے وہ ہمیشہ کلام کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا، مگر افسوس ہے کہ مرزا صاحب فرشتوں کے وجود شرعی سے منکر ہیں اور توضیح مرام میں بے دین حکما کی طرح باتیں بناتے ہیں،

[۱] امام احمد رح نے اپنے مسند میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد لکھا ہے الابدال فی ھذہ الامۃ ثلاثون مثل ابراھیم خلیل الرحمٰن کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس امت میں تیس ابدال ابراہیم خلیل اللہ کے مثل ہوتے رہینگے انمیں سے جب ایک کا انتقال ہوا کریگا اسکی جگہ دوسرا قائم مقام ہوگا، یعنی ایسے بزرگ ذی مرتبہ سے امت محمدیہ خالی نہیں رہیگی یہاں ان بزرگوں کو حضرت ابراہیم کے مثل کہا ہے اس سے کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ انکا مرتبہ بعینہ حضرت ابراہیم کا سا ہوگا، اور وہ ظلی اور بروزی نبی حضرت ابراہیم کے مثل ہونگے اور انکا منکر کافر ہے استغفر اللہ یہ ہرگز نہیں ہے بلکہ جس طرح مثال دیجاتی ہے کہ زید کالاسد یعنی زید شیر کے مانند ہے اس مثال سے یہ غرض ہرگز نہیں ہوتی کہ جو حالتیں اور خواص شیر کی ہیں وہ سب یا اکثر زید میں پائی جاتی ہیں، بلکہ مقصود یہ ہے کہ شیر کی ایک خاص صفت جو انسان کے مناسب اور انسان کے لئے قابل ہو سکتی ہے وہ ایک حد تک زید میں پائی جاتی ہے اسیطرح ان ابدال میں قرب خداوندی کا درجہ حضرت ابراہیم کے مشابہ ہوگی مگر اس قسم کے دعوے مرزا صاحب کیطرح یہ ہرگز نہ کرینگے، الغرض امت محمدیہ میں ولایت اور نبوت کے مشابہ کمالات ہونگے جس کی وجہ سے العلماء ورثۃ الانبیاء اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

اس کے علاوہ خدا کی مخلوق کا احاطہ انسان نہیں کرسکتا، وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا اُس کا ارشاد ہے، پھر یہ بھی نہیں معلوم کہ اُس کا کلام کس کس طرح ہوتا ہے، اور کون کون بندے اُس سے ممتاز ہوتے ہیں، انسان کا علم اس کو احاطہ نہیں کرسکتا، مگر اس قدر کہتے ہیں کہ اُس کے مخصوص فرشتے اور خاص خاص اولیاء اللہ اُس کے خطاب اور کلام سے ممتاز ہوتے رہتے ہیں، اور ہوتے رہیں گے اس کے لئے رسالت اور نبوت کی ضرورت نہیں ہے

اس تمام بیان کا نتیجہ بھی معلوم کرلینا چاہئے، وہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے نص قطعی اور چار صحیح حدیثوں سے بلکہ دیگر سے مسیح قادیان کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا اور اُس کے جھوٹے ہونے پر بیس صحابہ کرام نے شہادت دی، بلکہ اس کے سوا جس قدر صحابہ نے ختم نبوت کے مضمون کو روایت کیا ہے اُن کا یقینی اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے اس لئے آپ کے بعد جو نبوت کا دعوے کرے وہ ان صحابہ کی زبان سے جھوٹا ہے، اب جو ایسے یقینی جھوٹے اور مفتری کو سچا کہتا ہے وہ درحقیقت اللہ و رسول سے سخت گستاخی کرتا ہے اور تمام قرآن مجید اور مذکورہ احادیث صحیحہ کو نہیں مانتا، اگرچہ ظاہر میں زبان سے انکار نہ کرے اور مسلمانوں کو فریب دے، اب اہل دانش سمجھ لیں وہ کیسا شخص ہے، اور اوس سے کیسا معاملہ کرنا چاہئے،

بقیہ صفحہ ۲۰ کہا جاسکے، مگر نبوت کا وہ خاص درجہ جس کی وجہ سے اُس کا منکر کافر ہوجاتا ہے کسی کو نہیں دیا جائیگا، اور اُس کی وجہ وہی ہے کہ آپ کی شان رحمت کے منافی ہے ۱۲ یہ شبہ بعینہ وہی ہے جو دہریہ اور قائلین قدم عالم کرتے ہیں، کہ عالم قدیم ہے اس لئے کہ عالم حادث ہو تو تعطل باری لازم آئیگا یعنے عالم کے وجود کے قبل خدا معطل تھا، اور تعطل باری محال ہے اس لئے عالم قدیم ہے ۱۲

یہاں تک جو عبارت نقل کی گئی وہ بقیہ فیصلہ کے تمہید کی ہے، آمین دونوں حدیثیں ہیں اور پانچ " آیات قرآنی ہیں اور اُن کے معنی ہیں، اُن کو یہ قادیانی مسخر پاگل کی بڑ کہتا ہے، اور یہ وہ قادیانی ہے جو شب و روز قادیانی مولویوں کی صحبت میں رہتا ہے اُن ہی کے مشورہ سے ایسے کام کرتا ہے اُس کا یہ حال ہے کہ کلام خدا اور کلام رسول کی کیسی بے حرمتی کر رہا ہے، اب ہمارے بھائی قادیانیوں کی ایمانی حالت کا اندازہ کریں، یہ وہ باتیں ہیں جن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ہم مسلمان ہیں، اور قرآن و حدیث کو مانتے ہیں مسلمانوں کو محض فریب دینا ہے۔ یا مرزا کی بیعت کا اثر ہے کہ عقل سلب ہو گئی ہے، تیرہ درونی نے انوار حقانیت کو پوشیدہ کر دیا ہے، اس لئے کلام خدا و رسول بھی اُن کے نزدیک پاگل کی بڑ ہے (نعوذ باللہ)۔ اب دیکھیں کون قادیانی مولوی پروفیسر اس مدلل اور محکم تحریر کا جواب دیتا ہے، ہم منتظر ہیں، اگر دو ماہ کے اندر اس کا جواب نہ دیا تو کامل طور سے سمجھا جائے گا کہ تمام قادیانی کسی خاص وجہ سے ایک یقینی جھوٹے کی پیرو ہیں اور کسی طرح اُس کی صداقت ثابت نہیں کر سکتے،

آخر میں دو باتیں میں کہنا چاہتا ہوں ایک تو قادیانیوں کی جہالت کا نمونہ دکھانا ہے ملاحظہ کیا جائے، جن حدیثوں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی یعنی میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اس کے معنی میں اپنی قابلیت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ کوئی کامل نبی میرے بعد نہیں، ناقص نبی آئیں گے، اس کا نتیجہ یہ تو ظاہر ہے کہ مرزا صاحب ناقص نبی ہیں،

(۱) اس کے علاوہ یہ فرمائیں کہ جب لا نبی بعدی کے یہ معنی ہوئے کہ کوئی کامل نبی میرے بعد نہیں ہے، ناقص نبی ہوں گے تو اُن کے نزدیک لا الٰہ الا اللہ کے

یہ معنی ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی بڑا معبود کامل نہیں ہے چھوٹے چھوٹے معبود ہیں یعنی مشرکین عرب وغیرہ کا جو خیال تھا اور ہنود کا ہے وہ صحیح ہے اسلام نے انہیں مشرک نہیں ٹھیرایا، قادیانی صاحب کہئے یہی عقیدہ آپ کا ہے؟ اگر نہیں ہے تو دونوں میں فرق بیان کیجئے،

(۲) تمہید کی چوتھی حدیث دیکھئے اُس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں انبیا سیاست کرتے تھے، جب ایک نبی انتقال کرتا تھا اس کی جگہ دوسرا نبی اوس کے قائم مقام ہوتا تھا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اب اگر اس کے یہ معنی ہوں کہ میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں ہے تو حدیث سے یہ ثابت ہوگا کہ حضرت موسیٰ کے بعد جتنے نبی بنی اسرائیل میں ہوئے وہ سب کامل نبی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل امت محمدیہ میں ویسے نبی نہوں گے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیا نہ تھے بلکہ انبیاے بنی اسرائیل کے مثل تھے اور مرزا صاحب کا مرتبہ اُن سے بہت کم ہے، قادیانی صاحب ذرا ہوش کرکے باتیں کیجئے تمہارے اس دعوے کے غلط ہونے کی اور بھی وجوہ ہیں جو اہل علم الفاظ حدیث سے بخوبی سمجھتے ہیں، وقت ضرورت ہم بھی بیان کردیں گے،

دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت تک اہل حق کی طرف سے بہت سے رسالے مرزا صاحب کے کذاب و مفتری ہونے کے ثبوت میں مشتہر ہوچکے ہیں، اور قرآن و حدیث کے علاوہ خود مرزا صاحب کے اقوال سے اُن کا جھوٹا ہونا، مردود ہونا، ملعون ہونا، ہر بد سے بدتر ہونا، ثابت کردیا گیا ہے، اُن کا علانیہ جھوٹ دکھادیا گیا ہے مگر سخت حیرت ہے کہ مرزائی گروہ کی عقل کس طرح سے سلب ہوگئی کہ کچھ خیال نہیں کرتے اور ایسے علانیہ جھوٹے کو خدا کا رسول مان رہے ہیں، اور افسوس یہ ہے کہ اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں، یہ بھی انہیں خیال نہیں ہوتا کہ کئی برس سے رسائل مشتہر ہورہے ہیں

اور یہان سے قادیان تک کسی مرزائی کی مجال نہین ہوئی کہ اُن کا جواب دے، پھر اُن کے جھوٹے ہونے مین کیا شک رہا،

بھائیو! جان بوجھ کر اپنی عاقبت تباہ نہ کرو، اور اُن رسالون کو غور سے دیکھو، جہان تمہین شبہ پیش آئے اُسے دریافت کرو، جواب دینے کے لئے مین حاضر ہون، جو تمہین اُن رسالون کے دیکھنے سے منع کرین اُنہین اپنا دشمن سمجھو اور یقین کر لو کہ تمہین راہ حق دیکھنے سے روکتے ہین، اور اندھا بنا کر جہنم مین گرانا چاہتے ہین، ہم تمہاری خیر خواہی سے کہتے ہین، بعض رسالون کے نام لکھے جاتے ہین،

خادم الحکما
محمد یعسوب

ہمدردانِ اسلام

غور و انصاف کی نظر سے دیکھین

اِس خطرناک زمانہ مین ہمارے مذہب اسلام پر ہر چہار طرف سے دشمنان اسلام کی نگاہین جس قدر تیز پڑ رہی ہین اور جتنی جان توڑ کوششین اس کے مٹانے پر ہو رہی ہین وہ کسی حق بین اور اسلام کے شیدائی حضرات کی نظرون سے پوشیدہ نہین ہین، خصوصًا وہ دشمن جو اسلام کا شیدا اپنے کو کہہ کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی بن کر پھر اصلی اسلام کو نیست و نابود کرنے کی فکر مین جان توڑ کوششین کر رہا ہے اُن کے دام و فریب سے بچانے کے لئے جو مفید رسالے لکھے گئے ہین اس وقت اُنکو توجہ کے ساتھ دیکھنا اور اُن کی اشاعت مین پوری سعی کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے، تاکہ اس گروہ کے فتنہ سے محفوظ رہین، انمین سے بعض ضروری اور مفید رسالون کا دیکھنا نہایت ضروری ہے،

کیفیت	قیمت	نام کتاب
اس مین مرزا صاحب کے نہایت عظیم الشان نشان کو غلط ثابت کرکے اور اُنکی ذاتی حالت کو دیکھا کر نہایت روشن طریقہ سے اُنہین کاذب ثابت کیا ہے اور اُنکے جوابات کی غلطی نہایت خوبی سے دکھائی ہے، اب تیسری مرتبہ اضافہ کیساتھ چھپا ہے، کامل ۵ برس ہوگئے کسی مرزائی کو جواب لکھنے کی جرأت نہ ہوئی،	۸/	فیصلۂ آسمانی حصہ ا
اسمین مرزا صاحب کے پختہ اقرارونسے اُنہین کاذب ثابت کیا ہے اور اُنکی عظیم الشان دلیل کا بطلان نہایت محققانہ طور سے کیا ہے، اب بنظر ثانی کے بعد دوبارہ مونگیر مین چھپا ہے	۵/	[illegible]
اس مین نہایت محققانہ طریقہ سے قرآن مجید واحادیث صحیحہ سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے اور رسالہ اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کی حالت دیکھا کر اُنکی خطرناک حالت پر متنبہ کیا ہے، خلف فی الوعید کی بحث ایسی تحقیق سے لکھی ہے کہ ابتک دیکھی نہین گئی، آخر مین منکوحہ آسمانی کی متعلق قابل دید بحث ہے، اب یہ رسالہ ہمارے پاس نہین رہا،		فیصلۂ آسمانی حصہ ۳
اس مین مرزا صاحب کی آسمانی شہادت کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے،	۲/	شہادت آسمانی
اس مین نہایت وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ سنہ ۱۳۱۲ھ مین جو گہنون کا اجتماع رمضان مین ہوا یہ امام مہدی کا نشان ہرگز نہین تھا، اس بیان مین مرزا صاحب کے جھوٹ اور فریب بھی دکھائی ہین، اگر کسی مرزائی کو ہمت ہو تو جواب دے،	۶/	دوسری شہادت آسمانی

کیفیت	قیمت	نام کتاب	نمبر
بحمد اللہ یہ صحیفے ۱۴ نمبر تک مشتہر ہو چکے یہ پندرہوان نمبر ہے اسمین ختم نبوت پر دلائل اور امت محمدیہ کے فضائل بیان کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہی اور آنحضرتؐ کے بعد نبی کے نہ آنیکا ایک سر عظیم دکھایا ہے	عہ۸ر	[illegible]	۶
اس مین نہایت خوبی سے مرزا صاحب اور اُن کے مرید خواجہ کمال کا صریح جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے،	سہر	ہدیہ عثمانیہ حصہ ا	۷
اس مین اسرار نہانی کا جواب ہی اور نہایت عمدگی و شائستگی سے مرزا کے اقوال سے مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہی،	۴ر	جواب حقانی ملقب بہ آئینۂ صداقت	۸
اس مین مولوی علاؤ الدین صاحب وکیل بھاگلپوری نے اپنے ایک مرزائی دوست کو نصیحت کی ہے اور مرزا کے اقرار سے اُنہیں جھوٹا ثابت کیا ہے،	۲ر	[illegible]	۹
اسمین مولوی عبد الماجد پروفیسر کالج بھاگلپور کی غلطیان اور بد دیانتی ثابت کر کے مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے،	۶ر	محکمات ربانی	۱۰
اسمین مرزا کے قصیدہ اعجازیہ کے اغلاط دکھائے ہین اور اُس کے ہر جھوٹ کی غلطیان دکہاکر مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے	۸ر	ابطال اعجاز مرزا حصہ	۱۱
مرزا نے اپنی جھوٹی پیشینگوئیون کے جواب مین اکثر لکھا ہی کہ حضرت یونس کی پیشینگوئی بھی پوری نہین ہوئی تھی اس رسالہ مین دکھایا ہے کہ حضرت یونس نے کوئی ایسی پیشینگوئی نہین کی جو پوری نہوئی مرزا صاحب کا دعویٰ محض غلط ہے	۳ر	تذکرہ یونس علیہ السلام	۱۲

محمد اسحق عفا اللہ عنہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

یعنی شیطان انکو وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے مگر شیطان انسے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہے وہ نرا دھوکا ہے

قولہ قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشان کی چہرہ کشائی یہی تو ہے
جس بات کو کہیگا کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے **قولہ**

اقول جب ٹل گئی تو جان خدائی نہیں یہ بات
جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے **اقول**

تائیدِ ربانی ۱۳۳۱

بجواب

ہزیمتِ قادیانی

مصنفہ

عالی جناب علامۂ زمن حکیم مولوی **ملک نظیر حسن** صاحب بہاری سابق مرید خاص مرزا قادیانی لیکن بحمد اللہ کہ ۱۸۹۵ء سے بمقام ضلع فتحپور عقیدۂ باطلہ سے توبہ کرکے مراد آباد جاکر داخل سلسلۂ رحمانی ہوئے جس میں ملک عبد الرحمن منصور طالب العلم قادیان کے "ہزیمت قادیانی" یعنی برعکس نہند نام زنگی کافور "نصرت یزدانی" کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور تاریخی نام کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے

بماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ ہجری

انصاری پریس دہلی میں طبع ہوکر شائع ہوا

نظم مندرجہ صفحہ ۶ ✢ جو مرزا صاحب کے جھوٹے کلام مندرجہ تعلیم الٰہی مندرجہ المہدی اپیل حسب دلخواہ

دل لگاکر تم ذرا انجام آتھم کو پڑھو — میرزا کی گالیوں کو سنو سے زائد پھر گنو
قول ہی کچھ فعل ہی کچھ پالسی انکی سنو — گالیاں سنکر دعا دو پاکے دکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھادو انکسار

اپنا روپیہ مانگنے پر جو کرے سب و شتم — کچھ نہ بولے غیر کی سختی پہ مارے نہ دم
میرزا صاحب یہ کیسا جھوٹ کرتے ہیں رقم — چپ رہو تم دیکھکر انکے رسالوں میں ستم

دم نہ مارو گر وہ ماریں۔ اور کریں حال زار

مارنے ہم کیوں لگے اور کیوں کریں گے حال زار — مفت کی تہمت نہ دو شرماؤ اپنے دلمیں یار
اپنے منہ سے کہتے ہو ایسا سمجھ پر تیری مار — کون سلطان القلم ایسا لکھیگا دل فگار

شرم کی یہ بات ہی ہم کیا جتائیں بار بار

غیرت حق میرزا جی کے ہوئی جب سد راہ — خود بقول میرزا جو تھا شریر و پر گناہ
مفتری صادق کے آگے ہو گیا مر کر تباہ — مفتری ہوتا ہی آخر اس جہاں میں روسیاہ

جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاربار

میرزا صاحب کے رگ و ریشہ سے واقف تھے جبھی — ڈاکٹر عبد الحکیم اور مولوی امرتسری
تنگ آکر انکے حملوں سے یہی کہتے بنی — تم نہ گھبراؤ۔ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی

چھوڑ دو ان کو کہ چھپوا دیں وہ ایسے اشتہار

ملہ سراج المنیر اور براہین احمدیہ کا روپیہ پیشگی لیا ہوا جب مطابق وعدہ کتاب نہ ملی۔ مانگنے پر مرزا صاحب نے کوئی خباثت طبیعت اپنی اٹھا نہ رکھی۔ دیکھو عصائے موسیٰ۔ چودھویں صدی کا مسیح ۱۲ مٰلہ مفترح ۱۲

ملہ یہ پانچوں مصرعے مصنف کیطرف سے بطور شرح مصرعہ مذکورہ بالا مصنفہ مرزا صاحب لکھے گئے۔ فدا ارباب مذاق سلیم مرزا صاحب کی اس بھونڈی تحریر پر (دم نہ مارو گر وہ ماریں الخ) غور کریں اور اسکے نازک اور شرمناک تیور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین

دیباچہ کتاب

ناظرین انصاف پسند کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک طالب العلم صاحب مسمی بہ ملک عبدالرحمان منصور کی طرف سے ایک رسالہ بنام نصرت یزدانی بجواب فیصلہ آسمانی مطبع ہیمی کلکتہ سے چھپکر شایع ہوا ہے۔ مصنف نے ٹائٹل پیج پر اپنی طالب العلمی کی سند مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا تعلیم یافتہ ہونا انہٰی ظاہر کیا ہے۔ کون اسکا انکار کرسکتا ہے کہ جیسا مدرسہ ہوگا۔ ویسی تعلیم بھی ہوگی۔ مرزا صاحب کی رام کہانیاں اور جھوٹے افسانے دنیا پر روز روشن کیطرح ظاہر ہوچکے۔ اُن کے دُہرانے کی اِس رسالہ مین اب ضرورت باقی نہین رہی۔ پھر جس یونیورسٹی کے پرنسپل (یعنی مرزا صاحب) اپنی کذب بیانی خود اُنہیں کے متضاد اقوال سے ثابت ہوچکی ہون۔ تو اُن کی یونیورسٹی قادیان کی تعلیم یافتہ اور ڈپلوما یافتہ طالب العلم کا کیا پوچھنا ہے کہ کیسے راستباز ہونگے قادیانی یونیورسٹی کی تو بنا ہی جھوٹ پر ٹھیری ہوئی ہے۔ پھر بیچارہ طالب العلم سچائی کی تعلیم کہان سے حاصل کرے۔ علاوہ اسکے اُنکی طفلانہ کم استعدادی تو خود اُن کی کتاب مذکور کے صفحہ ۱۲ سطر آخر کے اوپر والی عبارت سے ظاہر ہوتی ہے کہ بیچارہ کو ابھی تک روزمرہ کے عام لفظونکی صحت تو معلوم ہی نہین ہے۔ کہ جوق درجوق کی جگہ جوک درجوک لکھدیا ہے۔ میان صاحبزادہ سے کوئی اتنا تو پوچھ دیتا کہ یہ لغت پنجابی ہے یا جاپانی۔ کیونکہ غالباً آپ حضرات ناظرین کے کان

بھی اِس نئی لغت سے ناآشنا ہونگے۔ یہ تو میان صاحب کے استعداد کا حال اُسپر یہ حوصلہ کہ فیصلۂ آسمانی کا جواب لکھا ہی۔ بعینہٖ وہی مثل ہے کہ مینڈکی کو زکام۔ اور اسپر طرّہ یہ ہے کہ مفتی صادق صاحب ایڈیٹر البدر نے اِس رسالہ کی ریویو لکھکر بڑی تعریف کی ہے۔ یا تو بغیر دیکھے بھالے بقول شخصے من تراحاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ اپنے ہم مشرب بھائی کے لیئے صدائے آفرین بلند کردی یا دیدہ و دانستہ منصب ایڈیٹری کے خلاف اپنے اخبار کا منہ کالا کیا۔ ٹائٹل پیج مین دو شعر شاید آپنے کسی اکابر کے نتیجۂ فکر سلیم سے لکھا ہی اور کنایتہً مرزا صاحب کی راستی کیطرف اشارہ کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔ چونکہ مضمون اِسکا ناتمام رہگیا تھا۔ اسلیئے راقم نے تیسرا شعر اضافہ کردیا۔ اب ارباب ذوق سلیم انصاف کرین کہ میان طالب العلم کی کیسی مرمت ہوگئی *

قولہٗ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہی حق ثبوت
اِس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

جس بات کو کہیگا کرونگا مین یہ ضرور
ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے

اقوٗل

جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے
جب ٹلگئی تو جان۔ خدائی نہین وہ بات

فالحمد علیٰ ذٰلک۔ کہ جس امر کو مین نے مرزا صاحب کے رد مین ظاہر کرنا چاہا ہے اور فیصلۂ آسمانی وغیرہ رسائل مین ظاہر کردیا گیا ہے۔ اوسکو میان طالب العلم نے اپنے متذکرہ صدر دونون شعر مین قبول کرلیا۔ اِس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہزیمت قادیانی ہوسکتا ہی۔

میان صاحب فیصلۂ آسمانی مین تو اسیکا ذکر کیا گیا ہے کہ جو الہام کا دعوے مرزا صاحب نے بڑے زور دن سے کیا اور صاف صاف اقرار کیا کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اگر ایسا نہو تو مین مفتری اور کذاب اور ہر بد سے بدتر ہوں۔ پھر وہ الہام مرزا صاحب کا وقوع مین نہ آیا۔ اسلیئے مرزا صاحب مفتری اور کذاب ٹھیرے۔ کیونکہ اگر وہ الہام واقعی منجانب اللہ ہوتا تو آسمان ٹلجاتا مگر وہ خدائی وعدہ نہ ٹلتا۔ جیسا کہ خود مصنف نے اسپنے دونوں شعرون مین ظاہر

کردیا ہے۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی ۔

مصنف کی دعا سے (جو دیباچہ میں ہے کسیقدر ترمیم کے ساتھ) مجھکو بھی اتفاق ہے۔ کہ ایک شخص (جھوٹا مسیح اور نبی بنکر) سادہ لوحوں کے آنکھوں پر اپنے فریب اور ضلالت کی پٹی باندھکر گمراہی کے قعر تاریک مین دھکیل چکا ہی اے رب ذو الجلال تیرے فضل سے کچھ دُور نہین کہ اون کو اَب بھی اِس مہلکہ سے نجات دیوے اور اپنے آسمانی فیصلہ سے انکی نصرت کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

مصنف نے صفحہ ۲ سے تمہید اُٹھاکر انقلابات زمانہ سے ڈراکر صفحہ ۴ کی سطر ۱۳ و ۱۴ میں لکھا ہی کہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہان سے اسکو حق اور نیکی ملے۔ لے لے۔ خواہ ایک عیسائی یا یہودی سے یا بیجان دیوار سے خواہ کہیں بھی ہو"

شاید بیچارہ طالب العلم کی نظر قرآن مجید کی اس پاک آیت پر (الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا) نہیں پڑی۔ ورنہ یوں بیباک ہوکر نہ کہتے کہ حق اور نیکی کسی عیسائی یا یہودی یا بے جان دیوار سے بھی ملے تو لیلے[۱] اول تو اشارہ کے طور پر مرزا صاحب کی مثال ان تینوں سے دی ہی۔ جو ان کے عقیدہ کے موافق اپنے نبی کو عیسائی اور یہودی اور بے جان دیوار سے تشبیہ دینا مرزا صاحب کی خلاف شان تھا۔ بہرحال اِسکو وہ جانیں اور اون کے نبی۔ اِسکی نسبت مجھکو کچھ زیادہ سوچھانیکا حق نہیں ہے۔ مگر جو بڑی اہم بات ہی وہ یہ ہی کہ بموجب آیت شریف مرقومہ بالا کی ہمارے اسلام کا اکمال بدرجہ اتم اِس ذات مقدس نبویہ مصطفویہ علیہ الصلوٰۃ و السلام پر تیرہ سو برس سے زیادہ ہوئے کہ ہو چکا۔ اب اسکے سوا اور کسی قسم کا حق یا نیکی طلب کرنے والا کسی عیسائی یا یہودی یا کسی شئے بے جان سے بجز کسی بوالہوس خارج العقل کے کوئی دوسرا فہمیدہ مسلمان صاحب قلب سلیم

[۱] ایسا تو کسی ناقص الاستعداد طالب العلم کا البتہ تقاضا ہوسکتا ہی کہ امیدوار بنکر ایک بیچارہ حیرت یا عیسائیت اور یہودیت کے گندہ کھنڈروں میں حق کا متلاشی رہے۔ ورنہ کھنڈر رذیں میں سوائے گندگی بول و براز کے اور کیا رکھا ہی۔

نہیں ہوسکتا۔ اب اِس حملہ کا زیب قلم فرمانا طالب العلم مصنف کا سوائے تقاضائے سِن اور ناواقفیت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ خدا اون کو تمیز اور شعور عطا کرے اور سچے اسلام کی قابلیت کا مادہ عنایت کرے۔

آگے چلکر میاں صاحبزادہ نے صفحہ ۸ کی سطر ۵ لغایت ۹ میں بچوں کی طرح اپنا بھولا پن ظاہر کرکے تحریر کیا ہے۔

"کہ حشر کے دن جب تم سے سوال کیا جائیگا کہ قادیان میں ایک شخص نے مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا" اور اُس نے یہ کہا کہ وہ مسیح محمدی اور مہدی جو کہ حضرت سرور کائنات کا بروز[ف] ہوکر آنے کو تھا وہ میں ہوں۔ کیا تم نے اسکی کوئی تحقیق کی۔ مینے تم کو عقل سلیم عطا کی تھی" اُس سے سوچا اگر وہ سچا تھا تو کیا تم نے اُسکی بیعت کی۔ یا محض ضد و تعصب" کیوجہ سے جان بوجھکر آنکھوں پر پٹی باندہ لی" اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے" تو کیا جواب دوگے"!

میرے عزیز ملک جی! بڑے غور اور توجہ سے میرا سیدھا سیدھا جواب بھی گوش ہوش سے سُنکر نقش کالحجر کرلیں۔ غالباً یہ جواب باصواب انشاء اللہ المستعان اون کو اور سب برادران اسلام گُم شدہ گان بادیہ ضلالت کے لیئے (قسم ہے اُسی ذات واجب الوجود عالم الغیوب مالک یوم الدین کی) بلاشک و شبہ باعث نجات ہو جائیگا۔ اور مرزا صاحب کے الزام دعوےٰ سے بری الذمہ ہو جائینگے۔ خدا کے لیئے اسکو اپنے دلی ایمان سے یقین کرکے میرے جواب کو سرسری نظر سے بناوٹ نہ سمجھئے میں حلفاً خدا کو حاضر و ناظر جانکر اپنے دلی ایمان سے عرض کرتا ہوں۔ کہ جوکچھہ جواب میں لکھا جاتا ہے وہ لفظ بلفظ میں اُسی ایمان اور یقین قلبی سے لکھتا ہوں جسطرح مجھکو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی مقدس توحید اور حضرت سرور کائنات سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ رسالت اور ختم نبوت اور اُن کے

ف[ف] بروزی اور ظلی نبوت و مہدیت کی ثبوت میں کوئی آیت قرآنی یا حدیث صحیح سے سلف صالحین نے استنباط کیا ہو تو حکیم خلیفۃ المسیح صاحب اسکا اعلان کیوں نہیں فرماتے ہیں۔ اور اگر بروز سے مطلب ان کا اوتار لینا جیسا کہ ہندوؤں میں ہے خیال کرتے ہیں تو پھر کشن منتھی بھگت بنجایئے ۱۲

لائے ہوئے احکام پر ایمان ہے۔ میرے پیارے عزیز! اس سے اور زیادہ کوئی طریقہ آپ لوگ کے باور کرانے کا اور اپنی صداقت کے اظہار کا نہین ہوسکتا۔ کہ خدا بزرگ ودانا کو اسوقت اپنے قلب کی صفائی اور صداقت پر گواہ کرتا ہوں۔ وکفی باللہ شھیدا۔

پیارے عزیزو خدا تمکو اور سب برادرانِ اسلام کو توفیق راستی عنایت کرے ۔

جواب راقم بروز حشر

مصنف کے قول کو مانکر مین التماس کرتا ہون کہ جب مجھسے سوال ہوگا تو انشاء اللہ تعالےٰ محض بے تردد ی سے یہی جواب دونگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیحیت ومہدویت کو مین نے منکوحہ آسمانی والی پیشگوئی نمبر(۱) اور مرزا سلطان محمد بیگ کے موت کی پیشگوئی نمبر(۲)۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری والی پیشگوئی نمبر(۳)۔ اور ڈاکٹر عبدالحلیم خان کی موت کی پیشگوئی نمبر(۴) سچا نہ پایا۔ مین نے اوسکے رسالے دیکھے اوسکی روش اور اسکے افعال واقوال کو موازنہ کیا۔ خود اوسی مرزا صاحب کے قول اور الہام مدعویہ کے مطابق اوسکو جھوٹا پایا۔ لہذا ہم نے اوسکی بیعت نہ کی۔ اے میرے مالک عالم الغیوب تو میرے جواب کی سچائی سے پورا پورا واقف ہی اور تیرے سامنے ذرہ برابر کسی کے دل کی بات چھپ نہیں سکتی۔ تیرا ہی ارشاد پاک ہی کہ لا تحسبن اللہ مخلف وعدہٖ رسلہٗ اسلیئے بموجب تیرے ارشاد کے ہم نے (اس مرزا غلام احمد کو) جھوٹا مسیح اور کذاب مفتری سمجھا۔ سہ

میری سچائی ہی تجھپہ ظاہر نہین چھپا تجھسے حال دل کا ۔ تیرا ہون مین اک کمینہ بندہ اُسیقدر ہی جواب میرا

پیارے عزیز تم نے میرا جواب سُن لیا۔ اب مین تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب تم لوگ سے اوس میدان حشر مین یہ سوال ہوگا کہ ہم نے تو اپنے حبیب کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین و خاتم النبیین بنا کر بھیجا تھا اور اسلام کو کامل کرکے اپنی توحید اون کے ذریعہ سے پھیلائی تھی۔ اور اپنے کلام مین صاف صاف بتا دیا تھا کہ ہمارے حبیب پاک کے بعد

کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر باوجود اس قدر صریح ارشاد کے تم نے ایک جھوٹے مفتری کو دنیا کمانے کی غرض سے کیوں مسیح اور مہدی اور جھوٹا نبی مانکر ہمارے ہزارون بندون کو گمراہ کیا۔ تب تم کیا جواب دو گے۔ یہ دنیا کا جواب جو یہان جھوٹ بک رہے ہو۔ وہان بکار آید نہو گا کیونکہ وہان خود تمہارے اعضا اعضا تمہارے کرتوت کے گواہ بنکر تمہیں جھٹلائینگے۔ اور خود احکم الحاکمین جو تمہارے دل کی باتون سے ذرہ ذرہ واقف ہے تمکو بات بنانے کی مجال نہ ہوگی۔ اور سچا جواب دکھلا دیا جائیگا کہ محمد مصطفےٰ اور سچے عیسے (علیہما الصلوٰۃ والسلام) یہ ہین نہ مرزا غلام احمد مفتری کذاب۔

یارو مبارک وہ ہین جو وہان کے واقعات کو مدنظر رکھکر ابھی سے ہوشیار ہوجائین اور جو لغزش اور غلط فہمی سرزد ہوگئی ہے اُس سے صدق دلی کے ساتھ نادم ہوکر توبہ کرے۔ اور جواب کے لیئے تیار ہو جائے ؎

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اسکے بعد اسی صفحہ ۵ کی سطر ۱۴ الغایت ۱۷ مین شاید مرزا صاحب کا مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ "مجھے مجھہ کو حقیر سمجھہ کر نفرین کی۔ اور ایک گھٹلی سمجھہ کر کوئی پرواہ نہ کی مگر دیکھو اُس خالق الحب و النوی نے اس ذلیل گٹھلی کو کتنا عروج دیا اور اسمین سے کیسے کیسے کرشمے دکھائے"

میرے پیارے عزیز خدا کیلیئے ذرا غور کرکے یہ تو بتاؤ کہ مرزا صاحب کا عروج بڑا تھا یا فرعون کا خیر چونکہ یہ بہت گزرے ہوئے زمانہ کی تاریخ ہے اسکو بھی جانے دو۔ حال ہی کا واقعہ پیش نظر رکھکر مرزا صاحب کے عروج اور سامی و یاتند سرسوتی کے دنیاوی عروج سے مقابلہ کر دو اور جانچو کہ آریوں کے عروج کے مقابلہ مین بیچاری مرزائی کے کس دبازاری کا ذکر کرنا آپکو سخت دشوار ہوگا۔ اسلیئے مین جھوٹے مسیح اور مہدی کا اونہیں کے ہم منصب مدعی نبوت کا ذمہ یعنی سید محمد جونپوری سے مقابلہ کرکے دکھاتا ہون جسنے نوین صدی مین اپنی مسیحیت کا اعلان اور نبوّت کی اشاعت ایسے زور سے کی کہ باوجود امتداد زمان کثیر آجتک ہزارون در ہزارون اوسکے نام لیوا موجود ہین۔ اور اسکے زمانہ مین تو اس کی

گرم بازاری اِس قدر ہوگئی تھی کہ بڑے بڑے رؤسا اور اہل علم اوسکے مطیع ہوکر اسکی نبوت کی اشاعت مین سینکڑون رسالے سیاہ کر دئے۔ اور لاکھون کو اسکا مطیع ومنقاد بنادیا تھا۔ چار سو برس کا زمانہ گزرا کہ اتبک اِسکے متبعین اسی ہندوستان کے مختلف مقامون مین مثل حیدرآباد وسندہ وغیرہ کے اسکے مذہب کے حامی ہین۔ تو کیا اسکا عروج اہل حق کے لیئے نبوت کی نشانی ہو جائے گی۔ ہرگز نہین۔ اگر یہ دعوے آپکا صحیح ہو تو سب سے پہلے مرزا صاحب ہی پر سید محمد جونپوری کی نبوت اور مہدویت کی بیعت لازم آویگی۔ ورنہ بقول خود اول الکافرین کا خطاب خود بدولت پر ہی صادق آویگا۔ اور کرشمون کا ذکر جو کیا گیا ہے اسکا حال تو دنیا پر ان کی دو درجن جھوٹی پیشین گوئیون سے بخوبی معلوم ہو چکا ہے۔ جسکو بطور نمونہ کے راقم نے رسالہ مسمی بہ مسیح کاذب مین بڑے صفائی سے پبلک مین پیش کیاہی (یہ رسالہ مولوی سید محمد اسحٰق صاحب مونگیر محلہ مخصوص پور سے ملے گا) ۔

میرے عزیز مصنف ذرا متوجہ ہوکر مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کے کرشمے ملاحظہ کرین۔ ناواقف حضرات جن کو مرزا صاحب کی تصانیف پر مطلق نظر نہین وہ بیچارے اس حال سے بالکل لاعلم ہین۔ کہ حضرت جی نے صریح جھوٹ دعوے کرکے اپنی برگزیدگی اور مقدس کا اظہار کیا ہے جب ہی تو مصنف نے آگے چلکر لکھا ہے (یہی مرزا صاحب ہی کا مقولہ اعادہ ہوا ہے)

"تم ہم کو گالیان دیتے ہو مگر ہم تمہارے لیئے دعا کرتے ہین۔ تم لعنت بھیجتے ہو ہم تمہارے لیئے رحمت مانگتے ہین۔ تم ہم سے نفرت کرتے ہو ہم تم سے پیار کرتے ہین۔ تم ہماری مذمت کرتے ہو ہم تمہاری تعریف کرتے ہین"

(راقم) جس کسی اجنبی اشخاص کی نظر ان جملون پر پڑیگی مجرد ان جملون کی سچائی ذہن نشین کرکے خیال کرلیگا کہ واقعی ایسا لکھنے والا کس قدر عالی ظرف کریم النفس بے کینہ مقدس بزرگ ہی کہ

گالی کے بدلے دعا۔ لعنت کے بدلے رحمت۔ اور مذمت کے عوض مین تعریف کرتا ہے۔
لیکن ناظرین ذرا صبر کرین۔ مین بڑے زور سے کہتا ہون اور فقط کہتا نہین خود مرزاجی
کی چند مغلظ اور فحش گالیون کی سیر بھی کرا دیتا ہون۔ اوسوقت آپ لوگ فیصلہ کرلین گے
کہ لکھنے والا ان جملون کا اکذب الکذبین ہے اور اسی قسم کی ابلہ فریبیون کا
نام اس نے سلطان القلمی رکھا ہے۔ اور مین مرزاجی کی تصنیفات کا حوالہ دیکر لکھتا ہون کہ
ان کی جھوٹائی کو پرتال کر لیجئے۔ اور مین بڑی جرأت سے مرزائیونکو مخاطب کرکے کہتا ہون
کہ اگر کوئی مرزائی مفصلہ ذیل مغلظ اور فحش گالیون کو خود مرزاصاحب کی تصانیف سے
ثابت ہونا انکار کرے اور اپنے انکار کو ثابت کرسکے یعنی راقم کی مندرجہ بالا سطرون کو
غلط ثابت کرے تو فی گالی دس دس روپیہ تاوان مجھسے بلا عذر وصول کرلے۔
لیجے اب ناظرین راقم کیطرف مخاطب ہوجائین۔ اور مرزاصاحب کی کذب بیانی
اور بدکاری کا تماشہ دیکھین۔ پہلے رسالہ جات۔ انجام آتھم و ضمیمہ آتھم و ازالہ الاوہام۔ و
توضیح المرام (یہ سب مرزاصاحب کی تصانیف ہین) ملاحظہ کرجائیے۔ تو آپکو خود پتہ چل
جائیگا۔ کہ خود بدولت مرزاصاحب کی طبعزاد مغلظ شکم زاد فحش گالیون کی تعداد (خدا جھوٹ
نہ بلوائے) تو شمار مین پانچسو کے قریب ہین۔)
اگرچہ وہ فحش گالیان نقل کرنے کے قابل نہیں۔ مگر مرزائیون کی زبان بند کرنے کیلئے
اور مرزاصاحب کو اسکا ثواب پہونچانے کے لیئے بدل ناخواستہ انہیں سے بطور نمونہ
درج کیجاتی ہین ✣

مرزاصاحب کی شکم زاد مغلظ گالیون کا نمونہ

اے بدذات فرقہ مولویان۔ اندھیرے کے کیڑو۔ اندھے نیم دہریہ۔ ابولہب۔ پلید دجال
اول الکافرین۔ بے ایمان اندہے مولویو۔ بدذات جھوٹا۔ بدگوہری ظاہر نکرنے۔

باطنی جذام۔ بدچلن۔ بددیانت۔ بے حیا انسان۔ جنتے ہی مرجاتا۔ یہودیت کا خمیر۔ خنزیر
سے زیادہ پلید۔ خالی گدھے۔ سیاہ داغ۔ ان کے منہ دس جہرون پر شوروں اور بندروں کی طرح
دیکھیے مرزا صاحب کیسی جھوٹ کی قلعی کھلی) رئیس الدجالین۔ روسیاہ۔ راس الغاوین۔
زندیق۔ شیخ نجدی۔ عقیب الکلب (یعنی سگ بچگان کہیئے مرزا صاحب یہ سب سچ ہی ہونا)
شغول الاغوی۔ جھوٹ کا گوہ کھایا (مرزا صاحب نے چند چن کر گالیاں تصنیف کی ہیں) اثر پر
مکار۔ عقاب۔ فیمت دراہنو مرزا جی نے موت کا مزہ چکھا ہوگا۔ افرعونی رنگ۔ کتے۔
گدھا۔ غرض ہزاروں جگہ مرزا صاحب نے ایسی غلیظ غیر مہذب ناد خبیثہ کا استعمال کیا
ہے جو اگر خود ایک کتاب کی صورت میں بنام چودھویں صدی کی آئی ڈکشنری شائع
ہوگی۔ ناظرین ا غور فرمائیں کہ مینے بہت ہی مختصر طور پر نمونہ مرزا جی کی گالیوں کا باکراہ تمام
دکھایا ہے۔ اب آپ ہی فرمایئے کہ جس جھوٹے مفتری کے زبان سے ایسی ایسی گالیاں نکلی
ہوں۔ اور خود اسی جھوٹے کی تصانیف ایسے بیہودہ فحش سے بھری ہوں وہی جھوٹا کتنی
دریدہ دہنی سے جھوٹا دعوے کرتا ہے کہ تم ہم کو گالیاں دیتے ہو ہم تمہارے لیئے دعا کرتے
ہیں۔ تم لعنت بھیجتے ہو ہم رحمت مانگتے ہیں الخ

ہات تیرے جھوٹے کی دم میں نمدا۔ ایسی بے پر کی کوئی اڑاتا ہے۔ آپ گوذی ہو گئیں
ہوں سلطان القلمی کے دعوے ذاتی مگر وہ غگورا حافظہ نباشد صحیح نکلا۔ یہ ہیں مرزا جی کے
جھوٹے دعوے۔

پھر بقول صاحب عصائے موسیٰ (صفحہ ۱۴۷) ان ہی الفاظ پر کفایت دبس نہیں فرماتے
بلکہ مرزا جی نے اپنی طرف سے وہ عبارات عجیب لعنتیں تصنیف کر کے لکھی ہیں مثلاً۔
رئیس الدجالین اور اسکا تمام گروہ علیہم تعالیٰ لعن اللہ الف الف مرۃ۔ وراقم) ذلک
خسران الدنیا والآخرۃ کہ مرزا صاحب کی زبان سے بجائے دو دو ہزار کے
ہزاروں لعنتیں نکلی ہیں یعنی مسلمان مومنین تو دو دو ہزار پڑھتے ہیں اور مرزا جی کے یہاں ہزار

لعنتوں کی پھٹکار برس رہی ہے۔ اپنا اپنا نصیب ہے ؎

سُن تو سہی جہان مین ہی تیرا فسانہ کیا　　کہتی ہو تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

ولعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کیا کہیں گے)

اسکے بعد صفحہ ۶ سے ۹ تک جھوٹی من گھڑت کہانی صوبہ بنگال کے مسلمانون کی لکھی ہی

جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ منہا قولہ کیا امرا کیا عوام قریباً سب کالی مائی کی پرستش کرتے

ہین اور مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہین اس قدر شرک مین۔ ڈوبے ہوئے ہین کہ انھون نے

پرستش کے لیئے گھر مین کالی کا بت رکھ چھوڑا ہے الخ

اقول ناظرین ذرا مرزائی طالب العلم کے سفید جھوٹ کو ملاحظہ کرین کہ صوبہ بنگال مین کوئی مسلمان نہین قریباً سب کے سب مشرک ہین اور کالی کی پوجا کرتے ہین فلعنۃ اللہ علی الکاذبین انکو مجسم جھوٹ کہون یا جھوٹ کی مشین۔ کس بیدردی سے صوبہ بنگال کے مسلمانو پر شرک کا الزام دے رہا ہے۔ کیون نہ ہو قادیان کی تعلیم اور خلیفۃ المسیح کے صحبت کا اثر اتنا بھی نہ ہو تو پھر مرزائی کیسے۔ مگر جھوٹے کو اسکا مطلق خیال نہ رہا کہ خود بھی ملک جی صوبۂ بنگال ہی کے ایک نہایت ہی کوردہ قریہ کوسی کے رہنے والے ہین۔ شاید ان کے یہان تقریبات مین کالی جی بھی پجتی ہون تو یہ دوسری بات ہے اوسی پر سارے بنگال کے مسلمانون کو قیاس کرنا بالکل لڑکپن ہے۔ کون نہین جانتا کہ بنگال کی سرزمین خصوصاً اور سارا ہندوستان عموماً قدوم میمنت لزوم سے حضرت امام المسلمین سید احمد شہیدؒ اور اون کے خلیفہ مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کے سارا بنگال بفضلہ تعالے اسلام آباد ہو گیا اور اون بزرگان کے فیضان سے شرک اور بدعت جس قدر خدا نے چاہی مٹ گئی اور ابتک بھی دوسرے بزرگوارون کے فیضان سے مٹ رہی ہے ذرا جا کر بنگال کے اضلاع جہان مسلمانو نکی آبادی ہے۔ سیر کرو اور اپنی آنکھون سے دیکھ لو۔ پھر اسکے بعد مسلمانون کی تاریخ اسلام لکھنے کا حوصلہ کرو۔ فقط اپنے خاندان کے کرتوت پر میان صاحبزادے نے جو شرک

عالگیر قیاس کرلیا ہے بالکل غلط ہے۔ کیا ضلع پٹنہ اور مونگیر اور گیا کے بعض بعض ملکون کی بستیون مین جو مشرکانہ رسم شادی بیاہ مین باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے رائج الوقت ہے اسکا وہ انکار کرسکتے ہین ۔ ہرگز نہین ۔ اور سب رسومات بدعتیہ کو تو بالائے طاق رکھو مگر ملک جی یہ تو کہین کہ دادا غوم اُن کے کون تھے جسکا روٹ ونئی دہ سیر بڑے شد و مد سے بُت پرستانہ گیت کے ساتھ چڑھایا جاتا ہے ۔

دادا غوم کا ہے روٹ ساڑھے بیس گز لنگوٹ

بھر کے لایا ہے کنھوست

دادا غوم الخ

(راقم) کہیئے ملک جی ۔ کیسے سچے کی سُنائی ۔ ہوش تو آگیا ہوگا ۔ تم نے تو بنگال پر مشرکانہ الزام تھوپ دیا تھا ۔ مگر مین نے تو اُس شرک کا خوانچہ آپ ہی کے سامنے پیش کر دیا ۔ عطائے خواجہ بلقائے خواجہ ۔ چونکہ مین بھی ملک ہون مجکو اس سے انکار نہیں کہ کسی زمانہ مین بایام جاہلیت یہ رسم میرے یہان بھی ہوتی ہوگی ۔ مگر ایک زمانہ گزرا کہ بندگان دین کے فیضان سے یہ سب رسوم قبیحہ شرفائے ملک زادگان کی بستی سے بمدہ مفقود ہوگیا ہے ۔ اور شریعت واتباع سنت کی اشاعت پوری طرح سے ہوئی اور ہو رہی ہے ۔ ہان چند کورہ قریون مین ابھی تک دادا غوم کا روٹ جاری ہے جیسے کوسی ۔ آرھا ۔ وانکو وغیرہ وغیرہ جہان ملک جی کا وطن مالوف ہے ۔

اسکے بعد صفحہ ۷ مین میان صاحبزادہ نے ایک چشم دید واقعہ بھی تصنیف کیا ہے ۔ وہ قابل دید ہے ۔ قولہ کہ جسکو ایک غیور مسلمان سُنکر ضرور افسوس کرے گا الخ

اہل مرزاجی کے واقعات روزمرہ کو پیش نظر رکھتے تو ملک جی کو ہرگز افسوس کا مقام نہوتا کیونکہ مرزاجی تو ایسے ہی کسب حلال پر ادھار کھائے بیٹھے تھے ۔ اب خلیفہ جی کے سر پر وہ دستار خلافت بندھ گئی ہے ۔ میان! ذرا اپنی آنکھ کے شہتیر کو دیکھ لو پھر دوسرے پر

منگھڑت کہانی جماؤ۔ کیا تم نے رسالہ دامجیر سید امیر شاہ صاحب کا واقعہ بالکل اپنے دل سے بھلا دیا کہ مرزا جی نے بیٹا دینے کی بشارت دی اور ایک سال کی میعاد مقرر کری اور پانسو روپیہ کا توڑہ پیشگی وصول کر لیا۔ مگر جھوٹے اور مکارون کا خدا ناس کرے کہ ۱۵۔ اگست ۱۸۸۶ء جس تاریخ کو زبردستی مرزا نے یادداشت مین لکھوا یا تھا اوسکو آج ۲۴ سال گزر گئے کہ جھوٹا روسیاہ رہا۔ مگر توڑہ ہضم ہو گیا۔

اسطرح کے ایک دو نہین بہت سے ہتھکنڈے مرزا صاحب کے مشہور ہین اگر اسکے تفصیل دیکھنا چاہتے ہو تو رسالہ مسیح کاذب۔ اور چودھویں صدی کا مسیح۔ اور عصائے موسےٰ اور الذکر الحکیم وغیرہ منگا کر دیکھ لو تب تمہاری آنکھ کی شہتیر کا پتہ چلجائے گا۔

لالچ اور زرطلبی کا ذکر مصنف کے زبان سے نکلتی ہوئے اگر شرم ہوتی تو مرزا صاحب کے کارنامون کو یاد کرکے سراج المنیر اور براہین احمدیہ کا پیشگی چندہ فریب سے لیکر مرزا صاحب کا زرکثیر ہضم کرجاتا۔ اور وعدہ کے مطابق کتابون کو چھاپکر شائع نہ کرنا بھول نہ جاتا۔ اور اپنے گریبان مین موں نہ چھپا لیتا۔ میرے عزیز! اخفا نہونا۔ یہ اظہار حق ہے۔ بھلا تمنے مرزا صاحب کے خسر کا قصیدہ بھی قادیان مین ہنگام طالب العلمی بلدۂ قنوج سنا ہی؟ یا پچھپانا نہین مجھکو دو چار شعر بھی اسکے یاد ہین۔ لو اگر تم کو یاد نہو تو مین یاد دلاتا ہون۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۲۴ صفحہ ۷۔۲۴ مین چھپکر مرزا صاحب کے ملاحظہ سے گزر چکا ہے۔ اور اسپر گویا ان کی منظوری ہو چکی ہے کیونکہ اسکا کچھ جواب نہ دیا گیا ہے

مال جو دے وہ مرید خاص ہے ۔ اسکے دل مین بالخصوص اخلاص ہی

جو نہ دے کچھ مال وہ کیسا مرید ۔ شمر اسکو جان لو یا ہے یزید

ہر گھڑی ہے مالدارونکی تلاش ۔ تاکہ حاصل ہو کہیں وجہ معاش

ہو یتیمون ہی کا یا رانڈونکا ہو ۔ رنڈیون کا مال یا بھانڈونکا ہو

آج دنیا مکر سے لبریز ہے ۔ اب دغابازی پہ ہر اک تیز ہے

بدمعاش اب ٹہیک ازحد بن گئے بومسیلم آج احمد بن گئے

قولہٗ حدیثون مین بالکل ٹھیک آیا کہ وہ وقت آنے والا ہے۔ جبکہ مسلمان یہودی اور نصرانی ہوجاینگے الخ

اقول۔ یہ تو آپنے ٹھیک لکھا۔ آپ ہی کے ایک بھائی ملک جی کوسی والے یہودی تو کیون ہوتے اسلئے کہ کچھ اسمین فائدہ ہی کیا ہوتا۔ مگر ہان عیسائی ضرور ہوگئے۔ اور بیتپسما لیکر معہ بی بی کے کرشتان ہوگئے۔ کہو یا کیسی سچی حدیث ہوئی غیرت ہو تو شرماؤ۔ ورنہ بے حیا باش انچہ خواہی کن پر عمل کرو۔

قولہٗ کہانتک اس بات کو روؤن !!

اقول۔ اب روے سے کیا ہوت ہے چڑیا چن گئی کہیت۔ توحید کا تو خدا کیلئے نام لیکر بندگان خدا اور مسلمانون کو دہوکہ مین نہ ڈالو۔ میانصاحب! توحید کی دہجیان تو خود مرزاجی نے اپنے جھوٹے الہامون سے ایسی اڑائی ہین کہ ہرگز قابل رفو نہین۔ کیا تم مرزاجی کے الہام سے واقف نہین ہو۔ کہ مرزاجی خود خدا۔ خدا کے باپ۔ خدا کے بیٹا (معاذاللہ) سبھی کچھ بنگئے ہین دیکھو اونکا الہام مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) کتاب البریہ مین مرزاجی لکھتے ہین کہ مین نے اپنے کشف مین دیکھا کہ مین خود خدا ہون اور یقین کیا کہ وہی ہون۔

(۲) انت منی و انا منک یعنی خدا کہتا ہی کہ مرزا تو مجھ سے ہو اور مین تجھ سے ہون

(۳) انت منی بمنزلۃ اولادی یعنی تو مجھ سے میری اولاد کے برابر ہے۔

ناظرین آپ ملاحظہ فرماوین کہ میان منصور صاحب جو توحید کا ذکر اپنے ہونہ سے نکالا ہے۔ کہانتک اُسپر قائم ہین۔ جبکہ اون کے گروجی نے توحید حنیفی کا اسطرح خون کرکے اپنے جاہل مریدون کو تباہ اور گمراہ کرڈالا ہے۔

صفحہ ۱۲ مین ملک منصور صاحب یون گلریز ادا ہین۔ کہ ایک ایسا فتنہ کا زمانہ آنیوالا ہی

جبکہ صرف وہی شخص ایماندار رہ سکیگا جو ایک بکری لیکر جنگل مین چلا جاوے۔ اسکو چراوے اور اُسکے دودھ سے گزارا کرے الخ

اقول- کیا مرزا صاحب مین یہ بات تمنے دیکھی تھی یا اسطرح کے روش مرزاجی میں تم نے کبھی پائی تھی۔ کہ فقر اور تذلل اور مسکینیت و انکساری کیطرف مرزاجی کبھی مائل بھی ہوئے یاتم نے محض زبانی جمع خرچ لگا دیا۔ اب ہم سے سنو کہ مرزا صاحب کیسے تھے افسوس تو یہی ہے کہ اون بیچارے کو ایسے پاک اور مخلصانہ زندگی کی ہوا ہی نہین لگی تھی۔ مزاج مین فرعونیت۔ ظاہرداری مین دنیا نہ امارت۔ پرائے مال سے رغبت۔ درویشی اور انکساری سے کراہت۔ البتہ اونکو تھی۔ کسی نے اونکی شان مین یہ سب صفات سچ لکھے ہین۔ جناب معلے القاب آکل البلاؤ والکباب۔ شایق الزعفران الاصفر۔ عاشق المشک والعنبر۔ حضرت مسیح زمان عیسٰے دوران حکیم مولوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد۔ محدث۔ مہدی۔ نبی۔ رسول (معاذ اللہ)
بلکہ خود خدا۔ خدا کے باپ۔ خدا کے بیٹے۔ گرمیون مین بغیر خسخانہ کے زندگی دشوار۔ بادہ ہائے شربت برف سے مست و سرشار +

تو اب تمہیں اپنے ایمان سے حضرت سرور کائنات صلعم کے ارشاد کا سوا نہ کرو۔ کہ مرزا صاحب کا طرز عمل ویسا تھا جیسا تم نے صفحہ ۳۱ مین لکھا ہی؟ ہرگز نہین واللہ ہرگز نہین۔ انہیں سبا سباب سے تو مین اور سب ارباب طبع سلیم مرزاجی کا انکار بہزار اصرار کرکے اونکے مخالفت کرنے لگے۔ اور بجدہ متحقق ہوگیا کہ وہ بڑے پکے دوکاندار تھے۔ اور لطف یہ ہی کہ یہ سب بھید مرزاجی کا کسی غیر احمدی نے نہین کھولا۔ بلکہ وہی مخلص احمدی بیس بیس برس کے رفیق خاص اور مریدان بااخلاص جنھون نے اپنا مال مرزاجی کے دوکانداری کے پیچھے ہزارون دو ہزار لٹا دیا۔ اور ذرہ بھی جبین پر شکن نہ لائے۔ ہان جب حد سے زیادہ مرزاجی بڑھنے لگے اور اپنی نبوت اور مسیحیت بگھارنے لگے تو اونہین لوگون کو اللہ تعالےٰ نے

نے توفیق رفیق بخشی کہ مرزا جی کی سب راز نہانی اور الہامات شیطانی۔ اور چرب زبانی کا
پردا فوٹو کھینچکر عالم مین دکھا دیا۔ لو مجھسے اُن حضرت بابرکات کے نام بھی سُنو۔ جناب
منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن
پٹیالہ۔ میر عباس علیصاحب لودیانہ۔ فتح خان صاحب۔ منشی غلام قادر صاحب۔ حکیم مظہر حسن
صاحب۔ حافظ حامد علیصاحب وغیرہ وغیرہ (دیکھو صفحہ ۷۹ عصائے موسیٰ) جو مرزا
صاحب کے بست سالہ مرید تھے اور مخلصین تھے۔ اور اِن کے سوا ہزارون ایسے ہین کہ
قبل مین خوش اعتقادی کے ساتھ مرزا جی کے طرفدار تھے۔ جب انکا حال پرضلال
کھلا تو سبکے سب اُن سے بیزار ہوگئے۔ راقم بھی ایک ادنے باختصاص مریدون
مین تھا۔ اور عین اقامت ضلع فتحپور ادن کے ساتھ راسخ الاعتقادی کا دم مارتا تھا۔ مگر
ہزار ہزار شکر ادس پاک بے نیاز خدائے ذو الجلال کا جسنے اس خاکسار کو اپنے فضل و
کرم سے مرزا جی کی کارستانیون پر جلد مطلع و آگاہ کر دیا۔ اور ادنکی نبوت باطلہ کو
دور ہی سے سلام کرکے مراد آباد جاکر حضرت مولانا و مرشدنا شاہ فضل الرحمٰن قدس اللہ
سرہ العزیز کے ہاتھ پر اپنے سابق اعتقادات باطلہ سے توبہ کرکے داخل سلسلہ رحمانیہ
ہوا۔ اللہ تعالےٰ ہمارے سابق اعمال باطلہ کو بخشے اور جو لوگ ابھی تک بادیہ ضلالت
مین گم گشتہ تھے ادنکو بھی سیدھی راہ دکھا دی۔

پیارے عزیز آپنے حضرت مولف فیصلہ آسمانی مدظلہ العالی کیطرف اشارہ کرکے
لکھاہے کہ ہمارے علمار اور آئمہ کا یہ حال ہے کہ اپنا الّو سیدھا کرنے کے لیئے راست اور
حق کو جھوٹ دکھانا چاہتے ہین۔ تو عوام کا پھر اللہ حافظ"
مین بھی قسم ہے خدا کی آپکے قول سے بالکل موافق ہون کہ آپکے علمار اور آئمہ
کا بالکل یہی حال ہے کہ راست اور حق کو جھوٹ دکھاتے ہین۔ یا جھوٹ پر ملمع سازی
کرکے سچا کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ غرض نتیجہ دونون کا ایک ہی۔ اسکا ثبوت

ہم سے جتیئے۔ اور اپنے گریبان مین منہ ڈالیئے۔

کشتی نوح کے صفحہ ۵ سے مرزاجی کے چار سفید جھوٹ بڑے زور سے ظاہر کرتا ہون وہ لکھتے ہین یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف مین بلکہ تورات کے بعض صحیفون مین یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کیوقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل مین خبر دی ہے۔ اور ممکن نہین کہ نبیوں کی پیشگوئیان ٹل جائین۔ حاشیہ مین لکھتے ہین مسیح موعود کیوقت طاعون کا پڑنا بائیبل کی کتابون مین موجود ہے۔ زکریا باب ۱۴ انجیل متی باب ۲۴

(پہلا جھوٹ مرزاجی کا)

قرآن شریف مین کسی جگہ نہیں لکھا ہو کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا۔ مین بڑے زور سے مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہون کہ اگر مرزائی سچے ہین تو اپنے خلیفۃ المسیح سے ہفتہ کے اندر قرآن شریف سے ثبوت اسکا شائع کرین۔ ورنہ جہالت اور کور باطنی کا علاج کرین۔ اور پھر کبھی مرزا صاحب کی مسیحیت نہ لکھائین۔

(دوسرا جھوٹ مرزا کا)

کتاب ذکریا نبی کے باب ۱۴ آیت ۱۲ مین یہ ہرگز نہیں لکھا ہو کہ مسیح موعود کیوقت طاعون پڑیگا بلکہ اُس مین تو اُس قوم پر مری پڑنے کا ذکر ہے جو یروشلم پر چڑھائی کرینگے (مرقع قادیانی جلد ۱ راقم) واہ مرزاجی کیا بے پر کی اُڑائی ہے۔ کہ ہر صحیح الحواس اس جھوٹ کی عفونت سے پریشان ہے۔ مگر میرزائی ہیں کہ اونکو لخلخہ کا کام دے رہا ہے۔

(تیسرا ڈبل جھوٹ مرزاجی کا)

انجیل متی باب ۲۴ آیت ۷ مین یہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ

سلہ کہان آکر خود بخود مرزاجی کی زبان سے بمصداق الحق یجری علی اللسان آخر نکل ہی گیا کہ پیشگوئی انبیا کی ممکن نہیں کہ ٹل جائین۔ پھر بقول مرزا صاحب ان کی پیشین گوئیان جو ٹل گئیں۔ اوسمیں جھوٹ موٹ حضرت یونس کے بے سر و پا قصہ کو جاہلون کے ڈھارس باندھنے کے لیئے کیون پیش کرتے ہین کہ حضرت یونس نے قوم کی ہلاکت

اسکے برعکس اسمین لکھاہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آوینگے تب مری پڑے گی۔ اور بھونچال آوینگے (دیکھو انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸) اور جھوٹے لکھنے والے پر اور تو کیا خود بدولت ہی کی تصنیف کردہ ہزار لعنت کا وردکرو۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی کہ ہرطرف مرزاجی کے جھوٹ کی ٹونڈی کسی گئی کہ کسیطرف بھاگ نہین سکتے۔

(۴ چوتھا جھوٹ مرزاجی کا)

مکاشفات یوحنا باب ۲۲ آیت ۲ مین یہ ہرگز نہین لکھاہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگا

میرے پیارے عزیز ملک منصور صاحب اپنے امام یعنی مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کو دیکھنا۔ واقعی بھائی تمنے سچ لکھا کہ جب ہمارے علماء اور ائمہ کا یہ حال ہے کہ اپنا الّو سیدھا کرنے کے لیئے سچ کو جھوٹ دکھانا چاہتے ہین الخ

اَب خدا کیلئے ذرا ایمان سے کہدو کہ مرزاجی نے کیسا ڈبل جھوٹ لکھا۔ اور اپنے مریدون کو کیسا اندھا بنا چھوڑا۔ کسی نے بھی جرأت نہ کی کہ مرزا صاحب کو ذرا تو روکتے کہ حضرت جی یہ کیا غضب ڈھا رہے ہو۔ مخالف آپکی دہجیان اڑا دینگے۔ نعوذ باللہ اِس قدر موٹا اور سفید جھوٹ کہ ریلوے اسٹیشن کے سنگل پوسٹ کیطرح دور ہی سے دکھائی دیوے۔ کیا آپکے مخالف بھی آپکے مریدون کیطرح نشیب فراز پر نظر نہ ڈالین گے۔ اور حضرت جی کے جھوٹی ہانک پر سب بجا اور درست کے نعرہ لگاکر لقمہ چرب کیطرف ہاتھ بڑھاتینگے۔ افسوس بلکہ ڈبل افسوس ہے ایسے شخص کی دلیری پر جو دیدہ ودانستہ لوگون کو دہوکہ مین ڈالنے کے لیئے جھوٹ کے کاغذی گھوڑے خانہ ساز مطبع سے دوڑا یا کرے۔ اور خدا اور اسکے رسولون پر تہمت دھرے۔ فلعنة اللہ علی الکاذبین۔

میرے عزیز تم توریت کے حوالہ دینے سے شاید بہت خفا ہو گئے۔ کیونکہ توریت کے احکام کے مطابق مرزا صاحب کے ایسے جھوٹے ملہم اور کاذب نبی کی سزا قتل مقرر ہے تم تو اسکے پہلے ورقون مین توریت و انجیل اور قرآن شریف کے متعلق مرزا صاحب کے چار صریح

جھوٹ دیکھ چکے پھر حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی پر اپنے جلے پھپولے کیون توڑتے ہو۔ کہ مولف موصوف کا دامن صدق و صفا آجتک تحریف و ابلہ فریبی و مکر و دروغگوئی سے بحمدہ تعالے بالکل پاک و صاف ہی۔

بھائی صاحب! اگر آپکے نزدیک چند اخبار کے ایڈیٹرون کے ریمارک اور بقول آپ کے بودے اعتراضات اس رسالہ کا جواب دینا ہی مرزاجی کے یئے نشان مسیحیت اور تصدیق نبوت کافی ہے تو پھر صائب کا کلام اسکے رد مین پیشگوئی کا کام دیگا ٭

عیسے نتوان گشت بتصدیق خرے چند

کیا کیئے کور باطنون کو اتنا بھی تو معلوم نہین کہ عیسائیون کا جواب دندان شکن (جو مرزا صاحب کے کبھی خیال مین بھی نہین گزرا ہوگا) کب سے دیاجاتا ہے اور دیا جاچکا ہے۔ میان! پادری فنڈر اور پادری عماد الدین۔ اور منشی صفدر علی عیسائی کا جواب سچ کہنا مرزاجی نے بھی کبھی دیا ہے اوسوقت انکی سلطان القلمی اور مسیحیت اور ہن گھڑت الہامی تاریکی کس حجلہ عروسی مین زیر نقاب تہین کہ میدان مین اپنے حریف کے مقابل آنے اور منہ دکھانے شرماتی تھیں۔ اگر کوئی کتاب اون کے جواب مین لکھی ہو تو بتاؤ وہ کون سے مطبع مین چھپکر چھپ گیئن۔ لو مجھسے سنو بیچارہ مرزا صاحب کو کہان ایسا مادہ تھا کہ اُن جیسے پادریون کے سامنے لن ترانیان بگھارتے۔ پادری فنڈر صاحب کو مولانا رحمت اللہ صاحب کرانوی نے آگرہ مین مناظرہ کرکے سخت عاجز اور ایسا ساکت کیا کہ اوسدم ہندوستان سے ولایت ہی جہان سے مناظرہ کے لیئے تیاری کرکے آئے تھے۔ وہین بھاگ گئے۔ آپ لوگون کو یہ واقعہ نہ معلوم ہو یہ دوسری بات ہی ورنہ ہندوستان کے ہر ذی علم ارباب اسکو خوب جانتے ہین۔ اس مناظرہ کی کیفیت مولانا موصوف نے رسالہ " اظہار الحق " مین لکھکر شائع کی ہے جسکو بڑی قبولیت ہوئی ہے کہ متعدد یورپ کی زبانون مین ترجمہ ہوکر از گنگ تا سنگ

پھیل گیا۔ اور کچھ جواب کسی عیسائی سے ولایت کے بھی نہ بن سکا۔ پادری عماد الدین اور منشی صفدر عیسائیون کا جواب حضرت مصنف فیصلہ آسمانی ہی کے فیضان اور تقریر کا نتیجہ ہے جسکا جواب آجتک اون لوگ سے یا کسی دوسرے عیسائی سے نہ دیا گیا۔ حالانکہ ایک مدت دراز ہوگئی۔ (دیکھو ترانہ حجازی۔ پیغام محمدی[1]۔ دفع البلیات۔ آئینۂ اسلام) وغیرہ وغیرہ یہ سب بڑے زور کی تحریرین قوی استدلالات سے لکھی گئی ہین حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت مصنف مدظلہ العالی پوری خدمت اسلام کی بجا لائے جس سے ہزارون متردد دین مذہب کی تشفی ہوگئی اور عیسائیت کے دام تزویر سے مخلصی پائی۔

توپھر کیا آپ لوگ سے عقاید کے موافق ایسے جواب دندان شکن اور مسکت کے دینے سے مسیحیت اور مہدویت لازم ہو جاتی ہو۔ نعوذ باللہ منہا ایسے ڈھل یقین نہوتے تو مرزا صاحب کو مسیح ہی کیون مانتے۔

جاہل عیسائیون اور چند ناتجربہ کار آریون کے جواب مین باتین بنا لینی اور جھوٹی پیشگوئی آتھم کی موت کی سنانی۔ اور میعاد ختم ہونے پر ۵ ستمبر کی پشیمانی مرزا صاحب کو مبارک رہے ؎

سُن تو سہی جہان مین ہے تیرا فسانہ کیا | کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

میانصاحب! آپکو اتنا بھی تو معلوم نہین کہ اوپر کے سب رسالے حضرت مولف فیصلہ آسمانی کے پرزور قلم کا نتیجہ ہین" جب ہی تو آپنے لکھا کہ جس وقت عیسائیون کا مناظرہ ہوا اوسوقت حضرت مولف فیصلہ آسمانی کہان چھپے ہوئے تھے۔ کیون نہین جواب دیا" ذرا مہربانی کرکے اپنے حکیم خلیفۃ المسیح سے پوچھیئے اونکو ضرور معلوم ہوگا۔ کیونکہ اونکو بھی ہر چند

---

[1] کہین کوئی مرزائی صاحب اس کتاب کے نام سے گھبرا نہ جائین کہ پھر منکوحہ آسمانی والی محمدی کیطرف تو کنایہ نہین۔ حاشا وکلا۔ یہ تو اُس زمانہ کی کتاب ہے جبکہ مرزا صاحب نے محمدی کے نکاح کا پیغام بھی نہ کیا تھا ۱۲

عیسائیون کے مناظرہ سے کچھ دلچسپی تو ضرور تھی مگر وہ بھی ان پادریون کے جواب مین سوائے سکوت کے حمایت اسلام کی طرف کسیوجہ سے جرأت نہ کر سکے۔

توپھر کیا عیسائیون اور آریون کا جواب شافی دینا آپ کے نزدیک ٹھمانہ شان اور لازمہ مہدویت دمسیحیت ہی ؟ استغفر اللہ ہذا الا باطیل۔ میان صاحبزادہ توبہ کیجئے اور مرزا صاحب کو مسیح بنا کر مہدی مانکرادن کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا نہ لگائیے۔

اور سنو لالہ اندرمن کے اعتراضات کا ایکا جواب مرزا صاحب نے دیا یا کسی دوسرے نے خلعت الہنود مصنفہ مولانا سید حسن شاہ صاحب کشمیری جنے اندرمن کے دانت کھٹے کر دئے بڑی وفصاحت اور خوبی سے ودلائل قاطعہ سے لکھکر شائع ہوئی ہے جی چاہے تو دیکھ لو۔ اور ساتھ ہی اسکے مولانا مولوی محمد علی صاحب بچھیر اون کی تصنیف بھی صوت اللہ الجبار کو بھی دیکھ سکو تو دیکھ جاؤ یا حکیم صاحب سے پڑھ جاؤ اور غور سے موازنہ اور مقابلہ فرما کر انصاف کرو کہ اس طرحکا شافی اور مسکت جواب مرزا صاحب نے کوئی بھی لکھا ہی یا ہرگز نہین ہان یہ ضرور ہم کہیں گے کہ گالیان دیتے ہین۔ نئی نئی فحش بدزبانی تصنیف کرنے مین بھوٹی شیخی بگھارتے ہین۔ اُن کو البتہ یدطولیٰ تھا۔ یہ اور بات ہی اور مرد میدان بنکر حریف کو شائستگی سے جواب دینا اور بات ہی۔ آپ لوگ دل مین تو ضرور اعتراف کرینگے کہ واقعی بڑی غلطی مین پڑے ہوئے ہین۔ کہ مرزا صاحب کو سُلطان القلم وغیرہ وغیرہ کہا جائے۔ اگرچہ زبان سے کسی شرم و لحاظ اور بیجا مروت سے اسکا اقرار نہ کرین۔ مگر یاد رکھئے کہ آج دنیا کے چندروزہ شرم و لحاظ کی خاطر اپنا دین خود اپنے ہاتھون آپ لوگ تباہ کر رہے ہین جس وقت اوس خدائے قدوس مالک یوم الدین کے سامنے آپکے ہاتھون مین یہ فرد قرارداد جرم سے

کہ از بہر دنیا دہد دین بہ باد

دیا جائیگا تو مرزا صاحب یا خلیفۃ المسیح کوئی کام نہ آوینگے۔ خدا کیواسطے ذرا تو تخلیہ مین دومنٹ ان امور کو سوچئے۔ ابتک وقت باقی ہے۔ میرا آپ پر کچھ زور نہین ہی صرف وہی خوف اسلامی

یا انسانی ہمدردی رہ رہ کر دل میں ابھارتی ہے کہ اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو سختی سے نرمی سے جسطرح ہو سکے بلاؤں وہ جامع المتفرقین اگر چاہے گا تو ملا ہی دیگا۔ وما علینا الا البلاغ ✦

صفحہ ۷ این میرے دوست نے لکھا ہے کہ وفات مسیح کے مسئلہ کے انکار کی وجہ سے لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے "الخ

یہ نئی تک بندی آپکی آج سُننے مین آئی۔ شاید اسکا رپورٹ آپکے مسیحی دربار مین بذریعہ ٹیلی گرافک الہامی مسیح کے قادیان کی گورنمنٹ میں پہونچی ہو جو ابھی تک لبصیغہ راز کسی پولیٹیکل مصالح سے اخبار البدر یا الحکم کے دفتر میں بھی اسکی خبر نہ دیگئی۔ جو ہندوستان کی عام پبلک کے گوش زد ہوتا۔ ورنہ لاکھوں مسلمان عیسائی ہو جائین۔ اور کسی عیسائی مشن ڈیپارٹمنٹ کو خبر نہ ہو۔ مگر ایک قادیانی طالب العلم کو اسکی پوری پوری آگاہی ہو۔ کیون نہ ہو۔ اسے سبحان اللہ میان صاحبزادے کی دور بلا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرض کابوس مین کچھ مبتلا رہے ہین۔ جلد اپنا علاج کیجئے۔ یہ مہلک عارضہ ہی۔ ایک مختصر علاج تو مین ہمدردانہ ہدیہ کرتا ہون کہ اپنے جھوٹے مسیح کا پورا نام مسیح کے پتے پر لکھ کر ببول کے لکڑی میں جلا کر اپنی ناک مین دھونی دیجئے۔ ایک ہی دفعہ یہ عمل کرنے سے پھر کبھی بدخوابی اور اول فول بکنے کا اثر باقی نہ رہے گا۔ مجرب نسخہ ہے ہر کہ شک آرد (خدا جانے کیا) گردد ✦

خیر یہ تحقیقی جواب تھا جو لکھا گیا۔ اب الزامی جواب اُس جملہ کا آپکے یہ ہو کہ شاید مفہوم آپکا اِس جملہ سے کہ " لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے " یہ ہو کہ آپ لوگ جو بہت سے مسلمان آب حیات مسیحؑ کا انکار کر کے میرزائی مسیحی مذہب ہو گئے۔ اُسی کو آپنے اِس جملہ مین عیسائی سے تعبیر کیا ہے۔ تو البتہ یہ ٹھیک ہے اور بہت درست ہی کیونکہ مرزاجی کی مسیحیت اور مہدویت کسی کرستان۔ یا آریہ ہندو کو مسلمان بنانے سے تو واقعی عاجز اور مجبور رہی۔ مگر البتہ لاکھوں مسلمانون کو خلاف ارشاد قرآن کریم و احادیث نبویہ کے ممات مسیحؑ کا مسئلہ وہ بھی سرسید مرحوم کے اوگالدان سے چورا کما تحفہ دبترک پیش کر کے اچھے خاصے مسلمانوں کو

مسیحائی بناکر رموز حقایق اور معارف قرآنی کے گلے پر کند چھری پھیر کر حلال وخستہ حال کر دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اصلی حضرت مہدی موعود وامام آخر الزمان علیہ الف الف تحیۃ والسلام (روحنا فداہ) کی تشریف آوری سے تو دنیا میں خیر و برکت اور ہدایت اس قدر پھیل جائیگی کہ کسی کو بھی مجال انکار باقی نہ رہیگا۔ اور ہر طرف اسلام ہی اسلام دکھائی دیگا۔ مسلمانون مین خیر کثیر۔ اور دولت کی استغنائی اس قدر ہوگی۔ کہ کوئی بھیک لینے والا نہ ملیگا۔ مگر مرزا صاحب کے مہدویت اور مسیحیت کا عجیب اُلٹا اثر ہوگیا کہ ہدایت کے بدلے ضلالت میں مسلمان مبتلا ہو گئے۔ کہ لاکھون قدیم الاسلام انکی وجہ کرکے جدید مسیحائی بن گئے۔ اور تمول کی جگہ مفلس قلندر ہو گئے عاقبت ندارد۔ وبا۔ ہیضہ۔ بلا۔ طاعون۔ لال بخار۔ بھونچال اس قدر کثرت سے ہوکہ الٰہی پناہ ؎

قدم نامبارک و مسعود گر بہ دریا رود بر آرد دود

صفحہ ۱۹ میں میرے نو آموز مصنف نے لکھا ہے "کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جن کتابوں کا آپ حوالہ دے رہے ہین۔ اُن کے مؤرخ (یہ مولف کی خرابی ہی) تو بولے نہین اور آپنے اپنی ہانپ دی الخ"

میرے عزیز منصور ملک صاحب! زیادہ بات نہ بنایئے مجھکو سب حقیقت مرزا جی کی معلوم ہے۔ اور اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی جسکا نام قصیدۂ اعجازیہ رکھا گیا ہے اور جس شخص سے پورے پانچ سو روپیہ دیکر لکھوائے گئے ہین۔ مجھپر پورے طور سے ظاہر ہے۔ مین بھی مرزا صاحب کے راز دارون مین پہلے بہت دن تک رہ چکا ہون۔ گھر کا بھیدیا ہون۔ حکیم خلیفۃ المسیح صاحب سے اگر چاہو حلفاً پوچھ دیکھو۔ لو مجھ سے اسکی حقیقت سُنلو۔ بھوپال میں جناب نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کے یہان جو ایک عرب کا شاعر شیخ سعید بن محمد طرابلس وارد تھا۔ اور وہ قیمتی نظم ونثر مین

عربی کے اگرچہ ہندوستان کے اعتبار سے تو البتہ ممتاز شخص تھے۔ مگر عرب مین شعرا
اہل فن کے خوشہ چین تھے۔ شیخ عبد القادر طرابلسی مہاجر مدینہ طیبہ جو قطع نظر او رعلوم
دینیہ کے خاص علم ادب اور شاعری میں مرجع خاص و عام ہین۔ اون کے سامنے ایک
مبتدی سے زیادہ وقعت ان کی نہ تھی۔ بضرورت دنیا عرب سے ہند مین آئے
اور مرزا صاحب سے بھی قادیان مین ملے۔ ضرورت تو اونکو دامنگیر تھی ہی۔ مرزا صاحب
نے اپنے تعلیمانہ مضامین کو ٹوٹی پھوٹی عربی نثر مین ادا کر کے اون سے قصیدہ کی فرمایش
کی اور آخر تھے اہل زبان۔ فی البدیہہ سرسری طور پر یہ دو قصیدہ اوس نے لکھدئے
اور رسالہ الہجیر سید امیر علیشاہ صاحب والی۔ (پانچسو کی رقم) جو مرزا صاحب نے
جھوٹے فرزند ہونے کے الہام بشارت دیکر اینٹھا تھا) ان کے قصیدہ کے محنتانہ مین
نذر ہوئی سے مال حرام بود بہ سوئے حرام رفت * کا مضمون بھی ٹھیک ہو گیا۔ یہ اوس
عرب کی اوگال ہے۔ جسکو مرزا صاحب اپنے سلطان القلمی کا اظہار کر رہے ہیں۔
میان صاحبزادہ! آپ سمجھیئے یہ ہین مرزا جی کے اعجاز جسکو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری
رسالہ الہامات مرزا کے صفحہ ۷۰ لغایت ۹۶ بڑی وضاحت سے ہر ہر شعر کی نحوی صرفی
و عروضی غلطیان نکالکر طبع اول پر (پانچسو روپیہ کا انعام) اور طبع ثانی پر دپورے ہزار کا
اور طبع ثالث ۱۹۰۸ء مین ڈبل انعام دو ہزار روپیہ کا مشتہر کیا اور پانچ برس تک
اسکے بعد مرزا صاحب جیتے رہے مگر انعام پانے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور نہ کچھ جواب
ہی دے سکے۔ آپ بیچارے عربی سے نابلد اسکو آپ کیا جان سکتے ہین۔ اور کیونکر
پہچان سکتے ہین۔ مرزا صاحب کی اور دوسری عبارتین جو ایک سطری دو سطری خاص
انکی شکم زاد تصنیف ہین۔ اُن سے ان دونوں کتابوں کا مقابلہ و موازنہ کوئی اہل فن
ادیب کرے تو بے تردد صاف طور پر مرزا صاحب کا کرشمہ کھل جاتا ہے۔ اور فسانہ
عجائب کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔ خیر یہ تو اہل علم کے سمجھنے کی بات ہی آپ بیچارے اس کو

نہین سمجہہ سکتے ہین - آپکو تو ابھی اتنا جغرافیہ جو معمولی مدرسون مین رائج ہی بھی معلوم نہین۔ جو صحیح صحیح ملکون کا نام بھی املا کرسکین۔ صحیح عبارت لکھنا تو زیادہ قابلیت کا کام ہے۔ جیسا کہ آپ نے اسی صفحہ ۱۹ سطر ۹ مین لکھا ہی کہ مرزا صاحب کی اعجاز المسیح کتاب ،،ملک عرب وشاہم مصر وطوران سب جگہ گئی،،

(راقم) بھیا گھبراؤ نہین ذرا جغرافیہ کے نقشہ مین دیکھکر بتلاؤ تو کہ ظوران کہان ہے کہین کوہ طور کے نزدیک تو نہین؟ کیونکہ تم سنے ظوران کو شاید اسیکا مشتق سمجھا ہے جبھی تو طاء مہملہ سے املا کیا ہے؟۔ خیر اسکو بھی درگزر کرو وہان کا دارالسلطنت کون شہر ہے۔ اور وہان کی زبان کیا ہے؟ چنگیزی یا جاپانی یا منگولی۔ میرے یار ذرا صاف بتا دو تم نے تازہ جغرافیہ پڑہا ہے۔ اور پڑھا بھی کہان کہ یونیورسٹی قادیان مین۔ اور ذرا مہربانی کرکے یہ بھی بتا دینا کہ ملک شاھم کس سرزمین مین واقع ہی۔ کیا دشت قفچاق کے قریب کوئی ملک کا نام تو نہین ہے۔ یا تم نے شاید میرتقی خیال کے بوستان خیال سے یہ سب شہرون کا نام معلوم کیا ہے۔ شرم شرم - ہزار شرم - چھوٹا منہ اور بڑا نوالہ۔ گندم اور نگین گولر۔ ذرا اپنے بساط کو دیکھئے اور فیصلہ آسمانی کے جواب لکھنے کو حکیم خلیفۃ المسیح صاحب تو باوجود انہمہ قرآن دانی اور معارف اور حقایق سناشی کے بیچارے فیصلۂ آسمانی کے جواب لکھنے سے دم بخود ساکت ہوں۔ اور بیچارہ طالب العلم ہے کہ غصہ مین جامہ سے باہر ہی ہوا جاتا ہے۔

صفحہ ۲۰ مین ہمارے عزیز ملک منصور صاحب نے نمبر۲ مین حضرت مؤلف فیصلۂ آسمانی کی تردید اور اپنے مرزا صاحب کی تائید مین اپنے زعم باطل سے آیۂ کریمہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً ۰ الی واحصی کل شیئ عدداً پارہ ۲۹ سورہ جن، کو تسدلالاً

ـــلہ میان تم کو مومن خان کا مصرعہ بھی یاد نہ رہا۔ جو لفظ کو صحیح کرتے ـــہ ایرانیون مین یار ہم تورانیون مین ہم اسی پر اہل تصنیف بنے کا نزلہ اپنے اوپر نازل کرلیا ۱۲ منہ ۲ خیر اللہ بھائی یعنی کوسی کے رہنے والے ۱۲

پیش کیا ہی۔ اور لکھ مارا ہے "کہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے صرف مرزا صاحب کو نہیں۔ بلکہ
ان تمام کے تمام نبیون اور مرسلون کو نعوذ باللہ رمال بنا دیا" خدا جانے واقعی مرزائیون کی عقل سلیم
صلب ہوگئی ہے یا دیدہ و دانستہ احمقانہ اعتراض لاکر تقریر ہی کرنیکو اپنی چالاکی سمجھتے ہین
حالانکہ حضرت مولف موصوف نے یہ بخوبی ثابت کر دکھایا کہ پیشگوئیان معیار مرسلین نہین۔ پھر
ہمارے ملک جی کا یہ بودا اعتراض جہالت نہین تو اور کیا ہی۔ ہان جنھون نے اپنی صداقت
معیار پیشگوئیونکو ٹھیرالیا ہو اور وہ پیشگوئیان روز روشن کیطرح جھوٹی ہوچکی ہون۔ پھر اونکے
کذب کو ظاہر کردینا اور اون کے مقابلہ مین رمالین غیرہ کا ذکر کرنا بالکل مناسب ہی۔ اور مرزا صاحب
اس خطاب کے بالکل مستحق ہین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار اور جس آیہ شریف مرقومہ بالا کو استدلالاً
پیش کیا ہے۔ اوسکو اہل علم بخوبی معلوم کرینگے کہ مجیب کے دعوے سے اسکو کیا ربط ہوسکتا ہی
کسی جاہل کے کہنے سے خواہ مخواہ بھی قرآن مجید کی آیت نقل کرنا کوئی دلیل نہین ہوسکتی۔
اسی وجہ سے نہ تو اسکا ترجمہ نہ غیب کی معنی نہ اور کوئی تفسیر اس آیۃ کریمہ کی لکھی۔ میان صاحبزادے
بھلا یہ تو بتاؤ کہ علی غیبہ مین خداتعالے نے غیب کی نسبت اپنی طرف کیون کی؟ غیب کی
معنی اس آیت مین تمہاری سمجھ سے باہر ہے۔ لہذا ہم نے بھی جاہل کو جاہل رہنے دیا۔
اور ظاہر نہ کیا۔ اس احمقانہ طور پر آیت کی نقل کردینے سے سوائے جاہل مرزائیون کے
اور کون صدائے تحسین بلند کریگا۔ بھائی صاحب اگر عربی تفسیر دیکھنے کی لیاقت نہ تھی
تو کوئی اردو ہی کی تفسیر دیکھ لیتے۔ کہ آپ کے دعوے سے کہان تک اس آیت شریف
کو ربط ہوسکتا ہے۔ جانچ لیتے یا کسی سے پوچھ لیتے۔ میان صاحبزادے خود مرزاجی نے
بھی اسکو قبول کیا ہے کہ مجرد پیشگوئی معیار صداقت مرسلین نہیں ہوسکتی (دیکھو ازالۃ تمام
وحقیقۃ الوحی۔) اور یہ بالکل ٹھیک ہی۔ کیونکہ واقعات روزمرہ اس کے شاہد ہین
میان صاحب ذرا کسوف و خسوف و زلزلہ و طوفان و رویت ہلال وغیرہ کی خبر دن
پر دھیان کرو کہ برس چھ مہینے پہلے سے بقاعدہ نجوم و فلکیات آیندہ کی خبرین مشہور کردیجاتی

ہین اور اکثر اس قاعدہ کے موافق پیشگوئی اُتر جاتی ہے۔ جہازمین معلمون کا ایک آلہ دیکھو جسکو برامیٹر کہتے ہین۔ اوس سے پوری کیفیت طوفان اور جس سمت سے طوفان کی آمد ہوگی۔ اور جسطرف کو اسکا رخ رہیگا۔ سب کچھ معلوم ہوجاتا ہے۔ جو مرزاجی کے ناقص ملدانی کی پیشگوئی سے بدرجہا بڑھکر ہے۔ تو اب جہازران معلمون کو بھی مرزائی صاحبان نبوت مین مرزاجی کے شریک کرلین تو عین انصاف ہے۔ ورنہ محض لاف وگزاف صفحہ ۱۲ مین مرزا صاحب نے ایک نہین بلکہ سینکڑون پیشگوئیان کین۔ اور سب کی سب پوری ہوئین صرف ایک مشتبہ تھی۔"

(راقم) مرزاجی کی دو درجن جھوٹی پیشگوئیان رسالہ مسیح کاذب مین بخوبی گنائی گئی ہین منگاکر ملاحظہ فرمایئے تو حواس درست ہوجائینگے۔ اور ناظرین اسکو غور سے ملاحظہ کرین کہ خود ملک منصور صاحب نے بھی قبول کرلیا کہ ایک تو ضرور مشتبہ ہے فھو المراد جس شخص کا ایک جھوٹ بھی ثابت ہوجائے اوسکی شہادت قانوناً اور عرفاً و شرعاً مردود ہوجاتی ہے پھر مرزا صاحب خود بقول مقبولہ ملک جی کے کیونکر مقبول ہوسکتے ہیں۔ آگے چلکر لکھتے ہین کہ انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد یہ بھی ظاہر کردونگا کہ جو کچھ آپنے اس پیشگوئی کی نسبت لکھا محض غلط اور عظیم الشان پیشگوئی عظیم الشان طور پر پوری ہوئی۔"

بھائی صاحب! یہ لکھنا آپکا نرالا جھوٹ ہے۔ جبکہ اپنی حیات مین مرزاجی آپکے گرو جی اسکا جواب نہ دیسکے تو آپ بیچارے۔ سکے آدمی کے پیر شدی کیا ظاہر کرینگے۔

مرتے دم تک یہی حسرت تو مرزا صاحب اپنے ساتھ گور مین لیگئے کہ جس ماہ لقا کا آسمان پر مرزاجی کے خدا نے نکاح پڑھا دیا تھا۔ اِسکی صورت زیبا تک دیکھنی نصیب نہوئی اور سلطان محمد بیگ اُنکا خصم یا رقیب ۱۵-۱۶ برس تک مرزاجی کے کلیجہ پر مونگ دلتا رہا۔ اور باوجود تقدیر مبرم ہونے کے مرزا کا الہام اسکے نسبت نہ پورا ہوا۔ کسی نے خوب کہا ہی ؎

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے ۔۔۔ رہیگی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

صفحہ ۲۴ مین اللہ تعالےٰ کا ہر ایک نشان اور ہر ایک رسول کی ہر ایک پیشگوئی
عظیم الشان ہے اور ان مین سے بہت ٹل گئیں

(راقم) دروغگو را حافظہ نباشد۔ اسی رسالہ مین اپنے ملک جی نے خود ٹائیٹل پیج پر بطور عنوان رسالہ کے یہ شعر لکھا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ ــ خدائی بات نہین ٹلتی۔ اور یہ بہت ٹھیک ہے کہ خدا کا وعدہ ہرگز ہرگز نہین ٹلتا۔ پھر اُسکے خلاف یہ لکھتے ہین کہ بہت سی ٹل گئین قولہ
جس بات کو کہیگا کرون گا مین یہ ضرور قولہ ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے
جب ٹلگئی تو جان خدائی نہین یہ بات اقول جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے
ملک جی کے حواس بجا نہیں ہین۔ آپ لکھتے ہین ،، کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی ایک تصنیف مین فرماتے ہین "یوعد ولا یوفی،، یعنی خدا وعدہ کرتا ہے اور پورا نہیں کرتا ہے ٭

(راقم) ناظرین ذرا اس حماقت کو میان صاحبزادے طالب العلم کے ملاحظہ کرین کہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے تو محمد بن تومرت مہدی کاذب کا ذکر بقید حوالہ کتاب تاریخ کامل ابن اثیر و ابن خلکان وغیرہ پوری وضاحت سے بتعین جلد دہم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰۵ و صفحہ ۱۳۳ جلد ۱) بہ تفصیل حوالہ کتاب افادۃ الافہام مصنفہ مولانا انواراللہ صاحب حیدر آبادی صفحہ ۱۴ سطر ۱ بذیل حاشیہ ایسی وضاحت سے لکھدیا ہے کہ ہر مبتدی بھی باوجود تاریکی باطن کے ظاہر طور پر اس مضمون پر نظر ڈال سکتا ہے۔ جسکو مصنف کم شعور نے طفلانہ مزاجی سے اپنے رسالہ کے صفحہ ۳۳ مین یون جھوٹ لکھکر اپنے رسالہ کا منہ کالا کیا،، کہ لکھ تو دیا مگر حوالہ نا معلوم یہ مختصر تاریخ ہند سے انہون نے لیا ہے یا لٹیقہ برج سے الخ ،،

ناظرین ذرا اس لڑکے کے جھوٹ کو اسی جگہ پر تال کرلین۔ کہ ماشاءاللہ میان ملک منصور نے اپنے مسیح کاذب کے قدم بہ قدم رکھکر طابق النعل بالنعل کی پوری

مطابقت کردی ۔ کیون نہ ہو تعلیم کس یونیورسٹی کی ہے جہان رات دن اسی جھوٹ کی مشاقی ہوتی رہتی ہے ۔

کتاب فیصلہ آسمانی کثرت سے شایع ہو چکی ہے ۔ ذرا ناظرین ایک نظر صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۱ کو دیکھ جائین ۔ اور اس عقل کے اندہے کو بھی دکھا کر روشنی کی سلائی کور باطنون کی آنکھون مین پھیر دین ۔ تو البتہ بیچارے لڑکے کو سوجھائی دیگا ۔

اس قدر واضح طور سے حوالہ دینے پر تو جھوٹ لکھدیا کہ حوالہ نامعلوم اور خود ملک جی بڑے بیباکی سے لکھتے ہین کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی ایک تصنیف مین فرماتے ہین یوعد و لا یوفی ۔

اب کوئی میان لڑکے سے یہ تو پوچھے کہ حضرت شیخ غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی تو سینکڑون تصانیف ہین ۔ تم نے کیون حوالہ نہ دیا ۔

مین نے جانا بیچارہ طالب العلم کے آنکھون پر جہالت کا ایسا گھٹاٹوپ پردہ پڑا ہوا ہے کہ وہ حوالہ دینے سے عاجز ہے اسی لیئے اس قدر پر بس کردیا کہ " اپنے ایک تصنیف مین فرماتے ہین "

میان بہے سنو تمہین کیا معلوم کہ کون تصنیف مین ہے تم تو بیچارے عربی فارسی اور اردو سے بھی محض نابلد معلوم ہوتے ہین جبھی تو جوق درجوق کو صفحہ ۱۲ مین اپنے رسالہ کے جوک درجوک لکھا ہے ۔ اردو کا بھی املا درست لکھنا تم کو پہاڑ ہے تو پھر کیون تصنیف کا بار عظیم اپنے سر پر اوردھر لیا جس تصنیف کا حوالہ تم دینے سے عاجز رہ گئے مین تم کو بتائے دیتا ہون ۔ وہ شریف تصنیف حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی فتوح الغیب ہے ۔ یہ گلریزی تمہارے گرو گھنٹال حکیم جی کی ہے جسکو مین بڑے زور شور سے پبلک مین سو کرکے نہایت جرأت سے کہتا ہون کہ جو جملہ یوعد و لا یوفی کا حوالہ دیا ہے اور عامہ مسلمین کو فریب دیا ہے کہ یہ مقولہ حضرت موصوف رض کا ہی یہ بالکل غلط ہے ۔

اگر اس جملہ مذکورہ کو بغیر تحریف لفظی بعینہ وبلفظہ کوئی میرزائی یا حکیم صاحب حضرت سیدنا غوث الاعظم کے تصنیف موصوف مین دکھا دین تو مین دو سو انکو انعام دیتا ہون۔ اور میعاد بھی بہت طویل دیتا ہون۔ جو آپسے ۶ ماہ کی ہے۔ اور اگر یہ جملہ یدعو ولا یوفی[1] بعینہ وبلفظہ ثابت نہ کرسکے تو پھر اُن پر سوائے ہزارہ لعنت تصنیف کردہ مرزا جی کے اور کیا پہونچ سکتا ہی۔

لطیفہ

یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہی کہ رحمانیون کا خدا وہ ذات واجب الوجود وحدہ لا شریک ہی جسکی شان یہ ہی ان اللہ لا یخلف المیعاد جیسا کہ عزیز منصور سلمہ نے اپنے رسالہ کے ٹائیٹل پر شعر لکھا ہے وہ ٹھیک ہی۔ ہان شیطانیون کا خدا اُسکا وہم متخیلہ ہے اور ذریات شیاطین کا باپ۔ وہی جھوٹے الہام اپنے مریدون کے دل مین ہر وقت ٹھونستا رہتا ہی۔ جیسا کہ قرآن کریم مین سورۂ ناس کے آیہ شریفہ الذی یوسوس فی صدور الناس مین ارشارہ ہے اور جو کچھ ایسے وساوس باطلہ سے کوئی شیطانی وعدون کے مرید مذکور کو بے بصیرتی اور حماقت سے کچھ اُمید اُس کی بندھ جاتی ہے۔ اسواسطے اسکو الہام تو مشہور کردیتا ہے۔ مگر جھوٹ ہو کر ٹل جایا کرتا ہے جسکو قرآن کریم نے اِس مضمون کا ارشاد فرمایا ہے۔ غور سے سنو! یعدھم ویمنیھم وما یعدھم الشیطن الا غرورا۔ ترجمہ یعنی شیطان انکو (یعنی مرزا جیسے کو) وعدہ دیتا ہے اور امیدین دلاتا ہے حالانکہ شیطان ان سے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہے وہ نرا دھوکا ہی دھوکا ہے۔

اِس صفائی سے قرآن کریم کا ارشاد ہو رہا ہے اور میرزائی حضرات اسپر توجہ نہین فرماتے ہین۔ یہ کیا غضب خدائے قدوس کے ارشاد پاک کے خلاف ڈھا رہے ہیں۔

[1] لطف یہ ہی کہ من چیزے دیگر می سرایم وطنبورہ من چیزے دیگر۔ یعنی حکیم جی تو فرماتے ہیں یعد و لا یوفی اور انکی خوب درست کرکے میان طنبورہ یعنی منصور کہتے ہین کہ یدعو ولا یوفی حالانکہ یہ دونون ہی غلط خود املا انشا غلط غلط غلط

اور اپنے ڈھاک کے ۳ پتوں پر ضد سے اڑے ہوئے ہین۔ خدا کے واسطے ایک لمحہ تو
ان امور پر غور صحیح و فکر سلیم کرین۔ آپ سمجھیئے یہ گر ہے کہ مرزا جی کی جھوٹی پیشگوئیان کثرت
سے ہوتی تہین۔ کچھہ دو چار شکلیں رمل کی اور اون کے منسوبات کو یاد کر کے زائچہ لکھہ سکتے
تھے اور باقی عقل معاش کے پورے دہن کے پکے قیافہ اور واقعات شناسی مین بھی
اپنے کو یکتائے روزگار جانتے تھے۔ اسلیئے طبیبون کے قاعدہ کے موافق کچھہ موسم
کچھہ ملک کچھہ خلط کا لحاظ کر کے پیشگوئیون کے گول مول جملے تصنیف فرمایا کرتے تھے۔ اسپر
بھی سینکڑون ہی جھوٹ ان کے تمام ہندوستان مین مشہور ہو چکے۔ یہان تک کہ
خود اونکی موافقین جو صاحب عقل سلیم ہین۔ جب اونکے مقابلہ مین مرزا صاحب کا تذکرہ
آیا بے ساختہ اُن لوگ نے ایمان کی بات کہی کہ مرزا صاحب مین بھی تو عیب تھا کہ جو کچھہ
اون کے دلمین آیا اسکو کالوحی منزل من السماء سمجھہ لیتے تھے اور اپنی بات
کے ناحق ضد مین ٹھوکرین کھاتے تھے۔ کاش یہ عیب نہ ہوتا تو آدمی معقول تھے بیان
صاحبزادے) یہ ہے معقولیت کی تحقیق اور منصفانہ رائے اور آزادانہ خیال۔
اب آپ مخالفین کا ثبوت دیجئے۔ جنکا ذکر آپنے اپنے منہ سے نکالا ہے کہ مرزا صاحب
کو بڑا عالم فاضل سلطان القلم سمجھتے تھے۔ (صفحہ ۱۶) جب آپ مخالفین کی فہرست اور
ثبوت ظاہر کیجیئگا تو مین بھی بذریعہ اخبارات آپ کے موافقین کی دستخطی تحریرین
شائع کر دونگا۔ بلکہ اسکو رجسٹری کرا کے۔ اگر آپ توبہ کی شرط کرین۔
مرزائیون کی عادت ہوگئی ہے کہ جب کسی نے مرزا کی جھوٹی پیشگوئی کو ظاہر کیا
تو اپنے جاہل بھائیون کے اطمینان اور ڈھارس باندہنے کے لیئے جھٹ حضرت یونس
کا قصہ شروع کر دیا۔ چاہے مرزا کے حالات سے چسپان ہو یا نہو۔ عوام مین تو
یہی مشہور کر رکھا ہے کہ حضرت یونسؑ کی پیشگوئی بھی (نعوذ باللہ منہا) ٹل گئی ہے
تو مرزا کی پیشگوئی کیون نہ ٹلے۔

سنو سنو بھاگو نہین۔ اے عقل کے دشمنو۔ کور باطنو۔ جب تمہین کچھ قرآن کا علم نہین۔ توکیون قرآن دانی کا دعوے بیفائدہ کرتے ہو۔ اور بیچارے جاہلونکو جہنم کا راستہ دکھلاتے ہو۔ میان! کسی آیت یا کسی حدیث سے سلف سے آجتک یہ ہرگز ثابت نہیں ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یونس علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ہان عذاب بھیجنے کا وعدہ تھا۔ اور عذاب آیا۔ اور وعدہ خداوندی سچا ہوگیا۔ جب قوم نے گرویدگی اختیار کی اور ایمان لائے تو عذاب ہٹا دیا گیا۔ بس قرآن مجید اور حدیث شریف سے اسی قدر ثابت ہی۔ بھلا مرزا کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی سے اسکو کیا تعلق ہو سکتا ہے۔

پھر آگے چلکر لکھتے ہین۔ کہ وعدہ نہین تھا وعید تھا۔

ملک جی! بلی کے گوہ کی طرح مرزا جی کے الہامی جھوٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہین۔ مگر اوسکی عفونت اور سڑاند بدبو کہین چھپا سکتی ہے۔ مرزائی ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے ہین اور اپنے جھوٹے کردار سے باز نہین آتے۔ کبھی وعدہ کو وعید بتاتے ہین۔ اور یہ سمجھتے ہین۔ کہ وعید کہدینے سے مرزا جی پر جھوٹ کا مقدمہ ڈسمس ہو جائیگا۔ ہرگز نہین۔ قطع نظر اس بات کے کہ یہ وعدہ ہو یا وعید۔ مرزا جی نے تو اِس پیشگوئی کی نسبت یہ قید لگائی تھی کہ یاد رکھو اگر یہ پیشگوئی پوری نہوئی اور مین مر گیا مین تو ہر بد سے بدتر ٹھیرونگا۔

پھر اب خود بقول ان کے مرزا جی کو بدترین مخلوق سمجھنے مین آپکو کیا عذر ہی۔ کیونکہ زمانہ ہوا کہ مرزا جی مر بھی گئے۔ اور اُن کا خصم وڈھل رقیب سلطان محمد بیگ بفضلہ تعالیٰ صحیح و سالم موجود ہے۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی۔ غیرت ہو تو توبہ کر کے اب بھی مسلمان ہو جاؤ۔ ورنہ تم جانو اور تمہارے اعمال۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ **محمدی بیگم** سے نکاح ہونا مرزا کا اور اُس سے بشیر الدولہ۔ عالم کباب۔ عمانوئیل کا پیدا ہونا جس کی تعریف مین مرزا نے مجذوبون کا سابڑ لگایا ہے۔ کان اللہ نزل من السماء بھی الہامی جملہ زیب رقم فرمایا ہی یہ وعدہ تھا یا وعید۔ سچ کہنا۔ کیونکہ ابھی تک مرزا جی کو اسکی حسرت باقی ہے ؎

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے　　　　رہیگی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

مسٹر آتھم وڈاکٹر عبدالحکیم خان و مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مقابلہ مین جو جو پیشگوئیان مرزا صاحب کی روز روشن کیطرح تمام دنیا پر جھوٹ ثابت ہو چکی ہین۔ اون سب کی شرح اور پوری کیفیت رسالہ مسیح کاذب مین راقم نے پبلک پر ظاہر کردیا ہے۔ (جن صاحب کو تفصیل درکار ہو وہ رسالہ ملاحظہ کرلین) صفحہ ۲۶ مین ہمارے عزیز لکھتے ہین (کہ فیصلہ آسمانی مین حضرت مؤلف مدظلہ العالی نے لکھا ہے") کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات مین بد تہذیبی سے کام لیا" کس قدر کورانہ جھوٹ اور جاہلانہ افترا ہے مین پبلک کو مخاطب کرکے التماس کرتا ہون کہ رسالہ فیصلہ آسمانی تمام شایع ہوچکی ہے اور قریباً یہ رسالہ ہر شہرون مین مشہور ہو چکا ہے۔ بھلا مہربانی فرماکر ذرا ملاحظہ کرکے آپ لوگ اِس جاہل طالب العلم کی جہل کو جانچ لیوین کہ اُس رسالہ مین حضرت مؤلف نے کسی جگہ آئینہ کمالات کا نام بھی لکھا ہے۔ یا نہیں۔ شاید اِن پر بھی مرزاجی کی طرح جھوٹے الہام کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ بقول شخصے مچھلی کے جائے کن تیرائے۔ یہ پنجابی مثل ہے۔ جسکا مفہوم یہ ہے کہ مچھلی کے بچے انڈون سے نکلتے ہی تیرنے کا الہام ساتھ لیئے آتے ہین۔ اُسی طرح سے مرزاجی کے روحانی صاحبزادگان بھی ہین۔ ؎

ابھی فتنہ ہے کوئی دن مین قیامت ہوگا

اگرچہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے مطلق جھوٹ یا افترا نہین ہے۔ اب مین اسکو پوری تصریح سے پبلک میں پیش کرتا ہون۔ اور ملک منصور صاحب کا مین شکریہ ادا کرتا ہون کہ اونکی جھوٹی تقریر نے مجھکو اسکی صراحت پر مجبور کیا ورنہ کا ہیکو اسکا ذکر ان کے مقابلہ مین کیا جاتا ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

ایک آئینہ کمالات پر کیا منحصر ہے مرزاجی کی مندرجہ ذیل تصانیف ہین جنمین قریباً پانچسو غیر مکرر گالیان اور فحش کلمات اور لفظ تصنیف لعنتیں درج ہین۔ جو شان میں علماء کرام

اور شائخان ذوی العظام مین مرزاجی نے اپنی خباثت نفسانی تحریر کی ہین - اور اُسکے علاوہ جو شان نبوت مین حضرت عیسیٰ ابن مریم (علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے فحش شدید اونکی امہات مومنات کے لیئے درج رسالہ کیا ہی اسکو دیکھہ جایئے تو پتہ چل جائیگا کہ کوئی لکھنؤ کے شہدے پاجی بھی ایسی گالیان نبی خدا کی شان اور اُن کی امہات کی شان مین ہرگز ہرگز استعمال نہین کر سکتے جسکو مرزا نے نہایت بیباکی سے اور دریدہ دہنی سے لکھا ہے - چونکہ میرے نزدیک اون کا اعادہ بھی گناہ ہی اسلیئے میرے قلم کو جرأت نہیں ہوسکتی کہ اُسکو ظاہر کراسکون - آئینہ کمالات - توضیح المرام - ازالۃ الاوہام - انجام آتھم - ضمیمہ انجام آتھم -

جیساکہ راقم نے قبل اسکے صفحہ . این چند نمونہ مرزا کے فحش کلام کا بدل ناخواستہ پبلک پر ظاہر کردیا ہی - اوسکو جانچنے کے بعد پبلک خود فیصلہ کرلے - کہ جس شخص کے زبان پر ایسے پاجیانہ لغات چڑہے ہون - اور انکا مصداق حضرت عیسےٰ جیسے اولوالعزم نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے امہات مومنات کو (معاذ اللہ) ٹہرادے - کیا وہ شخص کبھی ایسا ہوسکتا ہی کہ اُسکو دنیادار شرفا اور مہذب قوم مین بھی شمار کرسکیں - ہرگز نہین - ہرگز نہیں - نبوت اور مجددیت تو درکنار معمولی دیندارانہ حیثیت کا آدمی بھی یہ ذلیل چال و چلن اور رذیل طریق کو اپنے لیئے ہرگز ہرگز باعث افتخار نہیں سمجہہ سکتا ہی اپنے منہ میان مٹھو مفتخر بنجائین یہ دوسری بات ہی ؎

بے حیا باش انچہ خواہی کن

مولانا مثل مشہور ہے **"لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا"** میرے پیارے عزیز! اب تو ضرور مان لینا چاہیئے کیونکہ آپکا اونٹ آپ ہی کے سامنے رد کردیا گیا ہی ؎

بات کو مانو اسمین ہی کد نہ کرو | قے نہ کرو میرا کہنا رد نہ کرو

قولہ یہ خدائی سلسلہ ہے اور وہی اوسکی مدد کرتا ہے اگر انسان کا بنایا ہوا ہوتا تو مدتون ہوئے برہم ہوجاتا

اقول میان! یہ کیون نہیں کہتے کہ یہ مرزائی سلسلہ ہے جو خود خدا[1] - خدا کا باپ[2] - خدا کا بیٹا[3] ہونیکا

---

[1] خود خدا جیسا مرزاجی کو کشف مین ظاہر ہوا تھا (تفسیر) یعنی مرزا کرشن چندر ہوگئے اور اسمین روپ دھارن کیا ۱۲ [2] خدا کا باپ (یعنی ہندون کے موافق) مرزاجی نے براہ روپ مین بھی جلوہ گری فرمائی - ۱۲ منہ [3] خدا کا بیٹا (تفسیر) اونہین ہندوؤن کے راماین کے رو سے آخر زمانہ مین کلنکی اوتار لیلا آئے - جسکو وہ مہدی یا مسیح خیال کرتے ہین ۱۲ منہ ؎

دعویدار ہو جسکی تفصیل پچھلے صفحہ میں بخوبی کر دیگئی ہے ۔ نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیاٰت اعمالھم) لو بھئے سُنو۔ یہ تینون الہام تو مرزا جی پر ہوئے تھے مگر تفسیر اس کی اسوقت اون کے ذہن مین نہ آئی تھی۔ اب مجھ کو اوس موفق حقیقی نے اس میرزائیہ تثلیث کی حقیقت کہولنے کی توفیق بخشی ہے۔ مگر یار خفا نہ ہونا۔ ہر چند بات کڑوی ہے مگر علاج بالخاصہ ہے۔ حاشیہ دیکھو صفحہ ۲۳۔ یہ تو اون تینون جملون کی تفسیر ہوئی۔ مگر حقیقت مین مرزا صاحب کی یہ انوکھی تثلیث ہے عیسائی معروف تثلیث مین باپ اور بیٹا اور روح القدس ملکر تثلیث پوری ہوتی ہے اور مرزا صاحب کی نئی تثلیث مین باپ اور بیٹا اور اون کے خدا کا باپ بھی شریک تثلیث ہے۔

میان صاحبزادے! اب سمجھے یہ ہی سلسلہ میرزائیہ کی تثلیث اور اسکا درہم برہم ہونا اگر آپ لوگ کو معلوم نہو تو کور باطنی کا علاج کیجئے۔ مرزا صاحب کی حیات ہی سے اونکا کارخانہ فیل کر گیا۔ دوکانداری ٹھنڈی پڑ گئی۔ پبلک پر اون کا فریب کھل گیا۔ خود ہزار دن مرید خاص اون کے عقیدے سے پھر گئے۔ اونپر بڑے گرما گرمی سے روپ ورد ہونے لگے۔ تمام دنیا مین اون کے دجال ہونیکا اور کفر کا فتوے شائع ہو گیا۔ اسپر بھی آپ لوگ کو احساس نہو تو میرا کیا اجارہ ہے عقل سلیم آپ لوگ سے صلب کر لی گئی ہے اور بعینہ فونوگرام بنگئے۔ جو کچھ قادیانی ترانہ آپ کے دلون کے رکارڈ مین بھر دیا گیا ہے وہی آواز نکلتی ہے۔

اب بھی چیتو۔ توبہ کا دروازہ ابتک کھلا ہوا ہے۔ موت کی گرم بازاری انواع اقسام سے مرزا صاحب کے قدم نحس کی بدولت تمام دنیا مین۔ ان بطش ربك لشدید ۱ لاہ کی منادی ہو چکی ہے۔ مبارک وہ لوگ ہین جو اس منادی پر کان دھرین اور اپنے سچے نبی خاتم المرسلین حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ علیہ الف الف تحیۃ والثنا کی دل سے پیروی کر کے شیطانی

۱ے غیرت حق۔ میرزا جی کے ہدی جب سدراہ + خود بقول میرزا جو تھا شر ہر برگناہ + مفتری صادق کے آگے مر کیا ہو کر تباہ + مفتری ہوتا ہے آخر اس جہان مین روسیاہ + جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاروبار + یہ مرزا صاحب کا شعر ہے اوسپر مصرعہ لگایا گیا ہے کیا پھڑکتا ہوا مضمون ہے اور کیسا چسپان ہے +

عقاید باطلہ سے اپنے کو بچا دین۔ اور اسکو غور سے تخلیہ مین تجویز کرین کہ اس تیرہ سو برس مین آج تک کتنے جھوٹے مہدی اور مسیح پیدا ہوتے گئے مگر اسلام کا کیا بگڑا۔ سوائے اسکے کہ معدودہ چند لوگ اسلام کی فہرست سے خارج ہو گئے اور اون کی جگہ درک اسفل مقرر ہو گئے اور مشیت الٰہی نے اپنی حکمت بالغہ سے اونکو حقیقی اسلام اور اتباع رسالت مصطفوی سے محروم رکھا۔ میرے پیارے عزیز ملک منصور! بقول ارشاد مرزا صاحب کے (کہ کسی قدر مرارت بھی لازمہ حق گوئی ہے) جا بجا ہمنے محض نیک نیتی سے واسطے افادہ عوام و خواص کے براہ بہی خواہی مرزائیان کے واقعہ صحیحہ کا اعادہ کیا ہے۔ اور مرزا صاحب کی منہاج نبوت و مہدویت کا اظہار کیا ہے۔ خدا کے لئے خفا نہونا۔ بلکہ تخلیہ مین خدا کو حاضر و ناظر جانکر اس رسالہ کو سامنے رکھکر ذرا غور تو کیجئے اور ان واقعات کو پیش نظر رکھکر خود ہی دلمین فیصلہ کر لیجئے۔ کہ جس شخص کے افعال و اقوال باہم ایسے متضاد ہون (مسیحیت اور مہدویت تو درکنار) بھلا کبھی وہ ہمچشمون مین اپنی سوسائٹی کے قابل اعتبار ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ واللہ ہرگز نہین۔ ثم باللہ ہرگز نہین ضرور آپ بھی دل مین بلا تکلف اعتراف کیجئگا۔ اور آپکا دل گواہی دے گا کہ فیصلہ آسمانی واقعی آسمانی فیصلہ ہے۔ اس سے انکار کرنے کی ہرگز جرأت نہیں ہو سکتی۔ لیکن پھر بھی آپ کو یہان شیطانی وسواس یا دوسرے لفظون مین دنیاوی حجاب کا روڑا صراط مستقیم سے روک رہا ہے۔ بڑے بہادر اور دانشمند وہ ہین کہ اس مقام پر خدا کی سچی توحید اور رسالت مصطفوی کی مضبوط ڈوری کو پکڑ لین۔ اور شیطانی وسواس اور بے جا حجاب کی مزاحمت کر کے صدق دل سے توبہ کر کے اوس قدوس ذوالجلال کے آگے سر عجز و نیاز کو جھکا دین کہ ایسی سر افگندگی اوس کے حضور مین باعث قبولیت ہو جاتی ہے اللھم اھدنا الصراط المستقیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین آمین بجاہ سید المرسلین و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

لطیفہ خاتمہ کتاب مین مرزا صاحب آنجہانی کے چندوہ الہامات جنکے سچے ہونے مین مرزا جی کے کسی مخالف کو بھی کچھ عذر نہین ہو گا بنظر مزید دلچسپی ناظرین ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔ مگر حضرات

ناظرین سے دست بستہ التماس ہے کہ مرزا صاحب کے ان الہامات پر خدا کیواسطے مضحکہ اڑائیگا کیونکہ یہ حضرت مسیح قادیان کے (جیسا کچھ بھی ہو) الہام تو ہین +

(۱) مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے کہ کبھی معدے کے خلل سے ورم بھی ہو جاتی ہے۔ (ریویو۔ اپریل) +
سبحان اللہ۔ کیا لطیف الہام ہے جو آجتک کسی طبیب یونانی یا ڈاکٹران انگریز کو بھی معلوم نہوا تھا۔ یا معلوم تھا تو مرزا صاحب کو اسکی اطلاع اُن اطبار نے کیون نہ دی۔ ناظرین یہ البتہ مرزا صاحب کی الہام ہین

(۲) مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ "رعایا مین سے ایک شخص کی موت"! (ریویو۔ اپریل) + کون بے ایمان ہے جو اس الہام کو سچ نہ مانیگا واہ کیا کہنے ہین الہام تو ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ دشمن بھی مان جائے

(۳) الہام ہوا۔ "فتح"! (ریویو۔ اپریل) کس کی یہ مت پوچھو۔ جس کی ہوگی وقت پر کہدینگے۔

صاحبو مرزا صاحب کے ایسے ویسے جیسے تیسے سو نہین بلکہ ہزارون مزخرف الہامات خود اُن کے تصنیفات مین بھرے پڑے ہین جنکو اہل طبع سلیم دیکھکر بے ساختہ کہہ اوٹھیگا کہ ٹھیک مرزا صاحب کے الہامات مندرجہ ذیل شعر کے مصداق ہین ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب　　　گربہ شاشید گفت باران شد

مرزائی حضرات بس ان تینون کو دیکھکر دل مین شرمائین اور پھر کبھی الہام کا ذکر اپنی زبان سے نہ نکالین۔ زیادہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ +

\+ \+ \+ \+ \+ \+

الراقم

ملک نظیر احسن بہاری سابقاً یکے از مرید خاص

جناب مرزا صاحب مگر حالیا مرزا صاحب کے عقاید باطلہ سے تائب ہو کر داخل سلسلہ رحمانیہ ہوا۔

لائق دید کتابیں

یہ رسالہ چونکہ ایک غیر مہذب طالب علم کا جواب ہے۔ اسلیئے اُسی طرز پر لکھا گیا ہے اہل تہذیب طالبین حق رسائل ذیل کو ملاحظہ کریں۔ میں اس ورق پر اُن کتابوں اور رسالوں کا نام ظاہر کرنا چاہتا ہوں جن میں نہایت شائستگی اور پُرزور تحریر اور حقانی دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوے میں سچے نہ تھے جماعت احمدیہ میں کوئی اِن رسائل کا جواب نہیں دے سکتا +

نمبر شمار	نام	خلاصہ مضمون
۱ ۲ ۳	فیصلہ آسمانی حصہ اول قیمت ۲ر حصہ دوم قیمت ۱۲ر حصہ سوم زیر طبع	مرزا صاحب نے جس معجزے کو اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھیرایا تھا۔ اور خلق کو اُس کا منتظر کیا تھا اُس کا ہر طرح سے غلط ہونا اِس رسالہ میں دکھایا گیا ہے +
۴	تتمہ فیصلہ آسمانی حصہ اول قیمت ۲ر	پہلے حصہ کے بعض مضامین کے جواب میں جو مرزا صاحب نے اور اُن کے خلیفہ نے لکھا ہے اُسکی غلطی ظاہر کی گئی ہے +
۵	شہادت آسمانی قیمت ۴ر	۱۳۱۲ھ میں چاند گہن اور سورج گہن کا اجتماع رمضان شریف میں ہوا تھا۔ اُسے مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونیکا آسمانی نشان ٹھیرایا تھا اُس کا غلط ہونا نہایت پُرزور تقریر سے ظاہر کیا ہے +
۶	حقیقۃ المسیح قیمت ۱۳ر	اِس میں متعدد طریقوں سے اور خود مرزا صاحب کے قول سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا نہایت معقولیت سے ثابت کیا ہے اور اُنکے وجود کا نتیجہ دکھایا ہے +

نمبر شمار	نام	خلاصہ مضمون
۷	معیار المسیح قیمت ۲ر	بعض وہ آیتیں جنسے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں سے اُن کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے +
۸	تنزیہ ربانی ۲ر	مدرسہ قادیان یعنی خلیفۃ المسیح صاحب کے دربارے جو حصے ۲ فیصلہ کے بعض مضمون کا جواب نکلا تھا۔ اُسکے دو جواب اہل حق کی طرف سے شائع ہوئے۔ ایک مفصل دوسرا مختصر +
۹	معیار صداقت ۱ر	
۱۰	تنبیہ قادیانی قیمت ۱ر	مرزا صاحب کے بڑے صحبت یافتہ اڈیٹر اخبار بدر نے بے تہذیبی سے کچھ لکھا تھا۔ اُسکا کافی جواب ہے +
۱۱	مسیح کاذب ۳ر	اسمیں وہ جن جھوٹی پیشگوئیاں مرزا صاحب کی لکھکر انکی حالت دکھائی ہے +
۱۲	تذکرہ یونس علیہ السلام	حضرت یونس کا سچا واقعہ ذکر کرکے مرزا صاحب کا کذب ظاہر کیا ہے (ابھی طبع نہیں ہوا) +
۱۳	شہاب ثاقب	یہ لائق دید رسالہ برق آسمانی کا دنداں شکن جواب ہے (ابھی نہیں چھپا) +
۱۴	ایک ہمدرد مخلص کی فریاد رسی (زیر طبع)	اِس میں ماسٹر عبد المجید صاحب کے خط کا محققانہ مفصل قابل دید جواب ہے۔ (ابھی طبع نہیں ہوا) +
۱۵	حق طلب کی سچی فریاد زیر طبع	اسمیں ماسٹر عبد المجید صاحب کا دوسرا خط ہے اور اُسپر تقریظ اور مختصر نوٹ ہیں۔ ماسٹر صاحب کا یہ خط قابل دید ہے + (زیر طبع ہے)
۱۶	حق نما زیر طبع	جس میں نہایت شائستگی اور خوبی سے جماعت احمدیہ کو ہدایت کی گئی ہے اور جلسہ اسلامیہ لاہور کی روئداد بھی شامل ہے۔ جس میں مرزا صاحب کے اُس جلسہ سے روپوش ہونیکی کیفیت مذکور ہے۔ (زیر طبع)

ماہوار رسالہ

انجمن تائید اسلام لاہور

نمبر ۱۵ | ۱۵- بابت ماہ فروری ۱۹۲۵ء قیمت سالانہ بد پیشگی عہ

منشی محمد عبداللہ میر منشی کی چٹھی

Munshi Muhammad 'Abd-Ullah Mir Munshi ki citthi

(سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ جنوری ۱۹۲۵ء)

اسکے متعلق صرف یہی کہنا کافی ہے کہ "لعنت اللہ علی الکاذبین"۔

نیز اسی اخبار میں آپ نے ایک اور جھوٹی خبر دی ہے کہ ہمارے خاص دشمن سلسلہ (یعنے راقم) کے بھتیجے لفٹیننٹ محمد خان نے تمہارے سلسلہ میں داخل ہونے کا اعلان کیا ہے حالانکہ اُنکا نام محمد خان نہیں بلکہ خان محمد ہے۔ میں ذیل میں لفٹیننٹ خان محمد کی تحریر جو اُنہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھکر مجھے دی ہے پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی اطلاع غلط ہے۔

نقل

"میں بحیثیت اہلسنت والجماعت حنفی المذہب ہونیکے اعلان کرتا ہوں کہ اشاعت اسلام کے تمام کاموں میں بدل وجان حصہ لیا کرونگا اور میرا فرقہ احمدیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ اونکے عقائد ہمارے عقائد کے بالکل برخلاف ہیں۔ (خان محمد عثمانی)

8—9—24 (دستخط اردو وانگریزی)

اصل تحریر میرے پاس موجود ہے اگر چاہیں تو آپ دیکھ سکتے ہیں۔

نیز اُسی پیغام صلح میں آپ نے اپنے احمدی بھائی میاں عزیز اللہ پلیڈر کی تعریف میں ایک پورا کالم سیاہ کر ڈالا ہے۔ آپ نے میاں عزیز اللہ کی نسبت لکھا ہے کہ اُنکا گھر نمونہ بہشت ہے اور وہ بڑے نیک صالح ہر دلعزیز اور اُنکے فرزند نہایت نیک صالح ہیں۔

ڈاکٹر صاحب جو مہمان نوازی میاں عزیز اللہ نے آپ کی کی ہے اُسکا حق آپنے ادا کر دیا ہے سچ ہے "جسکا کھایئے اُسکا گایئے"۔ جس مکان میں آپ نے پلاؤ زردہ اور مرغ کھائے ہوں وہ کیونکر بہشت نہ ہو۔ باقی رہا اُنکی ہر دلعزیزی اور نیکی۔ سو ہم مری کے لوگ آپ سے بہتر جانتے ہیں۔ اب میں آپ کے مکتوب گرامی کیطرف متوجہ ہوتا ہوں۔

جو کچھ خامہ فرسائی آپ نے مرزا صاحب کے عقائد کے متعلق کی ہے خاکسار خود یہ سب کچھ مرزا صاحب کی تصانیف سے دیکھ چکا ہے۔ اُن سے بے خبر نہ تھا آپنے مرزا صاحب کی تصانیف سے صرف روشن پہلو لیکر اُسپر اپنے قلم کی جولانی دکھلائی ہے۔ مگر تاریک پہلو آپنے عمداً نظر انداز کر دیا ہے۔

ابتدا میں مرزا صاحب کے عقائد وہی تھے جو ایک پکّے مسلمان کے ہونے ہیں لیکن جب اُنہوں نے بتدریج مسیحیت۔ مہدویت۔ کرشنیت اور نبی ہونیکا دعویٰ کیا اُسوقت کے عقائد غور طلب ہیں۔

قبل ازیں آپ ۲۸ ستمبر کے اخبار پیغام صلح میں مجھے مخبوط الحواس۔ بدزبان اور بداخلاق جیسے کریہہ الفاظ سے یاد کر چکے ہیں۔ مگر یکم اکتوبر کے خط میں آپ میری نسبت فرماتے ہیں۔ کہ آپ بفضلہ کلمہ گو ہیں۔ پھر آپ اپنی روزی خود کماتے ہیں یا ایمان فروش مُلّا نہیں آپکا جوش جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اسلام کے لیئے ہے میں اُسکی قدر کرتا ہوں۔ اس ایک ہفتہ کے اندر اندر آپ کے خیالات میں اسقدر اختلاف کا واقعہ ہونا اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ آپ مرزا صاحب کے پکّے اور راسخ العقیدہ مریدوں میں سے ہیں کیونکہ "بقول دروغگو را حافظہ نباشد" آپکے مرزا صاحب بھی کبھی تو ظلی نبی کبھی نبی اور کبھی اُمتی بنتے رہے اور کبھی نبوّت سے انکار کر دیا۔ خیر آپنے بھی اپنے جھوٹے نبی کی سنّت کو

تازہ کر دیا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عرصہ بیس سال سے میرا سلسلۂ گفتگو اور بحث مباحثہ مرزائیوں اور احمدیوں کے ساتھ رہا ہے۔ عرصہ دس سال سے آپ کی دو پارٹیاں بنیں اس سے پیشتر لاہوری پارٹی والے اور قادیان پارٹی والے ہر دو مرزا صاحب کو نبی مانتے رہے۔ ہم اہل اسلام کا تو یہ یقین ہے کہ قادیانی اپنے کفر و ارتداد میں پختہ ہیں کیونکہ وہ لوگ ٹھیک مرزا صاحب کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلتے ہیں۔ مگر لاہوری منافق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو فریب دینے کی غرض سے مرزا صاحب کی نبوت کے انکاری ہیں۔

ذیل میں اپنے تمام اعتراضات کے جواب ملاحظہ کیجئے۔

کیا آپ لوگ ایسے شخص کو مجدد قرار دیتے ہیں جس نے ذیل کے اشعار کہے ہوں۔

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا بخدا پاک دانمش ز خطا

ہمچو قرآں منزہ اش دانم از خطاہا ہمیں است ایمانم

کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

"بریں عقل و دانش بباید گریست"۔ اگر اشعار بالا جزو ایمان احمدی ہا است پس لعنت بر چنیں احمدیت"۔

آپ نے اپنے خط میں بحوالہ آسمانی فیصلہ نمبر ۳ لکھا ہے کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں "میں مسلمان ہوں اور اہل سنت والجماعت پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور کلمہ پڑھتا ہوں۔ اور مدعی نبوت نہیں"۔

جواب۔ ملاحظہ ہو نقل از کتاب موسومہ "ایک غلطی کا ازالہ" جو مرزا صاحب نے اپنے حین حیات میں مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء بمقام قادیان شائع کی۔ وھو ھذا:۔

"ہماری جماعت میں بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جنکو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں

رہ کر اپنی معلومات کی تکمیل کر سکے وہ بعض حالات میں مخالفین کے اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے اسلیئے باوجود اہل حق ہونے کے انکو ندامت اُٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کیطرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تمنے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اسکا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ۔ رسول۔ مرسل۔ اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے۔"

حقیقۃ الوحی ۱۶۳ "جو مجھکو نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا"۔

جناب ڈاکٹر صاحب! جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم عطا فرمائی ہو اور وہ زیور علم سے آراستہ ہو۔ اور اُس میں ذراسی صداقت بھی ہو۔ وہ ان بیّن اور صحیح دعاوی کے ہوتے ہوئے کیونکر مرزا صاحب کو مسلمان قرار دے سکتا ہے! آپکا تاویلات کرنا کہ مرزا صاحب ظلی اور بروزی نبی ہیں۔ درست نہیں۔ جناب من تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ تو کیا حضرت ابوبکر رض سے بڑھکر کوئی شخص فنا فی الرسول ہو سکتا ہے؟ کیا حضرت صدیق اکبر رض نے کسی جگہ کسی کتاب میں دعویٰ کیا ہے کہ میں ظلی نبی ہوں۔ ہرگز نہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لَوْ كَانَ نَبِيًّا مِنْ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ۔ تو کیا حضرت عمر فاروق رض نے کہیں ایسا دعویٰ کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ تاویل قابل تسلیم کہ نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ حقیقی اور مجازی یعنے سچا اور کاذب۔ تو اس صورت سے مرزا صاحب جھوٹے نبی ضرور ہوئے۔ جیسے کہ اس سے قبل بائیس گذر چکے ہیں۔

آپکا یہ لکھنا کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے مجازاً اپنے لیئے ابن اللہ کا لفظ استعمال کیا۔ سراسر بہتان ہے۔ ڈاکٹر صاحب مجھے اس کتاب کے نام سے تو آشنا کر دیں جس میں ابن اللہ ہونے کا دعویٰ حضرت عیسے علیہ السلام نے کیا ہے۔ ہاں البتہ قرآن کریم میں

رب العزت فرماتا ہے کہ وَقَالَتِ النَّصَارٰى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ یعنے اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا ہے کہ عیسائی لوگ حضرت عیسےٰ کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خود دعویٰ نہیں کیا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا قول قرآن کریم میں یہ ہے۔ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا۔

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اہل قبلہ کلمہ گو کیونکر کافر ہوسکتا ہے۔ اور ایک کلمہ گو مسلم کو پھر خادم اسلام کو جو یورپ اور امریکہ میں غیر مسلموں کو کلمہ پڑھا کر اسلام کے دائرہ میں داخل کرتے ہیں کافر قرار دینا۔

جناب ڈاکٹر صاحب! قرآن کریم فرمارہا ہے لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّبِيّٖنَ۔ دوسری جگہ ارشاد ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔ جب تک ایک شخص تمام ضروریات دین پر ایمان نہ رکھے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر کے شروع میں سب سے پہلے مومنین کا ذکر کیا۔ پھر کافروں کا اور بعد منافقین کا۔ منافق وہی ہیں جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہمارا خدا اور رسول اور قرآن پر ایمان ہے۔ مگر جو معانی قرآن کریم کے حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام نے فرمائے اُس پر عمل نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ جو معانی مرزا صاحب کو بذریعہ وحی معلوم ہوئے وہی درست ہیں۔ حالانکہ مَنِ اعْتَقَدَ وَحْيًا مِّنْ بَعْدِيْ مُحَمَّدٍ كَانَ كَافِرًا بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

باقی رہا یہ کہ آپ امریکہ اور یورپ میں خدمت اسلام کرکے لوگوں کو دائرہ اسلام میں لارہے ہیں"۔ جناب من! یہ دعویٰ آپ کا چنڈوخانہ کے مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ "خفتہ را خفتہ کے کند بیدار"۔ آپ اپنے اخبار میں جو چاہیں درج کردیں کون پوچھتا ہے۔ کیا ہندوستان میں آپ نے ایک جمِ کا آریہ داخل اسلام کیا۔ کیا مرزا صاحب کے حقوق آپ پر کچھ نہیں کہ اُنکی نگری کے ہزاروں قادیانی مرتد اور کافر کہتے ہیں ایسے گمراہ ہوں اور آپ اُنکو اس گمراہی سے نجات نہ دلائیں اور

یورپ وغیرہ مارے مارے پھریں۔ یورپ میں تو عیش و عشرت اور فیشن فنون میں مصروف رہکر بھولے بھالے ہندوستانیوں کی کمائی پر پانی پھیر رہے ہیں۔ یورپ میں اسلام مرزا صاحب اور اُنکے مریدوں کے پہلے سر سید آحمد اور شیخ عبد اللہ کوئیلم پہونچا چکے ہیں جسکا ظہور پہلے ہو چکا ہے۔ اور وہی نیچری اسلام ترقی کر رہا ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ " وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (اے مسلمانو! قرآن کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ نہ کرو)۔

جنابِ من! خدارا ذرا نظرِ انصاف سے غور فرمائیں کہ دینِ محمدؐ ہی پرانا دین ہے یا دینِ احمدی (جو مرزا غلام احمد کے نام سے موسوم ہے) یہ اظہر من الشمس ہے کہ تیرہ سو سال سے تمام صحابہ کرام سلف صالحین اور اہلسنت والجماعت اسی خدا کی رسی یعنے قرآن کریم کو مضبوط پکڑے ہوئے تھے۔ جب مرزا صاحب آئے تو انہوں نے اور اُنکے متبعین نے اس خدا کی رسی کو چھوڑ دیا اور مسلمانوں کے جمِ غفیر میں تفرقہ ڈالکر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی۔ اور عقائدِ باطلہ کو ترویج دی اور قعرِ ضلالت و مذلت میں جا ڈوبے اور مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ کے مصداق بنے۔

آپ فرماتے ہیں کہ " حیاتِ مسیح کا عقیدہ خلاف قرآن اور صلیب پرستوں کا ہے "۔ اور ساتھ ہی آپ اس خط میں اقرار کر چکے ہیں کہ " میں اور میرا مجدد حنفی اور فقہ حنفی کے پیرو ہیں "۔ گو میرے پاس بے شمار دلائل اور ثبوت حیاتِ مسیح کے متعلق ہیں مگر چونکہ آپ فقہ حنفی کی پیروی کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اسلئے میں حضرت امام الاعظمؒ کا قول حیاتِ مسیح کے بارہ میں نقل کرتا ہوں جسمیں آپ کو چون و چرا کی جرأت نہ رہیگی۔

ملاحظہ ہو فقہ اکبر ص۱۶ مصنفہ امام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وخروج الدجال ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسے علیہ السلام من السماء و سائر علامات یوم القیمۃ علی ما وردت بہ الاخبار الصحیحۃ حق۔ اسمیں حضرت امام اعظمؒ حیاتِ مسیح کے قائل ہیں کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

جناب ڈاکٹر صاحب برائے خدا اب تو اپنے عقائد فاسدہ سے تائب ہو جائیں اور وہی مسلک اختیار کریں جس پر تیرہ سو سال سے تمام صحابہ کرام۔ تابعین۔ سلف صالحین اور اُنکے متبعین گام زن رہے ہیں۔ قبر میں آپ سے سوال ہوگا کہ مَنْ رَّبُّكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ وَمَنْ دِيْنُكَ یہ کوئی نہیں پوچھیگا کہ مَنْ مِرْزَا غُلَامُ اَحْمَدُكَ ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

آپنے تحریر فرمایا ہے کہ "اگر حضرت عیسےٰ علیہ السّلام آجائیں تو وہ منصب نبوت سے کسطرح گر جائینگے اور اس سے ختم نبوت باطل ہو جائے گی"۔

جنابِ من! یہ منطق آپ کی جاہلوں پر مؤثر ہو تو ہو مگر ذی علم اصحاب کے نزدیک یہ بے اثر ثابت ہوگی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو پہلے ہی سے نبی ہیں اُنکو دوبارہ آنے سے نئی نبوت عطا نہ ہوگی اور نہ اُنکے آنے سے ختمِ نبوت باطل ہوگی۔ بلکہ ہمارے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تصدیق ہوگی جسمیں حضور انورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "میرے بھائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرما کر بعد میرے نزدیک قبر میں مدفون ہوں گے"۔ جنابِ من! ذرا اس مثال پر ٹھنڈے دل سے غور فرمادیں۔

"موجودہ وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ ہیں۔ ان سے پہلے ایک وائسرائے لارڈ چیمسفورڈ رہ چکے ہیں۔ جو ولایت میں ابھی تک زندہ ہیں۔ اگر سابق وائسرائے ہندوستان میں پھر کسی موقع پر آئیں تو اُنکو سابق وائسرائے ہی کہا جائے گا مگر عملدرآمد موجودہ وائسرائے کے احکام پر ہوگا۔ سابق وائسرائے کے آنے سے موجودہ وائسرائے کی نہ ہتک ہوگی اور نہ منصب میں تنزل ہوگا"۔

اب میں مضمون کو طوالت دینا نہیں چاہتا ہوں۔ اور دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس گمراہی کے گڑھے سے نکالکر صراط مستقیم پر لائے۔ مگر ساتھ ہی فرمان ایزدی پر بھی نظر ہے کہ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔

جناب ڈاکٹر صاحب! اگر جناب کسی موقع پر بازار میں کسی دوکان پر یا مسجد میں یا منڈی میں تشریف لاکر بالمشافہ مکالمہ کریں۔ اور مرزا صاحب کے آخری دعاوی کے رُو سے بتائید آیات کلام اللہ واحادیث رسول اللہ ثابت کردیں کہ مرزا صاحب ایک مجدد تو در کنار

ایک ادنیٰ مسلمان کا درجہ رکھتے ہیں تو میں بطور پیشکش مبلغ دو صد روپیہ جناب کو دونگا

اور اگر میں نے مرزا صاحب کی کتب سے بتائید قرآن واحادیث انکا کافر اور مرتد ہونا ثابت کردیا تو آپ سے میں روپیہ کا خواہاں نہ ہوں گا۔ بلکہ آپ کھڑے ہوکر صرف اپنے عقائد سے توبہ کریں۔ زیادہ نیاز۔

(خاکپائے اہل اللہ۔ محمد عبد اللہ۔ میر منشی۔ نزکوہ مری ۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء

تکفیر اہل قبلہ

ریویو آف ریلیجنز ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۶ پر "بہاء اللہ ایرانی کی شریعت جدیدہ" کے زیر عنوان بہاء اللہ کی تعلیم درج کرکے اُس پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ مگر جب ہی باتیں اور الہامات کفر و شرک مرزا جی کے ہم پیش کرتے ہیں تو ہمکو کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب تو مسلمان تھے۔ اور ایسے ایسے کلمات اور الہامات از قبیل متشابہات ہیں اُنکو محکمات کے تابع کرو۔ اور مرزا صاحب کو اپنی دعاوی میں سچا یقین کرو۔ اور اُنکے تابع ہو جاؤ۔

جواب۔ یہ پایہ راستی واعتبار سے اسقدر دور و بعید ہے جسکی نسبت صائب ایرانی نے کہا ہے

برعیب خویشتن ہر گز نمے باشد کسے آگاہ ۔۔۔ خلیدن نیست در اندام ماہی خار ماہی را

یعنے اپنا عیب کسیکو معلوم نہیں ہوتا۔ جیسے مچھلی کا کانٹا مچھلی کو نہیں چبھتا۔ پس قادیانی صاحبان کو اپنے عیبوں کی طرف دیکھنا چاہیے۔ کہ اُنکے اور اُنکے پیشوا کے الہامات اور مکاشفات و اعتقادات جب اپنے اندر وہی عفونت رکھتے ہیں تو وہ بہاء اللہ کو کافر و خارج از اسلام کہنے میں خوبجانب نہیں ہوسکتے۔ اگر بہاء اللہ بسبب تغیر و تبدل و تنسیخ مسائل شریعت محمدی قابل تکفیر ہے تو مرزا صاحب ... غیر پر کیوں علماء اسلام کو گالیاں دیجاتی ہیں کیونکہ مرزا صاحب نے بھی

قرآن مجید کے احکام کی تنسیخ کی ہے اور خلاف قرآن و احادیث عقائد احداث کئے ہیں۔ ہم ذیل میں مرزا صاحب اور بہاء اللہ دونوں مدعیان نبوت کے اقوال کفریہ درج کر کے مسلمانوں کو بتاتے ہیں کہ یہ دونوں یکساں اسلام کے صراط مستقیم سے بہکانیوالے ہیں اگر قادیانی صاحبان تاویلات سے اپنا مسلمان ہونا ثابت کر سکتے ہیں تو ایسی تاویلات سے بہاء اللہ کے پیرو بھی مسلمان رہ سکتے ہیں

اول ۔ بہاء اللہ کا دعویٰ ۔ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا الْمُھَیْمِنُ الْقَیُّوْمُ ۔ تحقیق میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں (بحوالہ اشرا قات صـ۱۳)

الہام مرزا صاحب ۔ یَحْمَدُکَ وَیُصَلِّیْ یعنے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں (حقیقۃ الوحی)

بہاء اللہ تو صرف مخلوق کا معبود بنتا ہے مگر مرزا جی کی خالق تعریف کرتا ہے ۔ مگر مرزائیوں کی عقل پر افسوس ہے کہ جو مخلوق کا معبود بنے اُسے تو کافر کہتے ہیں لیکن جو خالق کا معبود بنے اُسے مسلمان اور مسیح موعود وغیرہ ۔ اور سنئے ۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں (حقیقۃ الوحی صـ۷۴) اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیَ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ میرے ساتھ ہیں (حقیقۃ الوحی صـ۷۵)

دوم ۔ بہاء اللہ کے روضہ کی پرستش ۔ قادیان میں بھی بہشتی مقبرہ ہے جو وہاں مدفون ہوتا ہے بخشا جاتا ہے جس سے تمام شریعت محمدیہ منسوخ ہے ۔ کیونکہ جائداد کا دسواں حصہ دیکر قادیان میں جسے قبر کی جگہ مل جاوے وہ بہشتی ہے ۔ جیسا کہ عیسائیوں میں بہشت بقیمت بکتا ہے قادیان میں بھی بہشت بکتا ہے ۔ یہ مرزا جی کی قبر کی فقط پرستش ہی نہیں بلکہ وہاں تو جو دفن ہی ہو وہ بہشتی ہوتا ہے

سوم ۔ بہائی شریعت اسلامی شریعت کے منسوخ کرنیوالی ہے ۔ مرزا جی کی شریعت بھی اسلامی شریعت کے منسوخ کرنیوالی ہے ۔ جہاد کو حرام کر دیا (تحفہ قیصریہ) مرزا صاحب نے مسمی اللہ دتا کنجر سے حرام کی کمائی کا روپیہ اشتہاروں کے واسطے لینا جائز قرار دیا ختم نبوت کے عقیدہ کو منسوخ کیا ۔ اصالتاً نزول عیسےٰ علیہ السلام سے انکار کیا ۔ فرشتوں سے انکار کیا ملائکہ کے نزول سے انکار کیا ۔ اور انکے بعد آپکے بیٹے خلیفہ محمود نے اپنے عقائد کا کھلا اقرار کیا کہ ہمارے عقائد مسلمانوں والے نہیں چنانچہ لکھتے ہیں " ہمیں لوگوں سے یہ اختلاف ہے ختم نبوت ہم اسطرح نہیں مانتے جسطرح دوسرے مسلمان مانتے ہیں نزول مسیح بھی ہم اسطرح نہیں مانتے جسطرح مسلمان مانتے ہیں ۔ رسول اللہ کے بعد رسولوں کا نہ آنا ہم حماقت سمجھتے ہیں ۔ ہم قرآن کے معانی و تفسیر اپنی رائے سے کئے ہوئے جسکو ہم الہام کہتے ہیں درست سمجھتے ہیں

اور تقدیر وں کو نہیں مانتے۔ خدا سب کچھ کرتا ہے پیغمبروں کی خصوصیت نہیں۔ہم بعث بعد الموت بھی اسطرح نہیں مانتے جسطرح دوسرے مسلمان مانتے ہیں۔ دوزخ و بہشت بھی اسطرح نہیں مانتے جسطرح مسلمان مانتے ہیں۔

چہارم۔ حج مکہ میں ہوتا ہے جو احمدیوں کا مکہ و مدینہ بھی قادیان ہی ہے۔ عبد اللطیف کابلی حج کے واسطے آیا اور قادیان میں رہکر واپس چلا گیا۔ اور کہا کہ میرا حج قادیان میں ہوگیا ہے۔ اور تمام مرزائی ماہ دسمبر میں قادیان جاتے ہیں۔

پنجم۔ اہل بہا میں سلام کا طریقہ۔ مسلمانوں میں طریقہ ہے کہ ایک السلام علیکم کہتا ہے تو دوسرا وعلیکم السلام کہتا ہے مگر بہائی ایسا نہیں کرتے الخ۔ مرزا صاحب کے مرید بھی وعلیکم السلام نہیں کہتے اور نہ مسلمانوں کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اور نہ انکے ساتھ نماز۔

ششم۔ خیراتی اموال میں بہاء اللہ اور اسکی اولاد کا تصرف الخ۔ مرزا صاحب نے بھی خیراتی اموال سے دنیاوی مزے اڑائے۔ ہزاروں روپے کے زیورات اور وسیع مکانات اور باغات بنوائے۔ اور خود لکھتے ہیں کہ جہاں ہمکو دس روپے ماہوار کی آمدنی نہ تھی اب لاکھوں روپے آتے ہیں (حقیقۃ الوحی ص۲۱۱)۔ خیراتی مال سے خلیفہ صاحب ہزاروں سیر کشمیر میں صرف کرآئے۔ اور پچاس ہزار روپیہ سفر لنڈن میں صرف کر آئے اور ایسے شہر کی سیر کی جسکی تعریف میں کسی شاعر نے لکھا ہے ؎

ہوائے ناز پر کا فر اڑائے بال پھرتے ہیں بچے کیونکر یہ مرغ دل کہ اڑتے جال پھرتے ہیں

جب مرزا صاحب کا مشن بھی ایسے ہی اعتراضات کا محل ہے اور جو اعتراضات بہاء اللہ پر کیے جاتے ہیں وہی مرزا صاحب پر پڑتے ہیں۔ تو پھر اسلام اور تعلیمِ اسلام کے واسطے دونوں برابر ہیں پھر تعجب ہے کہ ایک دوسرے کی تکفیر کرے حالانکہ وجہ تکفیر اپنے اندر رکھتا ہو جب اپنے اوپر اعتراض ہو تو تشابہات کہکر اپنی مخلصی چاہے۔ مگر دوسرے کو کافر کہے یہ انصاف سے بعید ہے۔ خود خدا بنے۔ خدا کا بیٹا بنے۔ خدا کی بیوی بنے۔ خدا کے اطفال جنے۔ خدا اسکے ساتھ طاقتِ رجولیت کا اظہار کرے۔ خدا کی اولاد بنے۔ خدا کے نطفہ سے بنے کن فیکون کے اختیار رکھے۔ خدا کا اوتار بنے خالق زمین و آسمان بنے رسول بنے وغیرہ وغیرہ۔ تو مسلمان مرسل یزدانی مسیح موعود اور

اور دوسرا اگر ایسا کرے تو کافر اور اسلام سے خارج۔

مرزا صاحب اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معزول کر کے نجات کے خود ٹھیکہ دار بن جائیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو توڑ کر مقام محمود کا رتبہ بھی چھین لیں۔ قرآن کی آیت منسوخ کردیں اور ایک آیت اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قَرِيبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ قرآن میں بڑھا دیں تو مسلمان اور مسیح موعود اور ایسے واجب التعظیم کہ انکی بیعت کے بغیر نجات نہیں مل سکتی وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی تکفیر کریں اور اپنے نہ ماننے والوں کو جہنمی قرار دیں تو حق بجانب ہوں اور اگر بہاء اللہ کچھ کہے تو کافر۔ یہ کونسا انصاف ہے؟

جب مسلمان مرزائیوں کو انکے عقائد فاسدہ اور خلاف شرع محمدی کرنیکے باعث انکی تکفیر کرتے اور اسلامی فرقہ نہیں سمجھتے تو کہتے ہیں کہ اہل قبلہ اور اسلامی فرقہ کو کیوں کافر کہتے ہو؟ ایسا کرنے سے تم خود کافر ہو جاتے ہو۔ مگر خود بہائی فرقہ کی تکفیر کر کے بھی مسلمان بنتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "غرض بہاء اللہ کی یہ وہ شریعت ہے جسکی وجہ سے اہل بہا کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا اس شریعت کے ہوتے ہوئے۔ جو شخص بھی یہ کہتا ہے کہ بھائی فرقہ اسلامی فرقہ ہے وہ یا تو بھائی ہے اور لوگوں کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور یا وہ بیخبر ہے"۔

اسیطرح مسلمان مرزا صاحب کے کشوف والہامات جو شریعت محمدی کے خلاف ہیں پیش کر کے کہتے ہیں کہ مرزائی فرقہ مسلمان نہیں اور جو شخص فرقہ مرزائیہ کو مسلمان کہتا ہے وہ یا تو خود مرزائی ہے یا اسلام سے بیخبر ہے۔ اگر بہاء اللہ اسواسطے کافر اور اسلام سے خارج ہے کہ اس نے خلاف قرآن و شریعت محمدیہ کیا ہے۔ تو مرزا صاحب نے جب اس سے بڑھکر خلاف قرآن و اسلام و شریعت محمدیہ کیا ہے اور اسلام کے اندرونی دشمن ہیں تو پھر وہ کیوں اسلام سے خارج نہیں؟ اور علمائے اسلام مرزائیوں کی تکفیر کرنے میں کیوں حق پر نہیں ہیں؟

ریویو۔ "دافع شبہات عن آیات رب الکائنات"۔ مرزائیوں کے اعتراضات کے جواب میں جو وہ رفع ونزول عیسےٰ علیہ السلام پر کیا کرتے ہیں۔ مولوی محمد مسلم صاحب دیوبندی مدرس اول مدرسہ عربیہ چھاؤنی انبالہ کی تصنیفات سے ہے کتاب کیا ہے

کوزہ میں دریا بند ہے۔ کوئی اعتراض نہیں کہ جسکا جواب اسناد شرعی سے مسکت نہ دیا گیا ہو۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ نزول حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا اصالتاً موعود ہے نہ کہ بروزاً۔ اور حدیثوں سے بروزی نزول کی تردید کردی ہے اور آخیر پر خاتم النبیین کے معانی وتفسیر پر ایسے لطیف پیرایہ میں بحث کی ہے کہ جسکا مرزائیوں سے کوئی جواب نہیں بن آتا۔ کیونکہ آنے والا مسیح نبی اللہ ہے۔ اور نبی اللہ بعد حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے آنا ناممکنات سے ہے اسلئے اصالتاً نزول محقق ہے جس سے وفات مسیح باطل ہو جاتی ہے۔ اور قادیانی مشن سارے کا سارا از سرتاپا غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ صفحات ۱۴۴۔ قیمت ۹ر اور دس نسخوں کے خریدار کے لئے ۸ر فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

مرزائیت سے توبہ

مکرم بندہ! سلام مسنون۔ چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ ایک شخص مسمیٰ اقبال محمد ساکن مٹھیانہ تحصیل وضلع ہوشیارپور بدقسمتی سے مرزائی ہو گیا تھا۔ کل ۸ جنوری ۱۹۲۵ء کو وہ دو مسلمان ہمراہیوں کے ساتھ میرے پاس آیا۔ اس نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات کے متعلق سوال کیا۔ خاکسار نے مرزا غلام احمد قادیانی کی الہامی کتاب براہین احمدیہ کا صفحہ ۳۶۱ (بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) نکالا اور کہا کہ سنو تمہارے گورو جی مہاراج کیا لکھتے ہیں:۔

"مگر میرے بعد ایک دوسرا آنیوالا ہے وہ سب باتیں کھول دیگا۔ اور علم دین کو بمرتبہ کمال پہونچائیگا۔ سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑکر آسمان پر جا بیٹھے۔ پھر اسی کا صفحہ ۴۹۸-۴۹۹ (بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) نکالا اور کہا سنو مرزا جی لکھتے ہیں:۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئیگا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے تو اُنکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں

پھیل جائیگا۔

اسکے بعد خاکسار نے اسکو مرزا غلام احمد صاحب کے وہ الہامات اور تحریرات جنپر انہوں نے خود بذاتہ مطلق عمل نہیں کیا دکھائیں (۱) براہین احمدیہ صفحہ ۳ میں ہے۔ اول ہر ایک صاحب کی خدمت میں جو اعتقاد اور مذہب میں ہم سے مخالف ہیں بصد ادب اور غربت عرض کیجاتی ہے جو اس کتاب کی تصنیف سے ہمارا ہرگز یہ مطلب اور مدعا نہیں جو کسی دل کو رنجیدہ کیا جائے (۲) ایضاً فیہ صفحہ ۱۰۔ چہارم بخدمت جملہ صاحبان یہ بھی عرض ہے کہ یہ کتاب کمال تہذیب اور رعایت آداب سے تصنیف کی گئی ہے اور اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقے کی کسرِ شان لازم آوے اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتہً یا کنایتہً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجے کا شریر النفس خیال کرتے ہیں (۳) تلطف بالناس وترحم علیھم لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آ۔ اور انپر رحم کر (انجام آتھم صفحہ ۵۵) (۴) یا داؤد عامل بالناس رفقاواحسانا اے داؤد لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر (انجام آتھم صفحہ ۶۰) ان تحریرات الہامات کے خلاف انجام آتھم بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱ میں لکھتے ہیں:۔

”اے بدذات فرقہ مولویان تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑ دو گے۔ اے ظالم مولویو! تمپر افسوس کہ تمنے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا ہے وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا“ اسپر اقبال مذکور نے اقرار کیا کہ واقعی مرزا جی کذاب ہیں۔ اور میں عقاید مرزائیہ سے توبہ کرتا ہوں۔ اور توبہ نامہ لکھدیا جسکی نقل بغرض آگاہی ناظرین بعینہ درج ذیل کرتا ہوں:۔

نقل توبہ نامہ۔ ”مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا اور مفتری جانتا ہوں اور آج سے میں عقاید مرزائیہ سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ تحریر مینے بلا جبر لکھی ہے اور بقائمی ہوش کے لکھا۔ اقبال محمد بقلم خود سکنہ متھیانہ تحصیل ضلع ہوشیارپور تاریخ ۸ جنوری ۱۹۲۵ء۔

گواہ شد علی محمد بقلم خود سکنہ متھیانہ تاریخ ۸ جنوری ۱۹۲۵ء۔ گواہ شد جلال دین بقلم علی محمد سکنائے متھیانہ (نشان انگشت)

میں دعا کرتا ہوں کہ رب بے نیاز صانع بے انبار اسکو بطفیل جناب رسولکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم توبہ پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین۔ والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ دائماً سرمدا۔

حررہ راجی العفو ربہ القوی امجد علی عفی اللہ الوالی متمقام کھنڈہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور ۲۶ جمادی الآخر ۱۳۴۳ھ

ایک ہزار نوسو روپیہ کا انعامی چیلنج

مرزائی اخبار الفضل کی کذب بیانی

مکرمی السلام علیکم۔ مباحثہ اہرانہ ضلع ہوشیارپور میں مرزائیوں کے بلاجواب دیئے فرار ہو جانے کے متعلق جو مضمون اخبار سیاست ۱۱ اکتوبر میں درج ہوا تھا اُسکی خانہ پُری مرزائیوں نے جس قابل ترحم دلیری سے کی ہے اور حق بات کو چھپایا ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب الفضل نے چند ساعت خوش ہو کر جو صلواتیں اخبار سیاست کو سنائی ہیں وہ میرے پہلے کارڈ سے ظاہر ہو گئی ہونگی کہ اہرانہ کے مرزائی اور اُنکے نامہ نگار و اخبار سچائی کے خلاف کتنا اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ نظر بحالت موجودہ فقیر جناب کے رسالہ کے ذریعہ سے قادیانی دربار میں حضرت خلیفۃ القادیان کی جناب میں عرض کرتا ہے کہ حضور کے پھیلائے ہوئے پروپاگنڈے نے مسلمانوں میں سخت صورت فساد قایم کر دی ہے۔ باپ بیٹے کا دشمن ہے تو بیٹا باپ کا۔ ماں بیٹی کے نقصان کی جویاں ہے تو بیٹی ماں کی بربادی کے خواہاں۔ بنا وفات حضرت مسیح کی موت قبل از نزول۔ اور مرزا جی کی اپنی نبوت کا سوال ہے۔

اندریں حالت فقیر گذارش کرتا ہے کہ رفع شر و فساد کے لئے فقیر کی اس بہترین تجویز پر یقین عمل کریں تو بہتر ہوگا۔ وہ یہ کہ فریق مقابل ہم پہلے مرزائی صاحبان میں سے کل کچھ پڑھے ہوئے حضرات کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ اگر مسیح علیہ السلام کی موت قبل از نزول کو کوئی مرزائی قرآن شریف کی کسی آیت سے ثابت کر دکھاویں تو

مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام لے سکتے ہیں

اور اگر کوئی مرزائی صاحب مرزا صاحب کے اُن ۹ الہامات میں سے جو فقیر نے مباحثہ اہرانہ میں پیش کئے تھے جملہ پیغمبران علیہم الصلوۃ والسلام کی پاک تعلیمات کی کسوٹی پر سچا ثابت کر دیں تو فی الہام سو روپیہ نقد کل ۹ سو روپیہ انعام لے سکتے ہیں بصورت عدم ثبوت اونکو دوہرا تاوان دینا ہوگا۔ کوئی مرزائی صاحب مباحثہ کرنے اور انعام لینے کا مستحق نہ ہوگا جبتک حضرت خلیفۃ القادیان کیطرف سے وکالتنامہ پیش نہ کرے۔ اصل روئے سخن فقیر کا حضرت خلیفۃ القادیان کی طرف ہے۔ اگر وہ توجہ فرمائیں تو ملک میں امن ہوسکتا ہے۔ اور علاوہ انعامات بالا کے درگاہ رب الصمد سے امت محمدیہ کے اتفاق اتحاد کرانیکی سعی میں وہ درجات عظمیٰ کے بھی مستحق قرار دیئے جائینگے۔ اشتہار بازی اور بالائی اخباری باتیں نہ سنی جائینگی۔ براہ راست شرائط طے کرو۔

فقیر محمد رحمت اللہ مبلغ ضلع ہوشیارپور مقام جہان خیلاں ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء

مناظرہ کھاریاں میں مرزائیوں کی سخت شکست

انجمن اہل السنت والجماعۃ کھاریاں ضلع گجرات کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۹، ۳۰ نومبر ۱۹۲۴ء کو منعقد ہوا۔ برگزیدہ علمائے اہل السنت رونق افروز ہوئے۔ پہلے روز پر زور وعظ ہوئے مخلوق کا بیحد ہجوم تھا دوسرے روز مرزائیوں سے مناظرہ ہوا۔ پہلے اجلاس میں مسئلہ حیات و ممات مسیح پر بحث ہوئی اہلسنت کیطرف سے مولنا محمد حسین صاحب ساکن کولوتارڑ ضلع گوجرانوالہ اور مرزائیوں کی جانب سے مولوی جلال الدین امولوی فاضل مناظر تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے دلائل قاہرہ قرآن احادیث سے حیات مسیح کو ثابت کیا مرزائی مناظر جواب دینے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ دو گھنٹہ تک یہ مجلس قائم رہی۔ جب مرزائی مولوی کی مغلوبیت کا یقین ہوگیا تو نعرہائے تکبیر اور فتح اہلسنت وجماعت کا غلغلہ بلند ہوا۔

دوسرے جلسہ میں موضوع بحث مرزا صاحب کا صدق و کذب تھا۔ اہل سنت کیطرف سے مولنا کرم الدین صاحب دبیر رئیس بھیں ضلع جہلم کھڑے ہوئے۔ اور مرزائیوں کیطرف سے

وہی پہلا مناظر اُٹھا۔ پہلی تقریر میں تو مرزائی کچھ بولتا رہا اور اپنے خیالات ظاہر کرتا رہا لیکن مولنا کرم الدین صاحب کی جوابی تقریر سُنکر مرزائی مولوی لاجواب ہوگیا۔ مولنا نے مولوی جلال الدین مرزائی مناظر کو خطاب کرکے فرمایا کہ کبھی وہ دن تھا کہ میرے مقابلہ میں مرزا صاحب خود عدالت گورداسپور میں کھڑے ہوتے تھے۔ اور اُنکے دائیں بائیں مولوی نورالدین مولوی عبدالکریم مولوی محمد احسن امروہی باڈی گارڈ موجود ہوتے تھے۔ یا آج یہ دن ہے کہ میرے مقابلہ میں ایسے شخص کو کھڑا کیا گیا ہے جو میرے مقابلہ کے لائق نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی جماعت کا حال سابق جیسا نہیں رہا۔ تبھی تو اُنکو مناظرہ اہلسنت میں کامیابی نہیں۔ اسکے بعد مولنا نے مرزائی مناظر کے دلائل کے پرخچے اُڑا کر مرزا جی کے الہامات وغیرہ کا خوب ہی مدلل اور معقول جواب دیا۔ جس سے سامعین پر واضح ہوگیا کہ مرزائی فرقہ حق پر نہیں۔ (لفظ اخبار اہل سنت والجماعت، یکم فروری ۱۹۲۵ء)

رسید زر مع شکریہ بابت جنوری ۱۹۲۵ء

چوہدری عطا محمد صاحب چلیانوالہ عہ ر	مولوی علی محمد صاحب شحنہ ہٹی عہ ر
علاء الدین صاحب خانقاہ موسیٰ زئی عہ	حافظ محمد رمضان صاحب سیالکوٹ سے
منشی قمر الدین صاحب پٹواری فراشخ الہ بٹالہ عہ	محمد یار خان کنانور عہ ر
منظور الحق صاحب خورشید پور سے ر	اللہ دتا صاحب بہیروال عہ
منشی سنیر محمد صاحب اہلکار نابھہ عہ	صوفی حاجی محمد صاحب پشاور عہ ر
احمد خان صاحب کھنونہ عہ ر	میاں رکن الدین صاحب ٹھٹھہ پرنہ ۱۴؍۲؍
سید ذاکر حسین صاحب سبانانہ عہ ر	دی پی مجریہ ستمبر ۱۹۲۴ء عہ

کل میزان ــــــ ۳۲ ۱۴؍۶؍

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۳۴ — ۱۵ مئی ۱۹۲۴ء

انجمن تائید اسلام لاہور

رسالہ ماہوار

نمبر ۶ | بابت ماہ مئی ۱۹۲۴ء | قیمت فی پرچہ [illegible] سالانہ [illegible]

انجمن اسلامیہ قادیان کا پانچواں سالانہ جلسہ

کارروائی جلسہ

مرتبہ قاضی حبیب اللہ منشی فاضل مہتمم مصری کتب خانہ کشمیری بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے فضل و کرم سے انجمن کا یہ پانچواں سالانہ جلسہ مطابق اعلان یکم دوم سوم اپریل ۱۹۲۴ء کو منعقد ہوا۔ اور جن اغراض کے لئے منعقد ہوا کرتا ہے انمیں نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ بہائی مسلمان (جنہیں سوائے عقائد باطلہ کے حقیقی اسلامی عقائد کا علم نہیں) ہزارہا کی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے حتی کہ باوجود پوری وسعت کے جلسہ گاہ انکے لئے کافی نہ تھی۔ ان لوگوں پر علمائے اسلام کے نصائح و مواعظ حسنہ کا نہایت عمدہ اثر ہوا۔ یہ لوگ عقائد مرزائیہ سے بیزاری کا اظہار کرتے تھے اور خوش تھے کہ انہیں عقائد مرزائیہ سے بچا کر اسلام پر قائم رکھنے کیلئے یہ دن اسلام علاوہ سالانہ جلسہ

قادیان میں کوئی خاص انتظام فرمائیں۔ چنانچہ لوگوں کی اس خواہش کے متعلق جو تجویز علمائے کرام
و دیگر ہمدردانِ اسلام کے سامنے پیش کیگئی اُسکا کچھ ذکر کارروائی ہذا کے اخیر میں آئیگا۔

اب ہم جلسہ ہذا کی روئداد مختصر ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں تاکہ دور و دراز کے اہلِ اسلام برادرانِ ملت
جو کسی وجہ سے شریک جلسہ نہیں ہو سکے مرزائیوں کی بے بسی اور چیرہ دستی اور علمائے اسلام
کے مواعظ و کوششوں سے باخبر ہوں۔ آئیندہ خود اس جلسہ میں شریک ہو کر باعث رونق
و اعانتِ اسلام ہوں اور دوسروں کو شمولیت و امداد کی ترغیب دیں۔ **وھوھذا**:۔

۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء کو علمائے دیوبند کا وفد (جو اُستاد العصر حضرت مولٰنا سید انور شاہ صاحب
معلم اعلیٰ مدرسہ عالیہ دیوبند۔ فخر الواعظین والمناظرین حضرت مولٰنا سید مرتضیٰ حسن صاحب۔ شاہ مبلغ
و واعظ فصیح حضرت مولٰنا بدرِ عالم صاحب۔ افصح المبلغین و فخر المحققین حضرت مولٰنا محمد ادریس صاحب
اور چند دیگر علماء پر مشتمل تھا) بمعیت منبع فیوضاتِ صوری و معنوی حضرت مولٰنا حاجی نور احمد صاحب
امرتسری و مولوی محمد نعیم صاحب لدھیانوی و دیگر ہمراہیان بوقت شام بٹالہ اسٹیشن پر
پہونچے۔ جہاں حاجی عبد الغنی صاحب اور اُنکے ہمراہیوں نے پہلے ہی سے سواری کا انتظام کر رکھا تھا
چنانچہ فٹنوں اور تانگوں کی سواری سے یہ متبرک جلوس حاجی صاحب کے مکان پر پہونچا جہاں
جناب بابو پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور اور بعض دیگر علما پہلے پہونچے ہوئے تھے
سب نے ملکر کھانا کھایا جو حاجی صاحب کی بہترین مہمان نوازی کا شاہد تھا اور کسیقدر آرام کے بعد نماز عشاء ادا کی
اور رات کو جامع مسجد میں مجلس وعظ منعقد ہوئی۔ مسلمانانِ بٹالہ علمائے اسلام کے مواعظ
کے نہایت مشتاق معلوم ہوتے تھے بکثرت جمع ہوئے لیکن چونکہ اگلے روز قادیان پہونچکر تقاریر
کرنی تھیں اور سابقہ چند روز گوجرانوالہ میں شریک جلسہ ہونیکے سبب طبائع میں تکان تھا
سوائے مولانا بدرِ عالم صاحب اور دو ایک دوسرے بزرگوں کے باقی شریک نہ ہو سکے اور استراحت فرمائی
علی الصباح مستری محمد ابراہیم صاحب کی معرفت موٹروں کا انتظام ہو گیا اور علمائے کرام کا
یہ کثیر مجمع بسواری موٹر و تانگوں کے بٹالہ سے روانہ ہو کر یکم اپریل کو قریباً ۱۰ بجے قادیان پہونچا۔
یہاں حسب دستور علمائے کرام آریہ سکول اور دیگر متفرق مکانات میں ٹھہرائے گئے جو اکثر عالی ظرف وشریف النفس
ہندو اصحاب کی عنایت سے انجمن اسلامیہ قادیان کو اس تقریب پر ہمیشہ میسر ہوتے ہیں۔

اجلاس اول یکم اپریل بعد نماز ظہر

(بصدارت اُستاد العصر حضرت مولٰنا سید انور شاہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند)

وعظ مولوی عبد العزیز صاحب گورداسپوری | اخلاق حسنہ۔ خشیت ایزدی اور بے ثباتی دنیا پر آپکا وعظ تھا

فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ (اے انسان جب تجھے تیری نیکی خوش کرے اور برائی ناخوش تو پھر تو مومن ہے) ؎ ور دہان زندہ خاشاکے جہد ؛ دانگہ آرامد کہ بیرونش کند ؛ برائی جب انسان کو بری معلوم ہوتی ہے تو وہ اُسے ایسی چبھتی ہے جیسا زندہ آدمی کے حلق میں کانٹا اور اُسے آرام نہیں ہوتا جبتک وہ کانٹا نکال نہیں لیتا۔ پس افسوس ان لوگوں پر ہے جو کہلاتے مومن ہیں مگر انہیں اپنی برائیاں برائیاں نہیں معلوم ہوتیں پھر انہیں ترک کریں تو کیونکر؟ اور فرمایا کہ مومن کا دل ایک زندہ دل ہے اور مردہ دل یعنے کافر کی کوئی نیکی قبول نہیں۔ اسپر قرآن شاہد ہے لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا (کافر اپنے کئے جو کچھ کیا اوسپر قدرت نہیں رکھتے) خدا کی حدود کی حفاظت تمام نیکیوں کی جڑ ہے اور اُسکی حدود سے زیادہ کوئی برائی نہیں"۔ اور فرمایا کہ دوستو! موت زندگی خوشی وغمی ورزق وغیرہ سب مقدر ہیں۔ خدا فرماتا ہے اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ تو پھر آپکی زیادہ توجہ انجام کار کیطرف ہونی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ فانی مال و وجاہت پر آپ بھولے رہیں جسکا نتیجہ بعینہ ایسا ہے ؎ جوں سُفنے کسے شاہی لبھی جنتم کھلی ہتھ خالی ؛ ایہو ہیں نال تیرے او غافل نسبت دنیا والی (یعنے خواب میں کسیکو بادشاہی ملی۔ جب آنکھ کھلی تو وہی تہیدستی اور فقر وفاقہ تھا"۔ اسکے بعد آیۃ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ پڑھکر اسکا مدعا بیان کیا اور کہا ؎ صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ؛ عمر یونہی تمام ہوتی ہے ؛ جو وقت غفلت میں گذرا اُسپر پچھتانا ہوگا یٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ مگر اُسوقت کا پچھتانا کچھ فائدہ نہ دیگا۔ نہ کسی دوست کی دوستی کام آئیگی اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بلکہ کہینگے يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۔ اور برخلاف انکے نیک لوگوں کو خداوند کریم یوں خطاب فرمائینگے کہ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ (اے میرے نیک بندو! نہ تمپر آجکے دن کوئی خوف ہے اور نہ تم کوئی غم کھاؤ) پھر فرمایا کہ قیامت کے دن دوستی تو کیا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ

(اوس روز ہر شخص اپنے بھائی ۔ ماں ۔ باپ اور بی بی بچوں سے بھاگے گا) اور لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی
(کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا) بڑے بڑے بزرگان دین سب دنیا کو ہیچ کہتے آئے ہیں

ع بجز خونِ شاہاں دریں طشت نیست ؛ بجز خاکِ خوباں دریں دشت نیست +

مجرموں کو قیامت میں حکم ہوگا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۔ اور وہ اپنا اعمالنامہ دیکھکر کہیگا مَا لِهٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصَاهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۔ (کہ چھوٹا بڑا کوئی گناہ بغیر لکھے اس نے نہیں چھوڑا) اسی لئے حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ (دنیا آخرت کی کھیتی ہے) لہذا ع

از مکافاتِ عمل غافل مشو ؛ گندم از گندم بروید جو ز جو

قابل واعظ نے اسکے بعد ذیل کی آیات پڑھکر بالبسط انکی توضیح کی وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ لِّلرَّحْمٰنِ ۔ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۔ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ
آیات کے بعد یہ رباعی پڑہی ۔ رباعی :۔ یاد داری کہ وقتِ زادنِ تو ؛ ہمہ خنداں بودند و تو گریاں ؛
آنچناں زی کہ وقتِ مردنِ تو ہمہ گریاں بوند و تو خنداں ؛ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا اُوْذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِيْتُ (جتنا ایذا مجھے دیا گیا ہے اسقدر ایذا کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا) کیوں نہ ہو ۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شمع خود جلتی ہے مگر غیر کو فائدہ پہونچاتی ہے اسی لئے حضور کا نام سراجاً منیراً ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غریب طبقہ سے زیادہ انس تھا لہذا دعا میں بھی یہی فرماتے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ مِسْكِيْنًا ۔ ع ہر کہ زندہ دید او بخود دار شد ؛ دریں جہاں در چشم او چوں دار شد ؛ اسکے بعد مقرر نے ان آیات کی توضیح کی مَنْ يُّرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۔ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اور بیان کیا کہ رابعہ بصریہ نے جب سے خدا سے لو لگائی یہ خیال رہا تھا کہ نہ سوئی کہ آجکی رات تو عارضی ملی خدا جانے کل ملے یا نہ ملے ع دل لگی ہے یا ستم ۔ ثانیاً مسئلہ پر خوب روشنی ڈالی کہ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا يَقِيْنَ لَهٗ وَبِهَا يَفْرَحُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ ۔ اور بالآخر عَجِّلُوْا بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْفَوْتِ پہ وعظ ختم کیا ۔ آپکا وعظ سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سنا اور نہایت متاثر ہوئے ؛

بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری آپ کی تقریر مرزا صاحب کی عمر کے متعلق تھی۔ بابو صاحب کا
غضب کا حافظہ اور یادداشت ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی عمر کے متعلق جو پیشگوئیاں کی ہیں
بابو صاحب نے مرزا جی کی کتابوں سے بقید حوالہ اُنکی ایسی تردید کی کہ مرزا جی کی رسالت کا بھنڈا
ہی پھوڑ دیا۔ بابو صاحب کا بیان ٹھیٹھ پنجابی اور مشہور کتاب "پکی روٹی" کی طرز پر تھا
بابو صاحب کے طرز بیان کو وہی لوگ کچھ اچھا جانتے ہیں جنہوں نے سُنا۔ وہ احاطۂ قلم سے باہر اور
قلم اُسکے لکھنے سے قاصر ہے:

تقریر مولوی ابو تراب عبدالحق صاحب ایڈیٹر اہلسنت امرتسر آپ نے آیات وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ اور اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ۔
اور لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ پڑھکر دلائل قاطعہ سے عقائد مرزائیہ کی تردید
مرزائی جسے پوری توجہ سے سنا گیا۔ (آپکی مفصل تقریر آپکے اخبار اہلسنت ۱۱ اپریل میں چھپ چکی ہے) نماز عصر جلسہ برخاست ہوا۔

تقریر مولنا مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر آپ کی تقریر بعنوان "میں اور قادیان" بعد نماز
عصر شروع ہوئی۔ مرزائی جماعت کیلئے آپ کی تقریر سیف قاطع کا کام کرتی ہے۔ آپ نے اپنے اور مرزا صاحب
کے سابقہ تعلقات کے دوران میں قادیان کے آریہ صاحبان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انہوں نے
سے آج ہمیں جگہیں دی ہیں اسیطرح اُسوقت بھی مجھے جگہ دی تھی جبکہ ابتداءً مجھے مرزا جی کے ساتھ
گفتگو کرنیکے لئے قادیان آنا پڑا۔ اور فرمایا کہ میں مرزا جی کا ایسا مخالف نہیں جیسا کوئی لین دین والا بلکہ
جو کچھ کہیں اوسپر مرزائیوں کو اعتراض کا حق ہے جو وہ جلسہ ہذا کے خارج اوقات میں کر سکتے ہیں۔
دفعہ ۵۰۰ کے اندر مستثنیات ہیں ہم بھی انکے ماتحت عادی مرزائیہ کی تنقید کرتے ہیں اور یہ ہمارا آخری جلسہ ہے
خدا کے فضل سے یہ جلسہ کئی سالوں سے ہو رہا ہے اسمیں کبھی کوئی بدمزگی نہیں ہوئی۔ اور ہو کیوں؟ مَا جِئْنَا
لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ۔ ہم یہاں کوئی فساد کرنے نہیں آتے ع دین خویش بدشنام میالا صاحب ہ کہنیوالے قلیل
وہ میں کہا ہے ۔ بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے ؛ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے ؛
صاحبان! مرزا صاحب کا کلام نبوت نظام سنئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "او بد ذات
فرقہ مولویان"! مگر ان علمائے اسلام کا یہ طریقہ نہیں کہ گالی کے جواب میں گالی دیں بلکہ اِنْ تَعْفُوا
أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ۔ (شعر) "در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست"۔ ایسی صورت میں ہمیں وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا

علمائے اسلام درگذر کرتے ہیں"۔ اسکے بعد کہا کہ میں مرزا جی کی بات بات کی بہت بڑی قدر کرتا ہوں
مرزا جی کے بیٹے کیطرف سے کتاب "سیرت مہدی" مجھے ملی جسکو فوراً خرید لی اور گھر جلد بند ہوائی۔ اسکے بعد
اعجاز احمدی میں سے ایک شعر پڑھکر کہا کہ یہ مرزا جی نے میرے نام ڈیڈیکیٹ کیا ہے اور اسکے بعد
علامہ زمان قطب دوران حضرت شاہصاحب مسند آرائے گولڑہ شریف کے متعلق مرزا کا ایک
ناپاک سا شعر پڑھا۔ اسکے ساتھہ مرزا کے اور متعدد اشعار پڑھے مثلاً۔ "میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں"۔
"کربلائے ست سیر ہر آنم ؛ صد حسین است در گریبانم"۔ "انبیا گرچہ بودہ اند بسے ؛ من بعرفان نکمترم زکسے"۔
"آنچہ داد است ہر نبی راجام ؛ داد آن جام را مرا بتمام"۔ اور انکی نقلیاں بیان کیں۔ پھر یہ الہام پڑھا وَمَا يَنْطِقُ
عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ اور کہا کہ یہاں مرجع ضمیر ہی بنڈار وہے۔ اور بعض حیدرآبادی
مرزائیوں کا ذکر کیا اور انجام آتھم کے صفحہ ۲۳ پر مرزا جی کی پیشگوئی کا پتہ دیا کہ "مرزا سلطان احمد محمدی بیگم کا
خاوند نہ مرے تو میں جھوٹا"۔ وغیرہ ہیچ قسم پیشگوئیوں کی نہایت معقولیت سے تردید کی جو نہایت
مؤثر ثابت ہوئی۔ مولوی صاحب چونکہ مرزا جی کے قدیم حریفوں میں ہیں لہذا اسکی نسبت آپکی
معلومات کافی ہیں اور اسکے خوب رازداں ہیں لہذا انکی تمام باتیں تہ کی ہوتی ہیں اور لاجواب ہیں
اگرچہ مولویصاحب نے خاص خاص باتوں کی تشریح اسیقدر پر کفایت کی کہ کوئی واقف حال ہی سمجھ
اسپر بھی مرزائی آتش بپا ہوتے ہیں فاضل مقرر نے اخیر پر مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونے سے انکار انکی ہی تحریر سے
بتایا۔ اور جلسہ نماز مغرب کے لئے برخاست ہوا (مولوی صاحب کے دوران وعظ میں مرزائی کچھ
تڑپے اور شور و غل کی ابتدا جو ہوئی تو خان غلام رسول خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کھڑے ہو کر
انہیں تنبیہ کی اور کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ تم میں سے جلسہ ہذا میں کوئی نہ بولے تم اپنے ہاں
جلسہ کرو اور انکے جواب دو)

تقریر مولانا محمد ادریس صاحب دیوبندی | آپنے بعد نماز عشا حقیت اسلام اور اسرار نماز پر نہایت مدلل
اور فاضلانہ تقریر فرمائی جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ دیہات کے لوگ اگرچہ ہیچ قسم
مضامین سمجھنے کے بہت کم قابل ہوتے ہیں تاہم آپ کے لفظ لفظ پر ہمہ تن گوش تھے۔
اور ہر طبقہ کے لوگ آپ کی تقریر کی توصیف کر رہے تھے۔ اور قریب ۱۲ بجے رات
یہ مبارک مجلس باحسن وجوہ برخاست ہوئی۔

اجلاس دوم - ۲ر اپریل صبح

سب سے اول مولوی عبد العزیز صاحب گورداسپوری نے اپنے پُر تاثیر وعظ سے حاضرین کو محو حیرت بنا یا۔ آپکے وعظ میں مثنوی مولانا روم اور دیگر اشعار پنجابی وغیرہ کو زیادہ دخل ہوتا اور خوبی یہ کہ کسی حدیث یا آیت کے موافق مطلب اور باموقع پڑھتے ہیں۔

آپکے بعد مولوی محمد اسماعیل صاحب نے آیت فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ تلاوت فرما کر اخلاق نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ ایک شخص مسجد میں پیشاب کر بیٹھا صحابہؓ اُسکے چوفیر آموُے کہ اُسکی گوشمالی کریں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں زجر و توبیخ کرنے سے روکا اور اوس شخص کو نہایت نرمی سے سمجھایا کہ اَنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا (مسجدیں اس کام (پیشاب) کیلئے نہیں بنائی گئیں (مقرر کا غالباً یہی مطلب ہوگا کہ "مرزائیوں کو نرمی سے سمجھایا جائے" یہ درست لیکن جب اونکی طرف سے علمائے اسلام کو مرزا کیطرح کہا جائے " او بد ذات فرقہ مولویان!" اسکا جواب کن الفاظ سے دیا جا؟ کہ "آہن بآہن تواں کوفتن" یا "جائے گل گل باش جائے خار خار" پر عمل نہ کیا جائے تو زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے "چوب نرم را کرم میخورد")

قابل مقرر نے کہا کہ جو شخص کوئی مخالف کام کرے اُسکو نرمی سے سمجھانا چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسیکو بھیڑیا اور گیدڑ نہیں بتایا۔ ثمامہ قاتل تھا حضورؐ نے اُسے گرفتار کرکے مسجد میں باندھا اور اوس سے پوچھا کہ کہو اب تیرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ اوس نے عرض کیا اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ اگر آپ مجھے قتل کریں تو ایک قاتل کو قتل کرینگے۔ آپکا حق ہے۔" یہ سنکر حضورؐ نے اُسے آزاد کر دیا اور وہ بعد ازاں مسلمان ہوگیا۔ مقرر نے بیان کیا کہ اہل مکہ نے حضورؐ پر بڑے بڑے تشدد کئے مگر بعد فتح مکہ جبکہ مخالفین کی موت و حیات حضورؐ کی منشاء پر منحصر تھی آپؐ نے فرمایا۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ آج تم پر کوئی زیادتی نہ ہوگی"۔ اس سے ثابت ہے کہ ہر پیشوا کے اخلاق بدرجہ غایت اچھے ہونے چاہئیں آپنے اپنا تمام مال یتامٰی پر تقسیم کر دیا تھا۔ یہ تھی حضورؐ کی اُسوہ حسنہ جسکے لئے خداوند کریم کا ارشاد ہوتا ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (مسلمانو! تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصلت کا اختیار کرنا لازم ہے)۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ الخ (تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو چاہیئے کہ اُسے ہاتھ سے روکے یہ نہ ہوسکے تو زبان سے روکے یہ بھی نہ ہو تو خود اس کو برا

باپ اگر چاہے تو بیٹے کو ہر طرح قماربازی سے روک سکتا ہے۔ واعظ کو ہر شخص غلطی پر متنبہ کر سکتا ہے اور یہ اسکا فرض ہوتا ہے کان لپیٹ کر پاس سے گذر جانا اور منع نہ کرنا گناہ ہے۔ البتہ جو شخص یہ چاہے کہ اسکی تقریر سے دوسرے کو ضرور رنج پہونچے اور دل آزاری ہو تو یہ برا کرتا ہے یہ اسوۂ حسنہ کے خلاف
مولوی صاحب کی تقریریں وعظ کا ایک خاص رنگ اور تاثیر کی خاص جھلک تھی جس سے سامعین نے خاطر خواہ حظ حاصل کیا۔

آپ کے بعد بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری کی تقریر تھی کہ "مرزا صاحب مسیح موعود نہیں"۔ آپ نے آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الآیۃ اور وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ اور حدیث يَنْزِلُ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ الحدیث پڑھکر انکی توضیح کی اور ثابت کیا کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں ہو سکتے بلکہ انکے یہ دعاوی سراپا دروغ بافی ہے۔ بابو صاحب کی تقریر اور اوسپر مرزا صاحب کی کتابوں کے حوالجات اور ٹھیٹھ پنجابی زبان اور انکا خاص طرز بیان ایک لطف پیدا کر رہا تھا

تقریر مولٰنا بدر عالم صاحب مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

آپکی تقریر احیاء موتی پر اور کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان پر لیجائے گئے یا نہیں اور کہ انکا آسمان پر جانا عقلاً ممکن ہے یا نا ممکن؟ مشتمل تھی۔ فاضل مقرر ایک شیر ببر اور بدّی کی مثال بیان کرکے کہا کہ نہ بت بھی کریں آں رزو خدائی کی شان تیری کبریائی کی ایک بدّی ٹانگیں آسمان کیطرف کھڑی کرکے پڑی تھی۔ کسی نے تعجب سے پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ تو وہ کہنے لگی۔ اسلئے کہ "خدانخواستہ اگر کہیں آسمان گر پڑے تو ٹانگوں سے تھام لوں"۔ کیا کوئی عقلمند بدّی کی اسبات کو تسلیم کر لیگا؟ ہرگز نہیں"۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک نبی تشریعی ہوتا ہے اور ایک غیر تشریعی۔ اور آجکل ایک اور قسم بھی ہے یعنے اشتہاری۔ آج سے سو تیرہ سو سال پہلے جس عیسٰے کی بواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا پاک نے تشہیر فرمائی وہ ایسے پرندے بناتا جو اڑتے تھے۔ خدا فرماتا ہے وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ نہ اس عیسٰے کو انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی دیا۔ اور قرینہ میں ہوگی۔ وغیرہ۔ یہ وہ خدائی اشتہار تھا جسے دنیائے عالم جانتی ہے۔ اور مرزا جی نے عیسٰے علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا بنایا۔ مدینہ میں آپکے انتقال سے انکار کیا۔ یہ سب امور قابلیہ سے باہر تھے لہذا مرزا نے استعارہ کہکر ٹالدئے لیکن مینار کو استعارہ نہیں بنایا کیونکہ وہ اختیاری امر تھا خود بنا لیا۔ مقرر نے اسموقعہ پر ایک بیوہ عورت کی مثال بیان کی جو کسی سے نکاح کی متمنی تھی۔ ایک خواستمند بلگیا لوگ جمع ہوئے

نکاح خواں آیا۔ نکاح پڑھا۔ بات بات میں زوج صاحب بڑی خوشی سے کہتے گئے کہ مجھے قبول ہے۔
بیوہ کا کسیقدر اثاثۃ البیت تھا وہ بھی آپ نے بطیب خاطر منظور کیا۔ اب اخیر پر عورت نے
کہا کہ میرے ذمہ مسمی للّو کا دو ہزار قرض بھی ہے تو جناب خاوند صاحب لگے دائیں بائیں
دیکھنے اور کہنے لگے کہ بھائی صاحبان سب باتیں تو مینے مانی ہیں اِیک آپ لوگ بھی مانیں۔
اسکے بعد فرمایا کہ میں چاہتا تھا کہ مرزا صاحب کی کتابوں سے اختلاف اُٹھ جائے مگر کیا کیا جائے
وہ کہیں تو عیسے علیہ السلام کو صاف گالیاں دیتے ہیں۔ کہیں کہتے ہیں کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو ۔ ؛ اوس سے بہتر غلام احمد ہے۔

کہیں عیسے علیہ السلام کی تعریف کردی تا کہ خود اُنکے مثیل بننے کی صورت میں قابل عظمت
مانے جائیں۔ پھر اُنکی بُرائیاں بیان کیں اور دوبارہ دنیا میں اُنکا آنا محال بتایا تا کہ اپنے
دعوی میں صادق مانے جائیں۔ (یہاں پر فاضل مقرر نے سنیز اور بدی کی مثال کا عجیب پیوند لگایا)
اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے خدا کیطرف سے اپنے رسول ہونے کی بابت فرمایا
اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ (بیشک میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں تمہاری طرف) اور جو کتاب خدا کیطرف سے
لائے اسکی بابت فصحائے عرب کو کہا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ اس جیسی بھلا ایک سورۃ تو بنا لاؤ۔
تو وہ اس سے لاجواب و عاجز ہو گئے۔ موسے علیہ السلام کے وقت جادو کا زور تھا انہوں نے
اپنے معجزہ سے زمانہ کے جادوگروں کو شکست دی۔ لہذا ثابت ہوا کہ سرکاری آدمی سے مقابلہ
ناممکن ہے۔ اور فرمایا کہ ہر شخص کا اپنے فن میں امتحان چاہئے جیسے پہلوان کا کشتی میں
بڑھئی کا کرسی وغیرہ بنانے میں۔ سرکاری آدمی کی وردی امتیازی ہوتی ہے۔ اسٹیشن قلی کے پاس
نمبر بطور نشان کے ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ ٹانگوں پر بھی امتیازی نمبر ہوتے ہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ جو
شخص نبوت و رسالت کا دعوی کرے اُسکے پاس کوئی نشان نہ ہو۔ عیسے علیہ السلام نبی تھے انکو
وہ معجزے بطور نشان کے دیئے گئے تھے۔ مردونکو زندہ کرتے تھے مٹی کے جانور بناتے تو وہ جاندار ہو کر
اُڑ جاتے۔ جب مرزا صاحب کو یہ کہا گیا کہ آپ مثیل عیسے جو بنتے ہیں آپ بھی جانور مٹی کا بنائیں
جو اُڑ جائے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تماشا ہے [illegible] ہے۔ اور اجیائے کی نسبت [illegible]
کہ [illegible] مرزا [illegible] تو [illegible] مردے زندہ کرنیکے زندہ [illegible]

مردہ بنا دیا (یعنے بجائے کفار کو مسلمان بنانیکے مسلمانوں کو کافر بنا دیا) ۔ فاضل مقرر نے ایک یک چشم کی مثال بیان کی جو اپنی آنکھ بنوانی چاہتا تھا۔ بدقسمتی سے اُسے ڈاکٹر ایسا ملا کہ جس نے دوسری آنکھ بھی اندھی کر دی۔ اور یہ کہ مرزا جی کہتے تھے عیسٰے درحقیقت زندہ نہیں کرتے تھے بلکہ مسمریزم کا عمل کرتے تھے۔ حضرت مقرر نے آخیر پر فرمایا کہ حضرات! معجزہ فعل خدا کا ہے جو پیغمبروں کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے جیسے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی قرآن میں ہے یہ تو ہوا معجزہ اور مسمریزم جادو ہے جیسا کہ تفسیر کبیر وغیرہ میں لکھا ہے اور وہ بے دین لوگوں سے صادر ہوتا ہے لہذا اُسے معجزہ نہیں کہتے۔

فاضل مقرر کی تقریر نہایت مدلل اور پُر مغز عالمانہ تھی لیکن افسوس کہ بخوف طوالت اُسکے بالتمام درج کرنے سے ہم قاصر ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

تو حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند فرمایا۔ ارے یار وکیوں نہیں مان لیتے کہ یہاں ہم لوگوں کا آنا بھی مرزا جی کا معجزہ ہی تو ہے اور آپ سے کچھ لینا دینا تو نہیں اور اِس سڑک کے دشنو گنڈا گنڈے بھی تو اسی کے مصداق ہیں کَالْبَیْہِ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ میں ۲۸ سال سے مرزا کی کتابیں دیکھتا ہوں مگر مرزا جی کا بروز ہوا تو آخر حبیب اللہ کلرک امرتسری میں جو اُنکا دشمن ہے کسی مرزائی میں ہوتا تو اُنکا کچھ فائدہ بھی ہوتا۔ لیکن حق یہ ہے کہ مرزا صاحب سے کوئی حق پسند محبت نہیں رکھ سکتا۔ مرزا نے ۱۸۸۲ء میں دعاوی کا سلسلہ شروع کیا اور ۱۹۰۸ء میں اُنکا انتقال ہو گیا۔ یہ حبیب اللہ صاحب ہی بتائیں کہ ایک دن کو تو کوئی سنبھال لے بیلا بارش کیطرح وحی آنی شروع ہو جائے تو مرزا جی کس کس کو سنبھالیں (ایک انگریز کی مثال کہ وہ ایک مولوی صاحب سے پڑھنے گیا تو اُنھوں نے کہا کیسے شخص سے پڑھو جو الفاظ کا ایک ہی ایک معنے جانتا ہو۔ میرے پاس تو ایک ایک لفظ کے ہزاروں معنے ہیں)۔ علیٰ ہذا مرزا جی کرشن مہاراج بنے۔ عیسٰے بنے محمد بنے۔ گورونانک صاحب بنے تاکہ تمام دنیا (ہندو۔ مسلمان۔ سکھ۔ عیسائی) مرزائی متبع ہو جائیں مگر یہاں خلط الکل خویت الکل والا معاملہ ہوا۔ تعجب ہے کہ ایک شخص ۳۰-۲۸ سال تک دعاوی کرتا اور لکھتا رہتا ہے مگر یہ معلوم نہ ہو کہ اوسکا دعویٰ کیا تھا۔ اگر میرے بیان میں شک ہو تو مولوی محمد علی صاحب مرزائی لاہوری۔ اور مرزا صاحب کے بیٹے یا خلیفہ محمود صاحب کی نظیر موجود

کہ ایک انہیں سے مرزاجی کو نبی مانتا ہے تو دوسرا اس سے انکار کرتا ہے اور مجدد کہتا ہے۔ یاد رکھو
میری باتیں لاجواب ہیں۔ سنیئے مرزاجی کے دعاوی۔ مجدد ہونیکا دعوی۔ محدث۔ امام الزمان۔
خدا کا جانشین۔ مہدی۔ حارث۔ نبی اللہ۔ ابراہیم۔ آدم۔ نوح۔ موسیٰ۔ مریم۔ عیسیٰ۔ عیسیٰ کا
بیٹا وغیرہ وغیرہ بیشمار دعوی ہیں۔ (ایک رنڈوے کی مثال) یہ شخص نکاح کا متمنی تھا کسی نے پوچھا
کہ نکاح میں کیا تاخیر ہے تو جواب دیا کہ نصف ہو چکا اور نصف ہی باقی ہے۔ کہا یہ کسطرح؟
جواب دیا کہ میں مانتا ہوں اب صرف عورت کے ماننے کی دیر ہے۔

ایک پنڈت کی مثال۔ پوچھا گیا کہ حاملہ کے لڑکی ہوگی یا لڑکا؟ تو اس نے ذو معنی لفظ بولا
یعنی "لڑکا نہ لڑکی"۔ اسکے بعد فرمایا کہ مرزاجی نے ۸۰ ہزار صفحہ لکھ مارا اگر کوئی پوچھے کہ اگر لکھا ہو تو بتا
(یہاں بنئے کی مثال بیان کی جس سے پوچھا گیا تھا کہ آٹا دال گھی نمک ہے تو جواب دیا کہ یہ سودا تو
نہیں اور سب کچھ ہے) سچ ہے لن یصلح العطار ما افسد الدہر۔ آخر مرزاجی قیامت میں اپنے
متبعین کو دوزخ میں جھونکیں گے۔ کہ خداوندا میں نے نہ دعوی نبوت کیا نہ رسالت وغیرہ کا۔ یہ لوگ
خود ہی مجھے نبی کہتے تھے"۔ فاضل مقرر نے فرمایا کہ صحابی تمام اولیاء اللہ اور اقطاب سے افضل ہے
مگر یہاں ایک نبی کے دو صحابی (محمد علی لاہوری مرزائی اور مرزاجی کا بیٹا محمود) ایک دوسرے کو خارج
از اسلام بتاتے ہیں۔ اب ہمیں بتایا جائے کہ ہم مرزاجی کو کیا مانیں؟ کیا ایسا نبی مانیں کہ جسے
حمل ہوا کرتا ہے؟ افسوس۔ (یہاں مقرر نے ایک طالب علم کی مثال بیان کی جو مضمون کتاب پر
بلا سمجھے اعتراض کیا کرتا تھا) اسکے بعد فرمایا کہ حضرات! قادیان کے مسلمان غریب ہیں لیکن مسلمان خالص ہیں
یہ بہتیرے ڈرائے دھمکائے گئے مگر ایسی ہڈی کے بنے ہیں کہ انہوں نے کچھ پرواہ نہیں کی۔ مرزاجی
نے دین اسلام مٹانے کی کوشش کی ہے۔ تم لوگ اس انجمن کو قائم رکھ کر دین اسلام کی مدد کرو
مرزاجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہونا بتاتے ہیں مگر ساتھ ہی آقائی [illegible]
آجائے۔ مگر آہ۔ ذات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو [illegible]
(ایک مثال) فریقین عدالت میں جاتے ہیں۔ ممکن ہے جج معاملہ نہ سمجھے اور [illegible]
میں رہا۔ مگر ایک شخص دعوی تو کرے مگر شہادت پیش نہ کرے [illegible]
مرزاجی نے خود فیصلہ کر دیا ہے (البدر ۱۹ جولائی [illegible]) کہ جب [illegible]

تین لاکھ سے زیادہ میرے ساتھ ہیں"۔ (اجی حضرت بہار اللہ بھی جب کھڑا ہوا تو اکیلا ہی تھا) اور اتنے ہی میرے نشان بلکہ سات کروڑ" ایک دلچسپ مثال کے بعد مقرر نے کہا کہ ضرورت اب یہ ہے کہ ہندو سکھ، عیسائی اور مسلمانوں کا ایک مشترکہ کمیشن بیٹھکر فیصلہ کرے کہ مرزا جی تھے کون؟ اسلام پر اس قسم کی ہزاروں آندھیاں آئیں مگر اسلام کا کچھ بگاڑ نہ سکیں۔ مرزا جی نے حضور رسالتمآبؐ کے بارہ میں گستاخیاں کیں اور کہا کہ آپؐ کے معجزے کم تھے اور میرے زیادہ۔ مگر خیر اسکا نتیجہ قیامت کو معلوم ہو رہیگا۔ مسلمان پڑھا کرتے ہیں لَانُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ ہم کوئی تفرقہ نہیں ڈالتے اور نہ ہمیں مرزا جی کا کہا ماننے میں کوئی امر مانع۔ لیکن وہ خود جو کہتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں میرا کام یہ ہے کہ عیسٰے پرستی کا ستون توڑ دوں۔ توحید پھیلاؤں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلال دکھاؤں۔ وغیرہ وغیرہ" واہ جی واہ تیر نہ کمان بھنت کے مسلمان"۔ (اسوقت مرزائی حاضرین سٹ پٹا کر کھڑے ہو گئے کہ ہم جواب دیتے ہیں۔ مگر پولیس افسر نے ڈانٹ بتائی تو جھاگ کیطرح بیٹھ گئے) اسکے بعد مقرر علامہ نے فرمایا کہ حضرات! مرزا محمود صاحب کے نام بذریعہ رجسٹری جو تحریریں نے پانچ ماہ قبل جواب کے لئے بھیجی تھی اب تک اُسکا جواب تو بن نہ آیا بھلا آج اِسکا جواب اتنا جلدی آپ کیا دینگے۔ جاؤ پہلے سابقہ قرض اُتارو اور اُسکا جواب دو تو پھر اسکی بابت سوچنا" فاضل مقرر نے اسکے بعد مرزا جی کی کتابوں سے اُنکے جھوٹ پڑھکر سُنائے۔ جسپر منشی قاسم علی اور یعقوب علی تراب وغیرہ نظام جلسہ بگاڑنے کیلئے بہت تڑپے مگر چونکہ قابل افسر انتظام کے لئے موجود تھے اُنہوں نے کہدیا کہ اپنے ہاں جلسہ کرکے جواب دینا یہاں شور بست کرو۔ لہٰذا بیچاروں کی کچھ پیش نہ گئی۔ اسکے بعد حضرت مقرر نے کہا کہ مسیح دین میں بروز نہ ہوا۔ مکہ اور مدینہ میں بروز نہ ہوا۔ مگر ہوا تو قادیان میں اور پھر مرزا پر۔ "اینچہ بوالعجبی است"۔ اب ۱۲ بج چکے تھے۔ دو ایک نہایت لطیف مثالیں بیان ہونیکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

تقریر مولوی عبدالعزیز صاحب گورداسپوری | بعد نماز ظہر پہلے آپ ہی سٹیج پر آئے اور آیت اَلَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پڑھکر اسکی عام فہم پنجابی میں تفسیر بیان کی اور نہایت دلچسپ وعظ سے لوگوں کو محظوظ کیا۔

آپکے بعد حضرت مولٰنا مرتضٰی حسن صاحب نے فرمایا کہ اول وقت میری تقریر کے دوران میں جبکہ میر

مرزا جی کے حیض کے مسئلہ پر تقریر کر رہا تھا تو مرزائی جماعت نے اعتراض کیا تھا۔ چنانچہ مقرر نے اُن عبارات کو مرزا کی کتابوں سے نکالکر پڑھا اور سامعین کو بحوالہ کتاب پکار کر سُنایا۔ زاں بعد صاحب افسر (مجسٹریٹ منتظم جلسہ) کو دکھائیں اور انہوں نے دیکھکر تصدیق کی اور یہ قضیہ ختم ہوا۔

تقریر جناب مولٰنا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری آپنے فرمایا کہ انسانی زندگی کا مقصد رضائے خدا ہونا چاہئے

آنکس کہ در نماز نہ بیند جمالِ دوست ؛ فتوٰی ہمیں دہم کہ نمازش قضا کند

اسکے بعد شہداء و خونین کی رسم سنی کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو محبت الٰہی کی ترغیب دلائی اور یہ شعر پڑھا

خسروا در عشقبازی کم ز ہندو زن مباش ؛ کو برائے مردہ سوزد زندہ جانِ خویش را

اور ہمارا خدا تو حیّ و قیوم ہے۔ مسلمان کی زندگی کا مقصد فقط رضائے خدا ہے۔ علماء یہاں قادیان میں صرف اسلئے آتے ہیں کہ مرزا نے جو مسلمانوں کو راہِ خدا سے بہکایا ہے تو اُنکو سیدھی راہ پر لایا جائے اور گمراہی سے بچایا جائے۔ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سورج کو گرہن لگتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سورج نے آسمان پر ابراہیم (سبط النبیؐ) کا ماتم کیا ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فراہم کر کے اسکی تردید فرماتے ہیں۔ مگر مرزا محمود کے شملہ سے آنے کی رپورٹ میں گاڑی کے اشنان کرکے آنیکا ذکر چھپتا ہے تو اوسکی تردید نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ دلچسپ بیان سے حاضرین کو محظوظ کیا اور یہ شعر پڑھا ؂ عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ ؛ وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے ؛ اسکے بعد فاضل مقرر نے ایک مطبوعہ اشتہار پیش کیا جسمیں لکھا تھا۔ مرزا صاحب خدا سے استدعا کرتے ہیں کہ ”اے خدا ہم دونوں (مرزا غلام احمد اور مولوی ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے اُسکو سچے کے سامنے ہلاک کردے“۔ خدا نے بحکم اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یہ دعا اونکی قبول کی اور آخر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس اشتہار کے ۱۳ مہینے بعد مرزا جی لاہور میں مر گئے اور میں ابتک اُن سے سولہ پندرہ سال بعد زندہ ہوں مرزائی صاحبان خود انصاف کرلیں کہ مرزا صاحب کی دعا کے مطابق سچے مرزا جی ہوئے کہ میں (ثناء اللہ) آہ سے

یہ مسائلِ تصوّف یہ ترا بیان غالب ؛ تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

مگر افسوس کہ میں مرزا جی کے جنازہ میں بھی شریک نہ ہوسکا ؂ (پڑھی نماز جنازے کی غیروں نے ؛ مرے تھے جنکے لئے وہ رہے وضو کرتے)

ز اں بعد منشی قاسم علی مرزائی کے مناظرہ لدھیانہ کا ذکر کیا جو مقرر اور منشی صاحب کے مابین تین سو روپیہ پر مشروطیہ ہوا تھا اور سردار بچن سنگھ صاحب پبلک پراسیکیوٹر منصف نے فیصلہ معہ ۳ سو روپیہ مولوی ثناءاللہ مقرر ہذا کے حق میں دیا۔ فاضل مقرر نے کہا کہ اب یہ دو فیصلے میرے حق میں ہیں۔ مرزا صاحب کی موت والا آسمانی فیصلہ کہ وہ میرے سامنے ہلاک ہوئے۔ اور منشی قاسم کی ہار اور میری جیت معہ ۳ سو روپیہ کے زمین کا فیصلہ اب کہو کیا کہتے ہو؟ ارے تمہارے نبی مرزا غلام احمد سے میں جیتا اور وہ ہلاک ہوا۔ اُسکے حواری یا صحابی منشی قاسم علی سے میں جیتا جو سامنے کھڑے ہیں۔ اب تم میں کوئی مرزا غلام احمد سے علم اور مرتبہ میں بڑھ گیا ہے تو میں اوس سے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ ورنہ جب تمہارا نبی میرے مقابلہ میں ہلاک ہو گیا تو پھر تمہاری حقیقت ہی کیا ہے۔ کیا آپ لوگوں نے یہ بھی کبھی نہیں سُنا کہ کُلُّ الصید فی جوف الفراء+ سبے چھیڑ خوبوں سے چلی جائے اسد؛ اگر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی؛ فاضل مقرر نے اسکے بعد اپنے زندہ رہنے کے متعلق بعض دلچسپ باتیں بیان کیں اور کہا کہ آج میں اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ بحکم کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ) احمدی دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اب میرے ہاتھ پر بیعت کریں (اسوقت مرزائیوں کیطرف سے ایک رقعہ آیا کہ اگر بہاءاللہ کی کتابیں ثناءاللہ سے نکل آئیں تو فی کتاب ملنے روپیہ ہم دینگے)۔ فاضل مقرر نے کہا کہ میں نہ فقط بہاءاللہ کی کتابیں دکھاؤں گا بلکہ اُنپر اپنے نوٹ بھی لکھے ہوئے دکھاؤنگا جس سے معلوم کرینگے نہایت غور و خوض سے اُنکا مطالعہ کیا ہے۔ (یہ بحث اسلئے چھڑ گئی کہ مقرر نے بعض مرزائیوں کا مرزائی عقائد چھوڑ کر بہاءاللہ کا مذہب اختیار کر لینا بیان کیا جو مرزائی مذہب کی کمزوری بطلان اور بے بنیاد ہونے پر دلالت کرتا ہے)۔ اب نماز عصر کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔

— بعد نماز عصر حکیم مولوی ابو تراب عبدالحق صاحب ایڈیٹر اخبار اہل السنۃ امرتسر نے آیۃ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ پڑھکر اتباع سنت پر روشنی ڈالی اور مرزائیوں و چکڑالویوں کی بخوبی تردید کی اور حیات مسیح پر دلچسپ دلائل بیان کئے۔

آپکے بعد مولوی محمد عبداللہ صاحب کا وعظ ہوا۔ آپنے اطاعت خدا اور رسول پر نہایت موثر تقریر کی اور آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ الآیۃ کی نہایت خوبی کے ساتھ توضیح فرمائی۔ اور بیان کیا کہ حضرت عبداللہؓ کفار کے ہاتھ گرفتار ہو گئے تو اُنہیں کفار نے کہا اگر اسلام چھوڑ دو تب نجات ہو سکتی ہے ورنہ تکلیف سے مرو گے۔ تو آپنے جواب دیا لَا ضَیْرَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ

سہ صداقت کیلئے گر جان جاتی ہے تو جانے دو ؛ مصیبت پر مصیبت سر پہ آتی ہے تو آنے دو۔
اسکے بعد انکو زندہ گرم تیل میں ڈالکر جلایا گیا۔ دوسرے صحابہ جو دیکھ رہے تھے اُنسے کہا کہ تمہارا بھی یہی حال ہو گا ورنہ اسلام ترک کر دو انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الآیۃ لہذا ہم دنیا کی کسی تکلیف کی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن افسوس انکے بعد ایسے لوگ آئے جو اس آیت کے مصداق بنے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ آپکی واعظانہ تقریر نہایت دلجمعی سے سنی گئی۔

تقریر جناب پیرزادہ محمد بہار الحق صاحب اڈیٹر اخبار القاسم امرتسر۔ پہلے آپنے مشہور نعتیہ رباعی :۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ؛ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ ؛ حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ ؛ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ ؛

نہایت دلکش لہجہ میں پڑھی اور ساتھ ہی چند اردو اشعار دلربایانہ طرز میں۔ اور کہا کہ ان جلیل القدر علماء کے سامنے میرا کچھ بیان کرنا سوء ادبی تو ہے مگر المامور معذور کچھ کہے بغیر چارہ نہیں۔ بزرگان من ! جلسہ کا یہ جاہ و جلال اور بیشمار اہل اسلام کا ہجوم دیکھکر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں قادیان میں جلسہ کرنے پر ہمیں کونسا امر داعی ہوا؟ سنئے! مرزا جی نے جب آریوں۔ عیسائیوں وغیرہ غیر مسلم لوگوں کے مقابلہ کے لئے اسلام کی حمایت میں آواز بلند کی تو علمائے اسلام نے ہر طرح سے اُنکی مدد کی لیکن جب مرزا جی نے خلاف عقائد اسلام دعاوی کیئے تو علماء اُنکے خلاف ہو گئے۔ اور یہی ہونا چاہیئے تھا۔ اور چونکہ قادیان مرزا جی کا مسکن اور عقائد مرزائیہ کا مرکز ہے لہذا علمائے اسلام کو مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ الخ کا امر یہاں جلسہ کرنے پر باعث ہوا۔ اب مرزائی لوگ کہتے ہیں کہ اگر مرزائیت صداقت پر مبنی نہ ہوتی تو اسکی اسقدر ترقی نہ ہوتی۔ مگر اُنکا یہ معیار صداقت نہایت بودا اور دلیل از بس رکیک ہے۔ اگر معیار صداقت بہتات ہوتی تو بابی اور بہائی فرقہائے ضالہ کو بھی سچا ماننا چاہیئے۔ لیکن صداقت کا معیار بہتات نہیں بلکہ صداقت پر وہی مذہب ہے جو فرمان خداوندی کے ماتحت کام کرے۔ اگر مرزائی صاحبان اپنی بہتات اور حسن تنظیم کو معیار صداقت مانتے ہیں تو پھر انہیں عیسائی اور آریہ مذہب کی بھی تصدیق لازم و واجب ہوگی۔ لہذا معیار صداقت کو معقول ہونا چاہیئے۔ فاضل مقرر نے مرزائیوں کے مقابلہ میں فرعون۔ ہامان اور قارون وغیرہ کے

تموّل کا ذکر کیا کہ اُنکے مقابلہ میں مرزائی تنظیم و تموّل کی کیا حقیقت ہے۔ اور کہا کہ یہاں غریب طبقہ کے قلیل البضاعت مسلمان رہتے ہیں جو مرزائیوں کے ہاتھوں (جیسا کہ معلوم ہوا ہے) طرح طرح کی تکالیف تو برداشت کرتے ہیں مگر اُنکی پرواہ تک نہیں کرتے۔ بالآخر فرمایا کہ احمدیت (مرزائیت) اسلامی عقائد کے خلاف ہے۔ جو لوگ اس جال میں پھنسیں گے وہ اسلام سے دور ہو جائیں گے اور یہ قرب قیامت کی علامت ہے۔ آپکی تقریر فصاحت سے مملوّ تھی۔

مولوی عبد العزیز صاحب گورداسپوری نے بعض فارسی اور پنجابی نظمیں پڑہیں جنمیں سے فارسی ہدیہ کیجاتی ہے

یکے بخرام در گورستاں کہ تا سر رواں بینی — دلت بستہ چہ در خانہ بروں آ تا جہاں بینی

چو دیدی بوستانہا را یکے بگذر بگورستاں — کہ گورستاں ہیں گویدیا تا دوستاں بینی

شہنشاہے کہ بر قصرش ہزاراں پاسباں بودے — کنوں بر قبہ قصرش کلاغاں پاسباں بینی

وزیرے را کہ در دستش کلید گنجہا بودے — نگر در کنج تابوتش غبار استخواں بینی

بسے بادام چشماں را کہ دیدی اندریں عالم — کنوں در خانہائے چشم مورانرا رواں بینی

الا خاقانی مسکیں چہ دلبندی دریں دنیا — کہ چوں چشم زنی برہم نہ ایں بینی نہ آں بینی

اسکے بعد ایک اور فارسی نظم پڑہی جسکا مصرعہ اول تھا "شکست رنگ شباب ہنوز رعنائی"۔ اور جلسہ ختم ہوا۔

آج رات بعد نماز عشاء مختلف مضامین پر چند کس علماء نے اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو محظوظ کیا اور قریب ۱۲ بجے رات کے جلسہ برخاست ہوا۔

جب واعظین اور سامعین اپنی اپنی فرودگاہوں کو چلے گئے اور چند مسافر سایہ بان کے نیچے جلسہ گاہ ہی میں سو رہے۔ (جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے) قریب ساڑھے ۱۲ بجے مرزائیوں کی ایک جماعت سونٹے لئے آئی اور آتے ہی گیس کے جلتے ہوئے لیمپ توڑے۔ میز اور کرسیاں اُٹھا پھینکیں۔ غریب اور بیگناہ مسافروں کو پیٹا۔ وہاں قریب ہی کہیں مستری محمد ابراہیم صاحب بٹالوی تھے (جنہوں نے بٹالہ سے قادیان جانیکے واسطے علماء کے لئے موٹروں کا انتظام کیا تھا) اُنکے سر میں کئی ایک ضربات شدید لگا دی گئیں (یہ بھی) سننے میں آیا ہے کہ یہ جماعت مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر علماء کی فرودگاہوں پر بھی جا کر فساد کرنے کو چوہدری گشت لگاتی رہی مگر انہیں موقعہ نہ ملا یا تھا کہ پولیس اور افسران متعینہ کو اطلاع ہو گئی۔ جناب قاضی علاء الدین صاحب ای۔ اے سی افسر متعینہ جلسہ اور تھانیدار غلام رسول خان سپرنٹنڈنٹ پولیس

فوراً موقعہ واردات پر پہونچگئے۔ مولوی محمد نعیم صاحب لدھیانوی اور خاکسار (حبیب اللہ) راقم الحروف بھی علماء کی فرودگاہوں پر بعض احباب کو متعین کرکے موقعہ واردات پر گئے۔ اسوقت جناب مجسٹریٹ صاحب اور جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس مع چند ایک کنسٹبلان پولیس جلسہ گاہ کے متصل ہی مستری محمد ابراہیم صاحب بٹالوی کی ضربات ملاحظہ فرماکر انکے متعلق کچھ بیانات قلمبند کررہے تھے وہاں سے جلسہ گاہ میں آئے مگر مرزائی بہادروں نے یہاں سے بے خبر اور نہتے سونیوالے مسافروں کو مارپیٹ کر بھگا دیا تھا البتہ تلاش کرکے دو ایک لائے گئے جو ایسے خوف زدہ اور سراسیمہ تھے کہ بات تک نہیں کرسکتے تھے۔ اسوقت جلسہ گاہ کے سایہ بان کے نیچے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ چند کنسٹبلان۔ مولوی محمد نعیم صاحب لدہیانوی۔ حبیب اللہ راقم الحروف منشی مہرالدین سکرٹری انجمن اور صاحب صدر انجمن اسلامیہ قادیان موجود تھے۔ مرزائیہ دارالخلافت کیطرف سے چند آدمی لالٹین لئے قصبہ کیطرف آرہے تھے۔ مجسٹریٹ صاحب نے ایک پولیس کنسٹبل کو بھیجا تاکہ انہیں بلا لائے۔ مگر انہوں نے جواب یہ دیا کہ "ہم خلیفہ صاحب کی اجازت بغیر نہیں آسکتے"۔ اور سیدھے اپنی منزل مقصود کو چلے گئے۔

اجلاس سوم۔ ۳۔ اپریل صبح

آج جلسہ کا آخری دن ہے۔ ۱۲ بجے سے بعد کام ختم ہے۔ ابتداءً مولوی امام الدین صاحب امیر تبلیغی پابندی صوم وصلوۃ پر مختصر مگر مؤثر و مدلل وعظ فرمایا۔ پھر مولوی عبدالعزیز صاحب گورداسپوری کی تقریر ہورہی تھی کہ بوقت ۹ بجے جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب بٹالہ سے آپہونچے۔ اور آتے ہی تقریر فرمانی شروع کی۔ کہا کہ "حضرات! اس مقدس اور پیغمبر نما سرزمین پر میری حاضری کا یہ پہلا موقع ہے جہاں ایک نبی گذر چکا ہے۔ مسلمانوں پر یہ عجب مصیبت کا وقت ہے۔ اور فرمایا کہ میں بے وقت پہونچا ہوں آپ لوگ مجھسے پہلے بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔ میں مختصر ہی کہونگا۔ اسلئے کہ (رات کی مارپیٹ کیطرف اشارہ کرکے) بہت کچھ تو آپ کو رات سمجھا دیا گیا ہے اور باقی آئندہ سمجھا دیئے جائینگے مسئلہ خلافت عرصہ سے معرض خطر میں تھا۔ مسلمانوں کی باہمی تفرقہ اندازی میں مخالفین کامیاب ہوگئے تھے۔ مجھے مرزائی اخبار الحکم کے حوالہ سے کہا گیا ہے کہ جس خلافت پر عطاء اللہ شاہ رٹنا کہنا تھا وہ تو اب خود مٹ گئی ہے لہذا اسکو اب یہاں قادیانی خلیفہ کی خلافت میں آجانا چاہیئے۔

اللہ! اللہ!! ع "نہ من بر آں گل عارض غزل سرایم و بس"۔ حرم محترم بیت اللہ شریف اور مدینۃ
الرسول میں جہاں چونٹی تک مارنی منع ہو وہاں مسلمانوں کا خون بہایا جائے۔ بندگانِ خدا کو لیونگ
نشانہ بنائے اور شہید کئے جائیں اور سینکڑوں قید ہوں تو یہ جماعت مرزائیہ قاتلوں سے اظہار رد
کرے مگر ہم مسلمانوں کی دشمن۔ میں اور کیا کہوں سے بنا بھی کریں آرزو خدائی کی ہے شان تری کبریائی کی
ہم میں سے کسی کو چھینک آ جائے۔ زکام یا کھانسی ہو جائے یا بے وقت ..... حاجت ہونے لگے
تو مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہونے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وغیرہ"۔ پھر فرمایا کہ یاد رکھنا
چاہیئے جمہوریت حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت سے قائم ہے۔ اب بھی مسلمان ترک
غیر مسلم بھی کام وہی کرتے ہیں جو مسلمان کرتے تھے فقط زبان سے نہیں کہتے کہ ہم مسلمان
ہو گئے ہیں اور اسی جمہوریت کے تحت میں سلطان عبدالمجید خان کو تخت سے اُتار گیا ہے
خلافت کے معنے ہیں اسلامی حکومت سو وہ موجود ہے۔ بس خلافت سے متعلق اسیقدر بیان کافی ہے۔

فاضل مقرر نے فرمایا قادیان میں وہ آئے جو کچھ لیکر آئے۔ کیونکہ یہاں پیٹ پوجا ہوتی ہے ا
ہم عندا پوجا کرتے اور بتاتے ہیں ہمارا یہاں کیا کام"؟ (غالباً یہ جملہ اخبار الحکم کا جواب تھا) اسکے بعد
مولنا حاجی نور احمد صاحب نے فرمایا کہ مرزائی کہتے ہیں ہمنے یورپ میں اسلام پہونچایا۔ جبکا حضرت مقرر نے
جواب دیتے ہوئے کہا کہ۔ ضرور! اچھا تو یہاں ہی پہونچا دکھایا ہے (اور رات کے فتنہ مرزائیہ کیطرف اشارہ
اور آج رات تو گلی کوچوں میں بھی بہتا رہا ہے۔ اسکے بعد اخبار زمیندار کے حوالہ سے ایک مضمون
بیان کیا جو ترکی اخبارات سے لیا گیا تھا جو اسلام آباد (ہندوستان) کی کسی جامع مسجد احمدیہ
امام نے بھیجا ہے۔ اس میں ترکی خلافت مٹنے پر مبارکباد دیگئی ہے۔ اور فرمایا کہ ۷ کروڑ مسلمان ہند
تو خلافت کو مانتے ہیں سوائے قادیانیوں کے۔ میں اسکے سوا کیا کہہ سکتا ہوں کہ "ڈھائی ٹوٹنیاں اور ڈیڑھ
کے مصداق ہیں۔ میںنے گوجرانوالہ کے جلسہ میں علماء سے کہا تھا کہ میں مرزا کو مجدد و امام اور نبی و رسول
ماننے کو تیار ہوں بشرطیکہ اسمیں نبی و مجدد و غیرہ کی کوئی کرتوت ہو۔" کیا میں کڑیاں دے کر
پھرنے والے کو نبی من لاں"۔ (یعنے لڑکیوں کے پیچھے پھرنیوالے کو کیا میں نبی مان لوں؟ یہ
یہ محمدی بیگم والی پیشگوئی کیطرف اشارہ ہے) اسکے بعد فاضل مقرر نے کہا میں دعا کرتا ہوں خدا
مسلمانوں کو اس گمراہی (مرزائیت) سے بچائے۔ مرزا مر گیا اُسکا معاملہ اب خدا سے

آپ لوگوں نے جو اسٹیٹ یہاں رکھی اور جو بوٹا لگایا ہے اسکو سرسبز رکھنا۔ یہ نہایت مبارک تجویز اور میرا ایمان ہے کہ مرزائیت کی بیخکنی کے لئے آپنے یہاں انجمن قائم کی ہے۔ اور میرے نجات میں جہاں جو کچھ ہورہا ہے تو وہ بعینہٖ "۔۔۔۔ مرے کھاریاں اور مردہ وزیرآباد" کا مصداق ہے۔

مسلمانو! مرزائیوں سے بچنا۔ انکو گالی گلوچ نہ دینا۔ انکیطرف ہاتھ نہ اٹھانا۔ اکالی صاحبان سے بھی میری درخواست ہے کہ ضرورت کے وقت وہ قادیان کے ان غریب مسلمانوں کی خورد و نوش میں مدد دیں۔ مسلمانو! اس انجمن کو ضرور قائم رکھو۔ آج رات کے خون سے یہ بوٹا اور بھی اچھا بار آور ہوگا اور عنقریب پھل لائیگا۔ آپ لوگ جبر و تشدد سہیں اور اپنے کام میں لگے رہیں۔ (پونے دس بجے سید صاحب اپنی پر زور اور پر جوش تقریر ختم کرکے بسواری موٹر بٹالہ کو واپس ہوگئے۔

آج رات مرزائیونکیطرف سے مولوی ثناءاللہ صاحب فاضل امرتسری کو اشتہار ملا جسمیں انہیں قسمیہ مباہلہ کرنیکی دعوت دیگئی تھی۔ مولوی صاحب نے اسکے سلسلہ جواب میں فرمایا کہ جب فریق ثانی مجھے قرار دیا گیا ہے تو پھر باقی مسلمانوں کو اسمیں شریک کرنا شرعاً و قانوناً ناجائز ہے اور ڈٹ کر اپنی آمادگی ظاہر کی۔ پھر قاسم علی مرزائی سے لدھیانہ میں ۳۰۰ سو روپیہ شرط مناظرہ میں جیتنا بیان کیا۔ اور کہا کہ مرزا کے چچازاد بھائی نے امرتسر میں مجھسے بیان کیا کہ مرزا غلام احمد نے جب سے قادیان میں طاعون نہ ہونے کا الہام سنایا ہے تب سے اس معمولی قصبہ میں چارسو مسلمان مرچکے ہیں۔ سچ ہے قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ۔ پھر کہا کہ مرزا جی نے حجاز ریلوے کے متعلق پیشگوئی کی تو بنتے بنتے وہ رک گئی۔ خدا کرے اب انکی پیشگوئی کی میعاد ختم ہوگئی ہو اور یہ لائن مکمل ہوجائے۔

تقریر مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب سلمہ اللہ آپنے خطبہ کے بعد ایک رباعی پڑھی جسکا مصرعہ اول یہ ہے۔ "یار کا پاس ادب اور دل ناشاد رہے"۔ (اسوقت مرزائی لوگ نہ معلوم کس نیک ارادہ سے پورے تیار اور لاٹھیوں سے مسلح ہوکر آئے تھے۔ مگر عاقبت بین مصائب کے معاملہ فہم مجسٹریٹ صاحب متعینہ جلسہ نے فوراً کھڑے ہوکر کہا کہ زیر دفعہ ۱۴۴ میں حکم دیتا ہوں کہ کوئی لاٹھی والا احمدی جلسہ کے اندر اور جلسہ گاہ کے قریب نہ دکھائی دے۔ جو شخص جسکی تلاشی کی گئی ہو وہ لاٹھی پولیس کے حوالہ کردے۔ پانچ منٹ کے اندر اس حکم کی تعمیل ہو۔ اسکے بعد جس شخص کے پاس لاٹھی پائی جائیگی وہ گرفتار کرکے میرے سامنے پیش کیا جائے۔") اس حکم کی بنا پر بعض احمدیوں کی تلاشی لی گئی تو ...

لاٹھیاں دیدیں۔ اور جماعت مرزائیہ عرق ندامت میں ڈوب رہی تھی)۔
اس قانونی ہنٹر کے بعد حضرت مقرر نے فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو کچھ بیان کیا ہے میں بھی اُسی کے متعلق کچھ کہونگا۔ "مفت اُٹھنے کے نہیں بستر سے فقیر"۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرے صدق یا کذب کا معیار میری پیشنگوئیاں ہیں اگر وہ سچی نکلیں تو میں سچا اور وہ غلط اور جھوٹی ہوں تو میں جھوٹا۔ فاضل مقرر نے اسکے بعد محمدی بیگم والی پیشگوئی کو غلط اور جھوٹا ثابت کیا کہ وہ اُنکے نکاح میں نہ آئی اور مرزا جی مر گئے۔ اور ساتھ بیان کیا کہ مرزا کے خلیفہ اول مولوی نورالدین نے اس پیشگوئی کی نسبت لکھا ہے "ہو سکتا ہے کہ مرزا جی کی اولاد سے کوئی لڑکا محمدی بیگم کی اولاد کی کسی لڑکی سے نکاح کرے اور اسطرح یہ پیشگوئی پوری ہو جائے"۔ اسکے بعد مقرر نے مرزا جی کو جھوٹا بنایا۔ قاسم علی مرزائی نے حوالہ پوچھا تو مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری نے حقیقۃ الوحی سے بحوالہ جناب پیر دستگیر رح جھوٹے کی تعریف پڑھکر سنائی یُوْعِدُ وَلَا یُوْفِیْ کہ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے اسکو جھوٹ کہتے ہیں۔ یہ عبارت افسروں کے سامنے بھی پیش ہوئی جسے اُنہوں نے درست بتایا۔ زاں بعد مقرر نے فرمایا میں ۳۰ سال تک مرزا کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے مگر سوائے منشط دعاوی (مجددیت۔ کرشنیت۔ مہدویت۔ رسالت۔ نبوت مثیل عیسے وغیرہ وغیرہ کے اور کچھ نہ پایا۔ مرزا جی نے عرصہ تک قانونی امتحان کی تیاری کی اُسمیں جب اُنہیں کامیابی نہ ہوئی تو پھر فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول کے امتحان میں کامیابی معلوم...
اور کہا کہ آگرہ میں ڈاکٹر سبحان علی صاحب کے پاس ایک شخص آیا جو آگ کے دہکتے ہوئے انگار کھاتا اور جلتا نہ تھا۔ ایک اور شخص دونوں وقت باقاعدہ کھانا کھاتا مگر بول و براز کی اوسے حاجت نہ ہوتی تھی۔ اس قسم کے لوگ اگر کوئی دعویٰ کرتے تو شاید جہالت کیش دنیا کچھ مان بھی لیتی۔ زاں بعد مرزا جی کے الہامات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ انکی مثال اوستاد فضل حجام دیوبندی کے اشعار جیسی ہے جو شعر تو کہا کرتا مگر جب اُس سے مطلب پوچھا جاتا تو کہتا کہ ابھی شعر یاد کر لو مطلب بعد میں ڈال دونگا۔ چنانچہ اُسکا ایک شعر ہے
؎ الٹپٹیی والنختا والاسترا + حجام شوق رکھتا ہے کنگھیر کے ساتھ + الٹپٹیی کے الف لام سے مراد طریقت حقیقت اور شریعت بیان کرتا تھا۔ واہ صاحب شعر کیا خوب ہے، اور شرح اوس سے بھی خوبتر۔ پھر ایک اور مدعی نبوت کا ذکر کیا جسے عربی زبان میں وحی ہوتی تھی جب اُسکی غلط ملط عربی عبارات پر اعتراض ہوا تو کہنے لگا

کہ اول صرف ونحو قید میں تھے اب آزاد ہوئے ہیں اب آپ لوگ جیسا چاہو پڑھو۔" یہی حال مرزائی الہاموں کا ہے اسکے بعد مرزا جی کا الہام اُسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ پڑھا اور کہا کہ مرزا صاحب نے اسکی یہ شرح کی ہے کہ جنت سے مراد محمدی بیگم اور اُنکی ہمشیرہ مساۃ جنت بی بی" وغیرہ وغیرہ۔ اور حاضرین کو فاضل مقرر نے صوم وصلوۃ کی تائید کی اور اس شعر پر اپنی مؤثر تقریر ختم کی ؎

اب تو جاتے ہیں میکدے سے امیر ۔ پھر ملیں گے اگر خدا لایا

اب جلسہ برخاست ہوا۔ افسر موٹروں پر سوار سڑک پر جا ٹھہرے۔ علمائے کرام فرودگاہوں پر پہونچے ہی تھے کہ افسروں کا پیغام آیا علماء جلدی آئیں۔ چنانچہ فوراً بستر ے باندھے گئے اور اور علماء وافسران کی موٹریں ایک ساتھ بٹالہ کو روانہ ہوئیں۔ راستہ میں اتنا اختلاف ہوا کہ علماء بٹالہ اسٹیشن پر پہلے آ اُترے۔ لیکن افسر باقاعدہ موٹر میں بیٹھے ہوئے اسٹیشن پر علماء کو دیکھنے آئے کہ کہیں راستہ میں مفسدوں سے مڈبھیڑ نہ ہوگئی ہو۔ اور علماء کو اسٹیشن پر سلامت پاکر واپس چلے گئے۔

شکریہ } ہم جملہ اہل اسلام کیطرف سے افسران اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو پولیس اور خاص افسر بھیجکر انتظام جلسہ اور امن قائم رکھنے میں مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں خاصکر جناب قاضی علاؤالدین صاحب ای۔ اے۔ سی اور جناب خانصاحب غلام رسول خان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا کہ جنکے حسن انتظام سے یہ سالانہ جلسہ امن وامان سے انجام پایا

ہم انجمن شباب المسلمین بٹالہ اور بالخصوص حاجی عبدالغنی وعبدالرحمن صاحب کا شکریہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ ہر طرح سے انعقاد جلسہ کے موقعہ پر اپنے قیمتی وقت اور روپیہ سے دریغ نہیں کرتے سب سے زیادہ شکریہ کے مستحق وہ شریف ہندو صاحبان ہیں جو انعقاد جلسہ کیلئے جگہ اور مہمانوں کے قیام کے لئے اپنا سکول اور دیگر مکانات مسلمانوں کے حوالہ کر دیتے ہیں۔

— **زیادہ ضروری امر** جسکیطرف ہم مسلمانوں کی توجہ واجب جانتے ہیں یہ ہے کہ قادیان میں انجمن کا ایک ایسا مکان تیار کرادیں جسمیں سال بھر تو تعلیم دینیات ہوا کرے اور بتقریب سالانہ اجلاس جلسہ گاہ اور مہمانوں کی رہائش کا کام دے۔ اور جلد سے جلد یہ انتظام کر کے ہندو صاحبان کو اس بوجھ سے سبکدوش کریں۔ وباللہ التوفیق

ہم اخیر پر جناب قاضی حبیب اللہ صاحب منشی فاضل مہتمم مصری کتب خانہ کشمیری بازار لاہور کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے محض بغرض حمیت اسلامی وتائید ملی اپنا قیمتی اور کاروباری وقت ضائع کر کے شریک جلسہ ہو کر روداد جلسہ قلمبند فرمائی۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ **محمد پیر بخش** سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور

(از القاضی حبیب اللہ منشی فاضل مہتمم مصری کتب خانہ کشمیری بازار لاہور)

اہلسنت والجماعت کی فتح اور قادیانی جماعت کی تازہ ترین شکست

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ ؕ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ

انجمن اسلامیہ حنفیہ کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہوا۔ جناب قاضی فضل احمد صاحب پنشنر کورٹ انسپکٹر لدھیانوی۔ جناب مولوی حاجی عبدالواحد صاحب علمبردار لاہوری۔ جناب مولوی محمد صاحب سکنہ سیموال شریف ضلع میرپور اور چند دیگر علماء علاقہ کے بھی شامل تھے۔ دو اجلاس پیر مخدوم جہانیاں ہیں ہوئے اور ایک متصل موضع دوالمیال ہیں۔ قاضی صاحب اور حاجی صاحب نے مرزائیت کی ایسی قلعی کھولی کہ قادیانیوں ہیں ماتم برپا ہوگیا۔ اور بہت سی حیص بیص کے بعد مندرجہ ذیل شرائط پر مناظرہ قرار پایا۔ (۱) دونوں طرف سے ایک ایک منصف ہو (۲) ایک غیر مسلم سرپنچ ہو۔ اور امر زیر بحث "مرزا صاحب کا اسلام اور صداقت" لیکن مرزائیوں کو امر زیر بحث پر اعتراض تھا اور وہ "حیات و ممات مسیح" کو بحث قرار دینا چاہتے تھے۔ پھر ہمنے کہا کہ یہی سہی۔

اسبات پر اتفاق ہوا کہ بحث تھانہ چوہا سیدن شاہ میں ہو۔ دونوں فریق نے سرکاری انتظام کے لئے تھانہ میں حاضر ہوکر درخواست دی۔ مہر خانصاحب ہیڈ کانسٹیبل اور آغا عباس رضا خانصاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے انتظام کردیا۔ اور مندرجہ ذیل تنقیحات قلمبند ہوئیں (۱) اہلسنت والجماعت کیطرف سے حاجی عبدالواحد صاحب علمبردار لاہوری مناظر (۲) سید لعل شاہ صاحب سکنہ دوالمیال (۳) قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی معاون ــــ احمدیہ پارٹی کا مناظر مولوی کرم داد سکنہ دوالمیال (فتح محمد نمبردار کلان سکنہ ایضاً محمد بخش بافندہ سکنہ ایضاً معاون (قاضی عبدالواحد صاحب کا عقیدہ ہے کہ) حضرت عیسے علیہ السلام سولی پر نہیں چڑہائے گئے وہ زندہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگئے۔ زندہ آسمان پر تشریف لیگئے ہیں اور قیامت سے پہلے بدستور اپنے جسم میں زندہ ہی تشریف لائینگے (تردید بذمہ مولوی کرمداد) یعنی کہ حضرت عیسے علیہ السلام سولی پر چڑہائے گئے (۲) اور نیم مردہ اُتار لئے گئے اور پھر اُنکو مرہم عیسے لگائی گئی پھر اچھے ہوئے پھر طبعی موت سے فوت ہوئے اور کشمیر میں مدفون ہیں جیسا کہ انکا عقیدہ ہے (۲) حاجی صاحب کے ذمہ یہ بھی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نہیں ہے۔ (تردید بذمہ مولوی کرم داد) یعنے کہ مرزا صاحب سچے مسیح موعود ہیں۔ اہلسنت والجماعت قرآن شریف۔ انجیل۔ احادیث کتب مرزا صاحب سے ثبوت پیش کرینگے (تردید بذمہ مولوی کرم داد) احمدیہ پارٹی کہتی ہے کہ ہم صرف قرآن شریف کے الفاظ کا ترجمہ قرآن کریم کے دوسرے مقام سے یا صحیح حدیث یا کسی الفاظ کے ترجمہ کیلئے منتہی الارب۔ قاموس۔ دیگر لغات عربی سے ثبوت پیش کرینگے۔ تقریر اول ۳۰ منٹ ہردو فریق کو۔ اور تقریر ثانی ۱۰ منٹ ہر دو فریق کو۔ ۱۶ مارچ ۴ بجے شام حضرت خواجہ سیدن شاہ صاحب کے دربار میں بحث شروع ہوئی پہلی تقریر حاجی عبدالواحد صاحب لاہوری کی تھی جسمیں آپنے انجیل و قرآن سے ثابت کیا کہ حضرت عیسے سولی نہیں دیئے گئے

بلکہ وہ شمعون نامی ایک کرینی آدمی تھا جیسا کہ انجیل متی میں ہے (جب باہر آئے تو انہیں شمعون نام کا ایک کرینی آدمی ملا اسی کو بیگار میں پکڑا کہ اسکی صلیب اٹھائے اور اس جگہ جو گلگتا یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے پہنچکر پت ملی ہوئی مے اسے پینے کو دی مگر اس نے چکھکر پینا نہ چاہا اور انہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا) جسکی تائید قرآن کریم نے بھی فرمادی وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ اور قرآن نے اور بھی واضح کر دیا کہ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ ۔ اور فرمایا مسیح کہتے ہیں ممسوح کو یعنی جسکے سر کا مسح کیا گیا ہو پہلے زمانہ میں دستور تھا جب کوئی بادشاہ تخت پر بیٹھتا تو اسکے سر پر تیل ملا جاتا تھا چنانچہ حضرت سلیمانؑ کے سر پر تیل ملا گیا اور حضرت عیسےٰؑ کے سر پر پانی ملا گیا جیسا کہ اب تک عیسائیوں میں رواج ہے کہ جسکو عیسائی بناتے ہیں اسکے سر پر پانی سے مسح کرتے ہیں۔ اسلئے میرا مولویصاحب سے مطالبہ ہے وہ بتائیں کہ مرزا صاحب کے تیل ملا گیا یا پانی کس گرجا میں اور رات کیا دن کو وقت ختم۔ مولوی کرم داد۔ کلمہ شہادت۔ پھر حسبنا کتاب اللہ۔ آپنے پہلی غلطی کی اور آیۃ یا عیسےٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ سے استدلال کر کے کہا حضرت عیسےٰ فوت ہو گیا ہے۔ یہ آپکی دوسری غلطی تھی جس سے آپکے علم کی قلعی کھل گئی پھر کہا کہ توفی کا معنی بجز موت کے قرآن کریم میں نہیں آیا بھلا ایک آیت تو پیش کریں جسمیں توفی کے معنی موت نہ ہو اور کہ ایسا کوئی جسم نہیں جو بغیر کھائے زندہ رہے جیسا کہ ارشاد باری ہے وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ تو پھر حضرت عیسےٰ بغیر کھائے اب تک کیونکر زندہ رہ سکتے ہیں وقت ختم۔

پھر حاجی صاحب نے فرمایا مولویصاحب نے اصل بحث کیطرف بالکل رخ نہیں کیا (۱) کیا ثابت کیا کہ حضرت عیسےٰ سولی چڑھائے گئے (۲) کیا ثابت کیا کہ انکی جان نہ نکلی تھی کہ اتار لئے گئے (۳) کیا ثابت کیا کہ انکو مرہم عیسےٰ لگائی گئی تو وہ تندرست ہو گئے اور طبعی موت سے فوت ہوئے (۴) کیا یہ ثابت کیا کہ وہ کشمیر میں مدفون ہیں؟ ہرگز نہیں۔ زیادہ زور آپنے توفی پر خرچ کر دیا اور دعوے سے کہا کہ ایک آیت بھی توفی کی قرآن کریم میں ایسی نہیں جسکا معنی موت نہ ہو سنئے! (۱) فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ (۲) وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ (۳) ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۔ ان آیتوں میں توفی کے معنی پورا دینے کے ہیں اور براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے بھی اسکے یہی معنے کئے ہیں ملاحظہ ہو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۹ مرزا صاحب۔ اور یہ حدیث بھی پیش کیگئی جو عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جس رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپنے ملاقات کی حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ علیہم السلام سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے پوچھا (سب سے بزرگ جانکر) لیکن انکو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا انکو بھی علم نہ تھا آخر حضرت عیسےٰ سے پوچھا انہوں نے کہا کہ مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے دنیا میں جاؤنگا لیکن قیامت کا ٹھیک وقت تو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے۔ پھر بیان کیا انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اترونگا اور اسکو قتل کرونگا۔ پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائینگے الخ سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ مترجم مولوی وحید الزمان۔ اور شرح مقاصد میں ہے کہ عظماء علماء کا یہ قول ہے کہ چار نبی زندہ ہیں خضر و الیاس زمین میں اور عیسےٰ و ادریس آسمان پر۔ ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۔ رہا مولویصاحب کا یہ کہنا کہ کوئی جسم بغیر طعام کھائے زندہ نہیں رہ سکتا سو میں کہتا ہوں کہ اصحاب کہف ۳۰۹ سال غار میں زندہ رہے بغیر طعام کے۔ اور فرمایا ہمارا حیات مسیح کا عقیدہ ۱۳۰۰ سال سے چلا آتا ہے۔ خداوند کریم نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق ہمکو پہلے ہی اطلاع دیدی تھی کہ جو تمکو اس عقیدہ سے روکیگا

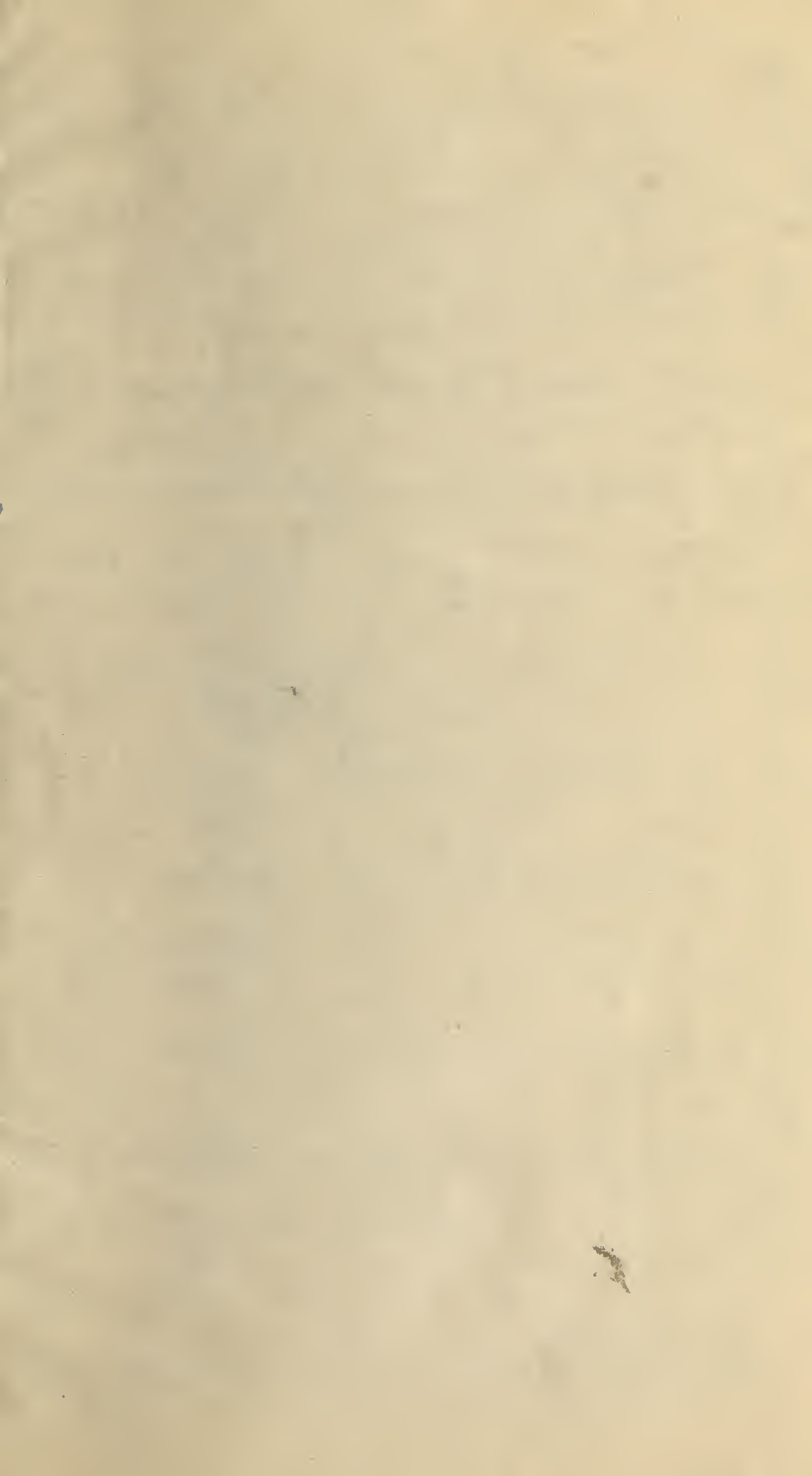
وہ شیطان ہوگا اور حضرت عیسٰے قیامت کی نشانی ہیں۔ ملاحظہ ہو پارہ ۲۵ سورۃ زخرف۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ نشانی تو ہو ۲ ہزار برس پہلے اور قیامت کا ابھی نام و نشان تک نہ ہو۔ وقت ختم۔ مولوی کرم داد صاحب نے فرمایا قرآن کریم میں ہے قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا کہہ خدا خوب جانتا ہے اوس مدت کو کہ ٹھہرے وہ (حاجی صاحب نے کہا) یہ مدت بھی تو خدا نے ہی بتائی ہے (مولوی صاحب کرم داد نے کہا) وہ جاگتے صرف اُنکے دلوں پر پردہ تھا (حاجی صاحب) وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ترجمہ گمان کرے تو انکو جاگتے اور وہ ہیں سوتے اور کروٹیں بدلواتے ہیں ہم اونکو داہنی طرف اور بائیں طرف (حاجی صاحب) اگر وہ جاگتے ہوتے تو خود کروٹیں نہ بدل سکتے (مولوی کرم داد) میری عقل نہیں مانتی کہ کوئی جسد بغیر کھائے اتنی مدت زندہ رہ سکتے (آپکے مقابل صاحب) آپ کی عقل نہ مانے تو کیا واقعہ ہی درست نہیں ؟ ـــ بس اسی پر تالیاں بجگئیں **”قادیانی ہار گئے“** کی صدائیں آنے لگیں۔ مولوی کرم داد صاحب کے ضمیر میں یہ خیال ضرور آتا ہوگا ؎ نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن ؎ بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے ٭ چونکہ وعدہ تھا اگر حیات مسیح ثابت ہوگئی تو مولوی صاحب مرزا جی کو کافر اور سب دعووں میں کذاب و جھوٹا مان لیں گے۔ لہٰذا امید ہے کہ وہ اپنا وعدہ ایفا کر کے پکے سچے مسلمان ہو جائینگے والسلام۔ (سید کرم حسین شاہ سکرٹری انجمن اسلامیہ حنفیہ چوپا سیدن شاہ ضلع جہلم ۲۲-۳-۲۴)

رسید زر دستگریہ بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء

مستری فیروز الدین صاحب سکرٹری انجمن حنفیہ بغداد شریف للعہ	بابو محمد صدیق صاحب چھاونی فیروزپور عہ؍	حکیم ابراہیم صاحب بٹالہ عہ؍
مستری کریم بخش صاحب بھیرہ ہ عہ؍	حضرت پیر احمد شاہ صاحب شاہ پور عہ؍	محمد اکبر شاہ صاحب تنگی چارسدہ عہ؍
بابو مشتاق حسین صاحب مردان ہ عہ؍	پیر محمد سید امام جامع مسجد لداخ کشمیر عہ؍	مولوی محمد صاحب پسرور عہ؍
ڈاکٹر غلام محمد صاحب دھرم کوٹ عہ؍	سردار خانصاحب ترپٹ کوہری عہ؍	مولوی ذوالفقار صاحب دلگڈہ ۳ تمر
مولوی مظفر الدین صاحب چوہڑ عمار	احمد گل صاحب کوہ مری عہ؍	حکیم میاں گل صاحب تختی پشاور عہ؍
مولوی حبیب اللہ صاحب رباخیر پور ست عہ؍	مولوی احمد الدین صاحب موضع جند مال عہ	مولوی خورشید احمد صاحب قصور عہ؍
حضرت مولٰینا محمد علی صاحب مونگیر شریف ۱۵ شئے	محمد الدین صاحب ٹیلہ ماسٹر کلوچھبین لعہ	وی پی۔ مجریہ فروری ۱۹۲۴ء ۲۰ عنہ
شیخ علاؤ الدین صاحب سرگودھا عہ؍	خانصاحب میاں عبدالرحیم صاحب برناتہ ہ؍	شیخ نبی بخش صاحب برٹش گیانہ ۳ بے
مولوی محمد عبداللہ صاحب پشور عہ؍	میاں الہ دد صاحب موضع لہنہ گجرات عہ؍	یعقوب علی شاہ صاحب موضع لہنہ گجرات عہ؍
	میزان کل	۱۱۷ ما ربے

خاکسار۔ محمد پیر بخش ہیڈ ماسٹر و سکرٹری انجمن تائید اسلام بھاٹی دروازہ لاہور








3 1761 05262846 8